مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمہ اللہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی — تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج: نصیر احمد کاشف — فوائد: محمد فاروق رفیع — نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمہ اللہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ — ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف — فوائد: محمد فاروق رفیع — نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: محمد رمضان محمدی — محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

الْمَكْتُوبَةِ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ --- 154

❀❀❀❀

جَمَّاعُ أَبْوَابِ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ تَجُوْزُ الصَّلاةُ عَلَيْهَا وَ الْمَوَاضِعَ الَّتِيْ زُجِرَ عَنِ الصَّلاةِ عَلَيْهَا
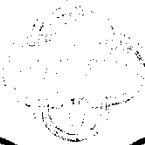
وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا جائز ہے اور وہ مقامات جن پر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے، کے ابواب کا مجموعہ

٢٧٣..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الصَّلاةِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

رسول اللہ ﷺ سے مروی ان روایات کا بیان جو پوری زمین پر نماز پڑھنے کے جواز کے بارے میں عام الفاظ سے روایت کی گئی ہیں اور ان سے مراد خاص ہے۔

٧٨٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْمُوْسٰى، قَالاَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ أَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، أَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قَالَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى. قَالَ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ. هٰذَا

"حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے پوچھا: پھر اس کے بعد کون سی بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال۔ پھر جہاں بھی تمہیں نماز پا لے (اس کا

(٧٨٧) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب المساجد، ومواضع الصلاة، حديث: ٥٢٠۔ سنن ابن ماجه: ٧٥٣۔ من طريق ابى معاوية بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب احاديث الانبياء، باب: ١٠۔ حديث: ٣٣٦٦۔ سنن نسائى: ٦٩١۔ من طريق الاعمش به.

حَـدِيْـثُ أَبُـوْ مُعَاوِيَةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ كُلِّهُ سَوَاءٌ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ جُـعِـلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

وقت ہو جائے) تو تم نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔'' یہ (ابو معاویہ کی حدیث ہے (امام صاحب کے تمام اساتذہ کرام کی) حدیث معنی کے لحاظ سے برابر ہے۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کہ: ''ہمارے لیے پوری زمین مسجد اور (پاک کرنے والی) طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے'' اسی باب کے متعلق ہیں۔

فوائد:......اس امت کے خصائص میں سے ایک خاصہ یہ ہے کہ تمام روئے زمین ان کے لیے مسجد کا درجہ رکھتی ہے۔ لہٰذا جہاں نماز کا وقت ہو وہیں نماز ادا کرنا جائز ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی پابندی نہیں ہے۔ یہ روایت مطلق ہے، لیکن آئندہ روایات کی رو سے کچھ مقامات مستثنیٰ ہیں، جہاں نماز پڑھنا مکروہ و ناجائز ہے، لہٰذا راجح مفہوم یہ ہے کہ مکروہ و ممنوع مقامات کے سوا ہر جگہ نماز پڑھنا جائز و مشروع ہے۔

۲۷۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَفِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا نُبِشَتْ .

بکریوں کے باڑے اور اس قبرستان میں نماز پڑھنے کے جواز کا بیان جسے کھود کر برابر کر دیا گیا ہو

۷۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَاحِ الضُّبَعِيُّ..........

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ ، فَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ . قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوْا ، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا . فَقَالُوْا: لَا وَالـلّٰـهِ مَـا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا مِنَ اللّٰهِ . قَالَ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو آپ کو جہاں پر نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز پڑھ لیتے، لہٰذا آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے، پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا۔ وہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نجار کی ایک جماعت کو (بلانے کے لیے) پیغام بھیجا تو وہ حاضر ہو گئے، آپ نے فرمایا: اے بنو نجار! مجھے اپنا یہ باغ قیمت لے کر دے دو،

(۷۸۸) سنن نسائی، کتاب المساجد، باب نبش القبور واتخاذ ارضها مسجدا، حدیث: ۷۰۳۔ من طریق عمران بن موسی به الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشرکی الجاهلية، حدیث: ۴۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ابتناء مسجد النبی ﷺ، حدیث: ۵۲۴۔ سنن ابی داود: ۴۵۳۔ مسند احمد: ۳/ ۲۱۱۔ من طریق عبدالوارث

أَنَسٌ: فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خَرِبٌ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ. قَالَ: فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ. قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: اجْعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً.

انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باغ میں مشرکین کی قبریں تھیں، اور ایک کھنڈر تھا اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو قبریں کھود کر ہموار کر دی گئیں، کھنڈر کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجور کے تنوں کو مسجد کے قبلہ میں رکھ دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: دروازے کے دونوں بازو پتھر کے بنادو۔"

فوائد:......ا۔ مملوکہ قبرستان میں تصرف یعنی اسے بیچنا یا ہبہ کرنا جائز ہے۔

۲۔ پرانی قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ محترم نہ ہوں۔

۳۔ مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے اور وہاں سے ہڈیاں وغیرہ نکالنے کے بعد وہاں نماز پڑھنا اور مساجد تعمیر کرنا درست ہے۔

۴۔ بوقت ضرورت پھل دار درخت کاٹنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ٦٨١)

۵۔ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مشروع ہے۔

۲٦۵.....بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ فَاعِلَ ذٰلِكَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ، وَفِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ، وَقَوْلَهُ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا. لَفْظَةٌ عَامَّةٌ مُرَادُهَا خَاصٌّ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ. وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ بَعْضِ كُتُبِنَا أَنَّ الْكُلَّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ عَلٰى مَعْنَى التَّبْعِيْضِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، جَمِيْعَ الْأَرَضِيْنَ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَهَا لَا جَمِيْعَهَا، إِذْ لَوْ أَرَادَ جَمِيْعَهَا، كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَقَابِرِ جَائِزَةً، وَجَازَ اتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ وَكَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْحَمَّامِ وَخَلْفَ الْقُبُوْرِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ كُلُّهَا جَائِزَةً، وَفِيْ زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ مَا قُلْتُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایسا کرنے والا بدترین لوگوں میں سے ہے، اور ان الفاظ میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی

اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔'' اور آپ کا یہ فرمان ''ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنادی گئی ہے۔'' یہ عام الفاظ ہیں، ان سے مراد خاص ہے، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اور یہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے اپنی بعض کتابوں میں بیان کیا ہے کہ کبھی ''کل'' کا اطلاق ''بعض'' پر بھی ہو جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنادی گئی ہے''۔ سے آپ کی مراد ساری زمین نہیں ہے، بلکہ آپ کی مراد زمین کا بعض حصہ ہے، اگر آپ کی مراد ساری زمین ہوتی تو قبرستان میں نماز پڑھنا جائز ہوتا اور قبروں کو مسجدیں بنانا درست ہوتا، اور حمام، قبروں کے پیچھے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہوتا، ان مقامات پر نماز پڑھنے سے آپ کا منع کرنا میرے موقف کے درست ہونے کی دلیل ہے۔

۷۸۹۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُوْدِ عَنْ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُـدْرِكُهُـمُ السَّاعَةُ وَهُوَ أَحْيَاءٌ، وَمَن يَّتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بدترین اور برے لوگوں میں سے وہ ہیں جنھیں قیامت زندہ پالے گی اور وہ لوگ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں گے۔''

فوائد :......۱۔ قبروں کو مساجد بنانا یا قبروں پر مساجد تعمیر کرنا حرام ہے، گذشتہ امتوں میں شرک اسی راستے سے لوگوں میں سرایت کر گیا تھا۔

۲۔ قبروں پر مساجد تعمیر کرنے اور قبروں میں نمازیں ادا کرنے والے بدترین لوگ ہیں اور قرب قیامت یہ مرض عام ہو جائے گی۔ پھر ان بدترین و بے رحم لوگوں پر قیامت قائم کر دی جائے گی۔

۷۹۰۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، اَنَا بُنْدَارٌ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالاَ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، اَنَا هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ ، وَقَالَ بُنْدَارٌ عَنْ هِشَّامٍ ۔ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ ....

عَـنْ عَـائِشَةَ: أَنَّ أُمَّ سَـلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيْبَةَ ذَكَرَتَا ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ اور

(۷۸۹) حسن، مسند احمد : ۱/ ۴۰۵، ۴۲۵۔ صحیح ابن حبان : ۲۳۱۹، ۶۸۰۸۔ من طریق زائدة بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، حدیث : ۷۰۶۷۔ تعلیقا مختصرا، صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب قرب الساعة، حدیث : ۲۹۴۹۔ بمعناه.

(۷۹۰) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشرکی الجاهلية، حدیث : ۴۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور، حدیث : ۵۲۸۔ سنن نسائی : ۷۰۵۔ مسند احمد : ۶/ ۵۱۔ من طریق یحییٰ بن سعید بهذا الاسناد.

كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا فِي الْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أُوْلٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُوْلٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ.

حضرت ام حبیبہ نے اس گرجا گھر کا تذکرہ کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصاویر تھیں۔ان دونوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا (اور وہ فوت ہوجاتا) تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے، اور اس میں یہ تصاویر بنادیتے، یہی لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔''

٢٧٦..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ وَالْحَمَّامِ:

قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنے سے روکنے کا بیان

٧٩١- أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔''

٧٩٢- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَمَّارَةُ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

''امام صاحب نے اپنے استاد گرامی جناب بشر بن معاذ کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت بیان کی ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حمام اور قبرستان نماز کا محل نہیں ہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

٢٧٧..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْقُبُوْرِ

قبروں کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے

٧٩٣- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُوْلُ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا

''حضرت واثلہ بن اسقع لیثی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

(٧٩١) اسناده صحيح، سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب ماجاء ان الارض كلها مسجد، حديث: ٣١٧- من طريق الحسين بن حريث بهذا الاسناد، سنن ابي داود: ٤٩٢- سنن الدارمي: ١٣٩٠- مسند احمد: ٣/ ٩٦- من طريق عن عمران بن يحيى به.

(٧٩٢) تقدم تخريجه في الحديث السابق.

(٧٩٣) صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر، حديث: ٩٧٢- سنن ترمذي: ١٠٥١- سنن نسائي: ٧٦١- مسند احمد: ٤/ ١٣٥ من طريق الوليد بهذا الاسناد، سنن ابي داود: ٣٢٢١.

مَرْثَدِ نِ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ: لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَدْخَلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بَيْنَ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَبَيْنَ وَاثِلَةَ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ.

ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ''نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں امام ابن مبارک نے جناب بسر بن عبید اللہ اور واثلہ بن اسقع کے درمیان ابوادریس خولانی کے واسطہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ.........

أَبَا الْمَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ.

''حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت سنی ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ قبر پر بیٹھنا حرام ہے، جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ نیز قبر کے قریب سونا مکروہ اور قضائے حاجت کرنا بالاولیٰ مکروہ ہے۔

۲۔ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ ملا علی قاری بیان کرتے ہیں۔ سامنے میت رکھ کر نماز پڑھنا بلاولیٰ ممنوع ہے اور اس مرض میں اہل مکہ مبتلا ہیں وہ کعبے کے سامنے میت رکھ کر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ٤/ ١١٣)

۲۷۸......بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا هِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ - عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَمْ تَجِدُوْا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب (تمہیں نماز پڑھنے کے لیے)

(۷۹٤) سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی کراهية الوطی علی القبور، حدیث: ۱۰۵۰۔ من طریق محمد بن بشار، بندار بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر، حدیث: ۹۸/ ۹۷۲۔ مسند احمد: ٤/ ۱۳۵۔ فی طریق ابن المبارك به.

(۷۹۵) اسناده صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة، فی مرابض الغنم، حدیث: ۳٤۸۔ من طریق ابی کریب محمد بن العلاء بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۷٦۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۹۱۔ مسند احمد: ۲/ ٤٥۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۰۰۔ من طریق هشام بن حسان به.

وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ، فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلاَ تُصَلُّوْا فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

بکریوں اوراونٹوں کے باڑے کے سوا (جگہ) نہ ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لواور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔'' جناب محمد بن العلاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔''

۷۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، نَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کسی حال میں صحیح نہیں۔ اور جو شخص اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھے وہ اس کا لازمی اعادہ کرے۔ امام سے سوال کیا گیا کہ اگر انسان اونٹوں کے باڑے کے سوا اور جگہ نہ پائے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ وہاں نماز نہ پڑھے۔ انہیں پوچھا گیا کہ اگر وہاں کوئی کپڑا بچھا لے؟ انہوں نے پھر بھی اجازت نہ دی۔ اور ابن حزم کہتے ہیں: اونٹوں کے باڑے میں نماز حرام ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/ ۱٤)

۲۷۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ

ہم بستری کی جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۷۹۷. انَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَمَا صَلّٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يُجَامِعُ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بسا اوقات اس جگہ نماز پڑھ لیتے تھے جس جگہ پر آپ نے ہم بستری کی ہوتی تھی۔''

---

(۷۹٦) صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی مرابض الغنم، حدیث: ۳٤۹۔ من طریق ابی کریب محمد بن العلاء بھذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.

(۷۹۷) اسنادہ ضعیف، ابراہیم بن حکم راوی ضعیف ہے۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سترہ کے ابواب کا مجموعہ

۲۸۰..... بَابُ الصَّلاةِ إِلَى السُّتْرَةِ

سترہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنے کا بیان

۷۹۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ - يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ السَّكُوْنِيَّ - نَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ رَكَزَ الْحَرْبَةَ يُصَلِّي إِلَيْهَا. وَقَالَ الْأَشَجُّ: أَنَّهُ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نیزہ گاڑ کر (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھتے تھے۔“ اور اشج بیان کرتے ہیں: ”آپ اپنے سامنے نیزہ (یا برچھی) گاڑ لیتے تھے۔ اس سے زائد کچھ بیان نہیں کرتے تھے۔

۷۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ يُصَلِّي إِلَيْهَا يَوْمَ الْعِيْدِ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑ دیا جاتا اور آپ عید والے دن اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔“

فوائد: ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نمازی کے لیے سترہ کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نمازی کا سترہ استعمال کرنا مندوب ہے اور سترہ کی کم از کم بلندی کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر یعنی کلائی کی ہڈی کے برابر یعنی دو تہائی بازو ہونی چاہیے اور کوئی بھی چیز سامنے رکھنے سے سترہ کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ (نووی: ٤/ ٢١٥)

---

(٧٩٨) صحيح، صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب الصلاة الى الحربة، حديث: ٤٩٨ ـ سنن نسائى: ٧٤٨ ـ مسند احمد: ٢/ ١٣ ـ من طريق يحيى بهذا الاسناد، صحيح مسلم: ٥٠٢ ـ سنن ابى داود: ٦٨٧ ـ سنن ابن ماجه: ٩٤١ ـ من طريق عبيدالله به.

(٧٩٩) تقدم تخريجه فى الحديث السابق.

۲۸۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ

سترے کے بغیر نماز پڑھنا منع ہے۔

(۸۰۰)۔ انا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ثَنَا الضَّحَاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُصَلِّ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ، وَلاَ تَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صرف سترے کی طرف (منہ کرکے ہی) نماز پڑھا کرو، اور اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دو، اگر وہ نہ مانے (اور گزرنے کی کوشش کرے) تو اس سے لڑائی کرو کیونکہ اس کے ساتھ ایک ساتھی (شیطان) ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں سترہ کے اہتمام کی خاص تاکید ہے، لیکن سترہ واجب نہیں بلکہ مستحب فعل ہے، نیز حدیث میں مذکورہ نہی تنزیہی ہے۔ تحریمی نہیں۔ اس کی دلیل حدیث ۸۳۸ ہے۔

۲۸۲..... بَابُ الْاِسْتِتَارِ بِالْإِبِلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اونٹ کو سترہ بنانے کا بیان۔

۸۰۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَى رَاحِلَتِهٖ قَالَ نَافِعٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ إِلَى رَاحِلَتِهٖ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری (اونٹ) کی طرف (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔'' حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد :......حیوان کی طرف نماز پڑھنا (اور اسے سترہ بنانا) جائز ہے اور اونٹ کے قریب نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ باڑے میں اونٹوں کے بدکنے کا ڈر رہتا ہے، جس سے خشوع ختم ہوجاتا ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢١٧)

(۸۰۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المار بین یدی المصلی، حدیث: ۵۰۶۔ من طریق ابن بکر الحنفی بھذا الاسناد، مسند احمد: ۲/ ۸۶۔ سنن ابن ماجہ: ۹۵۵۔ من طریق الضحاك بہ.

(۸۰۱) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مواضع الابل، حدیث: ۴۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی، حدیث: ۵۰۲۔ سنن ابی داود: ۶۹۲۔ سنن ترمذی: ۳۵۲۔ مسند احمد: ۲/ ۳۔ سنن الدارمی: ۱۴۲۳

٨٠٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ....

نَا بِهِ الْأَشَجُّ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ. وَلَمْ يَذْكُرَا الرُّؤْيَةَ. وَقَالَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي. قَالَ هَارُوْنُ: إِلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: إِلَى بَعِيْرِهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

"جناب اشج اور ہارون بن اسحاق نے اپنی روایت میں دیکھنے کا ذکر نہیں کیا، دونوں کہتے ہیں:"(آپ) اپنی سواری کی طرف (نماز پڑھتے تھے) اور ابوسعید کہتے ہیں: آپ اپنے اونٹ کی طرف (سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔"

٢٨٣..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ الَّتِي يَسْتَتِرُ بِهَا الْمُصَلِّي لِصَلَاتِهِ

نمازی جس چیز کو اپنی نماز کے لیے سترہ بنائے، اس سترے کے قریب ہونے کے حکم کا بیان۔

٨٠٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَا، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ وَبَلَغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: رِوَايَةً: قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى السُّتْرَةِ وَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ.

"حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترے کے قریب کھڑا ہو، تاکہ شیطان اس کی نماز نہ کاٹ سکے۔"

فوائد:......اس حدیث میں سترہ کے قریب کھڑا ہونے کی مشروعت کا بیان ہے حتیٰ کہ سترہ اور نماز کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے، نیز سترہ کے قریب ہونے کے حکم میں حکمت یہ ہے کہ شیطان نمازی کی نماز قطع نہ کر دے۔ (نیل الاوطار: ٣/ ٣)

٢٨٤..... بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ الْمُصَلِّي إِذَا كَانَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي إِلَى جِدَارٍ

جب نمازی دیوار کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو جائے نماز کے قریب کھڑے ہونے کا بیان۔

٨٠٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي......

---

(٨٠٢) انظر الحديث السابق.

(٨٠٣) اسناده صحيح۔ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب الدنو من السترة، حديث: ٦٩٥۔ سنن نسائى: ٧٤٩۔ مسند احمد: ٤/ ٢۔ مسند الحميدى: ٤٠١۔ صحيح ابن حبان: ٢٣٧٣.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَدْرَ مَمَرِّ الشَّاةِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری گزرنے کی مقدار کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔‘‘

فوائد:...... یہاں مصلٰی سے مقصود سجدہ کرنے کی جگہ ہے اور نمازی کا سترہ کے قریب کھڑا ہونا مسنون ہے۔ (نووی: ٤/ ٢٢٤)

٢٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْفِي الْاِسْتِتَارُ بِهِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سترے کی اس مقدار کا بیان جس کے ساتھ نماز میں سترہ بنانا کافی ہوجائے

٨٠٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ نِ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيْنَا، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، وَلَا يَضُرُّ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

’’حضرت طلحہ بن موسیٰ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم اس حال میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ چوپائے ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ مسئلہ) پوچھا، تو آپ نے فرمایا: (جب) تم میں سے کسی شخص کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ ہو تو اس کے آگے سے گزرنے والی (چیز) نقصان نہیں دے گی۔‘‘

٨٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ..........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَإِنَّهُ

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو

(٨٠٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الدنو المصلي من السترة، حديث: ٥٠٨۔ من طريق يعقوب بهذا الاسناد، صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب قدر كم ينبغي ان يكون بين المصلي والسترة، حديث: ٤٩٦۔ سنن ابي داود: ٦٩٦۔ من طريق ابن ابي حازم به.

(٨٠٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي، حديث: ٤٩٩۔ من طريق اسحاق بهذا الاسناد، سنن ابي داود: ٦٨٥۔ سنن ترمذي: ٣٣٥۔ سنن ابن ماجه: ٩٤٠۔ مسند احمد: ١/ ١٦١.

(٨٠٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي، حديث: ٥١٠۔ مسند احمد: ٥/١٥١۔ من طريق اسماعيلي بن علية بهذا الاسناد، سنن ترمذي: ٣٣٨۔ سنن نسائي: ٧٥١۔ سنن ابي داود: ٧٠٢۔ سنن ابن ماجه: ٩٥٢.

يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ ، نَا بِشْرٌ- يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - ثَنَا يُوْنُسُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً .

جب اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو وہ اس کے لیے سترہ بن جائے گی ۔" پھر باقی حدیث بیان کی ۔بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ ہمیں یونس نے بالکل مذکورہ حدیث کی مثل ہی روایت بیان کی ہے۔

٨٠٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ كِلَاهُمَا.........

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ مُؤَخَّرَةُ الرَّحْلِ الَّذِيْ بَلَغَكَ إِنَّهُ يَسْتُرُ الْمُصَلِّي ؟ قَالَ: قَدْرُ ذِرَاعٍ .

"جناب ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عطاء رحمہ اللہ سے عرض کی: کجاوے کی پچھلی لکڑی جو تمہیں پہنچی ہے کی کتنی مقدار ہو تو وہ سترہ بن سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک ہاتھ کے برابر۔"

فوائد:......١۔سترہ کی کم از کم بلندی کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر یعنی دو تہائی ہاتھ ہونی چاہیے۔

٢۔ سترے کے عدم اہتمام سے شیطان نمازی کی نماز میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور تین چیزیں عورت، گدھا اور کالا کتا تو نماز توڑ دیتے ہیں۔ نیز سترے کے استعمال سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا، لہٰذا سترہ نماز کا محافظ ہے۔

٢٨٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْاِسْتِتَارِ بِمِثْلِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ طُوْلِهَا، لَا فِيْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيْعًا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کجاوے کی پچھلی لکڑی کی لمبائی کے برابر سترہ بنانے کا حکم دیا ہے، آپ نے اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں کے برابر سترہ بنانے کا حکم نہیں دیا

٨٠٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ نِ الْقَيْسِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَسَدِيُّ ، نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُجْزِيءُ مِنَ السُّتْرَةِ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ ، وَلَوْ بِدِقِّ شَعْرَةٍ . قَالَ

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) سترہ کے لیے کافی ہوگی اگرچہ بال کی طرح باریک

(٨٠٧) اسناده صحيح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما يستر المصلى، حديث: ٦٨٦۔ مصنف عبدالرزاق: ٢٢٧٢.

(٨٠٨) اسناده ضعيف جدا، محمد بن قاسم الاسری سخت ضعیف وکذاب راوی ہے۔ مستدرك حاكم: ٢٥٢/١.

أَبُو بَكْرٍ: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهِمَ فِي رَفْعِ هٰذَا الْخَبَرِ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَالدَّلِيْلُ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ مِثْلَ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الطُّوْلِ لَا فِي الْعَرْضِ قَائِمٍ ثَابِتٍ، مِنْهُ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا، وَعَرْضُ الْحَرْبَةِ لَا يَكُوْنُ كَعَرْضِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ.

ہو۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے خدشہ ہے کہ اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں محمد بن قاسم کو وہم ہوا ہے ۔امام ابوبکر فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے اس بات کی پختہ دلیل ملتی ہے کہ آپ نے (سترے کے لیے) کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر لمبائی مراد لی ہے، چوڑائی نہیں، نبی اکرم ﷺ کی ان روایات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے لیے نیزہ گاڑا جاتا تھا اور آپ اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے،اور نیزے کی چوڑائی کجاوے کی پچھلی لکڑی کی چوڑائی جیسی نہیں ہوتی ۔

۸۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا بِالْمُصَلّٰى يَعْنِي الْعَنَزَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْتِتَارِ بِالسَّهْمِ فِي الصَّلَاةِ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِالْأَمْرِ بِالْاِسْتِتَارِ بِمِثْلِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِيْ طُوْلِهَا، لَا فِيْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيْعًا.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عید گاہ میں نیزے کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز میں نبی اکرم ﷺ کے تیر کو سترہ بنانے کے حکم سے یہ بات واضح اور ثابت ہوگئی کہ کجاوے کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنانے کے حکم سے آپ کی مراد اس کی لمبائی ہے، نہ کہ اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں آپ کی مراد ہیں۔

۸۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، ثَنَا بِهٰذَا الْخَبَرِ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الرُّبَيِّعُ الْعَابِدِيُّ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ - يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ-.........

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ

"جناب عبدالملک بن عبد العزیز اپنے والد گرامی اور وہ ان

(۸۰۹) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الحربة يوم العيد، حديث: ۱۳۰۶ـ سنن كبرى نسائي: ۱۷۸۳.

(۸۱۰) صحيح، الصحيحة: ۲۷۸۳ـ مسند احمد: ۳/ ۴۰۴ـ معجم كبير طبراني: ۶۵۳۹ـ ۶۵۴۰ـ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۵۲.

سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں میں سترہ بناؤ اگرچہ ایک تیر ہی کے ساتھ ہو۔"

اِسْتَتِرُوْا فِيْ صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ.

فوائد :...... گذشتہ احادیث میں سترہ کی کم از کم لمبائی کی وضاحت ہے لیکن سترہ کی موٹائی کا بیان نہیں ہے، لہٰذا تیر اور نیزہ کی موٹائی کے برابر چیز رکھنے سے بھی سترہ کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے اس سے کم موٹائی احادیث میں وارد نہیں اور زیادہ سے زیادہ موٹائی کی کوئی حد نہیں ہے۔

۲۸۷..... بَابُ الْاِسْتِتَارِ بِالْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُصَلِّيْ مَا يُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْاسْتِتَارِ بِهِ

جب نمازی کو اپنے سامنے سترے کے لیے کوئی چیز گاڑنے کے لیے نہ ملے تو وہ لکیر لگا کر سترہ بنا لے

۸۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ، سَمِعْتُ......... أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْئاً. وَقَالَ مَرَّةً: تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئاً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئاً، فَلْيَنْصُبْ عَصًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ الْجَوَّازُ: فَلْيَضَعْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئاً، وَالْبَاقِيْ مِثْلُهُ سَوَاءٌ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اور ایک مرتبہ فرمایا: اپنے چہرے کے سامنے کچھ رکھ لے، پس اگر کوئی چیز نہ ملے تو چھڑی گاڑ لے، اور اگر چھڑی بھی میسر نہ ہو تو ایک لکیر کھینچ لے، پھر اسے اپنے آگے سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ محمد بن منصور الجواز نے یہ الفاظ بیان کیے: "تو اسے اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہیے۔" باقی روایت سابقہ روایت ہی کی طرح ہے۔

۸۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ وَحَدَّثَنَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْجَوَّازِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ يُحَدِّثُ......

(۸۱۱) اسناده ضعيف، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الخط اذا لم يجد عصا، حديث: ۶۹۰۔ سنن ابن ماجه: ۹۴۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۹۔ مسند الحميدي: ۹۹۳۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، اس کی سند میں ابو محمد اور اس کا دادا دونوں مجہول ہیں۔

(۸۱۲) اسناده ضعيف، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الخط اذا لم يجد عصا، حديث: ۶۸۹۔ (وانظر السابق) من طريق بشر بهذا الاسناد۔ اسناده ضعيف، مسند احمد: ۲/ ۲۴۹۔ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد (انظر الحديث المتقدم: ۸۱۱.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالصَّحِيْحُ مَا قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَهٰكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ، وَ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیکن صحیح روایت وہ ہے جو بشر بن مفضل نے بیان کی ہے، معمر اور ثوری نے بھی اسی طرح عمرو بن حریث سے روایت کی ہے لیکن ان دونوں نے عمرو بن حریث کے دادا کی بجائے ان کے والد سے روایت بیان کی ہے۔

۲۸۸..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الْوُقُوْفَ مُدَّةً طَوِيْلَةً اِنْتِظَارَ سَلَامِ الْمُصَلِّيْ خَيْرٌ مِنَ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ.

نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے نمازی کے سلام پھیرنے کے انتظار میں طویل مدت تک کھڑے رہنا بہتر ہے

۸۱۳ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ..........

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلٰى أَبِي جُهَيْمٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ لَوْ كَانَ أَنْ يَقُوْمَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

"جناب بسر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد نے مجھے حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ نمازی کے آگے گزرنے سے گزرنے والے شخص کو کیا گناہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ چالیس (سال یا دن) تک کھڑا رہے تو یہ اس کے لیے نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔"

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا کبیرہ اور موجب جہنم گناہ ہے۔ نیز نفل وفرض نماز میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ اس حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی سخت ممانعت اور شدید وعید ہے۔(نووی: ٤/ ٢٢٤)

(۸۱۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب اثم المار بین یدی المصلی، حدیث: ٥١٠ـ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب منع المار بین یدی المصلی، حدیث: ٥٠٧ـ سنن ابی داود: ٧٠١ـ سنن ترمذی: ٣٣٦ـ سنن نسائی: ٧٥٧ـ سنن ابن ماجه: ١٩٤٥ ذكروه مرفوعا.

٨١٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيْهِ مُعْتَرِضاً وَهُوَ يُنَاجِيْ رَبَّهُ، كَانَ أَنْ يَقِفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِائَةَ عَامٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْطُوَ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ مَنِيْعٍ .

''امام صاحب اپنے دو اساتذہ کرام جناب احمد بن منیع اور محمد بن رافع کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے بھائی کے آگے سے چوڑائی کے رخ میں گزرنے پر گناہ معلوم ہو جائے، جبکہ وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہو، تو اسے ایک قدم بھی اٹھانے سے سو سال تک اسی جگہ کھڑے رہنا زیادہ بہتر لگے۔'' یہ ابن منیع کی روایت ہے۔

٢٨٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّغْلِيْظَ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ، إِذَا كَانَ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ إِلٰى سُتْرَةٍ، وَإِبَاحَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلّٰى إِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید اس وقت ہے جب نمازی سترہ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔ اور جب نمازی بغیر سترہ کے نماز ادا کر رہا ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے

٨١٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتٰى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ أَحَدٌ .

''حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو آپ مطاف کے کنارے پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی جبکہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی نہ تھا۔''

(٨١٤) اسناده ضعيف، مسند احمد: ٢/ ٣٧١۔ عن ابی احمد بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب المرور بين يدى المصلى، حديث: ٩٤٦۔ صحيح ابن حبان: ٢٣٦٥۔ من طريق عبيدالله به اس کی سند میں عبیداللہ بن عبداللہ بن موہب راوی ضعیف ہے۔

(٨١٥) اسناده ضعيف: سنن نسائى، كتاب المناسك، باب أين يصلى ركعتى الطواف: ٢٩٥٩۔ وأحمد: ٦/٣٩٩۔ وابن ماجه: ٢٩٥٨۔ یہ حدیث ابن جریج کے مدلس ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور وہ عنعنہ سے روایت کر رہا ہے۔

۲۹۰..... بَابُ أَمْرِ الْمُصَلِّيْ بِالدَّرْءِ عَنْ نَفْسِهِ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَإِبَاحَةِ قِتَالِهِ بِالْيَدِ إِنْ أَبَى الْمَارُّ الْاِمْتِنَاعَ مِنَ الْمُرُوْرِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو اپنے سے دور کرنے کے حکم کا بیان اور اگر گزرنے والا روکنے کے باوجود منع نہ ہوتو ہاتھ کے ساتھ اس سے لڑائی کرنا جائز ہے۔اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۸۱۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ۔ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الدَّرَاوَرْدِيَّ۔، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ.........

أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلاَ يَدَعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے آگے سے کسی کو ہرگز نہ گزرنے دے، پھر اگر وہ (رکنے سے) انکار کردے (اور زبردستی آگے سے گزرنے کی کوشش کرے) تو اس کے ساتھ اسے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

۲۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمُصَلِّيْ إِلَى سُتْرَةٍ، يَمْنَعُ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَبَاحَ لَهُ مُقَاتَلَتَهُ إِذَا صَلَّى إِلَى سُتْرَةٍ، لاَ إِذَا صَلَّى إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ .

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنے والے کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو روکنے کا حکم اور (نہ رکنے کی صورت میں) اس کے ساتھ لڑائی کرنے کی اجازت اس وقت دی ہے جب وہ سترہ رکھ کر نماز ادا کررہا ہو۔(یہ اجازت) اس وقت نہیں ہے جب وہ بغیر سترے کے نماز پڑھ رہا ہو

۸۱۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ.........

---

(۸۱۶) صحیح مسلم: کتاب الصلاة: باب منع المار بین یدی المصلی: ۵۰۵۔ وصحیح بخاری: ۵۰۹۔ وابو داؤد: ۶۹۷۔ وابن ماجه: ۹۵۴۔ نسائی: ۷۵۷۔ واحمد: ۴۳،۳۴/۳۔ وابن حبان: ۲۳۶۸،۲۳۶۷۔

(۸۱۷) صحیح بخاری: کتاب الصلاة، باب یرد المصلی من مربین یدیه: ۵۰۹۔ انظر السابق.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ إِلٰى سَارِيَةٍ، فَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَنَعَهُ، فَذَهَبَ لِيَعُوْدَ فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً فِيْ صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِمَرْوَانَ، فَلَقِيَهُ مَرْوَانُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ ضَرَبْتَ ابْنَ أَخِيْكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ، فَذَهَبَ أَحَدٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. فَإِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن ابی سعید اپنے والد گرامی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ستون کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے تو بنو امیہ کے ایک شخص نے ان کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اسے منع کیا، اس نے دوبارہ گزرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اس کے سینے پر تھپڑ مارا، اور وہ بنی امیہ کا ایک فرد تھا، اس نے یہ واقعہ مروان (گورنر) کو بتادیا۔ مروان حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ملے تو کہا: آپ نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے اس شخص کو روکنا چاہیے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کردے تو اسے اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' بے شک میں نے (ایک) شیطان ہی کو مارا ہے۔

فوائد:......ا۔ نمازی کا اس کے سامنے سے گزرنے والے شخص کو روکنا مندوب ہے۔ بشرطیکہ نماز کا سترہ ہو۔

۲۔ قصداً یا غیر ارادی طور پر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو نمازی کے روکنے پر باز آ جانا چاہیے۔ ورنہ نمازی اسے زبردستی روک سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسے شخص سے لڑائی کرنا بھی روا ہے۔

۳۔ نمازی کے سامنے سے زبردستی گزرنا شیطانی فعل ہے۔ ایسے عمل پر انسان کو شیطان اکساتا ہے۔ لہٰذا اس عمل سے اجتناب لازم ہے۔

۴۔ نمازی کا سامنے سے گزرنے والے شخص کو روکنا اور باز نہ آنے پر اس سے لڑائی کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۹۲...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالْإِيْضَاحِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُصَلِّيْ مُقَاتَلَةَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْدَ مَنْعِهِ عَنِ الْمُرُوْرِ مَرَّتَيْنِ، لَا فِي الْاِبْتِدَاءِ إِذَا أَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

اور اس بات کی وضاحت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو دو مرتبہ گزرنے سے روکنے

کے بعد اس کے ساتھ لڑائی کی اجازت دی ہے، نہ کہ ابتداء ہی میں جب وہ اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے۔

٨١٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ............

عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ: بَيْنَمَا أَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّيْ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الَّذِيْ بَعْدَهُ فِي الْبَابِ الثَّانِيْ ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيْهِ، وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ . قَالَ: وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَشَكَا إِلَيْهِ ، ـ فَذَكَرَ ذٰلِكَ مَرْوَانُ لِأَبِيْ سَعِيْدٍ ، فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ مَرَّتَيْنِ ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ .

''جناب ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ والے دن نماز پڑھ رہے تھے۔'' پھر سلیمان بن مغیرہ کی حدیث جیسی حدیث بیان کی جو دوسرے باب میں آگے آرہی ہے۔ مگر اس میں یہ اضافہ ہے: ''بے شک میں نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے رکنے سے انکار کر دیا۔'' وہ کہتے ہیں: ان دنوں مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا، لہٰذا اس نے گورنر سے شکایت کر دی۔ پھر مروان نے (ملاقات ہونے پر) اس بات کا تذکرہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ''جب تم میں سے کسی شخص کے آگے سے کوئی چیز گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اس چیز کو دو بار منع کرنا چاہیے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کر دے (اور زبردستی گزرنے کی کوشش کرے) تو اسے اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔''

٢٩٣..... بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّي مَنْ أَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالدَّفْعِ فِي النَّحْرِ فِي الْاِبْتِدَاءِ.

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو ابتداء میں سینے میں دھکا دے کر روکنے کے جواز کا بیان

٨١٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ............

عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ: بَيْنَمَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّيْ إِلَى شَيْءٍ

''حضرت ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر

(٨١٨) صحيح بخاري: كتاب الصلاة، باب يرد المصلي من مر بين يديه: ٥٠٩، ٣٢٧٤ـ من طريق يونس بن عبيد، عن حميد، به.

(٨١٩) صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب منع المارين يدى المصلي: ٥٠٥ـ من طريق سليمان بن مغيره انظر السابق.

يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، إِذْ جَاءَهُ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغاً إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيْدٍ فَعَادَ، فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى. قَالَ، فَمَثَّلَ قَائِمًا، ثُمَّ نَالَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَى إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ. قَالَ: وَدَخَلَ أَبُوْسَعِيْدٍ عَلَى مَرْوَانَ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيْكَ جَاءَ يَشْتَكِيْكَ؟ فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک بنو ابی معیط کا ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کی تو آپ نے اسے سینے میں دھکا دیا۔ اس نے (ادھر ادھر راستہ) دیکھا مگر اسے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سامنے کے سوا کوئی راستہ نہ ملا چنانچہ اس نے دوبارہ گزرنے کی کوشش کی، تو انہوں نے پہلی مرتبہ سے زیادہ زور کے ساتھ اسے دھکا دیا۔ راوی نے کہا: پھر وہ شخص سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور (مسجد سے) نکل گیا اور اس نے مروان کے پاس جا کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت کر دی۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس تشریف لائے تو اس نے کہا: آپ کے اور آپ کے بھتیجے کے درمیان کیا معاملہ ہوا ہے کہ وہ آپ کی شکایت کر رہا ہے؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے سینے میں دھکا دے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کر دے تو اس کے ساتھ لڑائی کرے، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو اولاً اس کے سینے پر ہاتھ مار کر پیچھے کرنا چاہیے اور وہ باز نہ آئے تو پھر اس سے لڑائی کی جائے۔

۲۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ أَيْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مَعَ الَّذِي يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا أَنَّ الْمَارَّ مِنْ بَنِي آدَمَ شَيْطَانٌ، وَإِنْ كَانَ اسْمُ الشَّيْطَانِ قَدْ يَقَعُ عَلَى عُصَاةِ بَنِي آدَمَ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ شَيَاطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ﴾

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''بے شک وہ شیطان ہے'' سے آپ کی یہ مراد

ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے، یہ مطلب نہیں کہ گزرنے والا انسان شیطان ہے، اگرچہ شیطان کا لفظ نافرمان انسانوں پر بھی بول دیا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَيَاطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا﴾ (الانعام: ١١٢)

(اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطان، ہر نبی کے دشمن بنائے، ان میں ہر ایک دوسرے کے کان میں چکنی چپڑی باتیں ڈالتا رہتا ہے۔)

٨٢٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ـ ثَنَا الضَّحَاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبٰى فَلْتُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور سترہ رکھ کر نماز پڑھا کرو، اور اپنے آگے سے کسی کو مت گزرنے دو، پھر اگر وہ (رکنے اور منع ہونے سے) انکار کردے تو تم اس کے ساتھ لڑائی کرو، بے شک اس کے ساتھ ایک ساتھی (شیطان) ہے۔"

فوائد: ......اس حدیث کی وضاحت حدیث ٨١٦ کے تحت بیان ہوئی ہے۔ نیز یہاں قرین سے مراد شیطان ہے۔

٢٩٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَامَ الْمُصَلِّيْ امْرَأَةٌ نَائِمَةٌ أَوْ مُضْطَجِعَةٌ

نمازی کے آگے عورت سوئی ہوئی ہو یا لیٹی ہو تو نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

٨٢١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَيُّوْبَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ..........

إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيْدُ يَتَطَوَّعُ بِالصَّلَاةِ.

"جناب ایاس بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتیں۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "يسبح من الليل" سے ان کی مراد نفل نماز ہے۔

---

(٨٢٠) تقدم تخريجه برقم: ٨٠٠۔

(٨٢١..... صحيح، مسند احمد: ١/٩٩ـ عن عبدالله بن يزيد بهذا الاسناد، المختارة للمقدسي: ٤٠٠، ٤٠١ـ

۸۲۲۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ . زَادَ الْمَخْزُوْمِيُّ مَرَّةً: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ أَخَّرَنِيْ بِرِجْلِهِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (یعنی نماز تہجد) اس حال میں ادا فرماتے کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح لیٹی ہوتی۔'' جناب مخزومی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: '' پھر جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو آپ مجھے اپنے قدم سے پیچھے کر دیتے۔''

۲۹۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى تَوْهِيْنِ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ (لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِيْنَ) وَلَمْ يَرْوِ ذٰلِكَ الْخَبَرَ أَحَدٌ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ.

جناب محمد بن کعب کی اس حدیث ''سوئے ہوئے شخص اور گفتگو کرنے والوں کے پیچھے نماز مت پڑھو'' کے ضعیف ہونے کا بیان۔ اور اس روایت کو کسی بھی قابل حجت راوی نے بیان نہیں کیا

۸۲۳۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا نَائِمَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، فَإِذَا كَانَ الْوِتْرُ أَيْقَظَنِيْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ ، قَالَ أَيُّوْبُ: عَنْ هِشَامٍ قَالَتْ: مُعْتَرِضَةٌ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوتی تھی پھر جب آپ وتر پڑھتے تو مجھے بیدار کر دیتے'' جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان) جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔''

---

(۸۲۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الاعتراض بین یدی المصلی، حدیث: ۵۱۲۔ سنن ابن ماجه: ۹۵۶۔ مسند احمد: ۶/ ۳۷۔ مسند الحمیدی: ۱۷۱۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی الفراش، حدیث: ۳۸۳، من طریق الزھری به.

(۸۲۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ خلف النائم، حدیث: ۵۱۲۔ صحیح مسم: ۲۶۸/ ۵۱۲۔ سنن ابی داود: ۷۱۱۔ سنن نسائی: ۷۶۰۔ مسند احمد: ۶/ ۵۰، ۱۹۲۔ من طرق عن ھشام بھذا الاسناد.

٢٩٧..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُوقِظُهَا إِذَا أَرَادَ الْوِتْرَ لِتُوتِرَ عَائِشَةُ أَيْضًا، لَا كِرَاهَةً أَنْ يُوتِرَ وَهِيَ نَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ وتر ادا کرتے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے بیدار کر دیتے تھے تاکہ وہ بھی وتر ادا کر لیں، (یہ مقصد نہیں تھا کہ) ان کے سامنے لیٹے ہونے کی صورت میں وتر ادا کرنا مکروہ تھا۔

٨٢٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ بِشْرٍ، قَالَا، ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ.........

وَكِيعٍ وَابْنِ بِشْرٍ: وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ. وَفِي حَدِيثِ بُنْدَارٍ: يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَفِرَاشُنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَقَامَنِي فَأُوتِرُ.

’’جناب وکیع اور ابن بشر کی روایت میں ہے: (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی، پھر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔‘‘ بندار کی روایت میں ہے: ’’آپ رات کو نماز پڑھتے جبکہ ہمارا بستر آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا، پھر جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے اٹھا دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی۔‘‘

٢٩٨..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْمَرْأَةِ

عورت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

٨٢٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصٌ۔ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ أَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيَّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے جبکہ میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی، پھر جب میں اٹھنا چاہتی تو میں اپنے قدموں کی جانب سے آہستہ سے نکل جاتی۔‘‘

(٨٢٤) تقدم تخريجه في الحديث السابق.

(٨٢٥) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب من قال لا يقطع الصلاة شيء، حديث: ٥١٤۔ صحيح مسلم: ٢٧٠/ ٥١٢۔ من طريق حفص بهذا الاسناد، سنن نسائی: ٧٥٦۔ مسند احمد: ٦/ ٢٣٠۔ من طريق ابراهيم به.

۸۲٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَسَطَ السَّرِيْرِ وَأَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، تَكُوْنُ لِي الْحَاجَةُ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَي السَّرِيْرِ كِرَاهَةَ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ بِوَجْهِي.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت چار پائی کے درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھتی جبکہ میں چار پائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی، مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو میں چار پائی کی پائنتی کی طرف سے کھسک جاتی، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اپنا چہرہ آپ کی طرف کروں۔''

فوائد :......۱۔ سوئے اور بے وضو شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس سے نماز میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ نیز جس روایت میں مذکور ہے: لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَالْمُتَحَدِّثِ، سوئے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو وہ ضعیف ہے۔ (سنن ابی داؤد: ٦٩٤، ارواء الغلیل: ٢/ ٩٤ اسنادہ ضعیف)

۲۔ اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عورت کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، درست نہیں، کیونکہ اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے لیٹنے کا بیان ہے نہ کہ سامنے سے گزرنے کا۔

۳۔ نمازی کے سامنے عورت لیٹی ہو تو اس کا سامنے سے ہٹنا جائز ہے۔ یہ نمازی کے آگے سے گزرنا نہیں کہلاتا کہ جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۴۔ عورت کو مطلق چھونا ناقض وضو نہیں، بلکہ ملامست سے مراد جماع ہے۔

۵۔ جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے پر قادر ہو یا کوئی شخص پچھلے پہر کسی کو بالیقین بیدار کر سکے تو پچھلے وتر پڑھنا افضل ہے۔

۲۹۹..... بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّي الشَّاةَ تُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والی بکری کو روکنے کے جواز کا بیان

۸۲۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ وَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيْتِ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

(۸۲٦) مسند احمد: ٦/ ٤٢۔ عن ابی معاویة بهذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.

(۸۲۷) صحیح ابن حبان: ۲۳٦٥۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب سترة الامام سترة من خلفه، حدیث: ۷۹۰۔ من طریق آخر عن ابن عباس رضی الله عنه بمعناه.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَسَاعَاهَا إِلَى الْقِبْلَةِ حَتّٰى أَلْزَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو ایک بکری آپ کے سامنے سے گزری تو آپ نے اسے قبلہ کی طرف دوڑایا حتی کہ آپ نے اپنا پیٹ قبلہ (کی دیوار یا سترے) کے ساتھ چمٹا لیا۔ (تاکہ بکری گزر نہ سکے)۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دورانِ نماز سامنے سے صرف انسانوں ہی کو نہیں، بلکہ حتی الوسع حیوانات کو بھی گزرنے سے روکنا چاہیے۔

۳۰۰..... بَابُ مُرُوْرِ الْهِرِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ مُسْنَدًا، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ رَفْعِهٖ

نمازی کے آگے سے بلی کے گزرنے کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت مرفوعاً صحیح ہو کیونکہ اس کے مرفوع ہونے میں قلب ہوا ہے

۸۲۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهِرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلی نماز نہیں کاٹتی، بے شک یہ تو گھر کے مال ومتاع میں سے ہے۔''

۸۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ....

نَاهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَوْقُوْفًا غَيْرَ مَرْفُوْعٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ وَهْبٍ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ.

''امام صاحب اس حدیث کو اپنے استادِ گرامی جناب ربیع بن سلیمان کی سند سے موقوف بیان کرتے ہیں۔'' (یعنی یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے۔) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن وہب، عبیداللہ بن عبدالمجید کی نسبت اہل مدینہ کی حدیث کو زیادہ جانتا ہے۔ (یعنی موقوف سند کو ترجیح ہے)''

فوائد:...... یہ موقوف روایت دلیل ہے کہ نمازی کے سامنے سے بلی کے گزرنے سے نماز باطل نہیں۔

(۸۲۸) اسناده ضعيف، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الهرة، حديث: ۳۶۹۔ عبیداللہ بن عبدالمجید راوی میں کلام ہے نیز دیگر راوی اسے موقوف بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے۔ (الضعيفة: ۱۵۱۲)

(۸۲۹) حسن موقوف.

٣٠١..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مُرُوْرِ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرُ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ أَخْبَارِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

مجمل احادیث کے ساتھ نمازی کے آگے سے گدھے، عورت اور سیاہ کتے کے گزرنے پر وعید کا بیان، بعض کم علم لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کے خلاف کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔''

٨٣٠- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ، ح وَثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - نَا يُوْنُسُ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَ مَنْصُوْرٌ - وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ -، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ - وَهُوَ بْنُ الزَّنَادِ - كُلُّهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، ثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سَهْلُ ابْنُ أَسْلَمَ - يَعْنِي الْعَدَوِيَّ - ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، وَهٰذَا حَدِيْثُ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ أَبُوْذَرٍّ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ. قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا بَالُ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ مِنَ الْأَبْيَضِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِيْ، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

''جناب عبداللہ بن صامت کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے ابوذر! سیاہ کتے کو سفید، زرد اور سرخ کتے سے کیا خصوصیت ہے؟ (کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور دیگر کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی)۔ انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا جیسے تم نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو آپ نے فرمایا تھا: ''سیاہ کتا شیطان ہے۔''

(٨٣٠) تقدم تخريجه برقم: ٨٠٦.

۳۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ فِي ذِكْرِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ مُضَادٌّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حدیث جس میں عورت کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹ جانے کا ذکر ہے

خَبَرِ عَائِشَةَ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ مُرُوْرَ الْكَلْبِ وَالْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ يَقْطَعُ صَلاةَ الْمُصَلِّيْ لا ثَوَى الْكَلْبِ وَلاَ رَبْضَهُ وَلاَ رَبْضَ الْحِمَارِ، وَلاَ اضْطِجَاعَ الْمَرْأَةِ يَقْطَعُ صَلاةَ الْمُصَلِّيْ، وَعَائِشَةُ إِنَّمَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَضْطَجِعُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، لاَ أَنَّهَا مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ.

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ کتے، عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یہ مطلب نہیں کہ کتے کا (نمازی کے سامنے) کھڑے ہونا یا اس کا بیٹھ جانا، گدھے کا بیٹھنا یا عورت کا لیٹنا نمازی کی نماز توڑ دیتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہ خبر دی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، یہ نہیں کہا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔

۸۳۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الشَّامِيُّ، نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُعَادُ الصَّلاةُ مِنْ مَمَرِّ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ. قُلْتُ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِيْ. فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

"جناب عبداللہ بن صامت رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گدھے، عورت اور سیاہ کتے (کے نمازی کے آگے) سے گزرنے کی وجہ سے نماز لوٹائی جائے گی۔ میں نے پوچھا: سیاہ کتے کا زرد یا سرخ کتے سے فرق ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا تھا: "سیاہ کتا شیطان ہے۔"

۳۰۳..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي قَرَنَهَا إِلَى الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ وَالْحِمَارِ وَأَعْلَمَ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلاةَ، الْحَائِضُ دُوْنَ الطَّاهِرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ عورت جسے نبی کریم ﷺ نے سیاہ کتے اور گدھے کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے کہ ان کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اس سے آپ کی مراد حائضہ عورت

(۸۳۱) صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۳۹۱۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد وقد تقدم برقم: ۸۳۰۔

ہے پاک وطاہر عورت مراد نہیں ہے

وَهٰذَا مِنْ أَلْفَاظِ الْمُفَسِّرِ، كَمَا فُسِّرَ خَبَرُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ فِي ذِكْرِ الْكَلْبِ فِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ، فَأُجْمِلَ ذِكْرُ الْكَلْبِ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَقَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. وَبُيِّنَ فِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ الْكَلْبَ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلَاةَ هُوَ الْأَسْوَدُ دُوْنَ غَيْرِهِ، وَكَذٰلِكَ بُيِّنَ فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ هِيَ الَّتِي تَقْطَعُ الصَّلَاةَ دُوْنَ غَيْرِهَا.

اور یہ مفسر الفاظ میں سے ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما کی احادیث میں مذکور کتے کی وضاحت کی گئی ہے۔ (یعنی) حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما کی احادیث میں کتے کا مجمل ذکر آیا ہے کہ: ''کتا، گدھا اور عورت نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔'' اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان کیا گیا کہ جس کتے سے نماز ٹوٹتی ہے وہ صرف سیاہ کتا ہے دوسرا کوئی کتا مراد نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں وضاحت کی گئی ہے کہ وہ عورت کہ جس کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ حائضہ ہے دیگر عورتوں کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۸۳۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کتا اور حائضہ عورت نماز توڑ دیتی ہے۔''

۳۰۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي مُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ.

نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان، بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ ''گدھا، کتا اور عورت نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔''

۸۳۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالُوْا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ....

(۸۳۲) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقطع الصلاۃ، حدیث: ۷۰۳۔ سنن نسائی: ۷۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۹۔ مسند احمد: ۱/ ۴۳۷۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد.

(۸۳۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی، حدیث: ۵۰۴۔ سنن ابی داود: ۷۱۵۔ سنن نسائی: ۷۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۷۔ مسند احمد: ۱/ ۲۱۹۔ مسند الحمیدی: ۴۷۵۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلَى أَتَانٍ، وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصُّفُوْفِ، فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا ـ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى ـ يَعْنِيْ شَيْئًا، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: فَلَمْ يَنْهَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا شَيْئًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَ مَالِكٌ، فَقَالاَ: يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنٰى.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور فضل رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو ہم کچھ صفوں کے آگے سے گزر گئے، پھر ہم اس سے اترے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا تو آپ نے ہم سے کچھ نہ کہا۔" جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: "تو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔" جناب مخزومی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "تو آپ نے ہمیں کچھ نہ کہا۔" امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس روایت کو امام معمر اور مالک نے اس طرح روایت کیا "آپ لوگوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔"

فوائد: ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نمازی کے سامنے عورت، کالا کتا اور گدھا گزر جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ بعض علماء نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ نماز ٹوٹتی نہیں، بلکہ ان کا سامنے سے گزرنا نماز میں نقص پیدا کرتا ہے۔ اور بعض علماء نے ان احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے۔ دعویٰ تنسیخ باطل ہے، کیونکہ اس کی کوئی واضح دلیل منقول نہیں، نیز پہلا موقف ہی راجح ہے۔

٨٣٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا مَعْمَرٌ، ح وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ فِيْ خَبَرِ ......

مَعْمَرٍ: وَمَرَّتِ الْأَتَانُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَلَمْ يَقْطَعْ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةَ. وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ: وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ فَتَرَكْتُهُ بَيْنَ الصَّفِّ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَعِبْ عَلَيَّ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى

"جناب معمر رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:" اور گدھی لوگوں کے آگے سے گزر گئی لیکن اس نے ان کی نماز کو توڑا نہیں۔" اور امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:" میں ایک گدھے پر سوار تھا تو میں نے اسے صفوں کے درمیان چھوڑ دیا اور میں خود نماز میں شریک ہو گیا، تو آپ نے مجھے (اس کام کی وجہ سے) ڈانٹا نہیں۔" امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے

(٨٣٤) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب سترة الامام سترة لمن خلفه، حديث: ٤٩٣ ـ سنن ترمذي: ٣٣٧ ـ من طريق مالك بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

الْأَتَانَ تَمُرُّ وَلَا تَرْتَعُ بَيْنَ يَدَيِ الصُّفُوْفِ. وَلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَأْمُرْ مَنْ مَرَّتِ الْأَتَانُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ. وَالْخَبَرُ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ وَالْمَرْأَةَ الْحَائِضَ وَالْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ. وَمَا لَمْ يَثْبُتْ خَبَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِدِّ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزِ الْقَوْلُ وَالْفُتْيَا بِخِلَافِ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہیں: ''اس حدیث میں یہ بیان نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گدھی کو صفوں کے آگے سے گزرتے یا چرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور نہ یہ ذکر ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تھا، لہٰذا آپ نے ان افراد کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا جن کے آگے سے گدھی گزری تھی۔ اور یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت اور صحیح ہے کہ سیاہ کتا، حائضہ عورت اور گدھا نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔ لہٰذا جب تک اس کے برعکس نبی کریم ﷺ سے حدیث ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک نبی کریم ﷺ سے ثابت حدیث کے خلاف فتویٰ دینا اور رائے اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سترہ کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ واجب نہیں۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ گزشتہ احادیث ۸۳۰، ۸۳۱ منسوخ ہیں باطل ہے۔ کیونکہ ان احادیث میں یہ بیان نہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے سے گدھی گزری تھی۔ بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے تو بھی دعویٰ تنسیخ باطل ہے کیونکہ گزشتہ احادیث اور موجودہ احادیث کی تقدیم و تاخیر کی تعیین نہیں۔ نیز اس حدیث سے ثابت کر کے کہ گدھی کے گزرنے سے آپ ﷺ نے نماز ترک نہیں۔ یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور کالا کتا بھی گزریں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

۸۳۵۔ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ صُهَيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ أَوْ حِمَارَيْنِ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَنْصَرِفْ، وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ

''حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور بنوہاشم کا ایک لڑکا ایک گدھے یا دو گدھوں پر سوار ہو کر آئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزر گیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے (تو ہمارے گزرنے سے) آپ نے نماز نہ توڑی، اور بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں آئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں کو پکڑ لیا، آپ نے ان دونوں کو الگ

(۸۳۵) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب القبلة، باب ذكر ما يقطع الصلاة، حديث: ۷۵۵۔ مسند احمد: ۵/ ۱۲۳۵۔ من طريق شعبة بهذا الاسناد.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرِعَ۔ أَوْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْحِمَارَ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَدُلُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِهِ عَنِ الْحِمَارِ، لِأَنَّهُ قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ .

الگ کر دیا لیکن نماز نہ توڑی ۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گدھا گزرا تھا۔ بلکہ انہوں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزر گیا۔ اور یہ لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما گدھے سے اترنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرے تھے کیونکہ انہوں نے فرمایا ہے: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزر گیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔''

۸۳۶۔ إِلَّا أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُوْسٰى رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ نَزَلْنَا فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ. أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ . وَالْحُكْمُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَالٌ لَا سِيَّمَا فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ . وَلَوْ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَدَدَ مِثْلِ.......... عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ لَكَانَ الْحُكْمُ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمْ، وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ ۔ وَهُوَ صُهَيْبٌ۔ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوْا: الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفَيْنِ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ أَرْضٍ خَلَاءٍ فَتَرَكْنَا

''جناب عبیداللہ بن موسیٰ کی امام شعبہ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو ہم آپ کے آگے سے گزر گئے پھر ہم گدھے سے اترے تو ہم آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے ۔'' عبیداللہ بن موسیٰ کو محمد بن جعفر پر ترجیح دینا ناممکن ہے۔ خصوصاً امام شعبہ کی حدیث میں، اگر چہ محمد بن جعفر، امام شعبہ کی حدیث میں عبیداللہ بن موسیٰ جیسے متعدد راویوں کی بھی مخالفت کرے تو بھی محمد بن جعفر کو اُن پر ترجیح ہوگی۔ یہی روایت منصور بن معتمر نے اپنی سند سے صہیب سے بیان کی ہے ۔ وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے تو ہم نے ان چیزوں کا تذکرہ کیا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۸۳۶) انظر الحدیث السابق.

الْحِمَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جِئْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ. فَمَا بَالٰى ذٰلِكَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا. فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الأُخْرٰى فَمَا بَالٰى ذٰلِكَ.

حاضرین نے کہا: گدھے اور عورت (کے نمازی کے آگے سے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اور بنو عبدالمطلب کا ایک لڑکا گدھے پر اکھٹے سوار ہو کہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ایک کھلی جگہ میں نماز پڑھا رہے تھے، تو ہم نے گدھے کو ان کے آگے چھوڑ دیا، پھر ہم آئے اور ان کے سامنے سے (نماز میں) داخل ہو گئے۔ تو آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں لڑتی ہوئی آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پکڑا اور ایک بچی کو دوسری سے کھینچ کر چھڑا دیا۔ اور آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔“

٨٣٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ.........

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ ظَاهِرُهُ كَخَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحِمَارَ إِنَّمَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ فِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِذٰلِكَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِمُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ، فَجَائِزٌ أَنْ تَكُوْنَ سُتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْتَتِرُ بِالْحَرْبَةِ إِذَا صَلّٰى

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا ظاہر بھی عبیداللہ بن عبداللہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے سامنے سے گدھا گزرا ہے نہ کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر نہیں ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تھا۔ لیکن اگر حدیث میں اس بات کا ذکر ہوتا کہ نبی کریم ﷺ کو علم ہو گیا تھا کہ گدھا آپ کے کچھ مقتدیوں کے آگے سے گزرا ہے تو بھی آپ کا سترہ آپ کے مقتدیوں کے لیے کافی تھا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ جب عید گاہ میں نماز پڑھاتے تو آپ برچھی کو سترہ بناتے تھے۔ اور اگر آپ کا سترہ مقتدیوں کے لیے سترہ نہ بنتا تو پھر ہر نمازی کو نبی کریم ﷺ کی طرح برچھی کے ساتھ سترہ بنانا پڑتا۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ کے سترے کے لیے برچھی

(٨٣٧) صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب من قال الحمار لا يقطع الصلاة، حديث: ٧١٧۔ من طريق جرير۔ بهذا الاسناد.

بِالْمُصَلّٰى . وَلَوْ كَانَتْ سُتْرَتُهُ لَا تَكُوْنُ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ ، لَاحْتَاجَ كُلُّ مَأْمُوْمٍ أَنْ يَسْتَتِرَ بِحَرْبَةٍ كَاسْتِتَارِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَا ، فَحَمْلُ الْعَنَزَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَسْتَتِرُ بِهَا دُوْنَ أَنْ يَأْمُرَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْاِسْتِتَارِ خَلْفَهُ ، كَالدَّالِّ عَلٰى أَنَّ سُتْرَةَ الْإِمَامِ تَكُوْنُ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ .

کا اٹھایا جانا اور آپ کا مقتدیوں کو (علیحدہ) سترہ بنانے کا حکم نہ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ امام کا سترہ ہی مقتدیوں کا سترہ ہوتا ہے۔

فوائد:......۱۔ دوران نماز بچوں کی لڑائی ختم کرانا جائز ہے اور اتنے عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ عورت سامنے سے گزرے تو نماز نہیں ٹوٹتی باطل ہے۔ (۱) یہ بچیاں تھیں، عورتیں نہیں تھیں۔ اور عورت کا سامنے سے گزرنا نماز باطل کرتا ہے۔ (۲) ان احادیث میں کہیں بیان نہیں ہے کہ وہ بچیاں آپ کے سامنے سے گزری تھیں۔

۸۳۸ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى أَتَانٍ ، فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ، لَيْس شَيْءٌ يَسْتُرُهُ يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ .

''امام ابن خزیمہ ابن جریج کی سند سے حضرت ابن عباس سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے، تو ہم رسول اللہ ﷺ کے آگے سے عرفات میں گزرے جبکہ آپ فرض نماز پڑھا رہے تھے، کوئی بھی چیز بطور سترہ ہمارے اور آپ کے درمیان حائل نہیں تھی۔''

۸۳۹ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: ....

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُحْتَجَّ بِعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَلَى الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ رُوِيَتْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافَ هٰذَا الْمَعْنٰى .

''امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالکریم کی مجاہد سے روایت کو امام زہری کی عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت پر حجت و دلیل بنانا جائز اور درست نہیں ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت اس معنی کے برعکس بھی بیان کی گئی ہے۔''

۸۴۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانٍ ، حَدَّثَنِيْ

---

(۸۳۸) انظر الحديث السابق.

(۸۳۹) اسناده صحيح، مجمع الزوائد: ۲/۲ ۵۰۔ رقم: ۳۲۱۶۔ وعداه لأبي يعلى.

أَبِـيْ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ ، نَا أَبِيْ ، ح وَثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثَنَا حَفْصِ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئُ ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ.........

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ قَـالَ: رُكِزَتِ الْعَنَزَةُ بَيْنَ يَـدَيْ رَسُـوْلِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِـعَرَفَاتٍ ، فَصَلّٰى إِلَيْهَا وَالْحِمَارُ مِنْ وَّرَاءِ الْـعَـنَـزَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ مُضَادٌّ خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ، لِأَنَّ فِيْ هٰذَا الْـخَبَـرِ أَنَّ الْـحِمَارَ إِنَّمَا كَانَ وَرَاءَ الْعَنَزَةِ ، وَقَـدْ رَكَـزَ الـنَّبِـيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْـعَنَزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِعَرَفَةَ فَصَلّٰى إِلَيْهَا . وَفِيْ خَبَـرِ عَبْـدِ الْـكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ وَهُوَ يُـصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ يَحُوْلُ بَيْـنَـنَـا وَبَيْـنَـهُ . وَخَبَـرُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَخَبَرُ الْـحَكَمِ بْنِ أَبَّانَ قَرِيْبٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِأَنَّ عَبْـدَ الْـكَـرِيْـمِ قَـدْ تَـكَـلَّـمَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِـالْـحَدِيْثِ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِخَبَرِهِ وَكَذٰلِكَ خَبَـرُ الْـحَـكَمِ بْنِ أَبَّانَ غَيْرَ أَنَّ خَبَرَ الْحَكَمِ بْـنِ أَبَّـانَ تُؤَيِّدُهُ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ صِـحَاحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ ، وَخَبَرُ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ يَدْفَعُهُ أَخْبَارٌ صِـحَـاحٌ مِـنْ جِهَةِ النَّقْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَهٰذَا الْفِعْلُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ ثَبَـتَ عَـنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برچھی گاڑی گئی، تو آپ نے اسے سترہ بنا کر نماز ادا کی جبکہ گدھا برچھی کے پیچھے تھا۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالکریم کی مجاہد سے بیان کردہ روایت کے مخالف ہے۔ کیونکہ اس روایت میں ہے کہ گدھا برچھی کے پیچھے تھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برچھی اپنے سامنے عرفات میں گاڑی تھی اور اسے سترہ بنا کر نماز پڑھی تھی۔ عبدالکریم کی مجاہد سے روایت میں ہے کہ ''آپ فرض نماز پڑھا رہے تھے جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہونے والا سترہ نہیں تھا۔ عبدالکریم اور حکم بن ابان کی روایات نقل کے اعتبار سے قریب قریب ہیں۔ کیونکہ محدثین نے عبدالکریم کی روایت کو دلیل و حجت بنانے میں جرح کی ہے۔ اور حکم بن ابان کی روایت کا حال بھی ایسے ہی ہے۔ البتہ حکم بن ابان کی روایت کی تائید نقل کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ہوتی ہے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی صحیح احادیث عبد الکریم کی مجاہد سے روایت کو رد کرتی ہیں۔ اور یہ فعل جسے عبدالکریم نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے تو اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے سترہ بنا کر نماز پڑھنی چاہیے، اور اسے سترے کے قریب کھڑے ہونا چاہیے تو شیطان اس کی نماز

(٨٤٠) حسن، مسند احمد: ١/ ٢٤٣- من طريق الحكم بن ابان بهذا الاسناد.

قَدْ زَجَرَ عَنْ مِثْلِ هٰذَا الْفِعْلِ ، فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلٰى سُتْرَةٍ ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ .

کو کاٹ نہیں سکے گا۔"

٨٤١۔ وَفِيْ خَبَرِ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَزَ عَنَزَةً فَجَعَلَ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا ، يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا سُفْيَانُ.........

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ . وَفِيْ خَبَرِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْتَتِرُوْا فِيْ صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ ، وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلٰى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا صِحَاحٌ ، قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيْ أَنْ يَسْتَتِرَ فِيْ صَلَاتِهِ . وَزَعَمَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى إِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ وَهُوَ فِيْ فَضَاءٍ ، لِأَنَّ عَرَفَاتَ لَمْ يَكُنْ بِهَا بِنَاءٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَتِرُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

"جناب عون بن ابی جحیفہ کی اپنے والد سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برچھی گاڑ کر نماز پڑھنی شروع کی جبکہ اس کے پیچھے سے کتا، عورت اور گدھا گزر رہا تھا۔" اور جناب ربیع بن سبرہ جہنی کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے: "اپنی نماز میں سترہ بنایا کرو۔ خواہ ایک تیر ہی کے ساتھ ہو کر۔" اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ کی روایت میں ہے: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے سترے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے اور اسے سترے کے قریب ہو کر کھڑے ہونا چاہیے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ تمام روایات صحیح ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو اپنی نماز میں سترہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ عبدالکریم نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھلے میدان میں بغیر سترے کے نماز کی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عرفات میں کوئی ایسی عمارت

(٨٤١) سنن نسائي، كتاب الصلاة في الثياب الحمر، حديث: ٧٧٣۔ مسند احمد: ٤/ ٣٠٨۔ من طريق عبدالرحمن به مهدي بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي، حديث: ٥٠٣۔ سنن ابي داود: ٥٣٠۔ سنن ترمذي: ١٨٧۔ من طريق سفيان به، صحيح بخاري: ٤٩٥۔ ٤٩٩۔ من طريق شعبة عن عون به.

وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمُصَلِّيْ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ . وَفِيْ خَبَرِ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُوْلُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوْا إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ . وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمُصَلِّيْ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ . فَكَيْفَ يُفْعَلُ مَا يَزْجُرُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَفِيْ خَبَرِ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ كَالدَّالِّ عَلٰى أَنَّ الْحِمَارَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَلَا سُتْرَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ضَرَّهُ مُرُوْرُ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْهِ .

نہیں تھی جسے آپ سترہ بناتے، حالانکہ آپ نے نمازی کو بغیر سترے کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“ اور صدقہ بن یسار کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں: ”میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سترہ بنائے بغیر نماز مت پڑھو۔“ اور موسیٰ بن طلحہ کی اپنے والد محترم سے روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب گدھا نمازی کے آگے سے گزرے اور اس کے سامنے سترہ نہ ہو تو گدھے کا اس کے آگے سے گزرنا اسے نقصان دے گا۔“

٨٤٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.........

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيْنَا ، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ .

”جناب موسیٰ بن طلحہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ”ہم اس حال میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ چوپائے ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے تھے، تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو آگے سے گزرنے والی چیز اسے نقصان نہیں دے گی۔“

٨٤٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ.........

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِيَجْعَلْ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ

”جناب موسیٰ بن طلحہ کے والد محترم نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص

(٨٤٢) تقدم تخريجه برقم: ٨٠٥.

(٨٤٣) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يستر المصلی، حديث: ٦٨٥ـ مسند احمد: ١/ ١٦٢ـ من طريق اسرائيل بهذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ٨٠٥.

الرَّحْلِ . ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي قَوْلِهِ ﷺ: مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَى أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ ضَرَّهُ مُرُوْرُ الدَّوَابِّ بَيْنَ يَدَيْهِ . وَالدَّوَابُّ الَّتِي تَضُرُّ مُرُوْرُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ هِيَ الدَّوَابُّ الَّتِي أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَهُوَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ عَلَى مَا أَعْلَمَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غَيْرُهُمَا مِنَ الدَّوَابِّ الَّتِي لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ .

کو چاہیے کہ وہ اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز (بطور سترہ) رکھ لے، پھر اسے اپنے آگے سے گزرنے والی چیزیں ضرر نہیں دیں گی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''آپ کے اس فرمان: ''کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز جب تم میں سے کسی شخص کے سامنے ہوگی تو اسے اپنے آگے سے گزرنے والی چیز نقصان نہیں دے گی۔'' میں واضح دلیل ہے کہ جب اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ نہیں ہوگا تو اسے اپنے آگے سے گزرنے والے چوپائے نقصان دیں گے۔ اور وہ چوپائے جن کا اس کے آگے سے گزرنا نقصان دہ ہے، وہ وہی چوپائے ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ نماز توڑ دیتے ہیں، اور وہ گدھا اور سیاہ کتا ہیں، جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے، ان کے علاوہ دیگر چوپائے مراد نہیں ہیں جو نماز نہیں کاٹتے۔

فوائد:......۱۔ سترہ کے آگے سے حیوانات، گدھوں، عورتوں اور کتوں کا گزرنا نمازی کے لیے نقصان دہ نہیں لہٰذا سترے کا اہتمام مستحب عمل ہے اور انسان نماز میں واقع ہونے والے نقصانات سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اگر نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کالے کتے، گدھے اور عورت کا سامنے سے گزرنا نماز باطل کر دیتا ہے۔ حدیث ابن عباس کو بھی اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ یا تو نبی ﷺ کے سامنے سترہ تھا، جیسا کہ حدیث ۸۴۰ میں وضاحت ہے یا آپ ﷺ کے سامنے سے گدھی نہیں گزری تھی، بلکہ وہ صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزری اور اس بات پر اتفاق ہے کہ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔

۳۰۵.... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ ثِيَابٌ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ

نماز کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان جبکہ نمازی کے سامنے تصاویر والے کپڑے ہوں

۸۴۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ.........

---

(۸۴۴) صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، حديث: ۹۳/ ۲۱۰۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۷۲۔ عن محمد بن جعفر به، صحيح بخاري: ۵۹۵۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۶۳۵۔ مسند الحميدي: ۲۵۱۔ بسعاد

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَمْدُوْدَةٌ إِلَى سَهْوَةٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَيْهِ . فَقَالَ: أَخِّرِيْهِ عَنِّيْ . فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ''ان کے پاس تصاویر والا کپڑا تھا جو دریچے پر پھیلا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے سترہ بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے فرمایا: یہ کپڑا مجھ سے دور کر دو، لہٰذا میں نے اس کے تکیے بنا لیے۔''

فوائد:......

۱۔ دوران نماز تصاویر اور دیگر پرکشش اشیا، جن سے خشوع میں خلل واقع ہو، سامنے رکھنا مکروہ ہے۔

۲۔ نماز میں کامل یکسوئی اور استحضار ہونا چاہیے۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْكَلَامِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ، وَمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُضَاهِي هٰذَا وَيُقَارِبُهُ

نماز میں جائز گفتگو، دعا، ذکر اور رب عزوجل سے مانگنے اور اس سے مشابہ اور اس جیسے ابواب کا مجموعہ

٣٠٦..... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دعا مانگنے کے جواز کا بیان

٨٤٥. أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا أَبِي وَ شُعَيْبٌ قَالَا، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.........

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِيْقِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ.

''حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھادیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔''

٨٤٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لُهَيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ وَفِيْ بَيْتِيْ. قَالَ، قُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ

'' حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جو میں اپنی نماز اور اپنے گھر میں مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: تم یہ دعا مانگا کرو: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ

(٨٤٥) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث: ٨٣٤۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، حدیث: ٢٧٠٥۔ سنن ترمذی: ٣٥٣١۔ سنن نسائی: ١٣٠٣۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٣٥۔ مسند احمد: ١/ ٣.

(٨٤٦) انظر الحدیث السابق.

ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. ''اے اللہ، بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں اور تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں ہے، لہٰذا تو اپنے پاس سے مجھے مغفرت و بخشش عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بہت زیادہ بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں ان لوگوں کے موقف، مثلاً ابراہیم نخعی، کا رد ہے جو فرض نمازوں میں قرآنی ادعیہ کے سوا مسنون ادعیہ کی ممانعت کے قائل ہیں۔ (فیض القدیر: ٤/ ٦٨)

۲۔ فرض و نفل میں قرآنی ادعیہ کے سوا مسنون اذکار وادعیہ کا اہتمام درست فعل ہے۔ نیز تشہد کے بعد سلام سے قبل مذکورہ دعا کا اہتمام بھی مستحسن فعل ہے۔

٨٤٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ......

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ إِلٰی اٰخِرِهَا، مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلَاةً إِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورۃ (اذا جاء نصر اللہ والفتح) آخر تک نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز میں یہ تسبیح پڑھتے ہوئے سنا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ. ''اے اللہ! تو پاک ہے ساتھ اپنی تعریفوں کے، اے اللہ! مجھے معاف فرما۔''

فوائد:......مکرر ٦٠٥۔

٨٤٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اٰدَمَ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِیُّ......

عَنْ أَبِی مَالِكٍ الْأَشْجَعِیِّ عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ: كُنَّا نَغْدُوْ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

''حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صبح

---

(٨٤٧) مسند احمد: ٦/ ٢٣٠۔ عن ابن نمير بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب التفسير، سورة (اذا جاء نصر الله) حديث: ٤٩٦٧۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال فی الركوع، حديث: ٤٨٤۔ من طريق الاعمش به، سنن ابی داود: ٨٧٧۔ سنن نسائی: ١٠٤٨۔ سنن ابن ماجه: ٨٨٩۔ وقد تقدم: ٦٠٥.

(٨٤٨) تقدم تخريجه برقم ٧٤٤.

وَسَلَّمَ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ، قُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي، فَقَدْ جُمِعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتُكَ.

کے وقت حاضر ہوتے چنانچہ مرد وخواتین آتے اور عرض کرتے: اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھوں تو کیسے دعا مانگوں؟ آپ فرماتے: اس طرح مانگا کرو: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي، "اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا کر، مجھے عافیت سے نواز دے اور مجھے رزق عطا فرما۔" تو تیرے لیے تیری دنیا اور آخرت (کی ہر خیر و بھلائی) جمع کر دی جائے گی۔"

فوائد:...... مکرر ٧٤٤

٣٠٧..... بَابُ مَسْأَلَةِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الصَّلَاةِ مُحَاسَبَةً يَسِيرَةً، إِذِ الْمُحَاسَبَةُ بِجَمِيعِ ذُنُوبِهِ وَالْمُنَاقَشَةُ بِهَا تُهْلِكُ صَاحِبَهَا

نماز میں رب تعالیٰ سے آسان حساب لینے کی دعا کا بیان، کیونکہ تمام گناہوں کا حساب اور ان کے بارے میں تحقیق وتفتیش گناہ گار کو ہلاک و برباد کر دے گی

٨٤٩۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ؟ قَالَ: يُنْظَرُ فِي كِتَابِهِ وَيُتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهُ. إِنَّهُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ. وَكُلُّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی کسی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: "اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا" (اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آسان حساب کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "بندے کے اعمال نامے کو دیکھ کر (اس کے گناہوں سے) درگزر کیا جائے گا۔ کیونکہ اے عائشہ! اس دن جس سے تفصیلی حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور مومن

---

(٨٤٩) اسناده حسن، مسند احمد: ٦/ ٤٨، عن اسماعيل بن جعفر ومن طريقه حاكم: ١/ ٢٥٥۔ بهذا الاسناد و صحيح ابن حبان: ٧٣٢٨۔ من طريق جرير عن ابن اسحاق به.

تَشُوْكُهُ. جَمِيْعُهُمَا لَفْظًا وَّاحِدًا.

کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں، حتیٰ کہ وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے، (وہ بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے)۔" دونوں راویوں نے ایک جیسے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد :......دوران نماز یہ کلمات اللهم حاسبنا حسابا يسيرا: کہنا مسنون ہیں، بہتر ہے یہ کلمات تشہد کے آخر پر کہے جائیں۔ کیونکہ یہ اذکار وادعیہ کا محل ہے۔

٣٠٨..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الصَّلاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ مَسْأَلَةَ حَاجَةٍ يَسْأَلُهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُرْجٰى فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِسْتِجَابَةِ

نماز میں نمازی کا اپنے رب تعالیٰ سے اپنی حاجت وضرورت کا سوال مانگتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کے جواز اور اس سے دعا کی قبولیت کی امید کا بیان

٨٥٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَان، ثَنَا وَكِيْعٌ، ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ أَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ صَلَاتِيْ. قَالَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيْهِ حَاجَتَكِ، يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ کلمات سکھا دیں جو میں اپنی نماز میں بطور دعا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھ لیا کرو، پھر اپنی حاجت وضرورت کا سوال کرو تو وہ فرمائے گا: ہاں، ہاں (تمہاری دعا والتجا قبول ہے۔)

٣٠٩..... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلاةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

نماز میں عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے پناہ مانگنا جائز ہے

٨٥١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ.........

---

(٨٥٠) اسناده حسن، سنن نسائي، كتاب السهو، باب الذكر بعد التشهد، حديث: ١٣٠٠۔ مسند احمد: ٣/ ١٢٠۔ من طريق وكيع بهذا الاسناد، سنن ترمذي: ٤٨١.

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنِّي أُرِيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: '' مجھے تم دکھائے گئے ہو کہ تم قبروں میں دجال کے فتنے کی طرح آزمائے جارہے ہو۔'' حضرت عمرہ کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تو میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتی تھی۔ ''اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔'' (اے اللہ! میں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۱۰..... بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دجال کے فتنے، زندگی اور موت کے فتنے اور گناہ اور قرض سے پناہ طلب کرنے کا بیان

۸۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ أَبَاهُ وَ شُعَيْبًا أَخْبَرَاهُمْ، قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ'' ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں گناہ میں ملوث ہونے اور

(۸۵۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الخسوف، حديث: ۹۰۳۔ مطولا سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، حديث: ۲۰۶۷ مختصراً، وصحيح ابن حبان: ۲۸۲۹۔ من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد.

(۸۵۲) مسند احمد: ۶/ ۸۹۔ من طريق الليث بهذا الاسناد، صحيح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حديث: ۸۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، حديث: ۵۸۹۔ سنن ابی داود: ۸۸۰۔ سنن نسائی: ۱۳۱۰۔ من طريق ابن شهاب به.

حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.

قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ قرض سے کس قدر زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''بے شک آدمی جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۲۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۱۱...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عِنْدَمَا يَرَى الْمُصَلِّيْ أَوْ يَسْمَعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَوْ يُرِيْدُ شُكْرَ رَبِّهِ عَلَى ذٰلِكَ

فرض نماز میں اللہ کی حمد وثناء بیان کرنا جائز ہے جبکہ نمازی کوئی ایسی چیز دیکھے یا سنے کہ جس پر حمد وثناء بیان کرنا واجب ہو یا وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہو

۸۵۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ ثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، ح وَثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُزَيْعٍ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ۔ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ۔ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ إِذَا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَلَمَّا حَضَرَتِ

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی، آپ نے ظہر کی نماز ادا کی۔ پھر ان کے پاس ان کی صلح کرانے کے لیے تشریف لائے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: اے بلال! جب نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آؤں تو ابوبکر کو کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر اقامت کہی، اور

(۸۵۳) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب من دخل ليؤم الناس...... حديث: ٦٨٤۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم...... حديث: ٤٢١۔ سنن ابی داود: ٩٤٠۔ سنن نسائی: ٧٨٥، ٧٩٤۔ سنن ابن ماجه: ١٠٣٥۔ مسند احمد: ٥/ ٣٣٠، ٣٣١.

الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ: تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ، وَصَفَّحَ الْقَوْمُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَلْتَفِتُ. فَلَمَّا رَأَى أَبُوْ بَكْرٍ التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ، اِلْتَفَتَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيِ امْضِهْ. فَلَمَّا قَالَ: لَبِثَ أَبُوْ بَكْرٍ هُنَيْهَةً يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِمْضِهْ، ثُمَّ مَشٰى أَبُوْ بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَأَخَّرَ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ. فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ: مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَلَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ: إِذَا نَابَكُمْ فِيْ صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى فِيْ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آگے بڑھیے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی، اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے اور لوگوں کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہوگئے، صحابی کہتے ہیں: لوگوں نے تالی بجائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کر دیتے تو ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے، پس پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ تالی مسلسل بج رہی ہے تو انہوں نے پھرنا چاہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھو، آپ نے انہیں نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''نماز جاری رکھو'' پر کچھ دیر تک اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے رہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل چل کر پیچھے آگئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کر دیا تھا تو پھر تمہیں نماز جاری رکھنے سے کس چیز نے منع کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا: جب تمہیں تمہاری نماز میں کوئی چیز پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ جناب ابن ابی حازم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اس طرح اشارہ کیا اور انہیں نماز جاری رکھنے کا حکم دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور الحمد للہ کہا پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے۔'' جناب عبدالاعلیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف

حَدِيْثِهِ: فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيْثِ.

اشارہ کیا کہ جیسے ہو ویسے ہی رہو (یعنی نماز جاری رکھو) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کے اس فرمان پر اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر الٹے پاؤں پیچھے لوٹ آئے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ”بعض راویوں نے دوسروں کے مقابلہ میں حدیث کے الفاظ میں اضافہ بیان کیا ہے۔“

٣١٢..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوْبُهُمْ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مردوں کو ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ اور عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان

٨٥٤- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُوْلُ، ثَنَا..........

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. إِنَّمَا هٰذَا لِلنِّسَاءِ، يَعْنِي التَّصْفِيْقَ. هٰذَا حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ. وَأَمَّا عَبْدُ الْجَبَّارِ فَحَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ فِي خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ صَفَّقْتُمْ؟ إِنَّمَا هٰذَا لِلنِّسَاءِ،

”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو اپنی نماز میں کوئی چیز پیش آجائے تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہے، اور تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔“ یہ علی بن خشرم کی روایت ہے۔ جبکہ عبدالجبار نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنو عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے جانے کے متعلق مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ الفاظ بیان کیے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا کہ جب تم کو نماز میں کوئی چیز پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو؟ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے، جسے نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: تصفیق اور تصفیح دونوں کا معنی ایک ہی ہے (یعنی تالی بجانا)۔“

(٨٥٤) انظر الحديث السابق

وَمَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: التَّصْفِيْقُ وَالتَّصْفِيحُ وَاحِدٌ.

فوائد:......دوران نماز جب امام پیچھے ہٹے تو اگر فتنہ کا خوف اور امام کا انکار نہ ہو تو دوسرا شخص آگے ہو سکتا ہے۔

۲۔ امام کا نائب افضل اور اس فریضے کے لیے صالح ترین شخص ہونا چاہیے۔

۳۔ موذن فاضل شخص کو امام کی عدم موجودگی میں امامت کا کہہ سکتا ہے اور فاضل شخص کو اس کی موافقت کرنی چاہیے۔

۴۔ نماز میں عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۵۔ دوران نماز ایک دو قدم چلنا جائز ہے، بوقت ضرورت نماز میں اتنا چلنا مکروہ نہیں۔

۶۔ بوقت حاجت نماز میں التفات جائز ہے اور نماز میں خوشی وفرحت میسر آنے کی صورت میں الحمد للہ کہنا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔

۷۔ اگر متبوع تابع کو حکم دے جس میں متبوع کا اکرام لازم آئے تو ایسے حکم کو ترک کرنا جائز ہے۔ یہ حکم کی مخالفت نہیں بلکہ یہ ادب اور تواضع ہے۔ نیز کبار شخصیات کا ادب لازم ہے۔

۸۔ اگر کسی شخص کو دوران نماز کوئی مسئلہ درپیش ہو مثلاً امام کو کسی غلطی کی تنبیہ کرنی مقصود ہو تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تالی بجائے۔ تالی کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے، نیز تالی بجاتے وقت ہتھیلی پر ہتھیلی نہیں مارنی چاہیے۔ جیسے لہو ولعب میں ہوتا ہے۔ اگر لہو ولعب کی وجہ سے عورت ایسا کرے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ یہ نماز کے منافی فعل ہے۔

۹۔ اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان ہے، مثلاً انہیں نماز کے لیے آگے کرنا اور ان کی فضیلت پر تمام صحابہ کا متفق ہونا۔

۱۰۔ نماز اول وقت پر پڑھنا افضل ہے۔

۱۱۔ نماز شروع کرتے وقت ہی اقامت کا کہنا درست ہے۔

۱۲۔ موذن ہی کا اقامت کہنا مسنون ہے۔ غیر موذن کا اقامت کہنا خلافِ سنت فعل ہے لیکن شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک اس کی اقامت بہرحال شمار ہوگی۔ (شرح النووی: ٤/ ١٨٨/ ١٨٠)

۳۱۳..... بَابُ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحَظْرِهِ بَعْدَ مَا كَانَ مُبَاحًا

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے اور اس کے جائز ہونے کے بعد ممنوع ہونے کا بیان

۸۵۵۔ نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ

عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے، چنانچہ جب ہم (ہجرت حبشہ کے بعد) نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو (نماز کی حالت میں) سلام کیا تو آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ (اب کیوں نہیں دیا؟) تو آپ نے فرمایا: ”نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔“

٨٥٦۔ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ، ح وَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ، ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾. زَادَ فِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ: فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنے پہلو میں کھڑے شخص سے بات کر لیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ (البقرة: ٢٣٨) ”اور اللہ کے لیے عاجزی کرنے والے بن کر کھڑے ہو جناب ہشیم کی روایت میں یہ اضافہ ہے:“ تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا اور گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا۔“

---

(٨٥٥) صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب ما ينهى من الكلام في الصلاة، حديث: ١١٩٩۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، حديث: ٥٣٨۔ سنن ابی داود: ٩٢٣۔ مسند احمد: ١/ ٣٧٦۔ من طريق محمد بن فضيل بهذا الاسناد.

(٨٥٦) صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب ما ينهى من الكلام في الصلاة، حديث: ١٢٠٠، ٤٥٣٤۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، حديث: ٥٣٩۔ سنن ابی داود: ٩٤٩۔ سنن ترمذی: ٤٠٥، ٢٩٨٦۔ سنن نسائی: ١٢٢٠۔ مسند احمد: ٤/ ٣٦٨۔ من طرق عن اسماعيل بهذا الاسناد.

٨٥٧۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثَنَا..........

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ بُنْدَارٍ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ: ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ .

جناب اسماعیل بن ابی خالد نے بندار کی سابقہ حدیث کی طرح روایت کی ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''نبی ﷺ کے عہد میں کوئی شخص اپنے ساتھی سے نماز میں ضروری بات کرلیتا تھا۔ حتی کہ یہ آیت نازل ہوگئی ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ (البقرہ: ٢٣٨) ''اور اللہ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔'' تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دے دیا گیا۔''

٨٥٨۔ ثَنَا أَبُو مُوسَى يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِمِثْلِهِ ، وَقَالَ فَرَدَّ عَلَيْنَا ، فَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا . قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تُسَلِّمُ أَنْتَ؟ قَالَ أَرُدُّ فِي نَفْسِي .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے۔'' گذشتہ حدیث کے مثل بیان کیا۔ اور فرمایا: آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا (بعد میں حکم تبدیل ہوگیا) اور فرمایا: ''بے شک نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔'' (اس لیے سلام کا جواب نماز کی حالت میں کلام کے ساتھ نہ دیا کرو۔) میں نے ابراہیم سے کہا: آپ کیسے سلام کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اپنے دل میں جواب دے دیتا ہوں۔''

فوائد :......١۔ مصلحت وغیر مصلحت کے لیے نماز میں کلام حرام ہے اور نماز میں بول کر سلام کا جواب دینا بھی حرام ہے۔ اشارے سے سلام کا جواب دینا نقصان دہ نہیں بلکہ یہ مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٢٦)

٢۔ أُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ ۔ یہ الفاظ دلیل ہیں کہ نماز میں ہر طرح کا کلام حرام ہے اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حرمت کلام کا علم رکھنے کے باوجود عمداً بلا ضرورت کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ مصلحت کے لیے کلام کرنے کے متعلق شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور احمد کا مذہب ہے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٢٦)

---

(٨٥٧) انظر الحديث السابق

(٨٥٨) تقدم تخريجه برقم: ٨٥٥.

۳۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جَهْلاً مِنَ الْمُتَكَلِّمِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ لا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمُتَكَلِّمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرُ مُبَاحٍ

نماز میں ناواقفیت کی بنا پر گفتگو کرنے کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر گفتگو کرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ نماز میں گفتگو کرنا منع ہے تو اس کی گفتگو سے نماز نہیں ٹوٹتی

۸۵۹۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ بِدِمَشْقَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَا أَبُو عُثْمَانَ الصَّابُوْنِيُّ، قَالَ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، ثَنَا الْحَجَّاجُ ـ وَهُوَ الصَّوَّافُ ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ـ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى، وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ـ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ، حَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَاهُ بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِيَّ ـ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُوْنَةَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنِي.........

مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّا كُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ رِجَالاً مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ. قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِي صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رِجَالٌ يَأْتُوْنَ الْكَهَنَةَ. قَالَ: فَلَا تَأْتُوْهُمْ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّوْنَ. قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ. قَالَ: وَبَيْنَا أَنَا

''حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نئے نئے جاہلیت سے نکلے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اسلام کی نعمت لے آئے، اور بے شک ہم میں کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں تو یہ ان کو (ان کے کاموں سے) ہرگز نہ روکے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس مت جاؤ۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں لگاتے ہیں۔ آپ نے

(۸۵۹) جزء القراءۃ للبخاری: ۶۹، ۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ، حدیث: ۵۳۷۔ سنن ابی داود: ۹۳۰۔ سنن نسائی: ۱۲۱۹۔ مسند احمد: ۵/ ۴۴۷۔ من طرق عن یحیٰی بن ابی کثیر بھذا الاسناد.

أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ . فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ . فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ . قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيْهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصْمِتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ . فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ، فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ وَلٰكِنْ قَالَ: إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مَيْسَرَةَ . قَالَ بُنْدَارٌ: بَيْنَمَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰكَذَا قَالَ الْبَاقُوْنَ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصْمِتُوْنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ فِي التَّصْنِيْفِ الْكَبِيْرِ حَدِيْثَ الْبَاقِيْنَ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ أُخَرِّجْ أَلْفَاظَهُمْ .

فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی لکیریں لگاتے تھے تو جس کی لکیر ان کی لکیروں کے موافق ہو جائیں تو وہ درست ہے (اس میں کوئی حرج نہیں) حضرت معاویہ کہتے ہیں: اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری، تو میں نے اسے کہا: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم فرمائے)۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ تو میں نے کہا: ہائے میری ماں مجھے روئے (یعنی میں مر جاؤں) تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے شروع کر دیے، تو جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کبھی بھی آپ سے بہتر تعلیم دینے والا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! آپ نے نہ مجھے مارا، نہ جھڑکا اور نہ برا بھلا کہا، آپ نے فرمایا: ''بے شک ہماری اس نماز میں لوگوں کی بات چیت درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو تکبیر، تسبیح اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا نام ہے۔'' یہ میسرہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب بندار کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔'' اسی طرح دیگر راویوں نے بیان کیا ہے۔ اور بندار کہتے ہیں: ''پھر جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''میں نے ''التصنیف الکبیر'' میں باقی راویوں کی حدیث بھی بندار کی روایت کے مثل بیان کر دی ہے مگر میں نے ان کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد:......حدیث إِنَّ صَلَاتَنَا لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اس بات کی دلیل ہے کہ ضرورت و بلاضرورت نماز میں کلام کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر کسی تنبیہ وغیرہ کی حاجت درپیش ہو تو مرد سُبْحَانَ اللّٰهِ کہیں اور عورتیں تالیاں پیٹیں۔ شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔ لیکن اوزاعی رحمہ اللہ سمیت بعض علماء کا موقف ہے کہ مصلحت کے پیش نظر نماز میں کلام کرنا جائز ہے۔ (اس کی وضاحت آئندہ حدیث ۸۶۰ میں بیان کریں گے) یہ عمداً کلام کرنے والوں کے بارے موقف بیان ہوئے ہیں اور بھول کر قلیل گفتگو کرنے والے کی نماز باطل نہیں ہوتی ہے، شافعیہ، مالک، احمد بن حنبل اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے، اس کے برعکس ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کہتے ہیں کہ بھول کر کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ہماری (شافعیہ) کی دلیل حدیث ذوالیدین (۸۶۰) ہے۔ نیز شافعیہ کے نزدیک راجح مذہب کے نزدیک کثیر کلام سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ البتہ دینی امور سے ناواقف نومسلم شخص کا نماز میں بولنا بھول کر گفتگو کرنے والے کی مثل ہے۔ اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ حدیث الباب اس مسئلہ کا واضح ثبوت ہے۔

(شرح النووی: ۵/ ۲۰)

۳۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُصَلِّي غَيْرُ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ وَالْمُصَلِّيَ هٰذِهِ صِفَتُهُ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

نماز میں بات چیت کرنے کا بیان جبکہ نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس نمازی کا یہ حال ہو اس کی بات چیت نماز کو فاسد نہیں کرتی

۸۶۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ - نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الظُّهْرُ - رَكْعَتَيْنِ فَأَتَى خَشَبَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا يَدَيْهِ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں یعنی ظہر یا عصر میں سے ایک نماز دو رکعت پڑھائی، میرا غالب گمان ہے کہ وہ ظہر کی نماز تھی۔ پھر آپ مسجد کے قبلے میں موجود لکڑی کے پاس آئے اور اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر ٹکا کر اس پر رکھ دیے۔ اور جلد باز لوگ مسجد سے نکل گئے۔ اور یہ کہتے گئے کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ جبکہ

(۸۶۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل يأخذ الامام اذاشك بقول الناس، حدیث: ۷۱٤، ۷۲۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له، حدیث: ۵۷۳۔ سنن ابی داود: ۱۰۰۸، ۱۰۱۱۔ سنن ترمذی: ۳۹۹۔ سنن نسائی: ۱۲۲٦۔ من طریق ایوب بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۱۲۱٤.

وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَرَجُلٌ - قَصِيرُ الْيَدَيْنِ أَوْ طَوِيلُهُمَا - يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَوْ نَسِيتَ ؟ فَقَالَ: لَمْ تُقْصَرْ وَلَمْ أَنْسَ. فَقَالَ: بَلْ نَسِيتَ. فَقَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟، قَالَ: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ. وَذَكَرَ بُنْدَارٌ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ.

لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے مگر وہ دونوں آپ سے بات کرتے ہوئے ڈرے۔ ایک شخص جس کے ہاتھ چھوٹے یا لمبے ہونے کی وجہ سے اسے ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کہا جاتا تھا، اس نے کہا: (اے اللہ کے رسول) کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ تو اس نے عرض کی: بلکہ آپ بھول گئے ہیں۔ تو آپ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے (بقیہ) دو رکعت ادا کیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہی اور اپنے سجدے کی مثل یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھایا۔ (پھر دوسرا سجدہ کیا) بندار نے مکمل حدیث بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے یہ مکمل باب ”کتاب السهو فی الصلاة“ میں بیان کر دیا ہے۔

فوائد:......

۱۔ افعال وعبادات میں انبیاء علیہم السلام سے بھول چوک سرزد ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ اس بھول پر قائم نہیں رہتے، بلکہ ان کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔

۲۔ اکیلا شخص ایسی چیز کے اثبات کا دعویٰ کرے، جو کام مجمع عام کے سامنے ہوا ہے، تو اس بارے میں حاضرین سے ضرور پوچھنا چاہیے اس صورت میں اس فقط اکیلے شخص کی بات پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔

۳۔ اس میں سہو کے دو سجدوں کا اثبات ہے۔ ہر سجدہ پر اللہ اکبر کہا جائے گا اور یہ دونوں سجدے نماز کے سجدوں کی مثل ہیں۔ کیونکہ اگر یہ خلاف معمول ہوئے تو اس کی وضاحت کر دی جاتی۔ سجدہ سہو کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا، نیز سجدہ سہو میں تشہد مشروع ہے۔

۴۔ نماز میں بھول کر کلام کرنا یعنی جسے یقین ہے کہ وہ حالت نماز میں نہیں اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ جمہور سلف وخلف مثلاً ابن عباس، عبداللہ بن زبیر، عروہ، عطاء، حسن بصری، شعبی، قتادہ، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد، اور جمیع محدثین کا یہی مسلک ہے۔ (شرح النووی : ٦/ ٧٠)

٣١٦..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَاَبَانَ بِهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهِ مِنْ اَنْ اَوْجَبَ عَلَى النَّاسِ إِجَابَتَهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلٰوةِ إِذَا دَعَا هُمْ لِمَا يُحْيِيهِمْ.

رسول اللہ ﷺ کی اس خصوصیت کا بیان جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختص کیا ہے اور اس کے ساتھ آپ کے اور آپ کی امت کے درمیان فرق و امتیاز کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو حیات بخش امور کے لیے بلائیں تو انہیں آپ کی پکار پر لبیک کہنا واجب ہے اگر چہ وہ نماز پڑھ رہے ہوں

٨٦١- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ، نَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ، ح وَثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَنَادَاهُ، فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ. مَا مَنَعَكَ أَيْ أُبَيُّ إِذْ دَعَوْتُكَ أَنْ لَا تُجِيْبَنِيْ؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: أَوَلَيْسَ تَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾؟ قَالَ: بَلٰى بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ. قَالَ أُبَيٌّ: لَا أَعُوْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے انہیں بلایا۔ وہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے (اور نماز جاری رکھی) پھر (نماز مکمل کرنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول: السَّلَامُ عَلَيْكَ، آپ نے فرمایا: "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ" اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تھا تو تمہیں حاضر ہونے سے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں پایا: ﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الانفال: ٢٤) "(اے ایمان والو) تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو جب وہ تمہیں اس (امر) کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتا ہے۔" انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یہ حکم ضرور موجود ہے) میرے

(٨٦١) صحيح، سنن ترمذى، كتاب تفسير القرآن، باب ماجاء فى فضل فاتحة الكتاب، حديث: ٢٨٧٥، ٣١٢٥- مسند احمد: ٢/ ٣٥٧- سنن الدارمى: ٣٣٧٦- مستدرك حاكم: ١/ ٥٥٧- من طريق العلاء بهذا الاسناد.

ماں باپ آپ پر قربان ہوں، حضرت ابی کہتے ہیں: ان شاء اللہ آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہوگی۔'' یہ ابن وہب کی حدیث ہے۔

٨٦٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِيْ فَلَمْ اٰتِهِ. فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِيْ؟ قُلْتُ: إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ. قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ أَفْضَلَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ. فَلَمَّا ذَهَبَ يَخْرُجُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. قَالَ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ.

''حضرت ابوسعید بن معلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں مسجد میں (نماز پڑھ رہا) تھا۔ آپ نے مجھے بلایا مگر میں حاضر نہ ہوا (اور نماز جاری رکھی پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: ''تم میرے پاس کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے عرض کی: میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجالاؤ جبکہ وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔'' پھر فرمایا: کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی افضل ترین سورت نہ سکھاؤں؟ چنانچہ جب آپ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد کرایا۔ آپ نے فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (یعنی سورۃ فاتحہ) یہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات (سبع مثانی) ہیں اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

٨٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ فَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مِنْ كِتَابِ شُعْبَةَ، وَثَنَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ: مَرَّ بِيْ

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ

(٨٦٢) صحيح بخاري، كتاب التفسير، باب ماجاء في فاتحة الكتاب، حديث: ٤٤٧٤۔ مسند احمد: ٤/ ٢١۔ من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد، سنن ابي داود: ١٤٥٨۔ سنن نسائي: ٩١٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٧٨٥.

(٨٦٣) انظر الحديث السابق.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَعْظَمُ سُوْرَةٍ.

میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے مجھے بلایا۔ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی، مگر اس میں (افضل ترین سورت کی بجائے) عظیم ترین سورت کے الفاظ ہیں۔

۳۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ التَّكَلُّمُ بِهِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، إِذَا تَكَلَّمَ بِهِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهِ جَهْلًا مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّكَلُّمُ بِهِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ کلام جو نماز کے علاوہ بھی کرنا درست نہیں ہے، اگر نمازی جہالت و ناواقفیت کی بنا پر وہی کلام نماز کے دوران کر دے تو وہ نماز کو فاسد نہیں کرے گی۔

۸٦٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا - يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے نماز قائم کی تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو ایک بدوی شخص نے نماز میں اس طرح دعا مانگی: ''اے اللہ! مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو بدوی سے کہا: تم نے اللہ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں مذکورہ دعا کو ترک کرنے اور اس کی ممانعت کی طرف اشارہ ہے اور اس کے سوا مسلمانوں کے لیے رحمت اور ہدایت کی دعا کرنا مستحب فعل ہے۔ نیز اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ نماز میں لاعلمی کی وجہ سے غیر شرعی دعا کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، کیونکہ آپ نے اس دیہاتی کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۱٤)

(۸٦٤) سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الدعاء فی الصلاة، حدیث: ۸۸۲۔ من طریق بھذا الاسناد ابن وھب؛ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبھائم، حدیث: ٦٠١٠۔ سنن نسائی: ۱۲۱۷۔ مسند احمد: ۳/ ۲۸۳۔ من طریق الزھری به.

۳۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَلِمَةَ إِذَا جَرَتْ عَلَى لِسَانِ الْمُصَلِّيْ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ مِنْهُ لَهَا، وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ لِنُطْقِهَا، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِنْ كَانَ قَابُوْسُ بْنُ أَبِيْ ظِبْيَانَ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر نمازی کی زبان سے بغیر قصد وارادے کے کوئی کلمہ نکل جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اور نہ اسے اس نماز کو لوٹانا ضروری ہے۔ اگر چہ قابوس بن ابی ظبیان کی روایت سے دلیل لینا جائز ہے لیکن میرا دل اس سے مطمئن نہیں ہے۔

۸۶۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، ثَنَا الْقَاسِمُ - يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ الْعُرَنِيَّ - ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ أَبِيْ ظِبْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَخَطَرَتْ مِنْهُ كَلِمَةٌ، قَالَ فَسَمِعَهَا الْمُنَافِقُوْنَ، فَقَالَ: فَأَكْثَرُوْا، فَقَالُوْا إِنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ، أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ، إِنَّ لَهُ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَ أَصْحَابِهِ، فَنَزَلَتْ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ﴾.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں نماز پڑھائی (تو آپ بھول گئے اور) آپ کی زبان سے ایک کلمہ نکل گیا۔ تو منافقوں نے اسے سن لیا اور انہوں نے خوب باتیں بنائیں۔ وہ کہنے لگے: آپ کے دو دل ہیں، کیا تم نے نماز میں ان کی بات اور کلام کو نہیں سنا۔ ان کا ایک دل تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور ایک دل اپنے صحابہ کے ساتھ ہے۔ تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ إِلَى قَوْلِهِ: مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ﴾ (الاحزاب: ۱-۴) ”اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کیجیے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خوب حکمت والا ہے، اور اس کا اتباع کیجیے جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر وحی کی جاتی ہے، بے شک جو تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اور آپ اللہ پر توکل کیجیے اور اللہ بطور کارساز کافی ہے۔ اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔“

(۸۶۵) اسناده ضعيف، سنن ترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الاحزاب، حديث: ۳۱۹۹۔ مسند احمد: ۱/ ۲۶۷۔ من طریق قابوس بهذا لاسناد، اس کی سند میں قابوس راوی ضعیف اور لین الحدیث ہے۔

جَمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں جائز افعال کے ابواب کا مجموعہ

۳۱۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

کسی سبب کے رونما ہونے پر نماز میں چلنے کی رخصت ہے

۸۶۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔، ثَنَا.........

الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يُصَلِّيْ، وَعِنَانُ دَابَّتِهِ فِيْ يَدِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ انْفَلَتَتِ الْعِنَانُ مِنْ يَدِهِ، وَانْطَلَقَتِ الدَّابَّةُ، قَالَ: فَنَكَصَ أَبُوْ بَرْزَةَ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى لَحِقَ الدَّابَّةَ، فَأَخَذَهَا، ثُمَّ مَشٰى كَمَا هُوَ، ثُمَّ أَتٰى مَكَانَهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَضٰى صَلَاتَهُ فَأَتَمَّهَا ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: إِنِّيْ قَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوٍ كَثِيْرٍ حَتّٰى عَدَّ غَزَوَاتٍ، فَرَأَيْتُ مِنْ رُخَصِهِ وَتَيْسِيْرِهِ، وَأَخَذْتُ بِذٰلِكَ. وَلَوْ أَنِّيْ تَرَكْتُ دَابَّتِيْ حَتّٰى تَلْحَقَ بِالصَّحْرَاءِ،

''حضرت ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کی سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی ۔ جب انہوں نے رکوع کیا تو لگام ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور سواری چل پڑی، تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں چلے، انہوں نے ادھر ادھر توجہ نہ کی حتی کہ اپنی سواری کو جا ملے اور اسے پکڑ لیا پھر اسی حالت میں چلتے ہوئے اپنی نماز والی جگہ پر آ گئے اور اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیا ۔ (پھر) انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سارے غزوات میں شرکت کی ہے، انہوں نے بہت سے غزوات گنوائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصتیں اور آسانیاں دیکھی ہیں، اور یہ رخصت (نماز میں بوقت ضرورت چلنا) میں نے انہی میں سے لی ہے

(۸۶۶) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ "یسروا ولا تعسروا" حدیث: ۶۱۲۷ ۔ من طریق حماد بهذا الاسناد، مسند احمد: ۴/ ۴۲۰، ۴۲۳ ۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۵۵.

ثُمَّ انْطَلَقْتُ شَيْخًا كَبِيرًا أَخْبِطُ الظُّلْمَةَ كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ .

اور اگر میں اپنی سواری کو اسی طرح چھوڑ دیتا حتیٰ کہ وہ جنگل میں پہنچ جاتی پھر میں ایک بڑی عمر کا بزرگ رات کے اندھیرے میں اسے تلاش کرتا تو یہ میرے لیے بہت بھاری اور گراں کام تھا۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بوقت حاجت نماز میں تھوڑا بہت چلنا اور آگے پیچھے ہونا جائز ہے۔ اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، نیز اس موقف کی تائید ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ'' کیا تم نفل نماز میں آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے سے عاجز ہو۔ (ابوداؤد: ١٠٠٦، ابن ماجہ ١٤٢٧، صحیح الجامع: ٢٦٦٢ صحیح)

٣٢٠...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ الْقَهْقَرَى فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

بوقت ضرورت نماز میں الٹے پاؤں چلنے کی رخصت کا بیان

٨٦٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ..........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَأَبُوبَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ . فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ مسلمان سوموار والے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں جماعت کرا رہے تھے تو اچانک رسول اللہ ﷺ ان کے سامنے آ گئے، آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا اور صحابہ کرام کو صفیں بنائے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (یہ منظر دیکھ کر) آپ خوب مسکرائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں چلے تاکہ صف میں مل جائیں، ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لانا چاہتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے

---

(٨٦٧) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل يلتفت لامر ينزل به، حديث: ٧٥٤۔ من طريق عقيل بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استخلاف الامام، حديث: ٤١٩۔ سنن ابن ماجه: ١٦٢٤۔ شمائل ترمذی: ٣٨٥۔ مسند احمد: ٣/ ١١٠۔ مسند الحمیدی: ١١٨٨.

الصَّلاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلاتَكُمْ.

انہیں اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز مکمل کرلو۔“

۳۲۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلاةِ

نماز میں بچوں کو اٹھانے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ يُفْسِدُ صَلاةَ الْمُصَلِّيْ، وَزَعَمَ أَنَّ هٰذَا عَمَلاً لاَ يَجُوْزُ فِي الصَّلاةِ، جَهْلاً مِنْهُ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور اس شخص کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ یہ کام نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی سنت سے ناواقفیت کی بنا پر کہتا ہے کہ یہ کام نماز میں جائز نہیں ہے۔

٨٦٨- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَ ابْنُ عَجْلانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ.........

أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَعَلَى عَاتِقِهِ أُمَامَةُ بِنْتُ زَيْنَبَ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا.

”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے کہ آپ کے کندھے پر حضرت زینب کی بیٹی امامہ سوار ہوتی تھی۔ جب آپ رکوع کرتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو اسے دوبارہ کندھے پر بٹھا لیتے۔“

فوائد:...... مکرر ۷۸۳

۳۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلاةِ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ قَتْلَهَا وَقَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ يُفْسِدُ الصَّلاةَ

نماز میں سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کے حکم کا بیان۔ اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ انہیں قتل کرنے سے اور ان میں سے ہر ایک کے قتل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

٨٦٩- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسَى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا غُنْدَرٌ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالُوْا: ثَنَا مَعْمَرٌ

(٨٦٨) تقدم تخريجه برقم: ٧٨٣.

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمٍ.......... .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، الْعَقْرَبُ وَالْحَيَّةُ. وَفِي حَدِيْثِ غُنْدَرٍ، قَالَ مَعْمَرٌ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: الْعَقْرَبُ وَالْحَيَّةُ. وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ يَحْيَى: يَعْنِي الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جناب غندر کی حدیث میں ہے، معمر کہتے ہیں: میں نے ان سے دو سیاہ چیزیں دریافت کیں تو انہوں نے فرمایا: بچھو اور سانپ۔ اور جناب عبدالاعلیٰ کی حدیث میں ہے، یحییٰ کہتے ہیں: یعنی سانپ اور بچھو مراد ہیں۔"

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز سانپ اور بچھو کو مارنا بلا کراہت جائز ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔

۲۔ اور بچھو اور سانپ کی طرح ہر موذی جانور جیسے بھڑ وغیرہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔ نماز میں انہیں بھی قتل کرنا مباح ہے۔(نیل الاوطار: ۲/ ۳۵۸)

۳۔ دوران نماز سانپ اور بچھو کو مارنے میں کوئی قباحت نہیں۔ حسن بصری، شافعی، اسحٰق بن راہویہ اور اصحاب الرائے کا یہی مذہب ہے لیکن ابراہیم نخعی اسے مکروہ خیال کرتے ہیں۔(المغنی لابن قدامہ ۳/ ۱۲۸)

۳۲۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوبُ الْمُصَلِّيْ

نماز میں کسی ضرورت و پریشانی کے وقت ادھر ادھر دیکھنے کی رخصت ہے

۸۷۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، يَأْمُرُهُ بِأَنْ يُّصَلِّيَ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ بِطُوْلِهِ.

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے، پھر جب لوگوں نے کثرت سے تالی بجائی تو وہ متوجہ ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صف میں تشریف فرما دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارے سے حکم دیا کہ نماز جاری رکھو۔" میں یہ روایت اس سے پہلے مکمل بیان کر چکا ہوں۔

(۸۶۹) صحیح، سنن نسائی، کتاب السهو، باب قتل الحية والعقرب فی الصلاة، حدیث: ۱۲۰۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۴۵۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۸۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ۱۷۵۴۔

(۸۷۰) اسناده صحیح، تقدم تخریجه برقم: ۸۵۳.

۳۲۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْظِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّلْوِيَ الْمُصَلِّي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

نماز میں نمازی اپنی گردن پیچھے موڑے بغیر (بوقت ضرورت) ادھر ادھر جھانک سکتا ہے

۸۷۱۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ۔ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـلْتَـفِـتُ فِـيْ صَلَاتِهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دائیں بائیں التفات کرلیا کرتے تھے مگر آپ گردن پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بوقت حاجت نماز میں التفات جائز ہے لیکن یہ عمل مکروہ ہے، جس سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے، التفات کی مفصل بحث حدیث ۴۸۵ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۲۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ مُرَافَقَةِ غَيْرِهِ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ، هَلْ يُتِمُّوْنَ صَلَاتَهُمْ أَمْ لَا، لِيَأْمُرَهُمْ بَعْدَالْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ

نمازی اپنے ساتھی نمازیوں کی معیت میں ان کی طرف دیکھ سکتا ہے کہ کیا وہ اپنی نماز مکمل اور صحیح ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ تاکہ نماز کی تکمیل کے بعد وہ انہیں تکمیل نماز کے ضروری مسائل بتا سکے

۸۷۲۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، قَـالَا، حَـدَّثَـنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَـلِـيِّ بْـنِ شَيْبَـانَ وَكَانَ أَحَدُ الْوَفْدِ، قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

''حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو وفد کے رکن تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اپنی آنکھ کے کنارے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کر رہا تھا۔''

فوائد:......۱۔ امام دوران نماز پیچھے جھانک سکتا ہے بشرطیکہ وہ پوری گردن نہ گھمائے۔ اور بعد از نماز مقتدیوں کو ان کی کوتاہی سے آگاہ کر سکتا ہے۔

۲۔ رکوع و سجود میں پشت کو برابر نہ کرنے والے کی نماز ناقص ہے۔

---

(۸۷۱) تقدم برقم: ۴۸۵.

(۸۷۲) تقدم برقم: ۵۹۳.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرٰى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَنْظُرَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلٰى مَنْ يُصَلِّيْ، لِيُعَلِّمَ أَصْحَابَهُ إِذَا رَأَوْهُ يَفْعَلُ هٰذَا الْفِعْلَ. أَنَّهُ جَائِزٌ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَفْعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث نبی کریم ﷺ کی ان احادیث کے خلاف نہیں ہے جن میں ہے کہ میں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اگر چہ نماز میں اپنے پیچھے سے دیکھ لیتے تھے تو یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نمازیوں کو اپنی گوشہ چشم سے بھی دیکھ لیں، تاکہ آپ اپنے صحابہ کو یہ سکھائیں، جب وہ آپ کے اس فعل کو دیکھیں، کہ نمازی کے لیے نبی کریم ﷺ کے فعل کی طرح کرنا جائز اور درست ہے۔

۳۲۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الْتِفَاتِ الْمُصَلِّيْ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ تَعْلِيْمِ الْمُصَلِّيْنَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِمْ بِمَا يَفْهَمُوْنَ عَنْهُ، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ إِشَارَةَ الْمُصَلِّيْ بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتَهُ

نمازی کے لیے نماز میں دیگر نمازیوں کو تعلیم دینے کی غرض سے ایسا اشارہ کرنا جائز ہے جسے وہ سمجھ لیں اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کا ایسا اشارہ جسے لوگ سمجھ جائیں، نماز کو باطل و فاسد نہیں کرتا

۸۷۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ..........

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا، فَقَعَدْنَا.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ بیمار ہو گئے ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھ کر امامت کرا رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف التفات کیا تو ہمیں کھڑے ہوئے دیکھا لٰہذا آپ نے ہمیں (بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔''

فوائد :......دوران نماز امام مقتدیوں کو غلط عمل پر اشارہ سے تنبیہ کر سکتا ہے اور اس عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اس حدیث کی مزید توضیح حدیث ۴۸۶ کے تحت ملاحظہ کریں۔ نبی ﷺ نے صحابہ کو جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ عمل منسوخ ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے جب اپنی زندگی کی آخری نماز کی امامت کروائی تھی وہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر کروائی تھی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی لٰہذا یہ عمل اب منسوخ ہے۔

---

(۸۷۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ائتمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۳، الادب المفرد للبخاری: ۹۴۸۔ سنن ابی داود: ۶۰۶۔ سنن نسائی: ۱۷۰۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۴۰۔ من طریق اللیث بھذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ۴۸۶.

٣٢٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

نمازی کے لیے اپنی بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا جائز ہے

٨٧٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهٰى أَن يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی طرف بلغم دیکھی تو اسے ایک کنکری کے ساتھ رگڑ کر صاف کر دیا اور آدمی کو (نماز میں) اپنی دائیں جانب یا سامنے تھوکنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: ''اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (کچے فرش پر) تھوک لے۔''

٨٧٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلَانِ قَدْ رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى .

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھی تو اسے ایک کنکری کے ساتھ کھرچ کر صاف کر دیا' پھر انہوں فرمایا: تم میں سے کوئی شخص قبلہ رخ یا اپنی دائیں جانب ہرگز بلغم نہ پھینکے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (بوقت ضرورت) تھوک لے۔''

(٨٧٤) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب ليبصق عن يساره..... حديث: ٤١٤ ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ٥٤٨ ـ سنن نسائي: ٧٢٦ ـ مسند احمد: ٣/ ٦ ـ مسند الحميدي: ٧٢٨ ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

(٨٧٥) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ٥٤٨ ـ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد صحيح بخاري: ٤٠٨ ـ سنن ابن ماجه: ٧٦١ ـ من طريق ابن ابن شهاب به.

۳۲۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّي خَلْفَهُ، وَفِيهِ دَلَّ عَلَى إِبَاحَةِ لَيِّ الْمُصَلِّي عُنُقَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ إِذَا أَرَادَ أَن يَبْصُقَ فِي صَلَاتِهِ، إِذِ الْبَزْقُ خَلْفَهُ غَيْرُ مُمْكِنٍ إِلَّا بِلَيِّ الْعُنُقِ

نمازی کو اپنے پیچھے تھوکنے کی رخصت کا بیان، اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کے لیے اپنی گردن کو پیچھے کی طرف موڑنا جائز ہے جبکہ وہ تھوکنے کا ارادہ کرے کیونکہ پیچھے کی طرف تھوکنا گردن موڑے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۸۷۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا، ثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.........

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقَنَّ عَنْ يَمِيْنِكَ، وَلٰكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ. وَقَالَ أَيْضاً، قَالَ، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ: وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْتِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغاً وَإِلَّا فَهٰكَذَا تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

''حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف مت تھوکو لیکن اپنے پیچھے یا بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لو۔'' یہ بندار کی حدیث ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں: مجھے منصور نے بیان کیا اور یہ بھی کہا:'' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' اپنے پیچھے تھوک لو، یا اپنی بائیں جانب تھوک لو اگر وہ خالی ہو، (کوئی دوسرا نمازی نہ ہو) وگرنہ اس طرح اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لو۔''

۳۲۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِبَاحَةَ بَزْقِ الْمُصَلِّي تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ فَارِغًا، وَإِبَاحَةَ دَلْكِ الْبُزَاقِ بِقَدَمِهِ إِذَا بَزَقَ فِي صَلَاتِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے جبکہ اس کی بائیں جانب خالی نہ ہو، اور جب نماز میں تھوکے تو اسے پاؤں کے ساتھ ملنا بھی جائز ہے

۸۷۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ......

(۸۷۶) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ماجاء فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث: ۵۷۱ - عن بندار، بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/ ۳۹۶ - سنن نسائی: ۷۲۷ - سنن ابن ماجه: ۱۰۱۱ - سنن ابی داود: ۴۷۸.

(۸۷۷) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ، وَلٰكِنِ ابْزُقْ عَنْ تِلْقَاءِ شِمَالِكَ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فَارِغًا فَتَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى، ثُمَّ قُلْ بِهِ. قَالَ مَنْصُوْرٌ: يَعْنِي أُدْلُكْهُ بِالْأَرْضِ.

''حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو تم اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب ہرگز نہ تھوکو، لیکن تم اپنی بائیں جانب تھوک لو، اور اگر وہ خالی نہ ہو تو اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوک لو، پھر اسے مل دو۔'' منصور کہتے ہیں: ''اسے زمین کے ساتھ مل دو۔''

٨٧٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى. زَادَ خَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَكَانَ فِيْ أَرْضٍ جَلْدَةٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُو الْعَلَاءِ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ أَخُوْ مُطَرِّفٍ نَسَبُوْهُ إِلٰى جَدِّهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، فَقَالَ: عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ.

''حضرت ابو العلاء بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بلغم نکالی اور اسے اپنے بائیں جوتے کے ساتھ رگڑ دیا۔ خالد نے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: ''اور آپ ایک سخت زمین والے علاقے میں تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو العلاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے اور مطرف کا بھائی ہے۔ حدیث کے راویوں نے اس کی نسبت دادا کی طرف کر دی ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: یہ حدیث حماد بن سلمہ نے جریری سے روایت کی تو کہا: عن ابی العلاء عن مطرف عن ابیہ۔

٨٧٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ وَ الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَا، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ

''جناب مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

(٨٧٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ٥٥٤۔ سنن ابي داود: ٤٨٢۔ سنن نسائی: ٧٢٨۔ مسند احمد: ٤/ ٢٥۔ من طرق عن الجريری بهذا الاسناد.

(٨٧٩) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث: ٤٨٢۔ مسند احمد: ٤/ ٢٥۔ من طريق حماد بهذا الاسناد.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى . زَادَ الْعَلاءُ: ثُمَّ دَلَكَهَا .

رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکا۔'' جناب علاء نے یہ اضافہ بیان کیا کہ:'' پھر آپ نے اسے مل دیا''

فوائد:......۱۔ مسجد میں تھوکنا وغیرہ ممنوع ہے۔

۲۔ دوران نماز مسجد وغیر مسجد میں سامنے اور دائیں جانب تھوکنا ممنوع ہے۔

۳۔ دوران نماز تھوک، رینٹ یا آلائش وغیرہ سے واسطہ پڑے تو بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے اور اس صورت میں اسے مل کر صاف کر دینا چاہیے یا پیچھے نمازی نہ ہوں تو پیچھے تھوک دینا چاہیے۔

۴۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تھوک، رینٹ اور آلائش طاہر ہیں نجس نہیں اور اس میں اہل اسلام کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، البتہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے کہ وہ تھوک کو نجس قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ ان سے صحیح ثابت معلوم نہیں ہوتا۔ نیز تھوکنے اور کھانسنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (شرح النووی: ۵/۳۹)

۳۳۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَزْقِ الْمُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبِهٖ وَدَلْكِهِ الثَّوْبَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فِي الصَّلاةِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْبُزَاقَ لَيْسَ بِنَجَسٍ، إِذْ لَوْ كَانَ نَجَسًا لَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيْ الْبَصْقَ فِيْ ثَوْبِهٖ فِي الصَّلاةِ

نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے میں تھوکنے اور کپڑے کو ملنے کی رخصت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تھوک نجس نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ ناپاک ونجس ہوتا تو آپ نمازی کو نماز کی حالت میں اسے اپنے کپڑے میں تھوکنے کا حکم نہ دیتے

۸۸۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، قَالَ نَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الْعَرَاجِيْنُ أَنْ يُّمْسِكَهَا بِيَدِهٖ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ وَفِيْ يَدِهٖ وَاحِدٌ مِنْهَا، فَرَأٰى نُخَامَاتٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَتَّهُنَّ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے خوشے اپنے ہاتھ میں رکھنا بہت پسند تھا، ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کے دست مبارک میں ایک خوشہ تھا، آپ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھی تو اسے کھرچ کر خوب صاف کر دیا، پھر آپ سخت

(۸۸۰) اسناده صحيح، مسند احمد: ۳/ ۹، ۲۴۔ من طريق يحيىٰ بهذا لاسناد، سنن ابی داود، كتاب الصلاة باب فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث: ۴۸۰۔ مسند الحميدی: ۷۲۹۔ صحيح ابن حبان: ۲۲۷۱.

حَتّٰى أَنْقَاهُنَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضِبًا، فَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَبْصُقَ فِي وَجْهِهِ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ. وَرَدَّ بَعْضَهُ فِي بَعْضٍ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: وَأَرَانَا يَحْيٰى كَيْفَ صَنَعَ.

ناراضی کی حالت میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ کوئی شخص اس کے سامنے آ کر اس کے منہ پر تھوک دے؟ بلا شبہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے، لہٰذا اسے اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہیے، اسے اپنے بائیں پاؤں یا اپنی بائیں جانب تھوکنا چاہیے، لیکن اگر وہ جلدی آ جائے تو وہ اپنے کپڑے کے ایک کنارے میں تھوک کر کنارے کو آپس میں مل لے۔" جناب دورقی کہتے ہیں: استاد محترم جناب یحییٰ نے ہمیں اس طرح کر کے دکھایا۔

٣٣١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَزْقِ الْمُصَلِّي فِي نَعْلِهِ لِيُخْرِجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ:

نمازی کو اپنے جوتے میں تھوکنے کی رخصت ہے تا کہ وہ اسے مسجد سے باہر لے جائے

٨٨١- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا سُرَيْجٌ، ثَنَا فُلَيْحٌ- وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ذَكَرَهُ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّ رَبَّهُ أَمَامَهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مُبْصَقًا فَفِي ثَوْبِهِ أَوْ نَعْلِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهِ.

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے، اور اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوک لے، اگر اسے تھوکنے کے لیے جگہ نہ ملے تو اپنے کپڑے یا اپنے جوتے میں تھوک لے (اور نماز کے بعد) اسے باہر لے جائے۔"

فوائد :......دوران نماز سامنے اور دائیں جانب تھوکنا ممنوع ہے اور اگر بائیں جانب نمازی نہ ہو تو بائیں جانب تھوکنا جائز ہے۔ لیکن بائیں طرف نمازی ہو تو بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں طرف کپڑے میں تھوکنا جائز ہے۔ پھر کپڑے اور جوتے کو ملنا تھوک کو زائل کر دیتا ہے۔

(٨٨١) اسناده صحيح، مسند احمد: ٣/ ٦٥، ٥/ ٤٥٠- من طريق سريج بهذا الاسناد.

آپ کا ابی رضی اللہ عنہ کو پکارنا ایسے کام کے لیے تھا جس میں تاخیر برداشت نہیں تھی اور اس جیسے معاملہ کی صورت میں نمازی کو نماز ترک کر دینی چاہیے۔ کیونکہ اس میں آپ کی فرمانبرداری کا ثبوت ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ ''جب تمہیں اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو ان کا حکم بجالاؤ، کیونکہ وہ تمہیں تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہیں۔''

٣٣٢..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَنْعِ الْمُصَلِّي النَّاسَ مِنَ الْمُقَاتَلَةِ وَ دَفْعِ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ إِذَا اقْتَتَلُوْا.

نمازی کے لیے لوگوں کو لڑائی سے منع کرنے اور جب وہ لڑنے لگیں تو انہیں ایک دوسرے سے ہٹانے اور چھڑانے کی رخصت کا بیان

٨٨٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ..........

عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرٰى، ثُمَّ مَا بَالَى ذٰلِكَ

''جناب ابوالصہباء کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں لڑتی جھگڑتی ہوئی آئیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ایک کو دوسری سے کھینچ کر چھڑا دیا، پھر آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی (یعنی اپنی نماز بھی جاری رکھی)۔

فوائد:......دوران نماز بچے جھگڑ پڑیں تو ان کی لڑائی ختم کرانا جائز ہے، اس فعل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

٣٣٣..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مُقَاتَلَةِ الْمُصَلِّي مَنْ رَامَ لِمُرُوْرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ.

نمازی کا اپنے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ لڑائی کرنا جائز ہے

٨٨٣ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ فِيْمَا مَضٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں گزشتہ صفحات پر املا کرا چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہیں دینا چاہیے اور اگر وہ (رکنے سے) انکار کر دے تو اسے اس کے

---

(٨٨٢) تقدم تخريجه برقم: ٨٣٥، ٨٣٧.

(٨٨٣) تقدم برقم: ٨١٦، ٨١٧.

ساتھ لڑائی کرنی چاہیے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔"

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۸۱۶ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۳۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ عَدْلِ الْمُصَلِّيْ إِلَى جَنْبِهِ، إِذَا قَامَ خِلَافَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَن يَّقُوْمَ فِي الصَّلَاةِ.

(امام کے لیے) نمازی کو ہٹا کر اپنے درست پہلو میں کھڑا کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ نماز میں غلط جانب کھڑا ہو گیا ہو۔

۸۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ . قَالَ: أَخْبَرَنَا بِنَحْوِهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَقَالَ: عَنْ كُرَيْبٍ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک رات) اپنی خالہ میمونہ کے گھر سویا، جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔" پھر کچھ حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: "پھر میں بھی اٹھا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔"

فوائد:......۱۔ اکیلا مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔ اور جب وہ امام کے بائیں جانب کھڑا ہو تو از خود دائیں جانب چلا جانا چاہیے، بصورت دیگر امام اس کی جگہ تبدیل کر دے۔

۲۔ نماز میں قلیل عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۳۔ چھوٹے بچے کا نماز پڑھنا صحیح ہے اور نماز میں امام کے ساتھ بچے کا حکم بالغ کی مثل ہے۔

۴۔ غیر فرض نمازوں (مثلاً نوافل) میں نماز با جماعت کا اہتمام جائز ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٤٣)

۳۳۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

نماز میں درست کام کرنے اور غلط کام سے رکنے کا اشارہ کرنے کی رخصت ہے۔

۸۸۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

(٨٨٤) صحيح بخاري، كتاب الوضوء، باب التخفيف في الوضوء، حديث: ١٣٨ - صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ١٨٤/ ٧٦٣ - سنن ترمذي: ٢٣٢ - سنن نسائي: ٤٤٣ - سنن ابن ماجه: ٤٢٣ - من طريق سفيان بهذا الاسناد.

(٨٨٥) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الاشارة في الصلاة، حديث: ٩٤٣ - مسند احمد: ٣/ ١٣٨ - مسند عبد بن حميد: ١١٦٢ - من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔''

٨٨٦۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، اِشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا. ثَنَاهُ الرَّبِيْعُ ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھوا چکا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے تو ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمیں (بھی بیٹھ کر پڑھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔''

٣٣٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الإِشَارَةَ فِي الصَّلَاةِ بِمَا يُفْهَمُ عَنِ الْمُشِيْرِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَلَا يُفْسِدُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ایسا اشارہ جو مشیر سے سمجھ لیا جائے، وہ نماز کو توڑتا یا فاسد نہیں کرتا۔

٨٨٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَإِذَا مَنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ وَضَعَهُمَا فِيْ حِجْرِهِ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تو جب آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اچھل کر آپ کی کمر پر بیٹھ جاتے، جب صحابہ کرام ان دونوں کو منع کرتے تو آپ صحابہ کرام کو اشارہ کرتے کہ انہیں چھوڑ دو (جو کرتے ہیں کرنے دو)، پھر جب نماز مکمل کی تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: ''جسے میرے ساتھ محبت ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

فوائد:......نماز میں کسی غلط کام پر تنبیہ کے لیے اشارہ کرنا جائز ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوران نماز اشارہ کرنا معمولی تھا۔ نیز ایسا اشارہ جسے سے مقصود اشارہ سمجھ آئے۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

---

(٨٨٦) تقدم تخريجه برقم: ٨٧٣.

(٨٨٧) اسناده حسن، سنن كبرى نسائي: ٨١١٤۔ من طريق عبيدالله بن موسى بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ٦٩٣١۔ من طريق عاصم به، حلية الاولياء: ٨/ ٣٠٥۔ مصنف ابن ابي شيبة: ١٢/ ٩٥.

۳۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ بِرَدِّ السَّلَامِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْمُصَلِّيْ.

جب نمازی کو سلام کیا جائے تو اشارے کے ساتھ نماز کے دوران سلام کا جواب دینے کی رخصت ہے۔

۸۸۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ أَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ: ثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ قَالَ.........

ابْنُ عُمَرَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ. قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ عَمَّارٍ. زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ سُفْيَانُ، قُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَ هٰذَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ؟ قَالَ نَعَمْ.

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں داخل ہوئے تو کچھ انصاری صحابہ آپ کو سلام کرنے کے لیے حاضر ہو گئے، میں نے حضرت صہیب سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ اپنے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ جواب دیتے تھے۔ جناب سفیان کہتے ہیں: میں نے زید بن اسلم سے پوچھا: کیا آپ نے یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، (سنی ہے)

فوائد:......

۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اشارے سے سلام کا جواب دینا جائز ہے، جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ احناف کا اس بارے اختلاف ہے۔ بعض حنفی مثلاً طحاوی وغیرہ اسے مکروہ خیال کرتے ہیں اور کچھ حنفی علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۵۲)

۲۔ نمازی کو سلام کہنا مستحب فعل ہے اور دینی حق ہے، لہٰذا یہ نظریہ باطل ہے کہ دوران نماز سلام نہ کہا جائے۔

۳۔ دوران نماز سلام کہنے والے کو ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دیا جائے۔ اور بول کر سلام کا جواب دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(۸۸۸) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب السھو، باب رد السلام بالاشارۃ فی الصلاۃ، حدیث: ۱۱۸۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۱۷۔ مسند احمد: ۲/ ۱۰۔ مسند الحمیدی: ۱۴۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۶۹۔

٣٣٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ بِجَوَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كُلِّمَ الْمُصَلِّيْ، وَفِي الْخَبَرِ مَا دَلَّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِيْ إِصْغَاءِ الْمُصَلِّيْ إِلَى مُكَلِّمِهِ وَ اسْتِمَاعِهِ لِكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ.

جب نمازی کے ساتھ بات کی جائے تو نماز کے دوران اشارے کے ساتھ جواب دینے کی رخصت ہے، اور حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کو اپنے ساتھ کلام کرنے والے کی گفتگو کو پوری توجہ اور دھیان سے سننے کی رخصت ہے

٨٨٩- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا خَلَّادٌ الْجُعْفِيُّ- يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ- عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ لَهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ: فَكُنْتُ أُكَلِّمُهُ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِيَدِهِ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بنو مصطلق کے پاس (کسی کام سے) بھیجا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ اپنے گدھے پر سوار نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ سے کلام کرتا رہا تو آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔''

٣٣٩..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَنَاوُلِ الشَّيْءِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ

کسی حادثہ کے رونما ہونے پر نمازی کے لیے کوئی چیز پکڑنے کی رخصت ہے

٨٩٠- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ - يَعْنِيْ - عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَهُوَ ابْنُ شَمَاسَةَ - أَنَّهُ سَمِعَ..........

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ هَوَى بِيَدِهِ لِيَتَنَاوَلَ شَيْئًا، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ وُعِدْتُمُوْهُ إِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا. حَتّٰى لَقَدْ عُرِضَتْ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بڑا لمبا قیام کیا۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کوئی چیز پکڑنے کے لیے اپنا دست مبارک بڑھایا۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ مجھے

(٨٨٩) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، حديث: ٣٧/ ٥٤٠- سنن ابي داود: ٩٢٦- مسند احمد: ٣/ ٣١٢- من طريق زهير بهذا الاسناد، سنن ترمذي: ٣٥١- سنن نسائي: ١١٩٠- سنن ابن ماجه: ١٠١٨- من طريق ابي الزبير به، صحيح بخاري: ١٢١٧- من طريق عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ.

(٨٩٠) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٦٣٩٨- من طريق ابن وهب بهذا الاسناد.

عَلَیَّ النَّارُ وَأَقْبَلَ إِلَیَّ مِنْهَا شَرَرٌ حَتّٰی حَاذَانِیْ مَكَانِیْ هٰذَا، فَخَشِیْتُ أَنْ یَغْشَاكُمْ.

اس موقع پر دکھائی گئی ہے۔ حتی کہ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی اور اس میں سے ایک چنگاری میری طرف آئی یہاں تک کہ وہ میری اس جگہ تک آ گئی تو میں ڈر گیا کہ کہیں یہ تمھیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔"

۸۹۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِیْسَی بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الْغَافِقِیُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ أَبِیْ إِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ..........

عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ ثُمَّ بَسَطَ یَدَهُ كَأَنَّهُ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَیْنَاكَ بَسَطْتَ یَدَكَ، قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِیَجْعَلَهُ فِیْ وَجْهِیْ، فَقُلْتُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَلَمْ یَسْتَأْخِرْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ، وَلَوْلَا دَعْوَةُ أَخِیْنَا سُلَیْمَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِیْنَةِ.

"حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، پھر آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گویا کہ آپ کوئی چیز پکڑ رہے ہوں، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ اسے میرے چہرے پر مار دے تو میں نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، مگر وہ پیچھے نہ ہٹا، تین بار میں نے یہ دعا پڑھی۔ پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کرلیا۔ اور اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کے وقت بندھا ہوا ہوتا، اور اہل مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔"

۸۹۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِیُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، قَالَ: فَبَیْنَمَا هُوَ فِی الصَّلَاةِ مَدَّ یَدَهُ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، دراں حالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر پیچھے کرلیا، پھر جب

(۸۹۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز لعن الشیطان فی اثناء الصلاۃ، حدیث: ۵۴۲۔ سنن نسائی: ۱۲۱۶۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۷۶۔ من طریق ابن وهب بهذا الاسناد.

(۸۹۲) اسناده صحیح، مستدرك حاکم: ۴/ ۴۵۶۔ من طریق ابن وهب هذا الاسناد.

ثُمَّ أَخَّرَهَا ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ فِيْ صَلَاتِكَ هٰذِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ فِيْ صَلَاةٍ قَبْلَهَا ، قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ قَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ وَرَأَيْتُ فِيْهَا دَالِيَةً قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ حَبُّهَا كَالدُّبَاءِ ، فَأَرَدتُّ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْهَا ، فَأُوْحِيَ إِلَيْهَا أَنِ اسْتَأْخِرِيْ ، فَاسْتَأْخَرَتْ . ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ ، بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ حَتّٰى رَأَيْتُ ظِلِّيْ وَظِلَّكُمْ فَأَوْمَأْتُ إِلَيْكُمْ أَنِ اسْتَأْخِرُوْا ، فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّ أَقِرَّهُمْ فَإِنَّكَ أَسْلَمْتَ وَأَسْلَمُوْا ، وَهَاجَرْتَ وَهَاجَرُوْا ، وَجَاهَدْتَّ وَجَاهَدُوْا ، فَلَمْ أَرَ لِيْ عَلَيْكُمْ فَضْلًا إِلَّا بِالنُّبُوَّةِ .

آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس نماز میں ایک ایسا کام کیا ہے جو آپ نے اس سے قبل کسی نماز میں نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے جنت دیکھی، وہ مجھے دکھائی گئی، میں نے اس میں دیکھا کہ اس کے پھل اور میوے قریب اور جھکے ہوئے ہیں، اور اس کا دانہ کدو جیسا (موٹا تازہ) ہے، چنانچہ میں نے ان میووں میں سے لینا چاہا تو جنت کو حکم دیا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی میرے اور تمہارے درمیان حتیٰ کہ میں نے اپنا سایہ اور تمہارا سایہ دیکھا، میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا کہ پیچھے ہو جاؤ تو میری طرف وحی کی گئی کہ میں انہیں (صحابہ کو) ثابت قدم رکھوں کیونکہ آپ بھی مسلمان ہیں اور وہ بھی اسلام قبول کر چکے ہیں، آپ نے ہجرت کی اور انہوں نے بھی ہجرت کی، آپ نے جہاد کیا تو انہوں نے بھی جہاد میں شرکت کی ہے، تو میں نے تم پر نبوت کے سوا اپنی کوئی فضیلت نہ پائی۔''

فوائد:......۱۔ دورانِ نماز بوقت حاجت کسی چیز کو پکڑنا یا ہٹانا جائز ہے اور اتنے عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ جنات کا وجود ہے اور یہ انسانوں کو نقصان پہنچانے پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ البتہ متقی مومن اور خالص موحدین ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

۳۔ جنات کو قید کرنا خلاف شریعت عمل ہے۔ اس سے اجتناب برتا جائے۔ نبی ﷺ نے سرکش جن کو اس لیے قابو نہ کیا کہ یا تو آپ ﷺ اسے قابو پانے پر قادر نہ تھے یا سلیمان علیہ السلام کی تعظیم اور ادب کی خاطر اسے قید نہ کیا۔ علت جو بھی ہو بہر حال جنات کو قابو کرنا اور ان سے کام لینا جائز نہیں ہے۔

۴۔ جنت اور جہنم مخلوق ہیں اور ان کا وجود ثابت ہے۔ یہ خیالاتی چیزیں نہیں ہیں۔

۵۔ نبی ﷺ کا سایہ تھا، نیز جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سائے کے منکر ہیں وہ تخیلاتی دلائل کے گرویدہ اور اصل حقائق سے روگردانی کرتے اور من پسند دین کی آبیاری کے لیے جھوٹے اور خود ساختہ دلائل تراشتے ہیں۔

٣٤٠..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالتَّصْفِيقِ فِي الصَّلاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ

نماز میں کسی مسئلے کے وقت عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان

٨٩٣۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ.

''امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھواچکا ہوں کہ:'' جب تمہیں نماز میں کوئی چیز در پیش ہو تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو تالی بجانی چاہیے۔''

٨٩٤۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ الْاٰخَرُوْنَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ٨٥٣ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

٣٤١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

نماز میں کنکریوں کو ایک مرتبہ درست کرنے کی رخصت کا بیان

٨٩٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ- ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي..........

مُعَيْقِيْبٌ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً.

''حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں (سجدہ کرتے وقت) کنکریوں کو درست کرنے

---

(٨٩٣) تقدم تخريجه برقم: ٨٥٣.

(٨٩٤) صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب التصفيق للنساء، حديث: ١٢٠٣۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسبيح الرجل...... حديث: ٤٢٢۔ سنن ابی داود: ٩٣٩۔ سنن نسائی: ١٢٠٨۔ سنن ابن ماجه: ١٠٣٤۔ مسند احمد: ٢/ ٢٤١۔ مسند الحميدی: ٩٤٨۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

(٨٩٥) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة مسح الحصى، حديث: ٥٤٦۔ من طريق خالد بن الحارث بهذا لاسناد، صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة، حديث: ١٢٠٧۔ سنن ابی داود: ٩٤٦۔ سنن ترمذی: ٣٨٠۔ سنن نسائی: ١١٩٣۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٦۔ مسند احمد: ٣/ ٤٢٦.

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم نے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک بار درست کرلو۔''

٨٩٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَقَالَ: عَنْ مُعَيْقِبٍ.

''امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں۔''

فوائد:...... دوران نماز وقت ضرورت کنکریوں کو برابر کرنے اور چھونے کی ایک مرتبہ اجازت ہے۔

(نیل الاوطار: ٢/ ٣٥٤)

٢۔ یہ مکروہ تنزیہی فعل ہے اور اس مسئلہ کی کراہت پر جمیع علماء کا اتفاق ہے۔ کیونکہ یہ تواضع کے منافی ہے اور مشغولیت کا باعث ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں۔ سلف نے نماز میں پیشانی صاف کرنے کو مکروہ جانا ہے۔

(شرح النووی: ٥/ ٣٦)

٨٩٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ.........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: وَاحِدَةٌ، وَلَوْ تُمْسِكُ عَنْهَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُوْدُ الْحَدْقِ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریوں کو درست کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک بار کرلو۔ اور اگر تم انہیں درست نہ کرو تو یہ تمہارے لیے ایسی سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو ساری سیاہ آنکھوں والی ہوں۔ (یعنی جوان اور موٹی تازی)''

فوائد:...... امام البانی فرماتے ہیں کہ شرحبیل بن سعد آخر میں اختلاط کیا کرتا تھا۔ لیکن اس کا ایک شاہد بھی ہے جو سنداً موقوف ہے اور حکماً مرفوع ہے۔ میں نے اس کو ''تعلیق الرغیب'' میں بیان کیا ہے۔

٣٤٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ حَدِيْثَ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ بِاللِّسَانِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ، إِذِ اللّٰهُ بِرَأْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ قَدْ تَجَاوَزَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسُهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں دل کی باتوں کو بغیر زبان پر لائے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نیا پنی شفقت ورحمت سے امت محمدیہ کی دل کی باتوں کو معاف فرمادیا ہے

٨٩٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى......

(٨٩٧) صحيح، الصحيحة: ٣٠٦٢۔ مسند احمد: ٣/ ٣٠٠۔ من طريق وكيع بهذا الاسناد، مسند عبد بن حميد: ١١٤٥۔ مشكل الآثار للطحاوی: ٢/ ١٨٤.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَا يَنْطِقُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو ان کے دلوں کی باتیں (دل میں آنے والے خیالات ووسوسے) معاف فرما دیے ہیں جب تک وہ انہیں زبان سے ادا نہ کرلیں یا ان کے مطابق عمل نہ کرلیں۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ محض دلوں میں پیدا ہونے والے وساوس اور خیالات سے نماز باطل نہیں ہوتی البتہ خیالات کے مطابق زبان پر کلمات جاری ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ وسوسے اور خیالات سے نماز میں نقص واقع ہوتا ہے کیونکہ یہ نماز میں مقصود خشوع وخضوع اور یکسوئی کے منافی ہے۔

۳۴۳...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْبُكَاءَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ مَعَ إِبَاحَةِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں رونا نماز کو نہیں توڑتا، اور نماز میں رونا جائز ہے

۸۹۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ.........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا، وَمَا فِيْنَا إِلَّا نَائِمٌ، إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيَبْكِي حَتَّى أَصْبَحَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قِصَّةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ كَثِيْرُ الْبُكَاءِ حِيْنَ

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر والے دن ہم میں صرف حضرت مقداد رضی اللہ عنہ شہسوار تھے (ان کے پاس گھوڑا تھا) اور میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ سب سوئے ہوئے تھے، سوائے رسول اللہ ﷺ کے، آپ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے اور خوب گریہ زاری کر رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(اس کی دلیل) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قصہ بھی ہے، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو آپ سے عرض کی گئی:

(۸۹۸) صحیح بخاری، کتاب العتق، باب الخطأ والنسیان فی العتاقة، حدیث: ۲۵۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس، حدیث: ۱۲۷۔ سنن ترمذی: ۱۱۸۳۔ سنن نسائی: ۳۴٦٤۔ سنن ابن ماجه: ۲۰٤۰۔ من طریق زرارة بن اوفی بهذا الاسناد.

(۸۹۹) اسناده صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۲۵٤۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۱۲۵۔ عن عبدالرحمن بهذا الاسناد، سنن کبری نسائی: ۸۲۵۔

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

(اے! اللہ کے رسول!) بے شک وہ بہت نرم دل اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے بہت زیادہ رونے والے شخص ہیں (لہٰذا آپ کسی اور صحابی کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں)''

۹۰۰۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ............

عَـنْ مُـطَـرِّفٍ عَـنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَلِصَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ .

''جناب مطرف اپنے والد گرامی (عبداللہ بن شخیر) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے اور جوش مارنے جیسی آواز آ رہی تھی۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی، خواہ روتے ہوئے ایک دو حرف زبان سے نکل جائیں (اس عمل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔) (نیل الاوطار: ۲/ ۳۹۹)

۳۴۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَلَا يَقْطَعُهَا مَعَ إِبَاحَةِ النَّفْخِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں پھونک مارنا، نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ اسے توڑتا ہے، جبکہ نماز میں کسی حادثے کے وقت پھونک مارنا جائز ہے

۹۰۱ ۔أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک روز سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی'' پھر آپ نے سجدہ کیا تو دیر تک سر نہ اٹھایا، اور آپ نے پھونکیں

(۹۰۰) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب البكاء فی الصلاة، حديث: ۹۰۴۔ شمائل ترمذی: ۳۲۲۔ سنن نسائی: ۱۲۱۵۔ مسند احمد: ۴/ ۲۵۔ من طريق حماد بهذا الاسناد.

(۹۰۱) اسناده صحيح، شمائل ترمذی: ۳۲۴۔ من طريق جرير بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب من قال يركع ركعتين، حديث: ۱۱۹۴۔ سنن نسائی: ۱۴۸۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۵۹۔

يَـكَـدْ يَـرْفَعُ رَأْسَهُ ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي ، وَذَكَـرَ الْـحَـدِيْثَ . وَقَالَ: فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْـنٰـى عَـلَيْهِ ، وَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ ، فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهَا ، فَخِفْتُ أَنْ تَغْشَاكُمْ .

مارنا اور رونا شروع کر دیا، آگے حدیث ذکر کی۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ آپ (نماز کے بعد) کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، اور فرمایا: ''مجھے آگ دکھائی گئی تو میں نے پھونکیں مارنا شروع کر دیا، مجھے ڈر لگا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔''

فوائد:...... بوقت حاجت نماز میں پھونکنے سے نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ ضرورت کے وقت ایسا عمل جائز ہے۔

۳۴۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّنَحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِسْتِئْذَانِ عَلَى الْمُصَلِّيْ، إِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا.

نماز کے دوران نمازی سے اجازت طلب کی جائے تو کھنکارنے کی رخصت ہے بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں راویوں کا اختلاف ہے

۹۰۲۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَـدَّثَـنِـي شُرَحْبِيْلُ عَنْ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيِّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ ، قَالَ..........

عَـلِـيٌّ: كَانَتْ لِي مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَّمْ تَـكُـنْ لِأَحَـدٍ مِـنَ الْـخَلَائِـقِ ، إِنِّـي كُنْتُ أَجِيْـئُـهُ ، فَـأُسَـلِّـمُ عَـلَيْـهِ حَتّٰى يَتَنَحْنَحَ فَـأَنْـصَـرِفُ إِلَـى أَهْـلِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدِ اخْتَـلَـفُـوْا فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُـجَـيٍّ ، فَـلَـسْتُ أَحْفَظُ أَحَدًا قَالَ: عَنْ أَبِيْهِ غَيْرَ شُرَحْبِيْلِ بْنِ مُدْرِكٍ هٰذَا .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایسی قدر ومنزلت حاصل تھی جو لوگوں میں سے کسی اور کو حاصل نہ تھی۔ بے شک میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام کرتا حتی کہ آپ (نماز کی حالت میں ہونے کی وجہ سے) کھانس کر مجھے جواب دیتے تو میں اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں راویوں نے عبد بن نجی سے اختلاف بیان کیا ہے۔ لہٰذا مجھے یاد نہیں کہ شرحبیل بن مدرک کے سوا کسی راوی نے عبد بن نجی کے باپ کا واسطہ بیان کیا ہو۔ (یعنی بقیہ راوی عبداللہ بن نجی کو براہ راست حضرت علی کا شاگرد بیان کرتے ہیں۔)

(۹۰۲) ضعيف، مسند احمد: ۱/ ۸۵۔ عن محمد بن عبيد بهذا الاسناد، سنن نسائي، كتاب السهو، باب التنحنح في الصلاة، حديث: ۱۲۱۳۔ اس کی سند میں نجی الحضرمی مجہول راوی ہے۔

۹۰۳۔ وَرَوَاهُ عَمَّارَةُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ وَ مُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ جَمِيعًا عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ. وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ، وَ عَمَّارَةَ عَنِ الْحَارِثِ يُسَبِّحُ قَالَ أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ: يَتَنَحْنَحُ.

''امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں جس میں عبداللہ بن نجی اور حضرت علی کے درمیان واسطہ نہیں ہے بلکہ عبداللہ بن نجی براہ راست حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ جناب جریر کہتے ہیں: مغیرہ اور عمارہ، حارث سے روایت کرتے ہوئے "سُبْحَانَ اللّٰهُ" کہنے کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ابوبکر بن عیاش مغیرہ سے ''کھنکارنے'' کے الفاظ روایت کرتا ہے۔

۹۰۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ....

ثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُغِيرَةِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، أَخْبَرَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِمَا ذَكَرْتُ مِنَ الْأَلْفَاظِ.

''امام صاحب اپنے استاد جناب یوسف بن موسیٰ، الدورقی اور محمد بن یحییٰ کی اسانید سے مذکورہ بالا الفاظ "سُبْحَانَ اللّٰهُ" اور ''کھنکارنے'' روایت کرتے ہیں۔

۳۴۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِصْلَاحِ الْمُصَلِّي ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے درست کرنے کی اجازت ہے

۹۰۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ. قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِي، فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ..........

---

(۹۰۳) ضعیف، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التنحنح فی الصلاة، حدیث: ۱۲۱۲۔ مسند احمد: ۱/ ۷۷۔ سنن الدارمی: ۲۶۶۳۔ من طریق الحارث بهذا الاسناد، سند منقطع ہے۔

(۹۰۴) ضعیف، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التنحنح فی الصلاة، حدیث: ۱۲۱۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۰۸۔ مسند احمد: ۱/ ۸۰۔ من طریق ابی بکر بن عیاش بهذا الاسناد.

(۹۰۵) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة، حدیث: ۷۲۳۔ وصحیح ابن حبان: ۱۸۵۹۔ من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب وضع یده الیمنی علی الیسری......، حدیث: ۴۰۱۔ من طریق محمد بن جحادة به.

عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ لَا شَكَّ فِيْهِ. لَعَلَّ عَبْدَالْوَارِثِ أَوْ مَنْ دُوْنَهُ شَكَّ فِي اسْمِهِ. وَرَوَاهُ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جِحَارَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے پھر اللہ اکبر کہتے، اور اپنی چادر لپیٹ لیتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے کپڑے کے اندر کر لیتے، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑ لیتے۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ علقمہ بن وائل ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ شاید کہ عبدالوارث یا ان کے نیچے کسی راوی کو ان کے نام میں شک ہوا ہے (تو اس نے وائل بن علقمہ کہہ دیا ہے۔) جبکہ ہمام بن یحییٰ نے روایت کی تو اس نے بھی اپنی سند میں عبدالجبار بن وائل کا استاد علقمہ بن وائل ہی بیان کیا ہے۔ نیز ان کے آزاد کردہ ایک غلام کو بھی ان کے ساتھ ملایا ہے۔ (گویا پہلی سند میں عبدالجبار بن وائل کا استاد وائل بن علقمہ بیان کرنا غلط ہے)۔''

٩٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، .... نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي حَدِيْثِ عَفَّانَ: ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ.

''امام صاحب اپنے استاد جناب محمد بن یحییٰ کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں مگر عفان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''پھر آپ نے اپنے ہاتھ اپنے کپڑے میں داخل کر لیے۔''

فوائد:......

۱۔ دوران نماز کپڑا لپیٹنا، اس میں ہاتھ داخل کرنا اور نکالنا مباح فعل ہے۔ یہ عمل صحت نماز کے منافی نہیں ہے۔

۲۔ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑنے کے بجائے ہاتھ باندھنا مشروع فعل ہے اور یہ عمل خشوع کے قریب تر اور فضول حرکات سے محفوظ تر عمل ہے۔

(٩٠٦) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم، حديث: ٢١٢۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب امر من نعس فی صلاته...... حديث: ٧٨٦۔ سنن ابی داود: ١٣١٠۔ سنن ترمذی: ٣٥٥۔ سنن نسائی: ١٦٢۔ سنن ابن ماجه: ١٣٧٠۔ مسند احمد: ٦/ ٥٦۔ مسند الحميدی: ١٨٥۔

۳۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النُّعَاسَ فِي الصَّلَاةِ لَا يُفْسِدُ وَلَا يَقْطَعُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں اونگھ آنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ نماز ٹوٹتی ہے

۹۰۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ-، ح وَثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا ابْنُ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عِيْسٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النُّعَاسَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِذْ لَوْ كَانَ النُّعَاسُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، لَمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ، مَعْنًى، وَقَدْ أَعْلَمَ بِهٰذَا الْقَوْلِ إِنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَنَا الْاِنْصِرَافَ مِنَ الصَّلَاةِ، خَوْفَ سَبِّ النَّفْسِ عِنْدَ إِرَادَةِ الدُّعَاءِ لَهَا، لَا أَنَّهُ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ إِذَا نَعَسَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں اونگھنے لگے تو اسے (نماز ختم کرکے) سو جانا چاہیے حتیٰ کہ اس کی نیند ختم ہو جائے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص اونگھتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہتا ہو مگر (اونگھ کی وجہ سے) اپنے آپ کو بددعا دے بیٹھے۔“ یہ عیسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں دلیل ہے کہ اونگھ سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ اگر اونگھ سے نماز ٹوٹ جاتی تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کوئی معنیٰ نہیں بنتا: ”وہ نہیں جانتا شاید کہ وہ دعا واستغفار کرنا چاہتا ہو (مگر اونگھ کی وجہ سے) اپنے لیے بددعا کر بیٹھے۔“ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے ہمیں نماز چھوڑ دینے کا حکم اس خدشے کی وجہ سے دیا ہے کہ کہیں نمازی دعا کی بجائے اپنے لیے بددعا نہ کر بیٹھے۔ یہ مطلب نہیں کہ جب اسے اونگھ آ جائے تو وہ نماز میں نہیں رہتا (اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے)

فوائد: ا۔ اس حدیث میں نماز میں خشوع اختیار کرنے اور دوران نماز فارغ البالی اور چستی پیدا کرنے کی ترغیب ہے۔

۲۔ یہ فرض ونفل تمام نمازوں کے لیے عام حکم ہے لیکن فرض نماز کا اصل وقت نہیں نکلنا چاہیے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (نووی: ٦/ ٧٣)

۳۔ اونگھ سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اونگھ کا انتہائی غلبہ صحت نماز کے منافی ہے اور اس صورت میں نماز ترک کر کے نیند کرنا بہتر ہے۔

(۹۰۷) صحيح بخاري: كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم: ۲۱۲ - وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب أمر من نعس في صلاته: ۷۸٦ - نسائي: ٤٤٣ - أبوداؤد: ۱۳۱۰ - ابن ماجه: ۱۳۷.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمَكْرُوهَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نُهِيَ عَنْهَا الْمُصَلِّيْ

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب کا مجموعہ جن سے نمازی کو منع کیا گیا ہے

۳۴۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۹۰۸- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جُرَيْرٌ، ح وَثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرِ السُّلَيْمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ فِيْ حَدِيْثِهِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کوکھ (پہلوؤں) پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔'' جبکہ جناب اسماعیل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

فوائد:......ا۔ علماء نے اس حدیث کے مفہوم کی تعیین میں اختلاف کیا ہے لیکن راجح موقف، جس کی محققین اہل لغت اور محدثین کی اکثریت قائل ہے، یہ ہے کہ مختصر سے مراد وہ شخص ہے جو حالت نماز میں اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھتا ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۳۵)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اختصار (پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا) حرام فعل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن

(۹۰۸) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب الخصر فی الصلاۃ، حدیث: ۱۲۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراھة الاختصار فی الصلاۃ، حدیث: ۵۴۵۔ سنن ابی داود: ۹۴۷۔ سنن ترمذی: ۳۸۳۔ سنن نسائی: ۸۹۱۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳۲۔ سنن الدارمی: ۱۴۲۸۔ من طرق عن ھشام.

عباس، ابن عمر، عائشہ اور ابراہیم نخعی، مجاہد، ابومجلز، مالک، اوزاعی، شافعی اور اہل کوفہ کا موقف یہ ہے کہ یہ عمل مکروہ ہے۔ اہلِ ظاہر کا موقف راجح ہے کیونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں جو نہی کو تحریم حقیقی کے معنی سے کراہت میں تبدیل کرے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۳۵۲)

۳۴۹..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زُجِرَ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هِيَ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ.

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ جہنمیوں کے آرام کرنے کا طریقہ وانداز ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں

۹۰۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نماز میں کوکھ (پہلو) پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کے آرام وراحت کا طریقہ ہے۔"

۳۵۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْعُقْصِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بالوں کا جوڑا بنانے کی ممانعت کا بیان

وَتَمْثِيْلِ الْعَاقِصِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَكْتُوْفِ فِيْهَا. وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى كَرَاهَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ مَكْتُوْفًا إِذَا كَانَ لَهُ السَّبِيْلُ إِلٰى حَلِّ يَدَيْهِ مِنَ الْأَكْتَافِ.

اور نماز میں بالوں کا جوڑا اور چوٹی بنانے والے کی مثال اس شخص کی ہے جس کے ہاتھ باندھ دیے گئے ہوں۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے ساتھ باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے جبکہ دونوں ہاتھوں کو کھولنا ممکن ہو

۹۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، قَالَا، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ۔ وَقَالَ عِيْسٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ..........

(۹۰۹) منکر، صحیح ابن حبان: ۲۲۸۶۔ اس روایت کے الفاظ منکر ہیں جیسا کہ امام ذہبی نے کہا ہے۔ ھدایة الرواة: ۹۶۲.

(۹۱۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهي عن كف الشعر، حديث: ۴۹۲۔ سنن نسائي: ۱۱۱۵۔ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۳۰۴۔ سنن الدارمي: ۱۳۸۱.

كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهُ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهِ، فَقَامَ، فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّلَهُ الْآخَرُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَالَكَ وَ رَأْسِيْ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مِثَالُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ. قَالَ يُوْنُسُ: وَهُوَ مَعْقُوْصٌ. فَقَامَ وَرَائَهُ فَحَلَّ عَنْهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ. كَذَا قَالَا جَمِيْعًا، وَأَقَرَّ الْآخَرُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالصَّحِيْحُ قَرَّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے عبداللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کے سر (کے بالوں) جوڑا گردن کے پیچھے بنا ہوا تھا۔ تو وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ایک جوڑے کو کھول دیا اور ایک رہنے دیا اور عبداللہ بن حارث نماز میں ہی مشغول رہے (یعنی آگے سے کوئی حرکت نہیں کی) پھر جب نماز مکمل کر لی تو وہ حضرت ابن عباس کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: آپ نے میرے سر (کے بالوں) کو کیوں کھولا؟ تو انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بلاشبہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جو دست بستہ حالت میں نماز پڑھتا ہے۔'' جناب یونس کی روایت میں ہے: ''اور ان کا سر گوندھا ہوا تھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے پیچھے کھڑے ہو کر چوٹی کھول دی اور اور اس کی دوسری چوٹی باقی رہنے دی۔ تمام راویوں نے اسی طرح ''اَقَرَّ'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: صحیح لفظ ''قَرَّ'' ہے۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں بالوں کی چوٹی بنانا اور بال اکٹھے کر کے سر کے پچھلے حصے پر باندھنا مکروہ فعل ہے اور اس سے کراہت کی حکمت یہ ہے کہ نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو بال بھی سجدہ کرتے ہیں۔ (لہٰذا بالوں کی چوٹی بنانا یا انہیں لپیٹ کر باندھنا مکروہ فعل ہے) (نیل الاوطار: ۲/ ۳۵۵)

۲۔ نماز پڑھتے شخص کو برائی سے روکنا اور غلطی کی اصلاح کرنا جائز ہے اس سے نمازی کی نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اسے مصلح سے تعاون کرنا چاہیے۔

۳۵۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ غَرْزِ الضَّفَائِرِ فِي الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مَقْعَدُ لِلشَّيْطَانِ

نماز میں بالوں کی چوٹیوں کو گردن میں باندھنے کی ممانعت کا بیان، کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے

۹۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ أَصْلِهِ، ثَنَا حَجَّاجٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ.........

أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ يُصَلِّي قَدْ غَرَزَ ضَفْرَيْهِ فِي قَفَاهُ، فَحَلَّهُمَا أَبُو رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا. فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ، يَقُولُ، مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ۔ يَعْنِي مَغْرَزَ ضَفْرَيْهِ.

”حضرت ابوسعید مقبری سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا کہ وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ اس حال میں کہ نماز پڑھ رہے تھے کہ انہوں نے اپنے بالوں کی چوٹیاں اپنی گدی میں باندھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ حضرت ابورافع نے انہیں کھول دیا، تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصے کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نماز کی طرف توجہ کریں اور غصہ نہ کریں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”یہ شیطان کا حصہ ہے۔“ فرمایا: یہ چوٹیوں کے باندھنے کی جگہ شیطان کا ٹھکانہ ہے۔“

۳۵۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى كَرَاهَةِ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنا منع ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَّا زَجَرَ عَنْ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَفِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ الْخَارِجَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ، كَانَ الْمُصَلِّي أَوْلَى أَنْ لَّا يُشَبِّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِمَّنْ قَدْ خَرَجَ إِلَيْهَا أَوْ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُهَا.

کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اور مسجد میں موجودگی کے دوران تشبیک سے منع فرمایا ہے اور آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ نماز کے لیے گھر سے نکلنے والا نماز کے حکم میں ہوتا ہے تو پھر نمازی کے لیے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنے کی ممانعت اس شخص سے زیادہ ہوگی جو نماز کے لیے جا رہا ہو یا وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کر رہا ہو۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں تشبیک کے متعلق یہ احادیث لکھوا چکا ہوں۔“

فوائد:...... مکرر۔ ٤٤١

(٩١١) اسناده حسن، صحيح ابن حبان: ٢٢٧٩۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ٢٩٩١۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلى عاقصا شعره، حديث: ٦٤٦۔ سنن ترمذی: ٣٨٤۔ والحاكم: ٢٦١/١، ٢٦٢۔ ووافقه الذهبی.

(٩١٢) تقدم الاحاديث برقم: ٤٣٩۔ ٤٤٧.

۳۵۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحْرِيكِ الْحَصَا بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ.

(نماز کے دوران) کنکریوں کو چھونے اور انہیں حرکت دینے کی ممانعت کا بیان، ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ

۹۱۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يَقُولُ، سَمِعْتُ..........

أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا فِي كُلِّهَا: عَنْ عَنْ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى. زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: مَنْ أَبُو الْأَحْوَصِ؟ قَالَ: رَأَيْتَ الشَّيْخَ الَّذِي صِفَتُهُ كَذَا وَكَذَا.

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہٰذا وہ کنکریوں کو نہ چھوئے۔ جناب عبدالجبار نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: کہ سعد بن ابراہیم نے ان سے پوچھا: ابوالاحوص کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: تم نے وہ بزرگ دیکھے ہیں جن کی یہ یہ صفات ہیں۔“

۹۱۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ۔ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ اللَّيْثِيِّ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا تُحَرِّكُوا الْحَصٰى.

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ ربانی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، اس لیے تم کنکریوں کو نہ ہلایا کرو۔ (اپنی توجہ نماز کے علاوہ دیگر کاموں کی طرف نہ کیا کرو۔)“

---

(۹۱۳) ضعیف، اس کی سند میں ابوالاحوص راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب مسح الحصا فی الصلاة، حدیث: ۹۴۵۔ سنن ترمذی: ۳۷۹۔ سنن نسائی: ۱۱۹۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۲۷۔ مسند احمد: ۵/ ۱۴۹، ۱۵۰۔ مسند الحمیدی: ۱۲۸.

(۹۱۴) ضعیف، مصنف عبدالرزاق: ۵/ ۱۶۳۔ ومن طریقه مسند احمد: ۵/ ۱۶۳۔ وانظر الحدیث السابق.

۳۵۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان، اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں ایک مرتبہ کنکریوں کو چھونے اور درست کرنے کی اجازت دی ہے

۹۱۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ فِيمَا قَبْلُ خَبَرَ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً.

''امام ابوبکر کہتے ہیں: میں اس سے پہلے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے فرمایا: اگر تم نے ضرور (ہی کنکریوں کو درست کرنا ہو) تو ایک بار کرلو۔''

فوائد:......مکرر ۸۹۵۔

۹۱۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَرَّاقُ الْفِرْيَابِيِّ بِالرَّمْلَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتّٰى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: وَاحِدَةً أَوْ دَعْ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا ہے حتی کہ میں نے آپ سے نماز میں کنکریوں کے چھونے (انہیں درست کرنے) کے بارے میں بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک بار درست کرلو یا رہنے دو (جیسے ہوں ویسے ہی رہنے دو۔)''

۳۵۵..... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریوں کو نہ چھونے کی فضیلت کا بیان

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ حَدِيثَ جَابِرٍ قَبْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس بارے میں) میں اس سے پہلے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث لکھوا چکا ہوں۔''

---

(۹۱۵) تقدم تخریجه برقم: ۸۹۵.

(۹۱۶) اسناده ضعیف، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی خراب حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۴۰۳۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۲/ ۴۱۱۔ برقم: ۷۸۲٤۔ مسند احمد: ٥/ ١٦٣.

فوائد:...... مکرر ۸۹۷

۳۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت سے نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان

۹۱۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا عَبْدُ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَن يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے اور اس بات سے آدمی کو منع کیا ہے کہ وہ اپنے چہرے کو ڈھانپے۔"

۳۵۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ التَّثَاؤُبِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْفَمِ عِنْدَ التَّثَاؤُبِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جمائی کے علاوہ منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی کے وقت منہ ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔

۹۱۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ..........

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسُدَّ بِيَدِهِ فَاهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنا منہ بند کر لینا چاہیے کیونکہ (منہ کھلا ہو تو) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔"

---

(۹۱۸) حسن، تقدم تخریجہ، برقم: ۷۷۲.

(۹۱۹) صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب تشمیت العاطس وکراھۃ التثاوب، حدیث: ۵۷/ ۲۹۹۵۔ من طریق عبدالعزیز بھذا الاسناد، الادب المفرد للبخاری: ۹۴۹، ۹۵۱۔ سنن ابی داود: ۵۰۲۶۔ مسند احمد: ۳/ ۳۱۔ سنن الدارمی: ۱۳۸۲.

٣٥٨..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْأَمْرِ بِكَظْمِهِ مَا اسْتَطَاعَ الْمُصَلِّي

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور نمازی کو حسب طاقت اسے روکنے کا حکم ہے

٩٢٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ۔ نَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اسے حسب طاقت وقدرت روکنا چاہیے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں جمائی روکنا جائز ہے اور اسے روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھنا جائز و مستحب فعل اور نماز کے منافی نہیں ہے۔

٣٥٩..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُتَثَائِبِ فِي الصَّلَاةِ هَاهْ وَمَا أَشْبَهَهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِيْ جَوْفِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ: هَاهْ

نماز میں جمائی لینے والے کے لیے ھاہ یا اس طرح کی اور آواز نکالنا منع ہے کیونکہ شیطان اس کے ھاہ کہنے سے اس کے پیٹ میں ہنستا ہے

٩٢١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کو

---

(٩٢٠) صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس، حديث: ٢٩٩٤۔ سنن ترمذی: ٣٧٠۔ من طریق علی بن حجر بهذا الاسناد، الادب المفرد للبخاری: ٩٤٢۔ مسند احمد: ٢/ ٢٤٢۔ مسند الحميدی: ١١٣٩۔ صحيح ابن حبان: ٢٣٥٧.

(٩٢١) اسناده حسن، سنن كبری نسائی: ٩٩٧٤۔ وعمل اليوم والليلة: ٩٢١۔ من طريق ابی خالد بهذا الاسناد، سنن ترمذی، كتاب الادب باب ماجاء ان الله يحب العطاس، حديث: ٢٦٤٦۔ مسند احمد: ٢/ ٢٦٥۔ مسند الحميدی: ١١٦١۔ من طريق ابن عجلان به۔ صحيح بخاری: ٦٢٢٣۔ سنن ابی داود: ٥٠٢٨۔ من طريق سعيد بن ابی سعيد المقبری عن ابيه عن ابی هريرة رضی الله عنه.

أَحَدُكُمْ فَلا يَقُلْ: هَاهْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ.

جمائی آئے تو وہ "ھاہ" مت کہے کیونکہ (اس سے) شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔"

۹۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ - عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلا يَقُلْ: آهْ، آهْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ أَوْ قَالَ يَلْعَبُ بِهِ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، تو جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ آہ، آہ کی آواز نہ نکالے، کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے یا فرمایا: وہ اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔"

فوائد: ...... ۱۔ جمائی کی صورت میں دوران نماز اور نماز سے باہر آواز نکالنا اور آہ وغیرہ کہنا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ شیطان اس لیے خوش ہوتا ہے کہ وہ ایسے شخص میں داخل ہونے کی راہ پالیتا ہے اور اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔ (فیض القدیر: ٤/ ٥٠٠)

۳۔ طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس (جمائی کو نہ روکنا) غفلت ہے اور اس کے منہ میں داخل ہو کر وسوسہ ڈالنے کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء بیان کرتے ہیں کہ جمائی کو روکنے اور منہ پر ہاتھ رکھنے کے حکم کی علت یہ ہے کہ شیطان اپنے مقصود، یعنی جمائی لینے والے کی شکل بگاڑنے، اس کے منہ میں داخل ہونے اور اس کی لاچارگی پر ہنسنے میں مبالغہ ریزی سے کام نہ لے سکے۔ (تحفة الاحوذی: ٨/ ١٥)

۳۶۰...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّي أَمَامَهُ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ الْمُصَلِّي مَا دَامَ فِي صَلاتِهِ مُقْبِلاً عَلَيْهِ.

نمازی کے لیے اپنے سامنے تھوکنا منع ہے کیونکہ اللہ عزوجل نمازی کے چہرے کی جانب ہوتے ہیں جب تک نمازی اپنی نماز میں اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

۹۲۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ أَنَا أَيُّوبُ، ح وَحَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ..........

(۹۲۲) اسناده حسن، مسند ابی یعلی: ۹۲۲۔ من طریق عبدالرحمن بهذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.

(۹۲۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ٥١/ ٥٤٧۔ مسند احمد: ٢/ ٦۔ من طریق اسماعیل بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب ما یجوز من البصاق...... حدیث: ١٢١٣۔ سنن ابی داود: ٤٧٩۔ سنن نسائی: ٧٢٥۔ سنن ابن ماجه: ٧٦٣.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا أَوْ قَالَ فَحَتَّهَا بِيَدِهٖ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ فِي صَلَاتِهٖ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي صَلَاتِهٖ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلے میں بلغم دیکھی تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے رگڑ کر صاف کر دیا یا فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی نماز میں اس کے چہرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ لہٰذا کوئی شخص اپنی نماز میں اپنے چہرے کی جانب ہرگز ہرگز بلغم نہ پھینکے۔''

٩٢٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَسِيْمٍ أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَامِ عَنْ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِي وَائِلٍ: أَنَّ شِيْثَ بْنَ رِبْعِيٍّ صَلّٰى إِلٰى جَنْبِ حُذَيْفَةَ، فَبَزَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهٖ أَقْبَلَ اللّٰهُ بِوَجْهِهٖ، فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ عَنْهُ أَوْ يُحْدِثَ حَدَثًا.

''حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شیث بن ربعی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی تو اپنے سامنے تھوک دیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے اور فرمایا: ''جب آدمی نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ انور کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں پھر نمازی سے توجہ نہیں ہٹاتے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بے توجہ ہو جائے یا اس کا وضو ٹوٹ جائے۔''

فوائد:......دوران نماز سامنے تھوکنا حرام ہے کیونکہ نمازی کے سامنے اللہ تبارک وتعالیٰ نمازی کی نگرانی کرتے ہیں نیز ان احادیث کی مزید وضاحت ۸۷۴ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

٣٦١..... بَابُ ذِكْرِ عَلَاقَةِ الْبَاصِقِ فِي الصَّلَاةِ تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ مَجِيئُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

نماز میں قبلہ رخ تھوکنے والا قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہوگا

٩٢٥۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَتَانِيُّ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً

(٩٢٤) اسناده حسن، الصحيحة: ١٥٩٦ ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب المصلي يتنخم، حديث: ١٠٢٣.

عَلَيْهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنَ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ.........

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قبلہ رخ تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوگا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اور نماز سے باہر قبلہ رخ تھوکنا مطلق ممنوع ہے اور ایسے جرم کا مرتکب روز قیامت ذلیل و رسوا ہوگا اور یہ جرم اس کے لیے عار کا باعث ہوگا، لہٰذا کسی بھی صورت قبلہ رخ تھوکنا حرام ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

٣٦٢..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَوْجِيْهِ جَمِيْعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ أَذًى تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ فِى الصَّلَاةِ

ہر وہ چیز جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہے، اسے نماز کے دوران قبلہ کی جانب ڈالنا منع ہے

٩٢٦ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا سَعِيْدٌ - يَعْنِى ابْنَ إِيَاسٍ الْجَرِيْرِيَّ - عَنْ أَبِى نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِى قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَبْرَأَهَا بِعُوْدٍ مَعَهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، يَعْرِفُوْنَ الْغَضَبَ فِى وَجْهِهِ ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَاحِبُ هٰذِهِ النُّخَامَةِ ؟ فَسَكَتُوْا . فَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّى أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَتَنَخَّعُ فِى وَجْهِهِ ؟ فَقَالُوْا: لَا . قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھی تو آپ نے اپنی چھڑی کے ساتھ اسے صاف کردیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، وہ آپ کے چہرہ مبارک میں سخت غصہ دیکھ رہے تھے، تو آپ نے پوچھا: یہ بلغم کس کی ہے؟ وہ سب خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا: '' کیا تم میں کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہو تو ایک شخص اس کے سامنے آکر اس کے چہرے پر تھوک دے؟ صحابہ نے جواب دیا: نہیں، (ایسا کوئی بھی پسند

---

(٩٢٥) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان : ١٦٣٧ - من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ابى داؤد، كتاب الاطعمة، باب فى اكل الثوم، حديث : ٣٨٢٤، من طريق جرير بهذا الاسناد، مصنف ابن ابى شيبة : ٢/ ٣٦٥.

(٩٢٦) تقدم تخريجه برقم: ٨٨٠، ٨٧٤.

أَيْدِيكُمْ فِي صَلاتِكُمْ، فَلا تُوَجِّهُوْا شَيْئًا مِنَ الأَذَى بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِ أَحَدِكُمْ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ.

نہیں کرے گا)۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نمازوں میں تمہارے سامنے ہوتا ہے، لہٰذا تم کوئی بھی گندگی اپنے سامنے مت پھینکا کرو لیکن (بوقت ضرورت) اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے ڈال لیا کرو۔''

۳۶۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَمِيْنِهِ

نمازی کا اپنی دائیں جانب تھوکنا منع ہے

۹۲۷۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ بَعْضَ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ قَبْلُ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اس سے پہلے کچھ احادیث لکھوا چکا ہوں جن میں یہ الفاظ موجود ہیں۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۸۸۰ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۶۴..... بَابُ كَرَاهَةِ نَظَرِ الْمُصَلِّيْ إِلَى مَا يَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز سے مشغول کر دینے والی چیزوں کی طرف نمازی کا دیکھنا مکروہ ہے

۹۲۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِيْ أَعْلَامُ هٰذِهِ، اذْهَبُوْا بِهَا إِلَى أَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةٍ. قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ أَيْضًا بِأَنْبِجَانِيَّةٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقش ونگار والی ایک چادر میں نماز پڑھی تو فرمایا: ''مجھے اس کے بیل بوٹوں نے مشغول کر دیا تھا۔ لہٰذا یہ چادر حضرت ابوجہم کو دے آؤ اور مجھے انبجان کی بنی ہوئی (سادہ) چادر لا دو۔'' جناب مخزومی کی زہری سے جو روایت ہے اس میں بھی "انبجانية" کے الفاظ ہیں۔

فوائد:......اس حدیث کی شرح حدیث ۸۴۴ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۹۲۹۔ قَالَ: وَقَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ..........

---

(۹۲۷) تقدم برقم: ۸۷۴، ۸۷۵.

(۹۲۸) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الالتفات في الصلاة، حديث: ۷۵۲۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة في ثوب له اعلام، حديث: ۶۱/ ۵۵۶۔ سنن ابی داود: ۹۱۴۔ سنن نسائی: ۷۷۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۵۰۔ مسند احمد: ۶/ ۳۷۔ مسند الحميدی: ۱۷۲۔ من طريق سفيان عن الزهری بهذا الاسناد.

(۹۲۹) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة في ثوب له اعلام، حديث: ۶۳/۵۵۶، سنن ابی داود: ۹۱۵۔ مسند احمد: ۶/ ۴۶۔ من طريق سفيان عن هشام بن عروه هذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

عن أبيه عن عائشة: بهذا.

''امام صاحب ایک اور سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔''

٣٦٥..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت کا بیان

٩٣٠۔ أنا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُو تَوْبَةَ - يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ - ثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، حَدَّثَنِي......

الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، قَالَ: فَكَانَ يُبْطِىءُ بِهِنَّ. فَقَالَ لَهُ عِيْسَى. إِنَّكَ أُمِرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ تَعْمَلُ بِهِنَّ وَتَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ. فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ بِهِنَّ وَإِمَّا أَنْ أَقُوْمَ، فَآمُرَهُمْ بِهِنَّ. قَالَ يَحْيَى: إِنَّكَ إِنْ تَسْبِقْنِي بِهِنَّ أَخَافُ أَنْ أُعَذَّبَ أَوْ يُخْسَفَ بِي. فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ. حَتَّى جَلَسَ النَّاسُ عَلَى الشُّرُفَاتِ، فَوَعَظَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَعْمَلُ بِهِنَّ وَآمُرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ، أُوْلَاهُنَّ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَإِنَّ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ:

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیان کیا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرانے کا حکم دیا تو انہوں نے ان پر عمل کرانے میں تاخیر کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: بے شک آپ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل پیرا کرانے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا یا تو آپ انہیں ان کاموں کا حکم دیں یا پھر میں کھڑے ہو کر انہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے ان کلمات کو مجھ سے پہلے لوگوں تک پہنچایا تو مجھے ڈر ہے کہ میں عذاب میں مبتلا کر دیا جاؤں گا یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، لہٰذا انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا، حتیٰ کہ مسجد بھر گئی، یہاں تک کہ لوگ بلند ٹیلوں پر بیٹھ گئے، تو انہوں نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کی، پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ میں ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ۔ کیونکہ جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک غلام اپنے

(٩٣٠) اسناده صحيح، سنن كبرى نسائى: ٨٨١٥، ١١٢٨٦۔ من طريق معاوية بن سلام بهذا الاسناد، سنن ترمذى، كتاب الادب (الامثال) باب ماجاء فى مثل الصلاة والصيام، حديث: ٢٨٦٣۔ مسند احمد: ٤/ ١٣٠۔ وقد تقدم برقم: ٤٨٣.

هٰـذِهِ دَارِیْ وَعَـمَـلِـیْ فَاعْمَلْ لِیْ وَأَدِّ إِلَیَّ عَـمَـلَكَ، فَجَعَلَ یَعْمَلُ وَیُؤَدِّیْ عَمَلَهُ إِلٰی غَیْـرِ سَیِّدِهِ، فَأَیُّکُمْ یُحِبُّ أَنْ یَکُوْنَ لَهُ عَبْدٌ کَـذٰلِكَ یُـؤَدِّیْ عَمَلَهُ لِغَیْرِ سَیِّدِهِ. وَأَنَّ اللّٰهَ هُـوَ خَـلَقَکُمْ وَرَزَقَکُمْ، فَلَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْـئًـا، وَقَـالَ: إِنَّ الـلّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَکُمْ بِـالـصَّلَاةِ، فَـإِذَا نَـصَبْتُـمْ وُجُوْهَکُمْ فَلَا تَـلْتَـفِتُـوْا، فَـإِنَّ اللّٰهَ یَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْـدِهِ حِیْـنَ یُـصَـلِّیْ لَهُ، فَلَا یَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَـهُ حَتّٰـی یَـکُـوْنَ الْعَبْدُ هُوَ یَنْصَرِفُ. وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهِ.

بہترین مال سونے یا چاندی کے عوض خریدا پھر اسے کہا: یہ میرا گھر اور کاروبار ہے، لہٰذا اب میرے لیے کام کرو اور اپنی کمائی مجھے ادا کرو۔ لہٰذا اس نے کام شروع کر دیا لیکن اپنی کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو ادا کرنا شروع کر دی۔ تو تم میں سے کون شخص ہے جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا بھی ایک ایسا ہی غلام ہو (مگر) وہ اپنی کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کو دے دے۔ (یاد رکھو) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور رزق عطا کیا ہے، تو تم اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک مت بناؤ، اور فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل تمہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ (لہٰذا جب تم (نماز کے لیے) چہرے سیدھے کر لو تو ادھر ادھر مت جھانکو کیونکہ اللہ بھی اپنا چہرہ اقدس اپنے بندے کے لیے متوجہ کرتے ہیں جب وہ اس کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ پھر وہ اپنا چہرہ مبارک اس وقت تک نہیں ہٹاتا جب تک بندہ اپنا چہرہ نہ ہٹا لے۔'' اور پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:...... مکرر ٤٨٣۔

٣٦٢..... بَابُ ذِکْرِ نَقْصِ الصَّلَاةِ بِالْاِلْتِفَاتِ فِیْهَا، وَالدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِیْهَا لَا یُوْجِبُ إِعَادَتَهَا.

نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنے سے نماز (کے اجر وثواب) میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں التفات سے نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا

٩٣١۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِیُّ، ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ۔ یَعْنِی ابْنَ مُوْسٰی۔ عَـنْ شَیْبَانَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِیُّ، نَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ، ثَنَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ، جَمِیْعًا عَنْ أَشْعَثَ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِی الشَّعْثَاءِ ۔ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ قَـالَـتْ: سَـأَلْـتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِلْتِفَاتِ الرَّجُلِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں نمازی کے ادھر ادھر جھانکنے کے بارے میں سوال

(٩٣١) تقدم تخریجه برقم: ٤٨٤.

فِی الصَّلاۃِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ. وَفِی حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ: عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلَاۃِ.

کیا تو آپ نے فرمایا: وہ تو اچکنا ہے جسے شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔ جناب عبیداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز میں التفات کے بارے میں (میں نے سوال کیا)''

فوائد:......مکرر ٤٨٤۔

٣٦٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْحَاقِنِ الصَّلَاۃَ، وَالْاَمْرِ بِبَدْءِ الْغَائِطِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِیْهَا

پیشاب روک کر نماز شروع کرنا منع ہے، نماز شروع کرنے سے پہلے پیشاب و پاخانے سے فارغ ہونے کا حکم ہے

٩٣٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِیٍّ، وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْیَانُ، ح وَثَنَا أَبُوْ کُرَیْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ کُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِیُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ، ح وَثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ، نَا إِسْمَاعِیْلُ - وَهُوَ ابْنُ عُلَیَّةَ -، نَا أَیُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ .... عُرْوَۃَ عَنْ أَبِیْهِ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ کَانَ یَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَجَاءَ وَقَدْ أُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ، فَقَالَ لِیُصَلِّ أَحَدُکُمْ فَإِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاۃُ وَحَضَرَ الْغَائِطُ، فَابْدَؤُوْا بِالْغَائِطِ. هٰذَا حَدِیْثُ أَبِی کُرَیْبٍ، وَمَعْنٰی مَتْنِ أَحَادِیْثِهِمْ سَوَاءٌ.

''عروہ سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کو امامت کراتے تھے، (ایک دن) وہ آئے تو اقامت ہو چکی تھی، تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھا دے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''جب نماز کا وقت ہو جائے اور قضائے حاجت کی ضرورت بھی پیش آ جائے تو پہلے پیشاب پاخانے سے فارغ ہو لیا کرو۔'' یہ ابو کریب کی حدیث ہے، جبکہ تمام راویوں کی احادیث کے متن کا معنی ایک ہی ہے۔''

٣٦٨..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُدَافَعَةِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِی الصَّلٰوۃِ

نماز میں بول و براز کو روکنا منع ہے

٩٣٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَیَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَیَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ وَأَحْمَدُ

(٩٣٢) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی النهی للحاقن ان یصلی، حدیث: ٦١٦ـ مسند الحمیدی: ٨٧٢ـ من طریق سفیان بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ٨٨ـ سنن ترمذی: ١٤٢ـ سنن نسائی: ٨٥٣ـ مسند احمد: ٣/ ٤٨٣ من طریق هشام به.

بْنُ عَبْدَةَ، قَالُوْا، ثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - نَا أَبُوْ حَزْرَةَ - وَهُوَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ - ثَنَا......

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ - قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيْءَ بِطَعَامٍ، فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّيْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُصَلِّيْ صَلَاةً بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ.

''جناب عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے تو کھانا لایا گیا، پس حضرت قاسم نے اٹھ کر نماز شروع کر دی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانے کی موجودگی میں نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس حال میں (نماز پڑھے) کہ پیشاب و پاخانے کو روک رہا ہو۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ پیشاب اور پاخانے کی سخت حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں نماز میں مکمل خشوع و خضوع اور کامل یکسوئی نہیں ہوتی، جو صحت نماز کی شرط ہے، لہٰذا اس ابتلاء کی صورت میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

۲۔ بول و براز کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے اور فرض نماز میں تاخیر مباح ہے۔ خواہ نماز کا اصل وقت فوت ہو جائے۔ یہ چیزیں نماز باجماعت سے پیچھے رہنے اور نماز کے اصل وقت کو ترک کرنے کے جائز عذروں میں سے ہیں۔

۳۔ پیشاب و پاخانہ کی معمولی حاجت صحت نماز کے منافی نہیں ہے۔

۴۔ دوران نماز ان چیزوں سے واسطہ پڑے تو نماز چھوڑ کر ان سے فارغ ہونا مستحب فعل ہے۔

۳۶۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِبَدْءِ الْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ عِنْدَ حُضُوْرِهَا

جب رات کا کھانا سامنے آ جائے تو نماز سے پہلے کھانا کھانے کا حکم ہے

۹۳۴ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالُوْا، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْآخَرُوْنَ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت

---

(۹۳۳) سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب ايصلى الرجل وهو حاقن، حديث: ۸۹- مسند احمد: ٦/ ٤٣، ٥٤- من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة، بحضرة الطعام...... حديث: ٥٦٠.

(۹۳٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهية الصلاة بحضرة الطعام، حديث: ٥٥٧- سنن ترمذی: ۳٥۳- سنن نسائی: ۸٥۲- سنن ابن ماجه: ۹۳۳- مسند احمد: ۲/ ۱۱۰- مسند الحميدی: ۱۱۸۱- من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب اذا حضر الطعام واقيمت الصلاة، حديث: ٦٧٢.

قَالَ: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوْا بِالْعَشَاءِ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ أَيْضًا: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ.

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا حاضر ہو جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔''

۹۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَابْدَؤُوْا بِالْعَشَاءِ. قَالَ: وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا (سامنے) رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو تم پہلے کھانا کھاؤ (اور پھر نماز پڑھو)'' نافع کہتے ہیں: ایک رات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کا کھانا کھایا جبکہ وہ امام کی قراءت سن رہے تھے۔''

۳۷۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِعْجَالِ عَنِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلَاةِ

نماز کا وقت ہو جانے پر سیر ہوئے بغیر کھانے کو جلدی جلدی چھوڑنا منع ہے

۹۳۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى طَعَامٍ فَلَا يُعَجِّلَنَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو وہ جلدی مت کرے حتی کہ اپنی ضرورت و حاجت پوری کرلے، اگرچہ (اس دوران) نماز کھڑی ہو جائے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں، اگر نماز کے وقت کھانا حاضر ہو تو نماز سے قبل کھانا کھانا مستحب فعل ہے، تاکہ انسان کا دل خیالات سے فارغ اور نماز میں یکسو ہو۔ نیز اس دوران کھانے میں عجلت کرنا مکروہ فعل ہے۔

(المغنی لابن قدامه، ۳/ ۱۰۷)

---

(۹۳۵) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب اذا حضرت الصلاة و وضع العشاء حديث: ۹۳۳۔ من طريق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحيح بخارى: ۶۷۳۔ صحيح مسلم: ۵۵۹۔ مسند احمد: ۲/ ۱۰۳۔ سنن ابى داود: ۳۷۵۷۔ سنن ترمذى: ۳۵۴.

(۹۳۶) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب اذا حضر الطعام واقيمت الصلاة، حديث: ۶۷۴۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام، حديث: ۵۵۹۔ من طريق موسى بن عقبه بهذا الاسناد.

۲۔ یہ تخفیف اس شخص کے لیے جس کے سامنے واقعی کھانا حاضر ہے۔ اور جس کے سامنے کھانا نہ رکھا گیا ہو، بلکہ ابھی کھانا تیار ہورہا ہے تو اس کے لیے نماز باجماعت چھوڑنا جائز نہیں۔

۳۔ کھانے کا حاضر ہونا نماز باجماعت ترک کرنے کا شرعی عذر ہے۔ لہٰذا کھانے کی موجودگی کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے لیکن نماز چھوڑنے کے حیلے بہانوں کے لیے ان احادیث کو ڈھال بنانا جائز نہیں ہے۔

۳۷۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرَاءَاةِ بِتَزْيِينِ الصَّلَاةِ وَ تَحْسِينِهَا

دکھلاوے کے لیے نماز کو خوبصورت اور احسن انداز میں ادا کرنا سخت منع ہے

۹۳۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَبَّانَ -، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ جَمِيْعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ.........

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ، فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ، جَاهِدًا لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ.

"حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! مخفی اور پوشیدہ شرک سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مخفی شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھتا ہے تو اپنی نماز کو خوب مزین کرتا ہے، لوگوں کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھتا ہے تو خوب محنت وکوشش (سے نماز ادا) کرتا ہے، تو یہی مخفی و پوشیدہ شرک ہے۔"

۳۷۲..... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ قُبُوْلِ صَلَاةِ الْمُرَائِيْ بِهَا

دکھلاوے کے لیے پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۳۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ: ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: أَنَا خَيْرُ

"حضرت ابو ہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جسے آپ اپنے پروردگار سے بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے

(۹۳۷) حسن، سنن کبری بیهقی: ۷/ ۲۹۰، ۲۹۱۔ من طریق محمود عن جابر رضی اللہ عنہ.

(۹۳۸) مسند احمد: ۲/ ۳۰۱۔ من طریق محمد بن جعفر بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب تحریم الریاء، حدیث: ۲۹۸۵۔ سنن ابن ماجه: ۴۲۰۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۹۵.

الشُّرَكَاءِ ۔ وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً فَأَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِيْ فَأَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ، وَهُوَ لِلَّذِيْ أَشْرَكَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: فَأَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَلْيَلْتَمِسْ ثَوَابَهُ مِنْهُ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ الْعَلَاءِ.

ہیں: ''میں شریکوں سے بہتر ہوں۔'' اور بندار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''میں شریکوں کے شرک سے بے پروا ہوں۔لہٰذا جس شخص نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنایا تو میں اس سے بری ہوں، اور وہ عمل اسی کے لیے ہے جسے اس نے شریک بنایا تھا۔'' جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تو میں اس سے بے زار و لاتعلق ہوں اور اسے اپنا اجر وثواب اسی (شریک) سے مانگنا چاہیے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ اعمال بالخصوص نماز میں ریا کاری کی خاطر اعمال کی خوب آرائش وتزئین نا قابل معافی جرم اور شرک اصغر ہے۔جس کی شدید مزمت کی گئی ہے لہٰذا اعمال بجالاتے وقت فقط اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہونی چاہیے،اس کے سوا عبادات کا اہتمام وانعقاد رائیگاں ہے۔

۲۔ ریا کار کی نماز اور دیگر اعمال شرف قبولیت سے محروم رہتے ہیں اور روز قیامت جب انسان کو اپنے اعمال کی از حد ضرورت ہوگی ریا کار کو بے عمل قرار دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر سخت برہم ہوں گے۔اور جنہیں دکھلاوے کے لیے یہ اعمال بجالاتا تھا، ان سے طلب ثواب کے لیے ان کی طرف زبردستی بھیجا جائے گا، جو اس کے لیے سخت محرومی اور انتہائی ذلت کا مقام ہوگا۔العیاذ باللہ

٣٧٣..... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ
شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی

٩٣٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ إِيَّاسَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ..........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ: عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ الَّذِيْ كَانَ يَسْكُنُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ أَنَّهُ مَكَثَ فِيْ طَلَبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوْا: قَدْ سَارَ إِلَى مَكَّةَ، فَأَتْبَعَهُ فَوَجَدَهُ قَدْ سَارَ إِلَى الطَّائِفِ،

''جناب عروہ بن رویم، ابن دیلمی سے روایت کرتے ہیں جو کہ بیت المقدس میں رہتے تھے، کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی تلاش (اور ان سے ملاقات) کے لیے مدینہ منورہ میں ٹھہرے اور حضرت عبداللہ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے ہیں، وہ ان کے پیچھے

(٩٣٩) اسناده صحيح، الصحيحة: ٧٠٩۔ مسند احمد: ٢/ ١٩٧۔ من طريق محمد بن المهاجر بهذا الاسناد، سنن نسائي، كتاب الاشربة، باب ذكر الرواية المبينة عن صلوات شارب الخمر، حديث: ٥٦٦٧۔ سنن ابن ماجه: ٣٣٧٧۔ سنن الدارمي: ٢٠٩١.

فَأَتْبَعَهُ فَوَجَدَهُ فِي زُرْعَةٍ يَمْشِي مُخَاصِرًا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْقُرَيْشِيُّ يُزَنُّ بِالْخَمْرِ، فَلَمَّا لَقِيتُهُ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَسَلَّمَ عَلَيَّ. قَالَ مَا عَدَا بِكَ الْيَوْمَ وَمِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَرَابَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ، قَالَ: نَعَمْ. فَانْتَزَعَ الْقُرَشِيُّ يَدَهُ ثُمَّ ذَهَبَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي فَيُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً.

گئے تو معلوم ہوا کہ وہ طائف چلے گئے ہیں، تو وہ ان کے پیچھے (طائف) گئے تو انہیں ایک کھیت میں ایک قریشی شخص کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے چلتے ہوئے دیکھا۔ جبکہ قریشی کے بارے میں شرابی ہونے کا گمان کیا جاتا تھا۔ پھر جب میں ان سے ملا تو میں نے انہیں سلام کیا، اور انہوں نے بھی مجھے سلام کیا۔ انہوں نے پوچھا: آج تمہیں کس چیز نے دوڑایا ہے اور کہاں سے آرہے ہو؟ تو میں نے انہیں بتایا (کہ میں مدینہ سے آپ کی ملاقات کے لیے آرہا ہوں) پھر میں نے ان سے پوچھا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شراب پینے کے متعلق کوئی فرمان سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو قریشی اپنا ہاتھ چھڑا کر چلا گیا۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت کا جو شخص بھی شراب پیے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

فوائد :......شراب نوشی انتہائی قبیح جرم اور حرام ہے۔ جسے بطور دوا استعمال کرنا بھی حرام ہے اور شرابی کی تذلیل کی خاطر اسے جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ قرآن وسنت میں شراب نوشی کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے نیز ایک مرتبہ شراب پینے سے چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ تو لوگ ڈھٹائی سے اس قبیح گناہ میں ملوث اور دن رات جام انڈیلتے ہیں ان میں سے اکثر دین سے بے بہرہ ہیں، بالفرض اگر نماز پڑھیں بھی تو قبولیت کے دروازے بند ہیں، لہٰذا ان جیسی احادیث کے بیان کے بعد مزید ہٹ دھرم اور ڈھیٹ ہونے کے بجائے اس قبیح عادت سے جان چھڑانی چاہیے، ارکانِ اسلام پر مضبوطی سے کاربند ہونا چاہیے اور صحت نماز کے خلاف تمام برے اعمال سے نجات حاصل کرنی چاہیے اس میں دنیا وآخرت کی بھلائی اور کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

۳۷۴..... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ الْغَاضِبَةِ لِزَوْجِهَا، وَصَلَاةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ

شوہر کو ناراض کرنے والی عورت اور بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۴۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

(۹۴۰) اسنادہ ضعیف، یہ روایت زہیر بن محمد کی منکر روایات میں سے ہے۔ کما قال الذهبي، الضعيفة: ۱۰۷۵۔ صحيح ابن حبان: ۵۳۳۱۔ معجم اوسط طبرانی (مجمع الزوائد: ۴/ ۳۱۳۔ شعب الایمان للبیهقی: ۸۷۲۷.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً وَلَا يَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ. الْعَبْدُ الْآبِقُ، حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ أَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى، وَالسُّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں: بھگوڑا غلام حتیٰ کہ وہ اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں دے دے (یعنی ان کا فرماں بردار بن جائے) اور وہ عورت جس کا خاوند اس پر ناراض ہو حتیٰ کہ وہ راضی ہو جائے، اور نشے میں مدہوش شخص حتیٰ کہ اسے ہوش آ جائے۔"

۹۴۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَقْدَانِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ..........

عَنْ جَرِيْرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيْهِ.

"حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب غلام فرار ہو جائے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، حتیٰ کہ وہ اپنے آقاؤں کے پاس واپس آ جائے۔"

فوائد:......

۱۔ اس حدیث میں غلام کا آقا کی ملکیت سے بھاگ کر خود مختاری اور آزادی حاصل کرنے کی سخت مذمت ہے اور یہ فعل کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر آزادی حاصل کرنے کے جو جائز ذرائع ہیں وہ استعمال کرنا چاہئیں۔

۲۔ آقا کی فرماں روائی سے بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی، اس سے یہ مقصود نہیں کہ وہ دہرا جرم کرتا ہوا نماز بھی ترک کر دے، اسے نماز بہر حال پڑھنی چاہیے اور جس گناہ کا وہ مرتکب ٹھہرا اس سے تائب ہو جائے۔

۳۷۵...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي النَّوْمِ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کے وقت سوئے رہنے پر سخت وعید کا بیان

۹۴۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيْدِ - وَ مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ أَبِيْ

(۹۴۱) مسند احمد: ۴/ ۳۶۵۔ سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، باب العبد یابق الی ارض الشرك، حدیث: ۴۰۵۴۔ من طریق منصور بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تسمیة العبد الآبق کافرا، حدیث: ۷۰ باختصار

رَجَاءٍ، قَالَ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَحْوَهُ مِنْ كِتَابِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ، ثَنَا يَحْيٰى وَقَرَأَهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِنَا، قَالَ، ثَنَا عَوْفٌ، ثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيًا؟ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ، فَقَالَا لِيْ: انْطَلِقْ انْطَلِقْ. فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيُدَهْدِهُ الْحَجَرَ هَاهُنَا، فَيَتَّبِعُهُ فَيَأْخُذُهُ فِيْمَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتّٰى يُصْبِحَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ كَمَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُوْلٰى، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: قَالَا أَمَّا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَأْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

"حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (صبح کی نماز کے بعد) اپنے صحابہ کرام سے پوچھا کرتے تھے: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ تو جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ اللہ کی مشیت سے آپ کو بیان کر دیتا (اور آپ اس کی تعبیر بتاتے)، ایک صبح آپ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے (خواب میں) آئے اور ان دونوں نے مجھے جگایا اور مجھے کہنے لگے: چلیں چلیں، تو ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جب کہ ایک اور شخص اس کے سر پر بہت بڑا پتھر لیے کھڑا تھا، اچانک وہ اس پتھر کو لے کر اس کی طرف بڑھا اور اس کے سر پر دے مارا، پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر لڑھک گیا۔ وہ اس کے پیچھے گیا، اسے دوبارہ پکڑا اور اس کے واپس آنے تک اس کا سر دوبارہ پہلے کی طرح صحیح سالم ہو چکا تھا۔ پھر وہ دوبارہ اس کے پاس آ کر پہلے کی طرح مارتا ہے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "ان دونوں (فرشتوں) نے کہا: ہم عنقریب آپ کو حقیقت حال بتائیں گے۔ رہا وہ شخص جس کے پاس آپ آئے تھے اس کا سر کچلا جا رہا تھا تو وہ شخص تھا جس نے قرآن سیکھ کر بھلا دیا تھا اور غافل ہو کر فرض نماز سے سویا رہتا تھا۔" پھر بقیہ مکمل حدیث بیان کی۔"

فوائد:......اس حدیث میں مذکورہ بداعمالیوں کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے۔ جن سے حتی الوسع اجتناب لازم ہے۔ نیز فرض نمازوں سے بلا عذر غفلت برتنا نہایت گھناؤنا جرم اور اس کی سخت سزا ہے۔ سو اس غفلت سے نجات حاصل کرنا ہر نمازی پر لازم ہے۔

(٩٤٢) مسند احمد: ٥/ ٨٤۔ سنن کبری نسائی: ١١١٦٢۔ من طریق محمد بن جعفر بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاة الصبح، حدیث: ٧٠٤٧۔ بطوله.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۳۷٦..... بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ، مُرَادُهُ خَاصٌّ.

رکعات کی تعداد کے اعتبار سے سفر میں فرض نماز کا بیان، اس بارے میں ایسی حدیث کا ذکر جس کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

۹٤۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضر میں چار رکعتیں نماز، سفر میں دو رکعت اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔“

۳۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُبَيِّنِ بِأَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ وَمُرَادُهُ خَاصٌّ، أَرَادَ أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبِ

گزشتہ مجمل خبر کو بیان کرنے والی روایت کا بیان کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص ہے، آپ کا مطلب یہ تھا کہ سفر میں مغرب کے سوا بقیہ نمازیں دو رکعت فرض ہیں

۹٤٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فُرِضَ صَلَاةُ السَّفَرِ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابتدائے اسلام میں)

(۹٤۳) تقدم تخريجه برقم: ۳۰٤.

(۹٤٤) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۵.

وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ زِيْدَ فِيْ صَلاةِ الْحَضَرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ ، وَتُرِكَتْ صَلاةُ الْفَجْرِ بِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ ، وَصَلاةُ الْمَغْرِبِ لِأَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ .

سفر اور حضر میں دو دو رکعتیں نماز فرض ہوئی تھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی تو حضر کی نماز میں دو دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا گیا جبکہ نماز فجر کو لمبی قراءت کی وجہ سے دو رکعتیں ہی رہنے دیا گیا اور نماز مغرب کو (تین رکعتیں رکھا گیا) کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔“

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران سفر قصر نماز ادا کرنا واجب ہے۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اکثر علماء سلف اور فقہاء کا مذہب ہے کہ سفر میں نماز قصر کرنا واجب ہے۔ علی، عمر، ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم، عمر بن عبدالعزیز، قتادہ اور حسن بصری بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ نیز امام شوکانی نے اسی موقف کو راجح قرار دیا ہے۔

(نيل الاوطار: ٣/ ٢١٤)

۲۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری بیان کرتے ہیں: سنن نبویہ اور آثار مصطفویہ کے متبعین کے شایان شان ہے کہ وہ سفر میں قصر نماز کا التزام کریں، جیسا کہ نبی ﷺ نے سفر میں ہمیشہ قصر کی ہے۔ (تحفة الاحوذی: ٣/ ٧٣)

٣٧٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُبِيْحُ الشَّيْءَ فِيْ كِتَابِهٖ بِشَرْطٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایک چیز کو اپنی کتاب میں شرط کے ساتھ جائز کرتے ہیں

وَقَدْ يُبِيْحُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ الَّذِيْ أَبَاحَهُ فِي الْكِتَابِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِنَّمَا أَبَاحَ فِيْ كِتَابِهٖ قَصْرَ الصَّلَاةِ إِذَا ضَرَبُوْا فِي الْأَرْضِ عِنْدَ الْخَوْفِ مِنَ الْكُفَّارِ أَنْ يَفْتِنُوْا الْمُسْلِمِيْنَ ، وَقَدْ أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْرَ وَإِنْ لَّمْ يَخَافُوْا أَنْ يَفْتِنَهُمُ الْكُفَّارُ ، مَعَ الدَّلِيْلِ أَنَّ الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ إِبَاحَةٌ لَا حَتْمٌ أَنْ يَقْصُرُوْا الصَّلَاةَ .

اور کبھی اس چیز کو اپنے نبی مکرم ﷺ کی زبانی بغیر شرط کے جائز قرار دے دیتے ہیں جسے اپنی کتاب میں (مشروط) جائز قرار دیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز قصر جائز کی ہے جبکہ مسلمانوں کو سفر کی حالت میں کافروں کا خوف ہو کہ وہ مسلمانوں کو فتنے میں ڈال دیں گے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اسی قصر نماز کو جائز قرار دیا ہے اگرچہ مسلمانوں کو یہ ڈر نہ ہو کہ کافر انہیں فتنہ میں ڈال دیں گے، اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ سفر میں نماز قصر کرنا جائز ہے، ان پر قصر کرنا واجب نہیں ہے۔

٩٤٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيْسَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ح وَقَرَأْتُهُ عَلٰى بُنْدَارٍ أَنَّ يَحْيٰى حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ.........

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ لِلنَّاسِ وَقَصْرِهِمْ لِلصَّلَاةِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ وَقَدْ ذَهَبَ هٰذَا: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ .

''حضرت یعلی بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے لوگوں کے نماز قصر کرنے پر تعجب ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (النساء: ۱۰۱) ''اور اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈال دیں گے تو تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی حرج وگناہ نہیں ہے'' اور اب تو یہ خوف ختم ہو چکا ہے ۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر تمہیں ہوا ہے، اسی لیے میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تھا تو آپ نے فرمایا:''یہ ایک صدقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تم پر بطور رحمت کیا ہے تو تم اس کا صدقہ قبول کرو (اور اس رخصت سے فائدہ اٹھاؤ)۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث بھی سفر میں نماز قصر کے افضل ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ فاقبلوا صدقته، میں امر وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سفر میں نماز قصر کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ اس حدیث کی رو سے بغیر خوف کے بھی سفر میں نماز قصر کرنا جائز ہے، نیز مفضول (جس سے دوسرے کا مقام بلند ہو) بزرگ شخصیت کو ایسا عمل کرتا دیکھے جو اس کے لیے پریشانی کا باعث ہو تو وہ اس بارے سوال کر سکتا ہے۔(شرح النووی: ۵/ ۱۹۵)

۳۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِبْيَانَ عَدَدِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں نماز کی رکعات کی تعداد کا بیان اپنے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے لگایا ہے۔

لَا أَنَّهُ عَزَّ ذِكْرُهُ بَيَّنَ عَدَدَهَا فِي الْكِتَابِ يُوْحٰى مِثْلُهُ مَسْطُوْرٌ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ

(۹۴۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، حديث: ٦٨٦ـ سنن ابی داود: ۱۱۹۹ـ سنن نسائی: ۱٤٣٤ـ سنن ابن ماجه: ۱۰٦٥ـ مسند احمد: ۱/ ۲٥ـ من طرق عن ابن جریج بهذا الاسناد.

أَجْمَلَ اللّٰهُ فَرْضَهُ فِي الْكِتَابِ وَوَلّٰى نَبِيَّهُ تِبْيَانَهُ عَنِ اللّٰهِ بِقَوْلٍ وَفِعْلٍ . قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾.

اللہ تعالیٰ نے ان کی تعداد کو کتاب میں ایسی وحی کے ذریعے بیان نہیں کیا جیسی دو گتوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے۔ اور یہ مسئلہ انہی مسائل میں سے ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجملاً بیان کیا ہے اور اللہ کے نبی نے اللہ کے حکم سے اپنے قول وفعل سے ان کی وضاحت فرمائی ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤) ”اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔“

٩٤٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ۔ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ۔ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا ، فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

”جناب امیہ بن عبداللہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حضر اور خوف کی نماز کا تذکرہ تو قرآن مجید میں پاتے ہیں مگر سفر کی نماز کا ذکر قرآن مجید میں نہیں پاتے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہم کچھ نہیں جانتے تھے، لہٰذا ہم (اب) اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

٩٤٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ سفر کیے ہیں، یہ سب حضرات ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھا

(٩٤٦) اسناده صحيح، سنن نسائی ، كتاب تقصير الصلاة، باب: ١ ـ حديث: ١٤٣٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٠٦٦ ـ مسند احمد: ٢/ ٩٤ ـ من طريق الليث بهذا الاسناد.

(٩٤٧) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الجمعة الصلاة، باب ماجاء فى التقصير فى السفر، حديث: ٥٤٤ ـ من طريق عبدالوهاب بهذا الاسناد.

وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، لاَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا . وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّياً قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا .

کرتے تھے، ان سے پہلے اور بعد میں کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اگر میں نے ان نمازوں سے پہلے یا بعد میں (سفر کی حالت میں نفل یا سنتیں) پڑھنی ہوتیں تو میں یہ نمازیں پوری پڑھتا (اور قصر نہ کرتا)''

٩٤٨۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ۔ دَالٌّ عَلَى أَنَّ لِلْآمِنِ غَيْرِ الْخَائِفِ مَنْ يَفْتِنُهُ الْكُفَّارُ أَنْ يَقْصُرَ الصَّلَاةَ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھی اور ذوالحلیفہ کے مقام پر عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امن وامان کی حالت میں کفار کے فتنے کے ڈر کے بغیر بھی نمازی (سفر میں) نماز قصر کرسکتا ہے۔''

٩٤٩۔ وَكَذٰلِكَ خَبَرُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ أَكْثَرَ مَا كُنَّا وَآمَنَهُ . وَخَبَرُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قُلْتُ: إِنَّا آمِنُوْنَ . ، قَالَ: كَذٰلِكَ سَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَدُلُّ عَلَى أَنَّ لِغَيْرِ الْخَائِفِ قَصْرَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ .

''اور اسی طرح حضرت حارثہ بن وہب کی یہ حدیث بھی اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں (سفر میں) پڑھائیں حالانکہ ہم کثیر تعداد میں اور نہایت امن وامان میں تھے۔'' اور ابوحنظلہ کی حضرت ابن عمر سے روایت میں ہے کہ میں نے کہا: ''بے شک ہم امن و امان کی حالت میں ہیں۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح طریقہ سکھایا ہے۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سفر میں کسی خوف کے بغیر بھی نمازی نماز قصر کرسکتا ہے۔''

فوائد:......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں قصر کے جواز کے لیے خوف ہونا شرط نہیں بلکہ خوف کے سوا سفر پر امن میں بھی نماز قصر جائز ومشروع فعل ہے۔

---

(٩٤٨) صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب يقصر اذا خرج من موضعه، حديث : ١٠٨٩ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب صلاة المسافرين وقصرها، حديث : ٦٩٠ـ سنن ابی داود: ١٢٠٢ ـ سنن ترمذی: ٥٤٦ـ سنن نسائی : ٤٧٠.

(٩٤٩) صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب الصلاة بمنًى، حديث : ١٠٨٣ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب قصير الصلاة بمنى حديث : ٦٩٦ـ سنن ابی داود: ١٩٦٥ ـ سنن ترمذی : ٨٨٢ـ سنن نسائی : ١٤٤٦ ـ وحديث ابن عمر رضی اللہ عنہ مسند احمد: ٢/ ٢٠، ٣١.

۲۔ قرآن کریم کی مثل حدیث نبوی بھی شرعی قوانین کے لیے مستقل سند کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا یہ عقیدہ اور نظریہ باطل ہے کہ جو چیز قرآن میں ہو وہی حجت ہے۔ حدیث ثانوی حیثیت کی حامل ہے۔

۳۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ لِقَبُوْلِ الرُّخْصَةِ الَّتِيْ رَخَّصَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ إِتْيَانَ رُخْصَةِ الَّتِيْ رُخْصَةُ الَّتِيْ رَخَّصَهَا لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے سفر میں قصر نماز پڑھنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان رخصتوں پر عمل پیرا ہونے کو پسند فرماتے ہیں، جو رخصتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو عطا فرمائی ہیں

۹۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِيْ عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُّؤْتٰى رُخْصَةٌ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَةٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ رخصت پر عمل کیے جانے کو پسند کرتے ہیں جس طرح کہ گناہ و نافرمانی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔''

فوائد:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز سفر دو رکعت ہی ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا عمل بھی قصر نماز کی ادائیگی ہی تھا۔

۳۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ الصَّلَاةَ فِي الْمُدُنِ إِذَا قَدِمَهَا، مَا لَمْ يَنْوِ مَقَامًا يُوْجِبُ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ

مسافر کے کسی شہر میں آ کر نماز قصر کرنے کا بیان، جب تک وہ اتنے دن قیام کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو کہ جس میں مکمل نماز پڑھنا واجب ہو جاتا ہے

۹۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ، قَالَ سَمِعْتُ.........

مُوْسٰى يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّيْ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ؟

''جناب موسیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''میں مکہ مکرمہ میں نماز کیسے

(۹۵۰) اسناده صحیح، مسند احمد: ۲/ ۱۰۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۶۰۔ من طریق عمارة بهذا الاسناد.

(۹۵۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة المسافرین وقصرها، حدیث: ۶۸۸۔ من طریق بندار بهذا الاسناد؛ سنن نسائی: ۱۴۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۳۳۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۴۴.

فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ، قَالَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

ادا کروں جبکہ میں نے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ابوالقاسم ﷺ کی سنت کے مطابق دو رکعتیں پڑھو۔'' بندار کہتے ہیں: ''میں نے قتادہ کو سنا، وہ حضرت موسیٰ بن سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔''

٩٥٢۔قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِي دَالٌّ عَلَى أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَعَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ، لِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسَافِرِ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُقِيمِ. قَالَ: يُصَلِّي صَلَاتَهُ. وَلَسْنَا نَحْتَجُّ بِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِيق سُلَيْمٍ إِلَّا أَنَّ خَبَرَ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ دَالٌّ عَلَى خِلَافِ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّيِّمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْمُسَافِرِ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُقِيمِ. قَالَ: إِنْ شَاءَ سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شَاءَ ذَهَبَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ جب مسافر (مقیم) امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اسے مکمل نماز پڑھنی چاہیے۔'' جناب طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مسافر کے بارے میں پوچھا جو مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو انہوں نے فرمایا: ''اسے امام ہی کی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔ (یعنی اگر امام قصر کرے تو وہ بھی قصر کرے، اگر امام مکمل نماز پڑھے تو وہ بھی مکمل نماز پڑھے) ہم لیث بن ابی سلیم کی روایت سے دلیل نہیں لیتے مگر جناب قتادہ کی موسیٰ بن سلمہ سے روایت، سلیمان التیمی کی طاؤس سے روایت کردہ حدیث کے خلاف دلیل ہے کہ وہ مسافر جو مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اگر چاہے تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے اور اگر چاہے تو مکمل ادا کر لے۔''

٩٥٣۔ قَالَ: ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ.

''امام صاحب، بندار کی سند سے سلیمان التیمی کی طاؤس سے روایت بیان کرتے ہیں۔ (جس کے الفاظ اوپر ذکر ہوئے ہیں۔)''

٩٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا شُعْبَةُ.......... عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

''امام شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ

---

(٩٥٣) المحلی لابن حزم: ٥/ ٣٢.

(٩٥٤) اسناده صحيح، سنن كبرى، بيهقي: ٣/ ١٥٧ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى حديث: ١٧/ ٦٩٤ـ بمعناه.

إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَهُ إِمَامٌ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ، فَإِنْ جَمَعَهُ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ.

مکرمہ میں ہوتے تو دو دو رکعتیں نماز پڑھتے ہاں اگر امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو پھر امام کی طرح مکمل نماز پڑھتے، (یعنی) اگر وہ باجماعت امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو امام جیسی نماز پڑھتے۔"

فوائد:......۱۔ مسافر کا مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اس صورت میں مسافر پوری نماز پڑھے گا۔

۲۔ مسافر امام کی اقتداء میں یا تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں مسافر قصر نماز ادا کرے گا۔

۳۔ اگر مقیم امام کے پیچھے مسافر مقتدی دو رکعت گذرنے کے بعد شامل ہو تو مسافر کو آخری دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دینا چاہیے یا پوری نماز پڑھنی چاہیے، اس بارے علماء کا اختلاف ہے، لیکن احادیث الباب کی رو سے یہ راجح معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں پوری نماز پڑھنا ہی مسنون ہے، کیونکہ ان احادیث میں مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ہی پڑھنا سنت نبوی قرار دیا گیا ہے، اس میں اول آخر کی نماز میں شامل ہونے کی وضاحت نہیں ہے۔

۳۸۲..... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ إِذَا أَقَامَ بِالْبَلْدَةِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنْ غَيْرِ إِزْمَاعٍ عَلَى إِقَامَةٍ مَعْلُومَةٍ بِالْبَلْدَةِ عَلَى الْحَاجَةِ

جب مسافر کسی شہر میں اپنی حاجت وضرورت کی وجہ سے پندرہ دن سے زائد غیر معینہ مدت تک بغیر پختہ ارادہ کیے اقامت پذیر رہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہے

۹۵۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ضُرَيْسٍ قَالَا، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. قَالَ ابْنُ ضُرَيْسٍ: عَنْ عَاصِمٍ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ایک سفر کیا تو آپ انیس دن تک اقامت پذیر رہے اور نماز دو رکعتیں پڑھتے رہے۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: لہٰذا ہم بھی انیس دن تک سفر میں دو رکعتیں (نماز قصر) پڑھتے ہیں، اور اگر ہم اس سے زیادہ دن مقیم ہوں تو پھر چار رکعتیں (مکمل نماز) پڑھتے ہیں۔"

(۹۵۵) سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی کم یقصر الصلاة، حدیث: ۵۴۹۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۳۔ من طریق ابی معاویة بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب ماجاء فی التقصیر، حدیث: ۱۰۸۰۔ سنن ابی داود: ۱۲۳۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۷۵۔ من طریق عاصم به.

۳۸۳..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ مَنْ خَالَفَ الْحِجَازِيِّيْنَ فِيْ إِزْمَاعِ الْمُسَافِرِ مَقَامَ أَرْبَعٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ

مسافر چار دن کی اقامت کا پختہ ارادہ کرلے تو وہ قصر کرسکتا ہے، اس مسئلہ میں اہلِ حجاز علماء کے مخالفین کی دلیل کا بیان

۹۵۶۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، ح وَثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، ح وَثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا.........

يَحْيٰى، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ، نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا. فَسَأَلْتُهُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَقَامَ بِهَا عَشْرًا. هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ أَحْمَدُ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُوْلَا: سَأَلْتُ أَنَسًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ أَحْفَظُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَزْمَعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَسْفَارِهِ عَلٰى إِقَامَةِ أَيَّامٍ مَعْلُوْمَةٍ، غَيْرَ هٰذِهِ السَّفَرَةِ الَّتِيْ قَدِمَ فِيْهَا مَكَّةَ لِحَجَّةِ

”جناب یحیٰی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک سفر کیا (اس دوران) ہم دو دو رکعت پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم واپس (مدینہ منورہ) آگئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ مکہ مکرمہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔ یہ دورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: ”آپ ہمیں دو دو رکعت پڑھاتے رہے۔“ جناب احمد اور عمرو بن علی نے حضرت انس سے روایت کیا تو کہا: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔“ دونوں نے یہ نہیں کہا: ”میں نے حضرت انس سے سوال کیا۔“ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں کوئی ایسی حدیث یاد نہیں کہ جس میں یہ ذکر ہو کہ آپ نے اپنے کسی سفر

(۹۵۶) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب ماجاء فی التقصیر، حدیث: ۱۰۸۱۔ من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة المسافرین وقصرها، حدیث: ۶۹۳۔ سنن ابی داود: ۱۲۳۳۔ سنن نسائی: ۱۴۵۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۷۷۔ مسند احمد: ۳/ ۱۸۷.

الْوَدَاعِ ، فَإِنَّهُ قَدِمَهَا مُزْمِعًا عَنِ الْحَجِّ فَقَدِمَ مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ .

میں معین مدت تک اقامت کا پختہ ارادہ کیا ہو، سوائے اس ایک سفر کے جس میں آپ حجۃ الوداع کے لیے مکہ مکرمہ آئے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ حج کا پختہ ارادہ لے کر تشریف لائے، چنانچہ آپ مکہ مکرمہ 4 ذوالحجہ کی صبح کو پہنچے تھے۔"

٩٥٧ـ كَذٰلِكَ ، ثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، قَالَ..........

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَقَدِمَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ خَلاَ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ سَائِرًا فِيْهِ مِنَ الْبَدْءِ الرَّابِعِ إِلَى أَن قَدِمَهَا وَبَعْضُ يَوْمِ الْخَامِسِ مُزْمِعًا عَلَى هٰذِهِ الْإِقَامَةِ عِنْدَ قُدُوْمِهِ مَكَّةَ فَأَقَامَ بَاقِي الرَّابِعِ وَالْخَامِسِ وَالسَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَالثَّامِنِ إِلَى مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ وَهُوَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى .

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 4 ذوالحجہ کی صبح کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ 4 ذوالحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو آپ نے مکہ مکرمہ میں چار دن قیام کیا، سوائے اس وقت کے جو آپ نے 4 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے لیے چلتے ہوئے گزارا اور پانچ تاریخ کا کچھ حصہ جب آپ نے مکہ مکرمہ پہنچ کر اقامت کا پختہ ارادہ کیا۔ چنانچہ آپ نے چار تاریخ کا بقیہ دن، پانچ، چھ، سات اور یوم الترویہ، آٹھ تاریخ کا کچھ حصہ قیام کیا۔ پھر آپ یوم الترویہ (آٹھ تاریخ) کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہو گئے اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔"

٩٥٨ـ كَذٰلِكَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ..........

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ : قَالَ ، سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، قُلْتُ : أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ

"جناب عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: مجھے ایسی چیز

(٩٥٧) صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب بعث علي ابن ابي طالب وخالد بن الوليد...... حديث: ٤٣٥٣ـ تعليقا عن محمد بن بكر بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢١٦ـ سنن ابي داود: ١٧٨٧ـ سنن نسائي: ٢٨٧٥ـ سنن ابن ماجه: ١٠٧٤ـ مسند احمد: ٣/ ٣١٧ـ مسند الحميدي: ١٢٩٣ـ من طريق ابن جريج به.

(٩٥٨) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من صلى العصر يوم النفر بالابطح، حديث: ١٧٦٣ـ عن ابي موسى محمد بن المثنى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، حديث: ١٣٠٩ـ سنن ابي داود: ١٩١٢ـ سنن ترمذي: ٩٦٢ـ سنن نسائي: ٣٠٠٠ـ مسند احمد: ٣/ ١٠٠.

عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قُلْتُ، فَأَقَامَ ﷺ بَقِيَّةَ أَيَّامِ التَّرْوِيَةِ بِمِنٰى وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ ثُمَّ غَدَاةَ عَرَفَةَ، فَسَارَ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِهِ ثُمَّ سَارَ إِلَى الْمَوْقِفِ، فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ دَفَعَ حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَبَاتَ فِيْهَا حَتّٰى أَصْبَحَ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَسَارَ وَرَجَعَ إِلَى مِنٰى، فَأَقَامَ بَقِيَّةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَوْمَيْنِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَبَعْضِ الثَّالِثِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِمِعْنٰى فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ [مِنْ يَوْمِ الثَّالِثِ] مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ رَمَى الْجِمَارَ الثَّلَاثَ وَرَجَعَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ مِنْ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ثُمَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، فَهٰذِهٖ تَمَامُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ جَمِيْعُ مَا أَقَامَ بِمَكَّةَ وَمِنٰى وَالْمَرَّتَيْنِ بِعَرَفَاتٍ، فَجَعَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُلَّ هٰذِهٖ إِقَامَةً بِمَكَّةَ، وَلَيْسَ مِنٰى وَلَا عَرَفَاتٌ مِنْ مَكَّةَ بَلْ هُمَا خَارِجَانِ مِنْ مَكَّةَ. وَعَرَفَاتٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ أَيْضاً. فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَا هُوَ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ مِنْ مَكَّةَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ ذَكَرَ مَكَّةَ وَتَحْرِيْمَهَا: إِنَّ اللّٰهَ

بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی ہو، آپ نے یوم الترویہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ”منیٰ میں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ یوم الترویہ کا باقی دن اور عرفہ کی رات منیٰ ہی میں قیام پذیر رہے، پھر عرفہ کی صبح آپ عرفات کے موقف (ٹھہرنے کی جگہ) کی طرف چل پڑے اور (وہاں جاکر) ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر آپ موقف کی طرف گئے اور سورج غروب ہونے تک موقف میں کھڑے (دعائیں مانگتے اور ذکر کرتے) رہے۔ پھر آپ وہاں سے روانہ ہوکر واپس مزدلفہ پہنچے تو مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں اور رات مزدلفہ ہی میں آرام کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھی اور پھر وہاں سے کوچ کیا اور واپس منیٰ پہنچ گئے، لہٰذا وہاں یوم النحر (قربانی کے دن) کا باقی حصہ ایام تشریق کے مکمل دو دن اور ایام تشریق کے تیسرے دن کا بعض حصہ منیٰ میں قیام کیا، پھر جب ایام تشریق میں سورج ڈھل گیا تو آپ جمرات کو کنکریاں مارتے، اور مکہ مکرمہ واپس تشریف لے آئے، چنانچہ ایام تشریق کے آخری دن ظہر اور عصر کی نمازیں مکہ مکرمہ میں ادا کیں، پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں وہیں ادا کیں پھر وادی محصب میں کچھ دیر آرام فرمایا۔“ اس طرح یہ کل دس دن ہوئے جو آپ نے مکہ مکرمہ، منیٰ میں دوبار اور عرفات میں قیام کیا۔ جبکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سب دنوں کو مکہ مکرمہ میں اقامت قرار دے دیا۔ حالانکہ منیٰ اور عرفات مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ دونوں مکہ مکرمہ سے باہر اور الگ ہیں اور عرفات تو حدود حرم سے بھی باہر ہے تو جو علاقہ حدود حرم سے باہر ہو وہ مکہ مکرمہ میں کیسے شمار ہوسکتا

حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَلَوْ كَانَتْ عَرَفَاتٌ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَحِلَّ أَنْ يُصَادَ بِعَرَفَاتٍ صَيْدٌ وَلَا يُعْضَدُ بِهَا شَجَرٌ، وَلَا يُخْتَلَا بِهَا خَلَاءٌ، وَفِي إِجْمَاعِ أَهْلِ الصَّلَاةِ عَلَى أَنَّ عَرَفَاتٍ خَارِجَةٌ مِنَ الْحَرَمِ، مَابَانَ وَثَبَتَ أَنَّمَا لَيْسَتْ مِنْ مَكَّةَ وَإِنَّ مَا كَانَ اسْمُ مَكَّةَ يَقَعُ عَلَى جَمِيعِ الْحَرَمِ فَعَرَفَاتٌ خَارِجَةٌ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا خَارِجَةٌ مِنَ الْحَرَمِ وَمِنًى بَايِنٌ مِنْ بِنَاءِ مَكَّةَ وَعِمْرَانِهَا، قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ اسْمُ مَكَّةَ يَقَعُ عَلَى جَمِيعِ الْحَرَمِ فَمِنًى دَاخِلٌ فِي الْحَرَمِ. وَأَحْسِبُ خَبَرَ عَائِشَةَ دَالًّا عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ وَرَاءِ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ لَيْسَ مِنْ مَكَّةَ، وَكَذٰلِكَ خَبَرُ ابْنُ عُمَرَ.

ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ اور اس کی حرمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن ہی سے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دے دیا تھا۔ لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دیے جانے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے، اس کے شکار کو نہ ڈرایا جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کی گھاس اور جڑی بوٹیاں نہ کاٹی جائیں۔ چناچہ اگر عرفات مکہ مکرمہ میں شامل ہوتا تو عرفات میں شکاری کے لیے شکار کرنا حلال نہ ہوتا اور اس کے درخت نہ کاٹے جاتے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جاسکتی۔ اور اہل اسلام کا اجماع ہے کہ عرفات حدود حرم سے باہر ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل اور وضاحت ہے کہ عرفات مکہ مکرمہ میں شامل نہیں ہے اگر چہ مکہ مکرمہ کا اطلاق تمام حدود حرم پر ہوتا ہے مگر عرفات اس میں داخل نہیں کیونکہ وہ حدود حرم سے باہر ہے اور منیٰ مکہ مکرمہ کی آبادی اور عمارات سے الگ تھلگ ہے، یہ ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ کا اطلاق سارے حرم پر ہوتا ہو اس لیے منیٰ بھی حرم میں داخل ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو علاقہ مکہ مکرمہ کی متصل عمارات کے پیچھے ہے وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہے، اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے۔''

٩٥٩۔ أَمَّا خَبَرُ عَائِشَةَ فَإِنَّ أَبَا مُوْسَى وَ عَبْدَ الْجَبَّارِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ..........

(٩٥٩) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من اين يخرج من مكة، حديث: ١٥٧٧۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحبابه دخول مكة من الثنية العليا، حديث: ١٢٥٨۔ سنن ابی داود: ١٨٦٩۔ سنن ترمذی: ٨٥٣۔ من طريق ابی موسى محمد بن المثنى بهذا الاسناد، مسند احمد: ٦/ ٤٠۔

عَـائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو اس کے بالائی حصے سے داخل ہوتے اور (جب باہر نکلتے تو) زیریں حصے سے نکلتے۔''

۹۶۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ کے بالائی حصے کدا کی طرف سے داخل ہوئے۔'' حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت عروہ رضی اللہ عنہ دونوں حصوں (بالائی اور زیریں) سے داخل ہو جاتے تھے، اور میرے والد بزرگوار اکثر و بیشتر کدا کی جانب سے داخل ہوتے تھے۔''

۹۶۱۔ فَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّ بُنْدَارَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيٰى نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي عِنْدَ الْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا دَالٌّ عَلٰى أَنَّ الثَّنِيَّةَ لَيْسَتْ مِنْ مَكَّةَ وَالثَّنِيَّةُ مِنَ الْحَرَمِ وَوَرَاءَهَا أَيْضًا مِنَ الْحَرَمِ وَكَذَا مِنَ الْحَرَمِ وَمَا وَرَائَهَا أَيْضًا مِنَ الْحَرَمِ إِلَى الْعَلَامَاتِ الَّتِي أُعْلِمَتْ بَيْنَ الْحَرَمِ وَبَيْنَ الْحِلِّ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُّقَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء کے پاس واقع ثنیہ علیا سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ثنیہ سفلیٰ سے باہر نکلے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمانا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ علیا سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ثنیہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہے۔ حالانکہ ثنیہ اور اس کے بعد والا علاقہ مکہ مکرمہ میں داخل ہے۔ اور کداء اور اس کے بعد والا علاقہ بھی ان علامات تک حرم میں داخل ہے جو علامات حرم اور حل کے حدود ظاہر کرنے کے لیے لگائی گئی ہیں۔ یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مکہ سے داخل

---

(۹۶۰) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، حدیث: ۲۲۵/ ۱۲۵۸ عن ابی کریب به، صحیح بخاری: ۱۵۷۸۔ سنن ابی داود: ۱۸۶۸۔ من طریق ابی اسامة به.

(۹۶۱) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من این یخرج من مكة، حدیث: ۱۵۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، حدیث: ۱۲۵۷۔ سنن ابی داود: ۱۸۶۶۔ سنن نسائی: ۲۸۶۸۔ من طریق یحیی بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۲۹۴۰.

مِنْ مَكَّةَ فَلَوْ كَانَتِ الثَّنِيَّةُ مِنْ مَكَّةَ وَكَدَا مِنْ مَكَّةَ لَمَا جَازَ أَنْ يُقَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ وَمِنْ كَدَا وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُحْتَجَّ بِأَنَّ جَمِيعَ الْحَرَمِ مِنْ مَكَّةَ لِقَوْلِهِ ﷺ أَنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَجَمِيعُ الْحَرَمِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ مَكَّةَ إِلَّا أَنَّ الْمُتَعَارِفَ عِنْدَ النَّاسِ أَنَّ مَكَّةَ مَوْضِعُ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ يَقُولُ الْقَائِلُ خَرَجَ فُلَانٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى مِنًى وَرَجَعَ مِنْ مِنًى إِلَى مَكَّةَ وَإِذَا تَدَبَّرْتَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَاسِكِ وَجَدتَّ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ كَثِيرًا فِي الْأَخْبَارِ فَأَمَّا عَرَفَةُ وَمَا وَرَاءَ الْحَرَمِ فَلَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَكَّةَ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَرَ مِنْ مِنًى يَوْمَ الثَّالِثِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ہوئے؟ چنانچہ اگر ثنیہ اور کدا مکہ کا حصہ ہوتے تو ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ نبی علیہ السلام مکہ میں ثنیہ اور کدا سے داخل ہوئے۔ یہ ممکن ہے کہ دلیل دی جائے کہ سارا حرم مکہ مکرمہ میں داخل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ''بے شک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے دن ہی حرام قرار دے دیا تھا۔'' لہٰذا سارے حرم پر اسم مکہ کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ البتہ لوگوں کے ہاں معروف یہ ہے کہ مکہ مکرمہ وہ آبادی ہے جس کی عمارات ایک دوسری سے متصل ہیں۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے: فلاں شخص مکہ سے منیٰ گیا اور منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آیا اور جب تم حج کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر غور وفکر کرو گے تو تمہیں اس معنی میں بہت ساری احادیث مل جائیں گی۔ لیکن عرفات اور حرم کے بعد والے علاقے تو بغیر کسی شک وشبہ کے مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ ایام تشریق کے تیسرے روز منیٰ سے روانہ ہو گئے تھے۔ (تو وہ درج ذیل حدیث نمبر ۹۶۲ ہے۔)''

۹۶۲۔ أَنَّ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا' قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ أَخْبَرَهُ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ خَرَجَ ﷺ مِنْ لَيْلَتِهِ تِلْكَ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الْمَدِينَةِ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں (مکہ مکرمہ میں) پڑھیں، پھر وادی محصب میں کچھ دیر سوئے، پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ آئے اور اس کا طواف کیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''پھر نبی اکرم ﷺ اسی رات مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔''

(۹۶۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، حدیث: ۱۷۵۶، سنن کبری نسائی: ۴۱۹۰۔ من طریق ابن وھب بھذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ۳۸۷۳.

٩٦٣ ـ اَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ كَذٰلِكَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ نَا أَفْلَحُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَتْ بَعْضَ صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ فَأَذِنَ بِالرَّحِيْلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكِبَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَلَمْ نَسْمَعْ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ يَجْعَلُ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فِي الْمُدُنِ مِنَ الْمُدُنِ وَإِنْ كَانَ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ وَمِنْ أَرَاضِيهَا الْمَنْسُوْبَةِ إِلَى تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ لَا نَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا أَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَدِيْنَةٍ يُرِيْدُ سَفَرًا فَخَرَجَ مِنَ الْبُنْيَانِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ وَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُوْنَ الَّتِيْ وَرَاءَ الْبِنَاءِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ وَكَذٰلِكَ لَا أَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا أَنَّهُ إِذَا رَجَعَ يُرِيْدُ بَلْدَةً فَدَخَلَ بَعْضَ أَرَاضِي بَلْدَةٍ وَلَمْ يَدْخُلِ الْبِنَاءَ وَكَانَ خَارِجًا مِنْ حَدِّ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَدْخُلْ مَوْضِعَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَلَا أَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا أَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ مَنْ قَدْ أَقَامَ بِهَا قَاصِدًا سَفَرًا يَقْصُرُ فِيْهِ الصَّلَاةَ فَفَارَقَ مَنَازِلَ مَكَّةَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کچھ کیفیت بیان کی اور فرمایا: ''آپ نے اپنے صحابہ کرام کو روانگی کا حکم دیا تو لوگ روانہ ہونے شروع ہو گئے، آپ (روانگی کے وقت) صبح کی نماز کے وقت بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو اس کا طواف کیا، پھر آپ (بیت اللہ سے) باہر تشریف لائے، پھر آپ سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم نے کسی فقیہ عالم دین کے بارے میں نہیں سنا کہ اس نے کسی شہر کی باہم متصل آبادی اور عمارات کے بعد والے علاقے کو اسی شہر کا حصہ قرار دیا ہو، اگرچہ آبادی کے بعد والا علاقہ اسی شہر کی حدود سے اور اس شہر کی طرف منسوب زمینوں میں سے ہو۔ ہمارے علم میں نہیں کہ علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف ہو کہ جو شخص سفر کے ارادے سے شہر سے نکل جائے، اور وہ باہم متصل آبادی اور عمارات سے باہر چلا جائے تو وہ نماز قصر کر سکتا ہے اگرچہ آبادی کے بعد والی زمینیں اسی شہر کی حدود میں ہوں۔ اسی طرح ہمارے علم میں علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب وہ شخص واپس کسی شہر میں آنا چاہے اور وہ اس شہر کی بعض زمینوں میں داخل ہو جائے اور آبادی میں داخل نہ ہوا ہو اور وہ ابھی باہم متصل آبادی کی حدود سے باہر ہو تو وہ قصر کر سکتا ہے جب تک کہ آپس میں ملی ہوئی آبادی میں داخل نہ ہو جائے اور مجھے اس بارے میں بھی علمائے کرام کا اختلاف معلوم نہیں ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ سے سفر کی نیت سے نکل گیا، وہ مکہ کا رہائشی ہو یا جو وہاں عارضی مقیم تھا وہ مکہ (کی حدود

وَجَعَلَ جَمِيْعَ بِنَائِهَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَإِنْ كَانَ بَعْدُ فِي الْحَرَمِ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ فِيْ حَجَّتِهِ فَخَرَجَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَدْ فَارَقَ جَمِيْعَ بِنَاءِ مَكَّةَ وَسَارَ إِلَى مِنًى وَلَيْسَ مِنًى مِنَ الْمَدِيْنَةِ الَّتِيْ هِيَ مَدِيْنَةُ مَكَّةَ فَغَيْرُ جَائِزٍ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ إِذَا خَرَجَ الْمَرْءُ مِنْ مَدِيْنَةٍ لَوْ أَرَادَ سَفَرًا بِخُرُوْجِهِ مِنْهَا جَازَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ أَنْ يُقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بِنَائِهَا هُوَ فِي الْبَلْدَةِ إِذْ لَوْ كَانَ فِي الْبَلْدَةِ لَمْ يَجُزْ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهَا فَالصَّحِيْحُ عَلٰى مَعْنَى الْفِقْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُقِمْ بِمَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ كَوَامِلَ يَوْمَ الْخَامِسِ وَالسَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَبَعْضَ يَوْمِ الرَّابِعِ دُوْنَ لَيْلِهِ وَلَيْلَةَ الثَّامِنَةِ وَبَعْضَ يَوْمِ الثَّامِنِ فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ إِزْمَاعٌ عَلٰى مَقَامِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ بِلَيَالِيْهَا فِيْ بَلْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ إِذَا تَدَبَّرْتَهُ بِخِلَافِ قَوْلِ الْحِجَازِيِّيْنَ فِيْمَنْ أَزْمَعَ مَقَامَ أَرْبَعٍ أَنَّهُ يُتِمُّ الصَّلَاةَ لِأَنَّ مُخَالِفِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ أَنَّ مَنْ أَزْمَعَ مَقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فِيْ مَدِيْنَةٍ وَأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ خَارِجًا مِنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ أَرَاضِيْهَا الَّتِيْ هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى قَدْرِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَمِنًى فِيْ مَرَّتَيْنِ لَا فِيْ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَيَوْمًا

میں) نماز قصر کر سکتا ہے۔ جب اس نے مکہ مکرمہ کی منازل کو چھوڑ دیا، اور ساری آبادی اپنے پیچھے چھوڑ دی، اگرچہ وہ حدود حرم میں دور نکل جائے تو وہ نماز قصر کر سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ جب اپنے حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ یوم الترویہ کو مکہ مکرمہ سے نکل گئے۔ آپ نے مکہ مکرمہ کی تمام آبادی کو چھوڑ دیا اور منیٰ روانہ ہو گئے، جبکہ منیٰ مکہ مکرمہ شہر میں داخل نہیں ہے۔ لہٰذا فقہی نقطہ نظر سے یہ درست نہیں ہے کہ جو شخص سفر کی نیت وارادے سے شہر سے نکل گیا اور اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز تھا، اسے کہا جائے: ''جب وہ شہر کی آبادی سے نکل گیا کہ وہ ابھی شہر ہی میں ہے۔'' کیونکہ اگر وہ ابھی تک شہر ہی میں ہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا درست نہیں ہے حتیٰ کہ وہ شہر سے نکل جائے۔ لہٰذا فقہی رو سے یہی بات صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں صرف تین دن رات مکمل قیام پذیر رہے، پانچ، چھ اور سات تاریخ کو۔ چار تاریخ کا کچھ حصہ سوائے اس کی رات کے اور آٹھویں تاریخ کی رات اور اس کے دن کا کچھ حصہ، لہٰذا وہاں کسی ایک شہر میں چار دن رات کے قیام کا پختہ ارادہ نہیں تھا۔ اس لیے یہ روایت، جب تم غور وفکر کرو، تو اہل حجاز کے اس قول کے مخالف نہیں ہے کہ جو شخص کسی ایک مقام پر چار دن رہنے کا پختہ ارادہ کرلے وہ نماز مکمل پڑھے۔ کیونکہ ان کے مخالفین کہتے ہیں: '' جس شخص نے کسی شہر میں دس دن کے قیام کا پختہ ارادہ کر لیا، اور چار دن اس شہر سے باہر اس شہر کی ایسی زمینوں میں رہنے کا ارادہ کیا جو شہر سے مکہ مکرمہ اور منیٰ جیسی دوہری مسافت کے برابر ہو، اکہری نہ ہو۔ اور ایک رات اور دن کسی تیسری جگہ پر گزارے جو منی سے عرفات جتنی مسافت پر ہو تو وہ نماز قصر

وَلَيْلَةً فِي مَوْضِعٍ ثَالِثٍ مَا بَيْنَ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ كَانَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ هٰذَا عِنْدَهُمْ إِزْمَاعًا عَلَى مَقَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ عَلَى مَا زَعَمُوْا أَنَّ مَنْ أَزْمَعَ مَقَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَجَبَ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ.

کر سکتا ہے اور یہ ان کے نزدیک ایک مقام پر پندرہ دن کے قیام کا پختہ ارادہ نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک جس شخص نے پندرہ دن ٹھہرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اس پر مکمل نماز ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔''

فوائد :......۱۔ مصنف نے ان احادیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ غیر مقیم مسافر زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک رہنے کا قصد کر سکتا ہے اور کسی جگہ تین دن اور تین رات کی اقامت سے ٹھہرنے والا اتنے دن قصر کرے گا اور اس سے زیادہ دن اقامت کا ارادہ ہو تو وہ پوری نماز پڑھے گا، مالک اور شافعی کا بھی یہی موقف ہے کہ چار دن اقامت کی نیت کرنے والا مسافر پوری نماز پڑھے گا۔ اس سے کم مدت اقامت کا ارادہ رکھنے والا قصر کرے گا اور ابوحنیفہ کہتے ہیں پندرہ دن اقامت کی نیت رکھنے والا مسافر پوری نماز پڑھے اور اس سے کم مدت کی اقامت کا ارادہ رکھنے والا قصر نماز ادا کرے۔

(فقه السنة: ١/ ٢٧٢)

۲۔ مسافر جب تک مسافر ہو قصر کرے گا۔ اور جب وہ کسی کام کی غرض سے کہیں اقامت کرے تب بھی قصر کرے گا کیونکہ وہ مسافر ہی متصور ہوگا۔ خواہ وہ کئی سال اقامت کرے، لیکن مسافر اگر معینہ مدت کی اقامت کی نیت کرے تو قصر نماز ادا کرے یا پوری نماز پڑھے گا؟ اس بارے میں ابن قیم رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ اقامت طویل ہو یا مختصر بشرطیکہ وہ اقامت گاہ کو سکونت کا درجہ نہ دے تو وہ نماز قصر ہی کرے گا اور جب کسی جگہ کو مسافر رہائش و سکونت ٹھہرائے تو وہ مقیم بن جائے گا۔ اس صورت میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔

(فقه السنة ١/ ٢٧٠)

۳۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسافر تردد و عدم تردد کی حالت میں نماز قصر ہی ادا کرے گا کیونکہ تردد و عدم تردد میں امتیاز کی کوئی واضح نص موجود نہیں، نبی ﷺ نے سفر میں ہمیشہ قصر نماز کا اہتمام کیا، نیز کوئی آیت، حدیث، اکثر اور اجماع اس بات کی دلیل نہیں کہ معین مدت کی اقامت کا ارادہ ہو تو مسافر پوری نماز پڑھے اور حالت تردد میں ہو تو قصر کرے۔ لہٰذا راجح موقف یہی ہے کہ مسافر جب تک مسافر رہے اور اس کی سفری ضروریات پوری نہ ہوں وہ قصر کر سکتا ہے۔

---

(٩٦٣) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ ﴿الحج اشهر معلومات﴾، حديث: ١٥٦٠۔ سنن ابی داود: ٢٠٠٦۔ من طريق بندار، محمد بن بشار بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢٣/ ١٢١١۔ مسند احمد: ٦/ ٢٠٦۔

۳۸۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي مَعْنَاهُ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يُحْسِنْ صَنَاعَةَ الْفِقْهِ، فَتَأَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرَ عَلٰى ظَاهِرِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْجَمْعَ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا أَنْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّفَرَ

سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرنے کی رخصت کا بیان، اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے معنی سمجھنے میں بعض غیر فقیہ اشخاص سے غلطی ہوگئی ہے، لہٰذا اس نے اس کے ظاہری معنی کے اعتبار سے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مغرب وعشاء کی نمازوں کو صرف اس وقت جمع کرنا جائز ہے جب مسافر کو سفر میں جلدی ہو

٩٦٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ نَا..........

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَوْدًا وَبَدْءًا لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

''امام سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری کو دہرائی اور درس حدیث کی ابتداء کرتے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میں سو بار بھی قسم اٹھانا چاہوں تو اٹھا سکتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت سالم سے سنی ہے اور وہ اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر لیتے۔'' "

٩٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کر لیتے۔'' جناب یحییٰ نے ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کی بجائے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔''

(٩٦٥) انظر الحديث السابق.

٣٨٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ لَّمْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّيْرُ.

ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنے کی رخصت کا بیان، اگرچہ مسافر کو سفر کی جلدی نہ ہو

٩٦٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ نَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ثَنَا..........

أَبُوْ الطُّفَيْلِ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرَةٍ سَافَرَهَا وَذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحَرِّجَ أُمَّتَهُ.

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے سفر میں نمازیں جمع کر کے ادا کیں، لہٰذا آپ نے نماز ظہر اور عصر، نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔ (جناب ابوالطفیل) کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "آپ اپنی امت کو تنگی اور مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔"

٩٦٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بِمِثْلِ ذٰلِكَ

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت مروی ہے۔"

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مقدم و موخر کر کے ایک نماز کے وقت میں دونوں نمازیں جمع کرنا جائز ہے۔ خواہ سفر میں جلدی مقصود ہو یا نہ ہو۔

٢۔ اکثر اہل علم مثلاً سعید بن زید، سعد، اسامہ، معاذ بن جبل، ابو موسیٰ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین اس جواز کے قائل ہیں اور طاؤس، مجاہد، عکرمہ، مالک، ثوری، شافعی، اسحٰق ابو ثور اور ابن منذر سے بھی یہی قول منقول ہے۔ لیکن حسن بصری، ابن سیرین اور اصحاب الرائے کا موقف ہے کہ نمازوں کو جمع کرنا عرفہ کے دن عرفہ میں اور مزدلفہ میں

---

(٩٦٦) مسند احمد: ٥/ ٢٣٩ من طريق عبدالرحمن بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث: ٥٣/ ٧٠٦۔ سنن ابی داود: ١٢٠٦۔ سنن نسائی: ٥٨٨۔ سنن ابن ماجه: ١٠٧٠.

(٩٦٧) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث: ٥١/ ٧٠٥۔ مؤطا امام مالك: ١/ ١٤٤۔ صحيح ابن حبان: ١٥٩٤.

مزدلفہ کی رات ہی جائز ہے۔ اس بارے جمہور علماء کا قول راجح ہے کیونکہ احادیث الباب ان کے موقف کی قوی دلیل ہیں۔ (المغنی لابن قدامہ: ٤/ ٥٥)

٣٨٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ نَازِلًا فِي الْمَنْزِلِ غَيْرَ سَائِرٍ وَقْتَ الصَّلَاتَيْنِ.

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان

اگرچہ مسافر ان دو نمازوں کے وقت کسی قیام گاہ میں ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو

٩٦٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ............

مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْا حَتّٰى يُضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسُّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ قَالَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبُضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا فَقَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ غَرَفُوْا مِنَ الْعَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تبوک والے سال (غزوہ تبوک کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلے تو رسول اللہ ﷺ (دوران سفر) ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھتے تھے۔ ایک دن آپ نے نماز مؤخر کی پھر آپ (خیمے سے) باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر آپ (خیمے کے) اندر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے، ان شاء اللہ، اور تم وہاں چاشت کے وقت ہی پہنچ سکو گے۔ تو جو شخص چشمے پر پہنچ جائے وہ میرے پہنچنے تک اس میں سے پانی بالکل نہ لے۔ کہتے ہیں: ''جب ہم چشمے پر پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے جبکہ چشمہ ایک تسمے کی طرح بالکل تھوڑا تھوڑا چل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا: ''کیا تم نے چشمے سے کچھ پانی لیا ہے؟ تو دونوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے خوب سخت سست کہا۔ پھر

(٩٦٨) موطا امام مالك: ١/ ١٤٣، ١٤٤۔ وقد تقدم برقم: ٩٦٦۔ الصحيحة: ١٢١٠۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيْرٍ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرٰى مَا هُنَّ قَدْ مُلِيَ جِنَانًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ مَا بَانَ وَ ثَبَتَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ، وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ، وَ هُوَ نَازِلٌ فِيْ سَفَرِهِ غَيْرُ سَائِرٍ وَقْتَ جَمْعِهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ . لِأَنَّ قَوْلَهُ: أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعاً، ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعاً، تَبَيَّنَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاكِباً سَائِرًا فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ اللَّذَيْنِ جَمَعَ فِيْهِمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ وَبَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ . وَ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، لَيْسَ بِخِلَافِ هٰذَا الْخَبَرِ، لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا حِيْنَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، فَأَخْبَرَ بِمَا رَأٰى مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ رَأٰى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَ هُوَ نَازِلٌ فِي الْمَنْزِلِ غَيْرُ سَائِرٍ، فَخَبَّرَ بِمَا رَأٰى النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ . فَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّيْرُ جَائِزٌ كَانَ فِعْلُهُ ﷺ ، وَ كَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهُ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ كَانَ

صحابہ کرام نے چشمے سے اپنے ہاتھوں کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی چلوؤں میں لیا حتی کہ تھوڑا سا پانی جمع ہوگیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پانی سے اپنا چہرہ اور دست مبارک دھوئے، پھر اس پانی کو چشمے میں ڈال دیا تو چشمہ جاری ہوگیا اور بھر پور پانی بہنے لگا۔ پس لوگوں نے خوب سیر ہوکر پانی پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ! اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم اس علاقے کو باغات (اور آبادی) سے بھر پور دیکھو گے۔“ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوگیا اور ثابت ہوگیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی ہیں حالانکہ آپ اپنے سفر میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور دونوں نمازوں کو جمع کرتے وقت سفر جاری نہیں تھا۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا: ”آپ نے ایک دن نماز مؤخر کی، پھر آپ باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر آپ (خیمے میں) داخل ہوگئے، پھر آپ باہر تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔“ اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ ان دو اوقات میں سوار ہوکر چل نہیں رہے تھے جن میں آپ نے مغرب وعشاء اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائی تھیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث کہ: ”نبی کریم ﷺ کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو دو نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کو دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کو سفر میں جلدی تھی تو انہوں نے جیسے نبی کریم ﷺ کو عمل کرتے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا۔ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دو نمازیں جمع کر کے پڑھتے

نَازِلاً لَمْ يَجِدَّ بِهِ السَّيْرُ، كَمَا فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا غَيْرُ جَائِزٍ إِذَا لَمْ يَجِدَّ بِهِ السَّيْرُ، لَا أَثَرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَلَا مُخْبِرًا عَنْ نَفْسِهِ.

ہوئے دیکھا جبکہ آپ ایک قیام گاہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور سفر نہیں کر رہے تھے، تو انہوں نے جیسے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا، ویسے ہی اس کی خبر دے دی۔ لہٰذا جب مسافر کو جلدی ہو تو دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا۔ اسی طرح اس کے لیے کسی منزل پر قیام کے دوران سفر کی جلدی کے بغیر بھی دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا ہے۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ نہیں کہا کہ جب مسافر کو سفر میں جلدی نہ ہو تو اس کے لیے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے انہوں نے یہ بات نہ تو نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے اور نہ اپنی طرف سے کہی ہے۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سفر میں نمازوں میں مطلق جمع جائز ہے۔ اور دوران سفر مسافر کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں تب وہ مسافر ہیں اور پڑاؤ کی حالت میں بھی نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔

۳۸۷..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْعِشَاءِ

نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں اور نماز مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت میں جمع کرنے کا بیان

۹۶۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ..........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَعْنِي: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلٰى أَوَّلِ وَقْتِ

'' جناب ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے علی بن حسین کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب دن کے وقت جلدی سفر کرنا ہوتا تو آپ نماز ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے، اور جب آپ رات کے وقت سفر کرنے کا ارادہ کرتے تو نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کر لیتے۔ آپ ظہر کی نماز کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر لیتے پھر دونوں

(۹۶۹) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب یؤخر الظہر الی العصر اذا ارتحل......، حدیث: ۱۱۱۱، ۱۱۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر، حدیث: ۷۰۴۔ سنن ابی داود: ۱۲۱۹۔ سنن نسائی: ۵۹۵.

الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ.

کو جمع کر لیتے، اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے شفق غائب ہونے پر مغرب وعشاء کو جمع کر کے ادا کر لیتے۔"

۹۷۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ وَ مُسَاحِقَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ الصَّلَاةُ قَالَ فَسَارَ فَقِيْلَ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُؤَخِّرَهَا قَالَ فَسِرْنَا حَتّٰى نِصْفِ اللَّيْلِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ قَالَ فَنَزَلَ فَصَلَّاهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ وَ خَبَرِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ، مَا بَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فِيْ وَقْتِ الْعِشَاءِ بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ جَائِزٌ، لَا عَلٰى مَا قَالَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ إِنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ أَنْ يُّصَلِّيَ الظُّهْرَ فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَ الْمَغْرِبُ فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، وَ كُلُّ صَلَاةٍ فِيْ حَضَرٍ وَ سَفَرٍ عِنْدَهُمْ جَائِزٌ أَنْ يُّصَلّٰى عَلٰى مَا فَسَّرُوْا الْجَمْعَ بَيْنَ

"حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، حفص بن عاصم اور مساحق بن عمرو کے ساتھ تھا، تو سورج غروب ہوگیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی کہ نماز ادا کرلیں، تو وہ چلتے رہے (اور سفر جاری رکھا)۔ ان سے پھر عرض کی گئی کہ نماز پڑھ لیں، تو انہوں نے فرمایا:" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تھی تو آپ اس نماز کو مؤخر کر لیتے تھے اور میرا ارادہ بھی اسے تاخیر سے پڑھنے کا ہے۔ کہتے ہیں: لہٰذا ہم آدھی رات یا آدھی کے قریب تک چلتے رہے، پھر وہ سواری سے اترے اور نماز پڑھی۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" اس حدیث اور ابن شہاب کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح اور ثابت ہوگیا کہ نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں جمع کرنا اور نماز مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت میں سورج کی سرخی غائب ہونے کے بعد جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔ نہ کہ اس طریقے سے جمع کرنا جیسا کہ بعض عراقی فقہاء نے کہا ہے کہ نماز ظہر وعصر کو جمع کرنے کا طریقہ یہ کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرے۔ اور نماز مغرب کو اس کے آخری وقت میں شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھے اور ان کے نزدیک سفر وحضر میں دو نمازوں کو جمع کر کے اس طریقے کے مطابق ادا کرنا جائز ہے

(۹۷۰) تقدم تخريجه برقم: ۹٦٤.

الصَّلاتَيْنِ، إِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُمْ لِلْمُقِيْمِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا إِنْ أَحَبَّ فِي اٰخِرِ وَقْتِهَا وَ إِنْ شَاءَ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا.

کیونکہ ان کے نزدیک مقیم شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ ساری نمازیں اگر چاہے تو ان کے آخری وقت میں ادا کرلے اور اگر چاہے تو ان کے اول وقت میں ادا کرلے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں نمازوں کو جمع کرنے سے مقصود تقدیم کی صورت میں نماز ظہر اور عصر نماز ظہر کے وقت پڑھنا اور تاخیر کی صورت میں نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت پڑھنا ہے، یہ مراد نہیں کہ تاخیر کی صورت میں نماز ظہر کے آخری وقت میں اور نماز عصر عصر کے اول میں ادا کی جائے۔ بلکہ جمع تاخیر کی صورت میں نماز ظہر اور نماز عصر عصر کا وقت شروع ہونے پر عصر کے وقت ادا کی جائیں گی اس طرح نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت یکجا کرنے کی صورت میں نماز عشا کا وقت شروع ہونے پر دونوں نمازیں ادا کی جائیں گی۔

٣٨٨...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي الْمَطَرِ

حضر میں بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان

٩٧١- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا، قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَن لَّا يَحْرَجَ أُمَّتُهُ، قَالَ: وَهُوَ مُقِيْمٌ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا خَوْفٍ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ. وَقَالَ سَعِيْدٌ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَن لَّا يَحْرَجَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِهِ. وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات (ظہر وعصر) اور سات رکعات (مغرب وعشاء) جمع کر کے پڑھی ہیں۔ میں نے عرض کی: آپ نے ایسے کیوں کیا۔ انہوں نے فرمایا: ''آپ نے چاہا کہ آپ کی امت تنگی اور مشقت میں نہ پڑ جائے۔'' حالانکہ آپ (مدینہ منورہ میں) قیام پذیر تھے، سفر اور خوف کی حالت میں نہیں تھے۔'' جناب سفیان کی روایت میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ آپ خوف اور سفر کی حالت میں نہیں تھے۔ جناب سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''آپ نے اس طرح نمازوں کو جمع) کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ''آپ نے چاہا کہ آپ کی

(٩٧١) تقدم تخريجه برقم: ٩٦٧. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث: ٥٤/ ٧٠٥ ليس فيه "احد"

امت کا کوئی شخص تنگی اور تکلیف محسوس نہ کرے۔" جناب عبدالجبار نے بھی ہمیں ایک مرتبہ اسی طرح روایت بیان کی تھی۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حضر میں بارش کی صورت میں نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے پھر اس میں یہ تعیین نہیں کہ بارش کی صورت میں جمع مقدم ہوگی یا موخر لہٰذا بارش کی صورت میں جمع تقدیم وتاخیر کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔

٩٧٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ، قَالَ مَالِكٌ: أَرٰى ذٰلِكَ كَانَ فِيْ مَطَرٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ كُلُّهُمْ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ الْمَطَرِ غَيْرُ جَائِزٍ، فَعَلِمْنَا وَاسْتَيْقَنَّا أَنَّ الْعُلَمَاءَ لَا يَجْمَعُوْنَ عَلٰى خِلَافِ خَبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، لَا مُعَارِضَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاءُ الْحِجَازِ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْمَطَرِ جَائِزٌ، فَتَأَوَّلْنَا جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ لَمْ يَتَّفِقِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى خِلَافِهٖ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَتَّفِقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى خِلَافِ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرْوُوْا

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا، اور مغرب وعشاء کو جمع کر کے ادا کیا، بغیر کسی خوف اور سفر کے۔" امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میرے خیال میں آپ نے اس طرح (نمازوں کو جمع کرنا) بارش کی حالت میں کیا تھا۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "تمام علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضر میں بغیر بارش کے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں معلوم ہے اور یقین ہے کہ علمائے کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند سے منقول حدیث کے خلاف نیز اس کی معارض بھی کوئی روایت نہ ہو، اکٹھے نہیں ہو سکتے اور علمائے حجاز کا اس پر اتفاق ہے کہ بارش میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ لہٰذا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی تاویل اس معنی میں کی ہے جس کے خلاف مسلمانوں کا اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ مسلمانوں کا اتفاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہو جائے حالانکہ اس حدیث کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بھی مروی نہ ہو۔ اور وہ روایت جو اہل عراق نے بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کیا ہے تو وہ غلط اور

(٩٧٢) مؤطا امام مالك: ١/ ١٤٤۔ وقد تقدم برقم: ٩٦٧.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرٌ خِلَافُهُ، فَأَمَّا مَا رَوَى الْعِرَاقِيُّوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، فَهُوَ غَلَطٌ وَسَهْوٌ وَخِلَافُ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ جَمِيْعًا، وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، لَمْ يَحِلَّ لِمُسْلِمٍ عَلِمَ صِحَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ أَنْ يَحْظُرَ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، فَمَنْ يَنْقُلُ فِيْ رَفْعِ هٰذَا الْخَبَرِ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلٰى مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا غَيْرُ جَائِزٍ، فَهٰذَا جَهْلٌ وَإِغْفَالٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَنْ يَقُوْلَهُ.

سہو ہے اور تمام مسلمانوں کے قول کے مخالف ہے اور اگر نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ثابت ہوجائے کہ آپ نے حضر میں بغیر کسی خوف اور بارش کے دونمازوں کو جمع کیا ہے تو جو مسلمان اس حدیث کی صحت کے بارے میں جان لے، اس کے لیے حلال وجائز نہیں کہ وہ حضر میں بغیر کسی خوف اور بارش کے دونمازوں کو جمع کرنا ممنوع قرار دے۔لہٰذا جو شخص یہ مرفوع حدیث بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے بغیر کسی خوف،سفر اور بارش کے دونمازوں کو جمع کیا ہے پھر وہ یہ دعوی کرے کہ نبی کریم ﷺ کے دو نمازوں کو جمع کرنے کے طریقے کے مطابق دونمازیں جمع کرنا جائز نہیں ہے تو یہ جہالت اور غفلت ہے، کسی عالم کو زیب نہیں دیتا کہ ایسی بات کہے۔“

۳۸۹..... بَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِلصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأُوَّلَ مِنْهُمَا يُصَلّٰى بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْأُخِيْرَةَ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

سفر میں دونمازوں کو جمع کرتے وقت ان کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ان میں سے پہلی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا کی جائے گی جبکہ دوسری صرف اقامت کے ساتھ بغیر اذان پڑھے ادا کی جائے گی

۹۷۳۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ بِدِمَشْقَ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا انْتَهٰى إِلٰى جَمْعٍ أَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے لوٹا، جب آپ مزدلفہ پہنچے تو آپ نے اذان اور اقامت کہلوائی، پھر مغرب کی نماز ادا کی، پھر آخری آدمی کے (اپنی سواری کو) کھولنے سے پہلے ہی اقامت ہوگئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔''

فوائد :......ا۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کی صورت میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس صورت میں کہ ایک اذان پر اکتفا کیا جائے اور ہر نماز کے لیے الگ اقامت کہی جائے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۲۳۳)

۳۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ إِذَا فَاتَ وَقْتُهَا وَإِنْ صُلِّيَتْ جَمَاعَةً.

جب نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اس کے لیے اذان نہ کہنا جائز ہے اگرچہ نماز باجماعت ادا کی جائے

٩٧٤۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى كَانَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ، قَدْ خَرَّجْتُهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ. وَفِي الْخَبَرِ: أَنَّهُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:'' اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری کی اپنے والد گرامی سے یہ روایت ہے:'' ہمیں خندق والے دن نماز سے روک دیا گیا حتیٰ کہ رات ہوگئی۔'' میں نے یہ حدیث ایک اور مقام پر بیان کر دی ہے (دیکھیے حدیث نمبر ۹۹۶)۔ اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:'' آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے نماز ظہر کی اقامت کہی (وہ ادا کی گئی) پھر انہوں نے عصر کی اقامت کہی (تو وہ پڑھی گئی) پھر انہوں نے مغرب کی اقامت کہی، پھر انہوں نے عشاء کی اقامت کہی (تو وہ ادا کی گئی)۔''

فوائد :......جو شخص نماز سے سویا رہے یا نماز بھول جائے، اس کے لیے مشروع ہے کہ نماز پڑھنے کے ارادہ کے وقت اذان و اقامت کا اہتمام کرے۔ لیکن اگر اس کی متعدد نماز فوت ہو چکی ہوں تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور باقی فوت شدہ نمازوں کے لیے فقط اقامت کا اہتمام کرے۔ (فقه السنة ١/ ١١٤)

(٩٧٣) سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب النزول بين عرفات و جمع، حديث: ٣٠١٩۔ من طريق عبدالرحمن بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ١٩٢١۔ سنن نسائی: ٣٠٢٨۔ مسند احمد: ٥/ ٢١٠۔ صحيح مسلم: ٢٧٩/ ١٢٨٠۔ صحيح بخاری: ١٣٩.

(٩٧٤) انظر رقم الحديث: ٩٩٦.

۳۹۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ قَبْلَ الْاِرْتِحَالِ مِنَ الْمَنْزِلِ.

منزل سے روانگی سے قبل نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے

۹۷۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ. قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ؟ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے ظہر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوتے۔ (حمزہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اگر چہ نصف النہار (دوپہر) کا وقت ہوتا؟ انہوں نے فرمایا: (یعنی انس رضی اللہ عنہ نے) (ہاں) اگر چہ دوپہر کا وقت بھی ہوتا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران سفر میں کسی منزل پر قیام کیا ہوتو نماز ظہر کو اول وقت پر جلد ادا کرنا مستحب ہے۔ خواہ وہ نصف النہار کا وقت ہو۔ اس سے مقصود زوال آفتاب کے بعد کا وقت ہے کہ زوال آفتاب کے بعد فوراً نماز ظہر ادا کر لی جائے۔

۳۹۲..... بَابُ نُزُوْلِ الرَّاكِبِ لِصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ، فَرْقًا بَيْنَ الْفَرِيْضَةِ وَالتَّطَوُّعِ فِي غَيْرِ الْمُسَابَقَةِ وَالْتِحَامِ الْقِتَالِ وَمُطَارَدَةِ الْعَدُوِّ.

سفر میں سوار کا فرض نماز پڑھنے کے لیے سواری سے اترنا، فرض اور نفل نماز میں فرق کی وجہ سے، اگر وہ اس وقت کسی مقابلے میں شریک، دشمن سے گھمسان کی جنگ یا دشمن پر حملہ آور نہ ہو (کیونکہ ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے)

۹۷۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوْبَانَ ، حَدَّثَنِيْ.........

جَابِرٌ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّرْقِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے، آپ نفل نماز اپنی سواری پر مشرق کی جانب منہ کرکے پڑھتے تھے۔ پھر جب فرض نماز

---

(۹۷۵) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ السفر، باب المسافر یصلی وھو یشك فی الوقت، حدیث: ۱۲۰۵۔ سنن نسائی: ۴۹۹۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد۔ مسند احمد: ۳/ ۱۲۰، ۱۲۹۔

(۹۷۶) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجه نحو القبلة حیث کان، حدیث: ۴۰۰، ۱۰۹۴، مسند احمد: ۳/ ۳۰۴۔ سنن الدارمی: ۱۵۱۳۔ من طریق یحییٰ بن ابی کثیر بھذا الاسناد۔

يُـصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ: مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ نَسَبُهُ إِلٰى جَدِّهٖ .

پڑھنا چاہتے تو نیچے اتر کر قبلہ رخ ہو کر پڑھتے۔امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن ثوبان سے مراد محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان ہے اس کی نسبت (باپ کی بجائے) اس کے دادا ثوبان کی طرف کی گئی ہے۔"

فوائد :......ا۔فرض نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے۔البتہ قبلہ کی عدم تعیین کی صورت میں،اور حالت خوف میں قبلہ رو ہونا صحت نماز کی شرط نہیں۔ نیز نفلی نماز میں قبلہ رو ہونا شرط نہیں بلکہ جس طرف سواری کا منہ ہو اسی رخ نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ سواری پر نوافل ادا کرنا جائز ہیں،لیکن فرض نماز کے لیے سواری سے اترنا اور زمین پر قیام کرنا لازم ہے۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۳۹۳..... بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

بیمار شخص کھڑا نہ ہوسکتا ہوتو اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

۹۷۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، نَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ. وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ - وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ- قَالَ: سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا ہم آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہوگیا، چنانچہ آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔“

فوائد :......۱۔ قیام پر قادر شخص کے لیے فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنا واجب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ.﴾ نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے مطیع ہوکر کھڑے رہو۔ (البقرہ: ۲۳۸) یہ آیت اور حدیث ۹۹ دلیل ہیں کہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہونا واجب ہے۔ البتہ عذر ہوتو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ قیام وقعود میں امام کی اقتدا لازم ہے۔

(۹۷۷) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد، حديث: ۸۰۵۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ائتمام المأموم الامام، حديث: ۴۱۱، سنن نسائی: ۷۹۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۳۸۔ مسند احمد: ۳/ ۱۱۰۔ مسند الحميدی: ۱۱۸۹۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد۔ سنن ابی داود: ۶۰۱۔ سنن ترمذی: ۳۶۱.

۳۹۴..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

بیمار آدمی کھڑا نہ ہوسکتا ہوتو بیٹھ کرنماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان

۹۷۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ - قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: الْحَفَرِيُّ. وَقَالَ يُوْسُفُ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چارزانو بیٹھ کرنماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

۳۹۵..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ مُضْطَجِعًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ وَلَا عَلَى الْجُلُوْسِ.

مریض شخص کے لیٹ کرنماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان جبکہ وہ بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو

۹۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ......

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ بِي النَّاصُوْرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ. وَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ: كَانَتْ لِيْ بَوَاسِيْرُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا (کہ کس طرح ادا کروں؟) آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہوکر پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہوتو بیٹھ کر پڑھ لو، اور اگر بیٹھنے کی قدرت بھی نہ ہوتو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔'' جناب محمد بن عیسیٰ کی روایت میں ''ناصور'' کی بجائے ''بواسیر'' کے لفظ ہیں۔ (معنی ایک ہی ہے)

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ قیام پر قادر شخص کا کھڑے ہوکر فرض نماز پڑھنا واجب ہے۔ البتہ مریض معذور ہے اور وہ حسب استطاعت اگر بیٹھ کرنماز پر قادر نہ ہوتو لیٹ کرنماز پڑھے۔ نیز اس شخص کے لیے، جس کے ہوش وحواس قائم ہوں، نماز ترک کرنا جائز نہیں۔ نیز معذور شخص کے بیٹھ کر یا لیٹ کرنماز پڑھنے سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوگا، بلکہ اسے کھڑے ہوکرنماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

---

(۹۷۸) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۵۰۳۔ من طریق محمد بن عبداللہ المخزومی بعد الاسناد، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف صلاۃ القاعد حدیث: ۱۶۶۲۔

(۹۷۹) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب اذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب، حدیث: ۱۱۱۷۔ سنن ابی داود: ۹۵۲۔ سنن ترمذی: ۳۷۲۔ مسند احمد: ۴/ ۴۲۶۔ من طریق ابراھیم بھذا الاسناد۔

۳۹۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِهَا عِنْدَ الْخَوْفِ، قَالَ اللّٰهُ وَجَلَّ وَعَلَا ﴿ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾.

خوف کے وقت سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے، قبلہ رو ہو کر اور قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (خوف کے وقت) پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لو۔“

۹۸۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ مَالِكٍ، وَثَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ، قَالَ الشَّافِعِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ، وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ، فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ، صَلُّوا رِجَالًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ، وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا. قَالَ نَافِعٌ: لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: امام اور لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہوگی تو امام انہیں ایک رکعت پڑھائے گا، جبکہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ امام اور دشمن کے درمیان صف آراء رہے گی۔ پھر جب امام کے ساتھ والی جماعت ایک رکعت اس کے ساتھ پڑھ لے گی، تو وہ سلام پھیرے بغیر ہی ان لوگوں کی جگہ لے لے گی جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی اور یہ لوگ آگے آئیں گے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے، پھر امام سلام پھیر دے گا اور اس کی دو رکعتیں ہو چکی ہوں گی، پھر دونوں جماعتیں اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لیں گی (اور سلام پھیر دیں گی)۔ اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو وہ چلتے ہوئے کھڑے کھڑے اور سوار ہو کر قبلہ رخ ہو کر یا بغیر قبلہ رخ ہوئے نماز پڑھ لیں گے۔ نافع کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عمر نے (نماز کی یہ کیفیت وصورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے بیان کی ہے۔“

(۹۸۰) صحيح بخاری، كتاب التفسير، سورة البقرة، باب قوله (فان خفتم فرجالا او ركبانا)، حديث: ٤٥٣٥ ـ مؤطا امام مالك: ١/ ١٨٤.

فوائد :......ا۔ نماز خوف مختلف طریقوں سے مشروع ہے، لہٰذا سنت سے ثابت نماز خوف کے تمام طریقے جائز ومباح ہیں کسی ایک طریقے پر عمل کرنے سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۔ جب دشمن کی سخت یلغار ہو یا دشمن پر اسلامی سپاہ کے تابڑ توڑ حملے جاری ہوں اور نماز باجماعت کے اہتمام کی فرصت نہ ہو تو ہر مجاہد سپاہی اپنے طور چلتے بھاگتے نماز پڑھ سکتا ہے۔ نیز اس صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں۔

۹۸۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى الطَّبَاعُ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً، وَقَالَ، ....

قَالَ نَافِعٌ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''امام صاحب اپنے استاد جناب محمد بن یحییٰ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نافع نے کہا: بے شک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ کیفیت وصورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کرتے ہیں۔''

۳۹۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَاشِيًا عِنْدَ طَلَبِ الْعَدُوِّ

دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے چلتے چلتے نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

۹۸۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحٍ الْهُذَلِيِّ وَبَلَغَهُ أَنَّهُ يَجْمَعُ لَهُ وَكَانَ بَيْنَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ، قَالَ لِيْ: اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ، قَالَ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: صِفْهُ لِيْ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتَهُ أَخَذَتْكَ قُشَعْرِيْرَةٌ. لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا أَصِفَ لَكَ مِنْهُ غَيْرَ هٰذَا. قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا

''حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن سفیان بن نبیح الھذلی کی طرف بھیجا، آپ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ وہ آپ کے خلاف لشکر جمع کر رہا ہے، اور وہ وادی عرنہ اور عرفات کے درمیان موجود تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا: جاؤ اور اسے قتل کر دو۔'' کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس کی کوئی نشانی بتا دیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اس کو دیکھو گے تو تم پر کپکپی طاری ہو جائے گی، تمہارے لیے اس کی کوئی اور نشانی اگر نہ بھی

---

(۹۸۱) انظر الحدیث السابق.

(۹۸۲) اسنادہ صحیح، الصحیحۃ: ۲۹۸۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب صلاۃ السفر، باب صلاۃ الطالب، حدیث: ۱۲۴۹۔ مسند احمد: ۳/ ۴۹۶، من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ۷۱۱۶.

أَرَبُ أَشْعَرُ قَالَ: انْطَلَقْتُ حَتّٰى إِذَا دَنَوْتُ مِنْهُ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ ، قَالَ ، قُلْتُ: إِنِّيْ لَأَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنِيْ مَا أَنْ أُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِيْ أُوْمِئُ إِيْمَاءً نَحْوَهُ ، ثُمَّ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ، فَوَاللّٰهِ مَا عَدَا أَنْ رَأَيْتُهُ اقْشَعْرَرْتُ ، وَإِذَا هُوَ فِيْ ظَعْنٍ لَهُ - أَيْ فِيْ نِسَائِهِ - ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ . فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ ، فَجِئْتُكَ فِيْ ذَاكَ . فَقَالَ: إِنِّيْ لَفِيْ ذَاكَ . قَالَ: قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: سَتَعْلَمُ . قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَنِيْ عَلَوْتُهُ بِسَيْفِيْ حَتّٰى بَرَدَ . ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَأَعْطَانِيْ مِخْصَرًا - يَقُوْلُ عَصًا - فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ عِنْدِهِ . فَقَالَ لِيْ أَصْحَابِيْ: مَا هٰذَا الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ ، قُلْتُ: مِخْصَرًا . قَالُوْا: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ أَلَا سَأَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ أَعْطَاكَ هٰذَا ، وَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ عُدْ إِلَيْهِ ، فَاسْأَلْهُ . قَالَ: فَعُدْتُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : الْمِخْصَرُ أَعْطَيْتَنِيْهِ لِمَاذَا ؟ قَالَ إِنَّهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَأَقَلُّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْمُخْتَصِرُوْنَ . قَالَ:

بیان کروں تو تمہیں کوئی نقصان نہیں (یعنی اتنی ہی نشانی کافی ہے) کہتے ہیں: وہ لمبے قد اور لمبے بالوں والا آدمی تھا۔ کہتے ہیں: میں چل پڑا حتیٰ کہ جب میں اس کے قریب پہنچ گیا تو نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ کہتے ہیں: میں نے سوچا، مجھے خدشہ ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جائے کہ میں اپنی نماز مؤخر کر بیٹھوں۔ لہٰذا میں نے چلتے چلتے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لی۔ پھر میں اس تک پہنچ گیا، اللہ کی قسم! اسے دیکھتے ہی مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی، اور وہ اپنی عورتوں کے ساتھ چل رہا تھا تو میں بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ایک عربی شخص ہوں، مجھے اطلاع ملی تھی کہ تم اس شخص (محمد ﷺ) کے خلاف لشکر جمع کر رہے ہو، تو میں اس سلسلے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تو اس نے کہا: بے شک میں اسی کام میں مشغول ہوں۔ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا۔ کہتے ہیں: میں کچھ دیر اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا، حتیٰ کہ جب مجھے موقع مل گیا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا، اور وہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر میں مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارے واقعہ کی روداد سنائی، تو آپ نے مجھے ایک عصاء عطا کیا۔ میں وہ عصاء لے کر آپ کے پاس سے نکلا تو میرے دوست احباب نے مجھے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں یہ کیا چیز عطا کی ہے؟ کہتے ہیں تو میں نے جواب دیا: یہ عصاء (لاٹھی) ہے۔ انہوں نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں پوچھا کہ آپ نے تمہیں یہ کیوں عطا کیا ہے اور تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ جاؤ، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لو۔ کہتے ہیں: میں رسول اللہ

فَعَلَّقَهَا فِيْ سَيْفِهِ لَا يُفَارِقُهُ، فَلَمْ يُفَارِقْهُ مَا كَانَ حَيًّا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَمَرَنَا أَنْ نَدْفِنَ مَعَهُ. قَالَ: فَجَعَلْتُ وَاللّٰهِ فِيْ كَفَنِهِ.

ﷺ کے پاس دوبارہ گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ عصا مجھے کس لیے عطا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن تمہارے اور میرے درمیان نشانی ہوگی، اور اس روز بہت کم لوگوں کے پاس عصا ہوں گے۔ کہتے ہیں: انہوں نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ لٹکا لیا، کبھی وہ اس سے جدا نہیں ہوتے تھے، پھر انہوں نے ساری زندگی اسے اپنے سے الگ نہ کیا، پھر جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ اسے میرے ساتھ ہی دفن کر دینا۔ ان کے بیٹے نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ہی اسے ان کے ساتھ کفن میں رکھا تھا۔"

٩٨٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ - وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ - قَالَ، ثَنَا يَعْقُوْبُ، نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. ....

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ أَبْوَابَ صِفَاتِ الْخَوْفِ فِيْ اٰخِرِ كِتَابِ الصَّلَاةِ.

"امام صاحب نے اپنے استاد احمد بن الازہر کے اصل نسخے سے یہ حدیث لکھ کر اپنی سند سے مفصل بیان کی ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے کتاب الصلاۃ کے آخر میں خوف کی صفات کے ابواب بیان کیے ہیں۔"

٣٩٨..... بَابُ النَّاسِيْ لِلصَّلَاةِ وَالنَّائِمِ عَنْهَا يُدْرِكُ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ ذَهَابِ وَقْتِهَا.

نماز سے سویا رہ جانے والا یا اسے بھول جانے والا، نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ایک رکعت پالے تو اس کا بیان

٩٨٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، قَالَا، ثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَحْمَدُ، قَالَ، سَمِعْتُ مَعْمَرًا. وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ..........

(٩٨٣) انظر الحديث السابق.

(٩٨٤) سنن نسائی، كتاب المواقيت، باب من ادرك ركعتين من العصر، حديث: ٥١٥۔ من طريق محمد بن عبدالاعلى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة..... حديث: ١٦٥/ ٦٠٨۔ مسند احمد: ٢/ ٢٨٢۔ مسند ابی یعلی: ٥٨٩٣۔ صحيح ابن حبان: ١٥٨٢.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی دو رکعت پالیں یا سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔ (لہٰذا وہ باقی نماز مکمل کر لے)

۳۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ غَيْرَ مُدْرِكِ الصُّبْحِ

اس شخص کے دعوے اور گمان کے خلاف بیان کا ذکر جو کہتا ہے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالینے والا فجر کی نماز کو پانے والا نہیں ہے

زَعَمَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَفَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصْطَفَى بِجَهْلِهِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى الَّذِي أَخْبَرَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مُدْرِكُ الصَّلَاةِ عَالِمٌ بِأَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتٍ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَجَعَلَهُ مُدْرِكًا لِلصَّلَاةِ، كَالْمُدْرِكِ رَكْعَةً أَوْ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَإِنْ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتِ صَلَاةٍ إِلَى وَقْتِ صَلَاةٍ.

اس کا گمان ہے کہ وہ اس نماز کے وقت سے نماز کے وقت نہ ہونے کی طرف نکل گیا ہے۔ (اس لیے اس نے نماز نہیں پائی)۔ اس طرح اس نے ان چیزوں میں فرق کر دیا ہے جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا تھا۔ اور اس نے اپنی جہالت و نادانی کی بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ آپ نے یہ اطلاع دی ہے کہ سورج طلوع ہونے سے قبل ایک رکعت پانے والا نماز پالیتا ہے اور آپ یہ بات بھی بخوبی جانتے تھے کہ وہ نماز کے وقت سے نماز نہ ہونے کی طرف نکل جائے گا۔ پھر بھی آپ نے اسے نماز پانے والا شمار کیا ہے، جیسا کہ سورج غروب ہونے سے قبل ایک یا دو رکعات پانے والا نماز عصر پالیتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک نماز کے وقت سے دوسری نماز کے وقت کی طرف نکل جاتا ہے۔''

٩٨٥- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّافِعِيِّ، أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ

الْأَعْـرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْـرَاهِيْـمَ الـدَّوْرَقِـيُّ، ثَـنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا شُـعْبَةُ، قَـالَ، سَـمِـعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَـنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ، قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْـلَ طُـلُـوْعِ الشَّـمْـسِ فَقَدْأَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَ مِـنَ الْـعَـصْـرِ رَكْـعَةً قَبْـلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّـمْـسُ فَـقَـدْ أَدْرَكَهَـا. (قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ): وَمَـعْـنٰـى أَحَـادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ. وَهٰذَا حَدِيْثُ الـدَّرَاوَرْدِيِّ، غَيْـرَ أَنَّ أَبَـا مُوْسٰى قَالَ فِي حَـدِيْثِهِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی، اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے (مکمل) نماز پالی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمام راویوں کی احادیث ہم معنی ہیں اور یہ الفاظ دراوردی کی روایت کے ہیں۔ لیکن ابوموسی نے اپنی حدیث میں جناب محمد بن جعفر سے روایت بیان کی ہے: ''جس نے (سورج غروب ہونے سے پہلے) نماز عصر کی دو رکعات پالیں۔''

۴۰۰..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُدْرِكَ هٰذِهِ الرَّكْعَةَ مُدْرِكٌ لِوَقْتِ الصَّلَاةِ، وَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ صَلَاتِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس رکعت کو پالینے والا نماز کا وقت پالینے والا ہے، اور اس پر نماز مکمل کرنا واجب ہے

۹۸۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہوگیا تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔''

---

(۹۸۵) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ادرک من الفجر رکعۃ، حدیث: ۵۷۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعۃ من الصلاۃ، حدیث: ۱۶۳/ ۶۰۸۔ صحیح ابن حبان: ۱۴۵۴۔ من طریق مالک بھذا الاسناد.

(۹۸۶) اسنادہ صحیح، الصحیحۃ: ۶۶، ۲۴۷۵۔ مسند احمد: ۲/ ۳۴۷۔ صحیح ابن حبان: ۱۵۸۱.

فوائد :.......۱۔امام کے ساتھ ایک رکعت پانے والا یا فجر وعصر کی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت حاصل کرنے والا نماز پالیتا ہے اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ اسے ظاہر الفاظ پر محمول نہیں کیا جائے گا یعنی ایک رکعت پا لینے سے وہ پوری نماز حاصل نہیں کر پائے گا۔ نہ ایک رکعت تمام نماز سے کافی ہوگی اور نہ ایک رکعت سے وہ فرضیت سے بری الذمہ ہوگا، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ طلوع آفتاب وغروب آفتاب سے قبل فجر وعصر کی ایک رکعت حاصل کرنے والا نماز کا حکم، اس کا وجوب اور فضیلت حاصل کر لے گا۔(شرح النووی: ٥/ ١٠٤)

۲۔ جب نمازی نماز کے آخری وقت میں نماز شروع کرے اور ایک رکعت نماز پڑھنے کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے تو وہ اس کے وقت میں ادا کرنا حاصل کر لے گا۔ اور اس کی تمام نماز ادا شمار ہوگی، شافعیہ کے نزدیک یہ قول راجح ہے۔(شرح النووی: ٥/ ١٠٥)

۳۔ احادیث الباب صریح دلیل ہیں کہ جو شخص عصر کی نماز غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت پا لے پھر سلام پھیرنے سے قبل نماز کا وقت ختم ہو جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ وہ اپنی نماز پوری کرے اور اس کی یہ نماز صحیح قرار پائے گی۔ اس مسئلہ پر یہ تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجماع ہے۔ البتہ نماز صبح کی اس کیفیت کے بارے مالک، شافعی، احمد اور جمیع علماء کا سابقہ موقف ہی ہے، لیکن ابوحنیفہ کہتے ہیں نماز فجر طلوع آفتاب پر باطل ہوگی کیونکہ طلوع آفتاب پر نماز کا ممنوعہ وقت مشروع ہو جاتا ہے۔ جب کہ احادیث الباب ان کے اس موقف کی تردید کرتی ہے۔(شرح النووی: ٥/ ١٠٥)

۴۰۱..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِيْ لَهَا، لَا يَسْتَيْقِظُ وَلَا يُدْرِكُهَا إِلَّا بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ.

نماز سے سویا رہ جانے والا اور اسے بھولنے والا نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد بیدار ہو یا اسے پالے تو اس کا بیان

۹۸۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِيْ رِجَاءٍ، ثَنَا...... عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ السَّحَرُ قَبْلَ

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم ایک رات چلتے رہے حتی کہ صبح سے پہلے سحری کا وقت ہوا تو ہم آرام کے لیے

(٩٨٧) صحيح بخاری، كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم، حديث: ٣٤٤، مسند احمد: ٧/ ٣٤ من طريق يحيى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حديث: ٦٨٢۔ سنن نسائی: ٣٢٢۔ وقد تقدم برقم: ١١٣.

الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةِ، وَلَا وَقْعَةٌ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ، ثُمَّ فُلَانٌ، كَانَ يُسَمِّيهِمْ أَبُوْ رِجَاءٍ، وَيُسَمِّيهِمْ عَوْفٌ، ثُمَّ عُمَرُ الرَّابِعُ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوْقِظْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّا لَا نَدْرِيْ مَا يَحْدُثُ لَهُ فِيْ نَوْمِهِ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَاٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ فَكَانَ رَجُلًا أَجْوَفَ جَلِيْدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ أَصَابَهُمْ. فَقَالَ: لَا ضَيْرَ، أَوْ لَا يَضِيْرُ، ارْتَحِلُوْا. فَارْتَحَلُوْا، فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ.

لیٹ گئے، اور مسافر کے لیے اس وقت سے زیادہ میٹھی نیند والا وقت اور کوئی نہیں (اس لیے ہم گہری نیند سوئے رہے)۔ پھر ہمیں سورج کی حرارت نے ہی بیدار کیا، سب سے پہلے فلاں شخص بیدار ہوا، پھر فلاں، ابورجاء ان کے نام بتایا کرتے تھے، اور عوف بھی ان کے نام بیان کرتے تھے، پھر چوتھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے حتیٰ کہ آپ خود ہی بیدار ہو جاتے، کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ انہیں نیند میں کیا واقعہ پیش آ رہا ہو (کوئی حکم وغیرہ نہ دیا جا رہا ہو)۔ پھر جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی، اور وہ بڑے بلند آواز مضبوط و توانا آدمی تھے، تو انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا۔ پھر وہ مسلسل بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ ان کی آواز سے بیدار ہو گئے۔ جب آپ جاگے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی پریشانی سے آگاہ کیا (کہ ہماری نماز رہ گئی ہے) آپ نے فرمایا: کوئی نقصان نہیں، یا کوئی پریشانی کی بات نہیں، تم کوچ کرو، لہٰذا صحابہ کرام نے (وہاں سے کوچ کیا) آپ تھوڑی دور تک چلے، پھر سواری سے اترے اور پانی منگوا کر وضو کیا، پھر اذان کہلائی اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔"

۴۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِالْاِرْتِحَالِ وَتَرْكِ الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ

اس علت و سبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس جگہ سے کوچ کرنے اور وہاں نماز نہ پڑھنے کا حکم دیا

۹۸۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ. فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، صَلَاةُ الْغَدَاةِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے آخری پہر آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج طلوع ہونے کے بعد ہی بیدار ہوئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑ لے (اور چل پڑے) کیونکہ اس جگہ ہمارے پاس شیطان آ گیا ہے (جس سے ہماری نماز رہ گئی ہے) لہٰذا ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ (کچھ دور جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز کی اقامت کہی گئی یعنی صبح کی نماز کے لیے۔''

۴۰۳..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِيْ لَهَا يَسْتَيْقِظُ أَوْ يَذْكُرُهَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ.

نماز سے سوئے رہ جانے والے یا اسے بھولنے والے کا بیان جو نماز کے وقت کے بعد بیدار ہو یا اسے نماز یاد آئے تو وہ کیا کرے؟

۹۸۹۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِبَاحٍ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوْا تَفْرِيْطَهُمْ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ: نَامُوْا حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ. فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رِبَاحٍ: فَسَمِعَنِيْ

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نیند کی وجہ سے کوتاہی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ''صحابہ کرام سوئے رہے حتی کہ سورج طلوع ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیند میں کوتاہی نہیں ہے بے شک کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے سو جائے یا رہ جائے تو وہ اسے یاد آنے پر اور اگلے دن اس کے وقت میں پڑھ لے۔'' جناب عبداللہ بن رباح کہتے ہیں: ''حضرت

(۹۸۸) صحيح ابن حبان: ۲٦٥۱۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حديث: ٦٨٠۔ سنن نسائى: ٦٢٤۔ مسند احمد: ۲/ ٤٢٨.

(۹۸۹) سنن ترمذى، كتاب الصلاة باب ماجاء فى النوم عن الصلاة، حديث: ۱۷۷۔ سنن نسائى: ٦١٦۔ سنن ابن ماجه: ٦٩٨۔ مسند احمد: ٥/ ٣٠٣۔ من طريق حماد بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حديث: ٦٨١۔ سنن ابى داؤد: ٤٣٧.

عِمْرَانُ وَأَنَا أُحَدِّثُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: يَا فَتَى انْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ . فَإِنِّي شَاهِدٌ الْحَدِيْثَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَنْكَرَ مِنْ حَدِيْثِهِ شَيْئاً .

عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اے نوجوان! غور وفکر سے حدیث بیان کرو، کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ لیکن انہوں نے اس حدیث سے کسی چیز کی تردید نہ کی۔''

۹۹۰۔ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رِبَاحٍ يُحَدِّثُ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْهَا لِلْغَدِ لِوَقْتِهَا .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام جب نماز سے سوئے رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نماز کو کل اس کے وقت میں پڑھنا۔''

فوائد :......۱۔ جب کسی کی نماز فوت ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے۔ پھر اگر نماز کسی عذر کی وجہ سے فوت ہو تو اس کی قضا فی الفور مستحب ہے۔ اور صحیح مذہب کے نزدیک اس میں تاخیر بہر حال جائز ہے اور اگر بلا عذر نماز چھوٹ جائے تو، راجح مذہب کے نزدیک، اس کی قضا فی الفور واجب ہے اور ایک قول کے مطابق اس صورت میں بھی فوری قضا واجب نہیں بلکہ اس میں تاخیر جائز ہے پھر اگر کئی نمازوں کی قضا دینی ہو تو انہیں بالترتیب پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر ترتیب چھوڑ دی جائے تو شافعی اور ان کے موافقین کے نزدیک نماز درست ہوگی۔ خواہ تھوڑی نمازیں ہوں یا زیادہ۔

(شرح النووی: ۵/ ۱۸۰)

۲۔ جو جگہ یا کام نماز میں غفلت کا سبب بنے، اس جگہ وغیرہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ نماز پڑھنی چاہیے، اس سے شیطانی اثر زائل ہو جاتا ہے۔

۳۔ اگر کسی ایک نماز میں سستی واقع ہو تو اسے معمول نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ اس غفلت کو دور کرتے ہوئے مستقبل میں نمازوں کے وقت کی پابندی کی جائے۔

۴۰۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نَامَ عَنْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نماز کے اعادے کا حکم دینا

(۹۹۰) صحیح ابن حبان: ۲٦٤۹۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد، سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب اعادة من نام عن الصلاة لوقتها، حدیث: ٦۱۸۔ مسند احمد: ۵/ ۳۰۹۔ وانظر الحدیث السابق: ٤۱۰۔

أَوْ نَسِيَهَا ، مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا بَعْدَ قَضَائِهَا عِنْدَ الْإِسْتِيْقَاظِ أَوْ عِنْدَ ذِكْرِهَا ، أَمْرُ فَضِيْلَةٍ لَا أَمْرُ عَزِيْمَةٍ وَفَرِيْضَةٍ . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ كَفَّارَةَ نِسْيَانِ الصَّلَاةِ أَوِ النَّوْمِ عَنْهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا النَّائِمُ إِذَا ذَكَرَهَا ، وَأَعْلَمَ أَن لَّا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ .

جس سے نمازی سویا رہ گیا یا اسے یاد نہ رہی، کہ بیدار ہونے پر اس کی قضا دینے یا یاد آنے پر اسے پڑھ لینے کے بعد دوسرے دن اس کے وقت میں اسے دوبارہ پڑھا جائے، یہ حکم فضیلت کے لیے ہے، فرضی اور عزیمت والا نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ نماز بھول جانے یا اس سے سوئے رہ جانے کا کفارہ یہی ہے کہ نمازی اسے یاد آنے پر پڑھ لے، اور آپ نے خبر دی تھی کہ اس کا کفارہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے

۹۹۱ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ ثَنَا الْحَجَّاجُ ، وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَحْوَلِ الْبَاهِلِيِّ ، ثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا ، قَالَ: كَفَّارَتُهَا يُصَلِّيْهَا إِذَا ذَكَرَهَا . وَقَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: عَنْ قَتَادَةَ . وَقَالَ أَيْضًا: أَن يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو نماز سے سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ”اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔“

۹۹۲ـ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَن يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا . ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا یا اسے (پڑھے بغیر) سویا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے پڑھ لے۔“

---

(۹۹۱) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب فیمن نام عن صلاۃ، حدیث: ٦١٥ ـ سنن ابن ماجہ: ٦٩٥ ـ مسند احمد: ٣/ ٢٦٧ ـ وانظر الحدیث الآتی۔

(۹۹۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ، حدیث: ٣١٥/ ٦٨٤ ـ عن محمد بن المثنی بھذا الاسناد، مسند احمد: ٣/ ١٠٠۔

(۹۹۳) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من نسی صلاۃ فلیصل اذا ذکر حدیث: ٥٩٧ ـ صحیح مسلم (حوالہ سابق) حدیث: ٣١٤/ ٦٨٤ ـ سنن ابی داود: ٤٤٢ ـ من طریق ھمام بھذا لاسناد۔

۹۹۳۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو وہ اسے یاد آنے پر پڑھ لے، اس نماز کا کفارہ یہی ہے۔

فوائد :......ا۔ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا. یہ حدیث دلیل ہے کہ فوت شدہ فرض نماز کی قضا واجب ہے، خواہ کسی عذر یعنی نیند یا بھول چوک کی وجہ سے چھوٹی ہو یا بلا عذر فوت ہوتی ہے۔ حدیث میں نسیان کی قید اس کے چھوٹنے کا سبب بیان کرنے کے لیے لگائی ہے۔ کیونکہ جب معذور شخص کا نماز کی قضا دینا واجب ہے تو غیر معذور شخص کا نماز کی قضا دینا بالاولی واجب ہوگا۔ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا. یہ حکم استحباب پر محمول ہے اور فوت شدہ نماز کی قضا میں تاخیر بھی جائز ہے۔ اس کی وضاحت پچھلی احادیث ۹۸۷، ۹۸۸ میں بیان ہوئی۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۸۱)

۲۔ فوت شدہ نمازوں کو نماز کے ممنوعہ اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔

۴۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ يَنَامُ عَنْهَا أَوْ ذَكَرَهَا بَعْدَ النِّسْيَانِ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نماز کو دہرانے کا حکم دینا جس سے نمازی سو یارہ گیا یا اسے بھول جانے کے بعد یاد آئی کہ وہ اسے کل اس کے وقت میں پڑھ لے

قَبْلَ نَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الرِّبَا، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ إِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ مِنَ الْغَدِ بَعْدَ أَمْرِهِ كَانَ بِهَا، وَ أَعْلَمَ أَصْحَابَهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْهٰى عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُ مِنْ عِبَادِهِ الرِّبَا وَصَلَاتَانِ بِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ كَدِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ، وَوَاحِدٌ مَا شَاءَ مِمَّا لَا يَجُوْزُ فِيْهِ التَّفَاضُلُ.

یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے سود کی حرمت وممانعت سے پہلے تھا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دینے کے بعد اس نماز کو کل ادا کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اور اپنے صحابہ کرام کو بتا دیا تھا کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ عزوجل سود سے منع کرنے کے بعد اپنے بندوں سے سود قبول فرمائیں اور ایک نماز کے بدلے دو نمازیں پڑھنا، ایک درہم کے بدلے دو درہم ادا کرنے کی طرح ہے۔ اور ایک ہی چیز میں تفاضل اور زیادتی لینا جائز نہیں ہے۔

۹۹٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ......

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَرَيْنَا مَعَ

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے

(۹۹٤) صحیح، مسند احمد: ٤/ ٤٤١۔ من طریق یزید بن هارون بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فیمن نام عن صلاۃ او نسیها، حدیث: ٤٤٣.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسْنَا ، فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا ، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ إِلَى وَضُوْئِهِ دَهْشًا ، فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّؤُوْا ، ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ، ثُمَّ صَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْفَجْرَ . فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : فَرَّطْنَا أَفَلَا نُعِيْدُهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ . فَقَالَ: يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَاءِ .

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کا سفر کیا، پھر جب رات کا آخری وقت ہوا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا اور ہم پر نیند غالب آ گئی، پھر ہمیں سورج کی گرمی اور تپش نے ہی جگایا۔ چنانچہ ہر شخص پریشانی کے عالم میں وضو کے پانی کی طرف لپکا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا اور انہوں نے وضو کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی، پھر انہوں نے فجر کی دو سنت پڑھیں، پھر آپ نے بلال کو حکم دیا تو اس نے اقامت کہی، تو آپ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے بڑی کوتاہی کی ہے، کیا ہم کل اس کے وقت میں اسے دوبارہ نہ پڑھ لیں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارا رب تمہیں سود سے منع کرتا ہے۔“

۴۰۶..... بَابُ ذِكْرِ النَّاسِيْ لِلصَّلَاةِ يَذْكُرُهَا فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الثَّانِيَةِ، وَالْبَدْءِ بِالْأُوْلٰى ثُمَّ بِالثَّانِيَةِ

اس بات کا بیان کہ نماز کو بھول جانے والے کو دوسری نماز کے وقت میں نماز یاد آئے تو وہ پہلے پہلی نماز پڑھے گا پھر دوسری

۹۹۵۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ، ثَنَا هِشَّامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَّامٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ۔ فِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ وَ وَكِيْعٍ ۔ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَّامٍ ، ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَفِي حَدِيْثِ شَيْبَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ، يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ..........

---

(۹۹۵) سنن نسائی، کتاب السهو، باب اذا قيل للرجل هل صليت ...... حديث: ۱۳۶۷ ۔ من طريق محمد بن عبدالاعلى بهذا الاسناد، صحيح بخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، حديث: ۵۹۶ ۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى...... حديث: ۶۳۱ ۔ سنن ترمذی: ۱۸۰ .

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا . فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا . مَعْنٰى أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ . وَهٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خندق والے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور قریش کے کافروں کو برا بھلا کہنے لگے، اور عرض کی: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ وادی بطحان میں اترے اور وضو کیا، پھر سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔'' تمام راویوں کی احادیث ہم معنی ہیں اور یہ الفاظ وکیع کی روایت کے ہیں۔''

٤٠٧..... بَابُ ذِكْرِ فَوْتِ الصَّلَوَاتِ وَ السُّنَّةِ فِيْ قَضَائِهَا

نمازوں کے جانے اور ان کی قضاء میں سنت طریقے کا بیان

إِذَا قُضِيَتْ فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْهَا وَ الْاِكْتِفَاءِ بِكُلِّ صَلَاةٍ مِنْهَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَوَاتِ إِذَا فَاتَ وَقْتُهَا لَمْ تُصَلَّ جَمَاعَةً وَإِنَّمَا تُصَلّٰى فُرَادٰى .

جب کہ وہ آخری نماز کے وقت میں ادا کی گئی ہوں، اور نماز کے لیے صرف اقامت کے کافی ہونے کا بیان، اور ان لوگوں کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جن کا دعویٰ یہ ہے کہ جب نمازوں کا وقت فوت ہو جائے تو وہ باجماعت ادا نہیں کی جائیں گی بلکہ انفرادی طور پر پڑھی جائیں گی

٩٩٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، ثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ..........

أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَوِيًّا ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي الْقِتَالِ ، فَلَمَّا كُفِيْنَا الْقِتَالَ وَذٰلِكَ ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق والے دن ہمیں (نمازوں کی ادائیگی سے) روک دیا گیا حتیٰ کہ مغرب کے بعد کچھ وقت ہو گیا، اور یہ لڑائی کے متعلق کوئی وحی نازل ہونے سے پہلے ہوا۔ پھر جب ہم لڑائی سے بے نیاز کر دیئے گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق تھا ﴿وَكَفَى اللّٰهُ

(٩٩٦) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب الاذان، باب الاذان للفائت من الصلوات، حديث: ٦٦٢ـ مسند احمد: ٣/ ٢٥ـ من طريق يحيى بهذا الاسناد، سنن الدارمى: ١٥٢٤ـ وقد تقدم: ٩٧٤.

كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾. فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا فَأَقَامَ - يَعْنِي الظُّهْرَ - فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا. ثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ مَرَّةً، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى وَ عُثْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَ فِيْهِ أَلْفَاظٌ لَيْسَ فِيْ خَبَرِهِ حِيْنَ أَفْرَدَ الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيٰى.

الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ (الاحزاب: ۲۵) ''اور اللہ مومنوں کو لڑائی میں کافی ہو گیا، اور اللہ بڑی قوت والا، نہایت غالب ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا کی جس طرح کہ آپ اسے اس کے وقت میں ادا کیا کرتے تھے، پھر عصر کی اقامت کہی تو اسے ادا کیا جس طرح اسے اس کے وقت میں ادا کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے مغرب کی اقامت کہی تو آپ نے نماز مغرب اسی طرح ادا کی جیسے اس کے وقت میں اسے ادا کرتے تھے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۸۷ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۱۔ ایک سے زائد فوت شدہ نمازوں کو بالترتیب پڑھنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ فوت شدہ نماز کو باجماعت ادا کرنا اور ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مشروع ہے۔

۴۰۸..... بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ وَ إِنْ كَانَتِ الْإِقَامَةُ تُجْزِئُ

نماز کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نماز کے لیے اذان دینے کا بیان اگرچہ صرف اقامت بھی کافی ہے

۹۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، قَالُوْا: ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِيْ رِجَاءٍ، قَالَ، ثَنَا...... عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِيْ نَوْمِهِمْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. وَقَالَ: ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر انہوں نے نماز سے سوئے رہ جانے کی حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر نماز کے لیے اذان ہوئی پھر رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔''

۹۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ..........

(۹۹۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۱۳، ۹۸۷.

عَنْ بِلالٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ بِلالاً فَأَذَّنَ فَتَوَضَّؤُوْا، ثُمَّ صَلُّوْا الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلُّوْا الْغَدَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: فَأَمَرَ بِلالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا.

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ سو گئے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی ۔ (دیگر صحابہ نے وضو کیا، پھر انہوں نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر صبح کی فرض نماز ادا کی ۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''پھر آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی ۔''

فوائد:......مکرر ۱۱۳۔

۴۰۹..... بَابُ النَّاسِيْ لِلصَّلاةِ الْفَرِيْضَةِ يَذْكُرُهَا بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

فرض نماز کو بھول جانے والے کا بیان جسے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز یاد آتی ہے۔

وَالرُّخْصَةِ لَهُ فِي التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ. وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: مَنْ نَامَ عَنْ صَلاةٍ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا اسْتَيْقَظَ، أَنَّ وَقْتَهَا حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ لا وَقْتَ لَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ. وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ فَرْضَ الصَّلاةِ غَيْرُ سَاقِطٍ عَنْهُ بِنَوْمِهِ عَنْهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، بَلِ الْوَاجِبُ قَضَاؤُهَا بَعْدَ الْإِسْتِيْقَاظِ، فَإِذَا قَضَاهَا عِنْدَ الْإِسْتِيْقَاظِ أَوْ بَعْدَهُ، كَانَ مُؤَدِّيًا لِفَرْضِ الصَّلاةِ الَّتِي قَدْ نَامَ عَنْهَا.

فرض نماز سے پہلے اسے نفل نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''جو شخص نماز سے سو یا رہ جائے وہ بیدار ہونے پر اسے پڑھ لے'' کا مطلب یہ نہیں کہ اس نماز کا وقت بیدار ہونے پر ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی وقت نہیں ہے۔ بلکہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت گزر جانے تک سونے کی وجہ سے اس کا فریضہ نماز ساقط نہیں ہوتا بلکہ بیدار ہونے پر اس کی قضا دینا واجب ہے۔ لہٰذا بیدار ہونے کے فوراً بعد یا کچھ دیر بعد نماز ادا کرنے سے اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا جس سے وہ سویا رہ گیا تھا۔

۹۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ.........

(۹۹۸) اسناده منقطع، ابن المسیب کی بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔ سنن الدار قطنی: ۱/ ۳۸۱۔ وحديث عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ مسند احمد: ۱/ ٤٥٠.

(۹۹۹) تقدم تخريجه برقم: ۹۸۸۔ وحديث عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد: ۱/ ٤٥٠، وحديث عمران بن الحصين رضی اللہ عنہ تقدم برقم: ٩٩٤.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا. فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، وَصَلَّى الْغَدَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ. وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوران سفر) رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج طلوع ہونے تک بیدار نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑ لے (اور چل پڑے) بے شک ہماری اس منزل میں شیطان آ گیا ہے۔ لہٰذا ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر دو رکعتیں سنت ادا کیں، پھر نماز کی اقامت ہوئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تو آپ نے دو رکعات ادا کیں، پھر فجر کی نماز پڑھی۔'' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔

فوائد :......فوت شدہ نماز سے قبل مؤکدہ سنتوں کا اہتمام جائز ہے۔ نیز صبح کی سنتیں خاص تاکید کی حامل ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر وحضر حتیٰ کہ نماز فجر چھوٹ جائے کی صورت میں بھی ترک نہیں کیا اور قضا کرتے وقت انہیں بھی ادا کیا ہے۔

۴۱۰...... بَابُ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ أَيَّامَ حَيْضِهَا

حائضہ عورت سے حیض کے دنوں میں نماز کے ساقط ہونے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا فَرَضَ الصَّلَاةَ فِيْ قَوْلِهِ ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ وَفِيْ قَوْلِهِ ﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ عَلٰى بَعْضِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا عَلٰى جَمِيْعِهِمْ، إِذْ لَوْ كَانَ فَرْضُ الصَّلَاةِ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَانَ فَرْضُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَائِضِ كَمَا هُوَ عَلٰى غَيْرِهَا. وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَجْمَلَ اللّٰهُ فَرْضَهُ، وَوَلّٰى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَهُ عَنْهُ، فَاعْلَمْ أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ زَائِلٌ عَنِ الْمَرْأَةِ أَيَّامَ حَيْضِهَا.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان فرامین میں سب لوگوں پر نماز فرض نہیں کی بلکہ کچھ مومنوں پر فرض کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (ابراھیم: ۳۱) ''(اے نبی) میرے مومن بندو سے کہہ دیجیے کہ وہ نماز قائم کریں۔'' اور فرمایا: ﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ''اور نماز قائم کرو۔'' کیونکہ اگر

تمام مومنوں پر نماز فرض ہوتی تو دوسرے لوگوں کی طرح حائضہ عورت پر بھی نماز فرض ہوتی، اور یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجمل بیان فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس کے بیان کی ذمہ داری دی ہے۔ چنانچہ آپ نے خبر دی ہے کہ نماز عورت سے اس کے ایام حیض میں ساقط ہو جاتی ہے۔''

١٠٠٠ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيّ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ، ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ جَزْلَةٌ: وَبِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِكَثْرَةِ اللَّعْنِ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ. قَالَتِ امْرَأَةٌ: مَا نُقْصَانُ عُقُوْلِنَا وَدِيْنِنَا؟ قَالَ: شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ. وَنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! بے شک تم جہنم والوں کی اکثریت ہو۔ تو ایک فصیح و بلیغ عورت نے عرض کی: اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بکثرت لعن طعن کرنا اور اپنے خاوند کی ناشکری کرنا۔ (پھر فرمایا) میں نے کم عقل، ناقص دین والیاں ہونے کے باوجود عقل و دانش اور اہل رائے پر زیادہ غالب تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک عورت نے سوال کیا: ہماری کم عقلی اور دین میں نقص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے (یہ کم عقلی کی دلیل ہے) اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے، تم میں سے ایک عورت تین یا چار دن (حیض کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھتی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حالتِ حیض میں حائضہ عورت پر نماز اور روزہ واجب نہیں اور اس مسئلہ پر اجماع منقول ہے۔ (نیل الاوطار: ١/ ٣٠١)

٤١١...... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ إِيْجَابِ قَضَاءِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ حَيْضِهَا

حیض والی عورت کے پاک ہونے کے بعد، نماز کی قضاء نہ دینے کے وجوب کا بیان

١٠٠١ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَيَزِيْدَ الرِّشْكِ..........

(١٠٠٠) سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب فی استکمال الایمان والزیادۃ والنقصان، حدیث: ٢٦١٣۔

(١٠٠١) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض، حدیث: ٣٣٥۔ من طریق حماد بھذا الاسناد، سنن ابی داود: ٢٦٢۔ سنن ترمذی: ١٣٥۔ سنن نسائی: ٣٨٢۔ مسند احمد: ٦/ ٣٢۔ من طریق ایوب بہ، صحیح بخاری، کتاب الحیض: ٣٢١۔ سنن ابن ماجہ: ٦٣١۔

عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ لِلصَّلاةِ؟ فَقَالَتْ: أَحُرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ تَحِيضُ فَلا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ. قَالَتْ: وَذَكَرَتْ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ عورت نماز کی قضا دے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ (خارجیہ) ہو؟ (عہد رسالت میں) وہ حیض سے ہوتی تھی تو اسے قضاء دینے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ معاذہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تھا۔''

فوائد :......۱۔ تمام مسلمانوں کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر حیض و نفاس کی حالت میں نماز اور روزہ واجب نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر نماز کی قضا واجب نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر روزوں کی قضا واجب ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٥)

۲۔ حروریہ، حروراء بستی کی طرف نسبت ہے۔ کوفہ کے قریب واقع ہے۔ خوارج کا پہلا اجتماع اس بستی میں منعقد ہوا تھا اس اعتبار سے خوارج کی نسبت حروراء کی طرف کی جاتی ہے۔ خوارج حائضہ عورت پر نماز کی قضا لازم قرار دیتے ہیں لیکن مذکورہ حدیث ان کے موقف کی تردید کرتی ہے اور اجماع سے یہ عیاں ہے کہ حائضہ عورت حالت حیض میں چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں دے گی۔

۴۱۲..... بَابُ أَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلاةِ وَضَرْبِهِمْ عَلَى تَرْكِهَا قَبْلَ الْبُلُوغِ كَيْ يَعْتَادُوا بِهَا.

بچوں کے بالغ ہونے سے پہلے انہیں نماز کا عادی بنانے کے لیے، نماز کا حکم دینے اور نہ پڑھنے پر انہیں مارنے کا بیان

۱۰۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ وَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ۔ وَهٰذَا حَدِيثُ عَلِيٍّ۔ ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمِّهِ.........

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلاةَ ابْنَ سَبْعٍ

''حضرت عبدالملک بن الربیع اپنے والد گرامی اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچے کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ، اور دس سال کی عمر

(۱۰۰۲) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلاۃ، حدیث: ٤٠٧۔ من طریق علی بن حجر بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ٤٩٤۔ سنن الدارمی: ١٤٣١۔ مسند احمد: ٣/ ٤٠٤۔

سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنُ عَشْرٍ. میں (نماز نہ پڑھنے پر) اس کی پٹائی کرو۔"

۴۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِ عَلٰى أَنَّ أَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْإِيْجَابِ

اس حدیث کے ذکر کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ بچوں کو بلوغت سے پہلے نماز کا حکم دینا واجب نہیں ہے

۱۰۰۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، قَالاَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِيْ فُلَانَ قَدْ زَنَتْ، أَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا. فَرَدَّهَا عَلِيٌّ. وَقَالَ لِعُمَرَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَرْجُمُ هٰذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَوَ مَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهِ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ. قَالَ: صَدَقْتَ. فَخَلّٰى عَنْهَا.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب فلاں قبیلے کی ایک پاگل عورت کے پاس سے گزرے جبکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس لوٹا دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ اسے رجم کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو حضرت علی نے کہا: کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد نہیں کہ آپ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے (وہ شریعت کے مکلّف نہیں ہیں۔) ۱۔مجنون جس کی عقل مغلوب ہوگئی ہو۔ ۲۔سویا ہوا شخص حتیٰ کہ بیدار ہو جائے۔ ۳۔بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ پھر اس عورت کو آزاد کر دیا۔"

فوائد :......۱۔ یہ حدیث بچوں کی تربیت میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ سات سال کے بچے کو باقاعدگی سے نماز کی تلقین کی جائے تو دس سال کی عمر تک لامحالہ وہ پختہ نمازی بن جائے گا، پھر نماز میں کچھ کمی ہو تو دس سال کی عمر میں نماز چھوڑنے پر تادیبی کارروائی اسے سدھار دے گی۔

۲۔ دس سال کی عمر میں بچوں پر نماز فرض نہیں ہوتی لیکن اس عمر میں ترک نماز پر بچوں کو مارنا اور انہیں سختی سے نماز کا اہتمام کرانا والدین کی ذمہ داری اور فرض ہے۔ نیز بچوں پر نماز اس وقت فرض ہوتی ہے، جب وہ بالغ ہوں۔

(۱۰۰۳) اسناده صحيح، سنن ابى داؤد، كتاب الحدود، باب فى المجنون يسرق او يصيب حدا، حديث: ٤٤٠١ ـ سنن كبرى نسائى: ٧٢٠٢ ـ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، صحيح بخارى قبل: ٦٨١٥ ـ تعليق.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسُطِ

بچھونوں (قالین، چٹائی وغیرہ) پر نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۴۱۴..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ.

بڑی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

١٠٠٤۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک) بڑی چٹائی پر نماز ادا کی۔''

۴۱۵..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبِسَاطِ، إِنْ كَانَ زَمْعَةُ يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ.

بچھونوں پر نماز پڑھنے کا بیان، اگر زمعہ راوی کی روایت قابل حجت ہو

١٠٠٥۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُو عَامِرٍ، ثَنَا زَمْعَةُ، ح وَثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، انَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى بِسَاطٍ. وَقَالَ نَصْرٌ فِي حَدِيثِهِ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى بِسَاطٍ. وَقَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بِسَاطٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنْ زَمْعَةَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بچھونے (دری، چٹائی، فرش اور قالین) پر نماز ادا فرمائی ہے۔ جناب نصر بن علی نے اپنی روایت میں کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی بچھونے پر نماز ادا کی۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بچھونے پر نماز پڑھی ہے امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے

(١٠٠٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى ثوب واحد، حديث: ٥١٩۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٩۔ مسند احمد: ٣/ ١٠۔ من (١٠٠٤) طريق ابى معاوية بهذا الاسناد، سنن ترمذى: ٣٣٢.

(١٠٠٥) صحيح، مسند احمد: ١/ ٢٣٢، ٢٧٣۔ من طريق زمعة بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة على الخمرة، حديث: ١٠٣٠۔ من طريق زمعة عن عمرو بن دينار عن ابن عباس رضي الله عنهما.

ہیں: ''زمعہ راوی کے متعلق میرے دل میں عدم اطمینان ہے۔''

فوائد :......صحت نماز کے لیے نماز کی جگہ اور چٹائی، دری اور صف کا پاک ہونا شرط ہے۔ نیز ہر پاک چیز مثلاً چٹائی، دری اور صف وغیرہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ چٹائی وغیرہ نمازی کو نماز سے غافل نہ کرتی ہو۔

۴۱۶..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفَرَاءِ الْمَدْبُوغَةِ

دباغت شدہ رنگے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۶۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ بِشْرُ بْنُ آدَمَ، قَالَا، ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْحَصِيْرِ وَ الْفَرْوَةِ الْمَدْبُوْغَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ عَوْنٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی اور دباغت شدہ چمڑے پر نماز پڑھ لیتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابوعون کا نام، محمد بن عبیداللہ الثقفی ہے۔''

۴۱۷..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا أَبُوْدَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ.........

عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ. هٰذَا حَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ. وَقَالَ يُوْسُفُ: يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَةٍ لَهُ قَدْ بُسِطَتْ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔'' یہ سعید بن عبدالرحمان کی روایت ہے اور جناب یوسف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے جسے آپ کی نماز گاہ میں بچھا دیا گیا تھا،

(۱۰۰۶) اسناده ضعيف، یونس بن حارث راوی ضعیف ہے۔ نیز سند میں انقطاع ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الحصير، حديث: ٦٥٩۔ من طريق ابی احمد الزبيری بهذا الاسناد، مسند احمد: ٤/ ٢٥٤.

(۱۰۰۷) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الخمرة، حديث: ۳۸۱۔ سنن نسائی: ۷۳۹۔ مسند احمد: ٦/ ٣٣٥۔ من طريق شعبة بهذا الاسناد، صحيح، كتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدی المصلی، حديث: ٥١٣۔ سنن ابی داود: ٦٥٦۔ سنن ابن ماجه: ٩٥٨، ١٠٢٨.

فِـي مَسْـجِدِهِ وَأَنَـا نَـائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ، فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَ ثَوْبُهُ ثَوْبِي وَأَنَا حَائِضٌ.

جبکہ میں آپ کے پہلو میں لیٹی ہوتی، جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے میرے کپڑوں سے لگ جاتے حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی۔"

١٠٠٨۔أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ۔ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَـنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ.

"حضرت ام کلثوم بنت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

فوائد :......الْخُمْرَةِ: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی دھاری دار چٹائی۔ نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی دھاری دار چٹائی پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۴۱۸..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَالْخِيَارِ لِلْمُصَلِّي بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيْهِمَا وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، كَيْ لَا يُؤْذِيَ بِهِمَا غَيْرَهُ.

جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا بیان، نمازی کو اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز پڑھ لے یا انہیں اتار کر پڑھ لے اور اپنے دونوں قدموں کے درمیان جوتوں کو رکھ لے تا کہ ان سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو

١٠٠٩۔أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عِيَاضُ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ.........

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ، قَـالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبِسْ نَعْلَيْهِ، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يُؤْذِي بِهِمَا غَيْرَهُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنے جوتے پہن لے یا انہیں اتار کر اپنی ٹانگوں کے درمیان رکھ لے، اور ان کے ساتھ دوسروں کو تکلیف نہ دے۔"

١٠١٠۔أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا يَزِيْدُ ۔ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ۔ ثَنَا أَبُـوْ سَـلَمَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ وَثَنَا يَعْقُوْبُ أَيْضًا، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ ۔ وَهُوَ أَبُوْ مَسْلَمَةَ ۔، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ،

(١٠٠٨) اسناده صحيح، رقم: ٦/ ٣٠٢ عن ام سلمه.

(١٠٠٩) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في اين توضع النعل اذا خلعت في الصلاة، حديث: ١٤٣٢۔ من طريق المقبري بهذا لاسناد۔ وانظر: ١٠١٦.

ثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جوتوں اور موزوں سمیت نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ ان پر نجاست نہ لگی ہو اور اگر نجاست لگی ہو تو جوتوں اور موزوں میں نماز پڑھنا درست نہیں۔ (شرح النووی: ٥/ ٤٢)

۲۔ جوتا اتارنا ہو تو اس کے مختلف مقام ہیں۔ اگر بائیں جانب نمازی نہ ہو تو جوتا بائیں جانب اتارا جائے اور اگر بائیں جانب نمازی ہو تو جوتا دونوں پاؤں کے درمیان رکھنا مشروع ہے۔

١٠١١۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ارْفَعِي عَنَّا حَصِيْرَكِ هٰذَا فَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ يُفْتِنُ النَّاسَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اپنی یہ چٹائی ہم سے دور کر دو، مجھے تو خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں یہ لوگوں کو فتنے میں نہ ڈال دے۔''

١٠١٢۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ..........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى خُمْرَةٍ. وَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ وَيَسْجُدُ عَلَيْهَا.

''جناب ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مسلسل یہ بات سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چٹائی پر نماز ادا فرمائی ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پر سجدہ کرتے تھے۔''

(١٠١٠) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في النعال، حديث: ٣٨٦۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الصلاة في النعلين، حديث: ٥٥٥۔ سنن ترمذي: ٤٠٠، سنن نسائي: ٧٧٦۔ مسند احمد: ٢/ ١٨٩.

(١٠١١) اسناده صحيح، مسند احمد: ٦/ ٢٤٨۔ عن عثمان بهذا الاسناد.

(١٠١٢) اسناده صحيح، مسند احمد: ٣/ ١٠٣۔ صحيح ابن حبان: ٢٢٧٢٠٤٥١١۔ من طريق اخر عن انس نحوه.

١٠١٣۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، أَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ لَا يَدَعُهَا فِيْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ. هٰكَذَا، حَدَّثَنَا بِهِ الْمُخَرِّمِيُّ مَرْفُوْعًا، فَإِنْ كَانَ حَفِظَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَرَفْعَهُ، فَهٰذَا خَبَرٌ غَرِيْبٌ. كَذٰلِكَ خَبَرُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ غَرِيْبٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے، آپ اسے سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔'' اسی طرح جناب مخرمی نے ہمیں یہ حدیث مرفوع بیان کی ہے اگرچہ انہوں نے اس حدیث کی سند کو یاد رکھا ہے اور اسے مرفوع بیان کیا ہے مگر یہ حدیث غریب ہے اسی طرح جناب زہری کی حضرت انس سے روایت بھی غریب ہے۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۰۷ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۴۱۹...... بَابُ وَضْعِ الْمُصَلِّيْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا خَلَعَهُمَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلِّيْ، فَيَكُوْنُ نَعْلَاهُ عَنْ يَمِيْنِ وَالْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ.

اس بات کا بیان کہ نماز جب جوتے اتارے تو انہیں اپنی بائیں جانب رکھے جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نمازی نہ ہو، (کیونکہ) اس طرح اس کے جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں طرف ہو جائیں گے

١٠١٤۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَقَرَأْتُهُ عَلَى بُنْدَارٍ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ۔ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ وَاضِعًا نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

''حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھ کر نماز پڑھی۔''

١٠١٥۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ

(١٠١٣) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢/ ٩٢۔ مختصرا من طريق آخر.

(١٠١٤) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى النعل، حديث: ٦٤٨۔ سنن نسائى: ٧٧٧۔ سنن ابن ماجه: ١٤٣١۔ مسند احمد: ٣/ ٤١٠۔ من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد.

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ.........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ.

''حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ والے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فتح مکہ والے دن نماز ادا فرمائی، آپ نے اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ لیے۔''

۴۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الزَّجْرِ عَنْ وَضْعِ الْمُصَلِّي نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا كَانَ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلِّيٌّ، يَكُوْنُ النَّعْلَانِ عَنْ يَمِيْنِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ

جب نمازی کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود ہو تو نمازی کا اپنی بائیں جانب جوتے رکھنا منع ہے، کیونکہ اس طرح جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں جانب ہو جائیں گے

۱۰۱۶۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: وَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْيَمِيْنَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے جوتے اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب نہ رکھے، مگر یہ اس کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود نہ ہو (تو پھر رکھ لے) اور اسے چاہیے کہ انہیں اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھ لے۔'' جناب الدورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اور وہ اپنی بائیں جانب اپنے جوتے نہ رکھے الا یہ کہ اس جانب کوئی نہ ہو۔'' اور انہوں نے دائیں جانب کا تذکرہ نہیں کیا۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۰۰۹ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(۱۰۱۵) انظر الحدیث السابق.

(۱۰۱۶) اسناده حسن، صحیح ابن حبان: ۲۱۸۵۔ من طریق محمد بن بشار، بندار بھذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب المصلی اذا خلع نعلیه این یضعهما، حدیث: ٦٥٤.

۴۲۱..... بَابُ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ وَقَدْ أَصَابَهُمَا قَذَرٌ لَا يَعْلَمُ بِهِ

اس بات کا بیان کہ نمازی اپنے جوتوں میں نماز پڑھتا ہے جبکہ انہیں گندگی لگی ہوتی ہے جس کا اسے علم نہیں ہوتا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا صَلّٰى فِيْ نَعْلٍ وَثَوْبٍ طَاهِرٍ عِنْدَهُ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ أَنَّ النَّعْلَ أَوِ الثَّوْبَ كَانَ غَيْرَ طَاهِرٍ، أَنَّ مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِهِ جَائِزٌ عَنْهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ، إِذِ الْمَرْءُ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ عِنْدَهُ، لَا فِي الْمَغِيْبِ عِنْدَ اللّٰهِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب نمازی نے اپنے خیال کے مطابق پاک صاف جوتوں اور کپڑوں میں نماز پڑھی پھر اسے علم ہوا کہ اس کے جوتے یا کپڑے پاک نہیں تھے تو اس کی ادا شدہ نماز درست ہوگی، اس کا اعادہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نمازی کو اپنے نزدیک پاک صاف کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ اللہ کے علم غیب کے مطابق پاک صاف کپڑوں میں (کیونکہ غیب کا علم بندے کو نہیں ہے۔)

۱۰۱۷۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا يَزِيْدُ ۔ وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ۔ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَيْضًا، ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبُوْ نُعَامَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ، فَخَلَعْنَا. فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ فَأَخْبَرَنِيْ إِنَّ بِهِمَا خَبَثًا، فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُقَلِّبْ نَعْلَهُ فَلْيَنْظُرْ فِيْهِمَا خَبَثٌ، فَلْيَمْسَحْهُمَا بِالْأَرْضِ، ثُمَّ لِيُصَلِّيَ فِيْهَا. هٰذَا حَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے اپنے جوتے اتار دیے، تو صحابہ کرام نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم نے اپنے جوتے کیوں اتار دیے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اتار دیے۔ آپ نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ جوتوں کو گندگی لگی ہوئی ہے (اس لیے میں نے اتار دیے) اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنے جوتے کو پلٹ کر دیکھ لے،

(۱۰۱۷) اسناده صحيح، مسند احمد: ۳/ ۲۰۔ سنن الدارمی: ۱۳۷۸۔ مسند عبد بن حميد: ۸۸۰۔ من طريق حماد بهذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ۷۸۶.

فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الْوَلِيْدِ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْهِمَا قَذْرًا أَوْ أَذًى.

اگر انہیں گندگی لگی ہو تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑ کر صاف کر لے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔'' یہ یزید بن ہارون کی روایت ہے، جبکہ ابوالولید کی روایت میں ہے: ''بے شک جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں گندگی یا پلیدگی لگی ہوئی ہے۔''

فوائد:......مکرر ۷۸۶

۴۲۲..... بَابُ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِي الْحَدَثِ، وَ الْأَمْرِ بِالْمُضِيِّ فِيْ صَلَاتِهِ وَتَرْكِ الْإِنْصِرَافِ عَنِ الصَّلَاةِ

نمازی کو وضو ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنے اور نماز نہ توڑنے کے حکم کا بیان

إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فِيْهَا، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ يَقِيْنَ الطَّهَارَةِ لَا يَزُوْلُ إِلَّا بِيَقِيْنِ حَدَثٍ. وَأَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَفْسُدُ بِالشَّكِّ فِي الْحَدَثِ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ الْمُصَلِّيْ بِالْحَدَثِ.

جب کہ اسے خیال گزرے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ طہارت کا یقین وضو ٹوٹنے کے یقین کے ساتھ ہی ختم ہوگا، اور نماز وضو ٹوٹنے کے شک سے باطل نہیں ہوگی حتی کہ نمازی کو وضو ٹوٹنے کا یقین ہو جائے

۱۰۱۸۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ..........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو نماز کی حالت میں کچھ محسوس کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''اس وقت تک نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سن لے یا بو نہ پائے۔''

فوائد:......مکرر ۲۴، ۲۵۔

۴۲۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا أَحْدَثَ الْمُصَلِّيْ فِيْهَا، وَوَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْأَنْفِ كَيْ يَتَوَهَّمَ النَّاسُ أَنَّهُ رَاعِفٌ لَا مُحْدِثٌ حَدَثًا مِنْ دُبُرٍ.

جب نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو نماز ختم کر دینے کے حکم کا بیان، اور ناک پر ہاتھ رکھنے کا بیان تا کہ دیگر نمازی خیال کریں کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی ہے، نہ کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے۔

۱۰۱۹۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْبُرْبَانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ

(۱۰۱۸) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۵.

عُرْوَةَ عَنْ أَنَسٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى أَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:'' جب تم میں سے کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھے اور نماز سے نکل جائے۔''

فوائد:......دوران نماز وضو ٹوٹنے کی صورت میں بے وضو شخص ناک پر ہاتھ رکھے، یہ امر استحباب کے لیے ہے۔ خطابی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو ناک پر ہاتھ رکھنے کا حکم اس لیے دیا تا کہ وہ حاضرین کو یہ باور کرائے کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے نیز اس طریقہ میں ستر پوشی کے ادب، قبیح چیز کو چھپانے اور احسن توریہ اختیار کرنے کا بیان ہے اور اس عمل میں ریا اور جھوٹ شامل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حیا کے استعمال اور لوگوں کے طعن و تشنیع سے محفوظ رہنے کے احسن طریقہ کا بیان ہے۔(عون المعبود: ٤/ ٧)

(١٠١٩) صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٣٣٥ـ من طريق حفص بهذا الاسناد، سنن ابى داود، كتاب الصلاة باب استئذان المحدث للامام، حديث: ١١١٤ـ سنن ابن ماجه: ١٢٢٢.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بھول چوک کے ابواب کا مجموعہ

۴۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِيْ صَلاَتِهِ

اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں شک ہو جاتا ہے

وَ الْأَمْرِ بِأَن يَّسْجُدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ بِذِكْرِ خَبَرِ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتْقَصًّى ، قَدْ يَحْسِبُ كَثِيْرٌ مِّمَن لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَالْمُجْمَلِ ، وَلاَ يَفْهَمُ الْمُخْتَصَرَ وَ الْمُتَقَصّٰى مِنَ الْأَخْبَارِ ، أَنَّ الشَّاكَّ فِيْ صَلاَتِهِ جَائِزٌ بِهِ أَن يَنْصَرِفَ مِنْ صَلاَتِهِ عَلَى الشَّكِّ بَعْدَ أَن يَّسْجُدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ .

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ اسے دو سہو (بھول چوک) کے سجدے کرنے کے حکم کا بیان، بہت سارے لوگ جو مفسر اور مجمل میں فرق نہیں کر سکتے اور نہ مختصر اور مفصل روایات کو سمجھتے ہیں، وہ خیال کریں گے کہ اپنی نماز میں شک کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ دو سہو کے سجدے کرنے کے بعد شک کی حالت ہی میں نماز سے فارغ ہو سکتا ہے۔

١٠٢٠ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، قَالَ سَعِيْدٌ: ثَنَا . وَقَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ.........

عَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيق صَلاَتِهِ ، فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ صَلاَتَهُ حَتّٰى لاَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک شیطان تم میں سے کسی شخص کے پاس آتا ہے جبکہ وہ اپنی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، تو وہ اس کی نماز کو خلط ملط

(١٠٢٠) صحيح بخاري، كتاب السهو، باب السهو فى الفرض والتطوع، حديث : ١٢٣٢ ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو فى الصلاة، حديث : ٣٨٩ـ سنن ابى داود : ١١٣٠ ـ سنن ترمذى: ٣٩٧ـ سنن نسائى: ١٢٥٣ ـ سنن ابن ماجه: ١٢١٦ـ مسند احمد: ٢/ ٢٤١ ـ مسند الحميدى: ٩٤٧ـ من طرق عن الزهرى بهذا الاسناد.

يَدْرِي كَمْ صَلّٰى ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ . وَهٰكَذَا مَعْنٰى خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا . فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

کر دیتا ہے، حتیٰ کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو جس شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' جناب یحییٰ بن ابی کثیر اور محمد بن عمرو کی روایت کا مفہوم بھی اسی طرح کا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: حتیٰ کہ نمازی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

١٠٢١۔وَ فِي خَبَرِ عِيَاضٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَهَا فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب وہ (نمازی) بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے تو وہ دو سجدے کر لے جبکہ وہ (تشہد میں) بیٹھا ہوا ہو۔''

١٠٢٢۔ وَفِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ . خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ بِأَسَانِيْدِهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ . وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مُخْتَصَرَةٌ غَيْرُ مُتَقَصَّاةٍ .

''حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے: جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ تشہد میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' (صاحب کتاب کا بیان ہے کہ) میں نے یہ احادیث ان کی اسانید کے ساتھ کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔ اور یہ الفاظ مختصر غیر مفصل ہیں۔

۴۲۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى فِي الْمُصَلِّي شَكَّ فِي صَلَاتِهِ وَ الْأَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَى الْأَقَلِّ مِمَّا يَشُكُّ فِيهِ الْمُصَلِّيْ

اپنی نماز میں شک کرنے والے کے متعلق تفصیلی روایت کا بیان

(١٠٢١) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من قال يتم على اكثر ظنه، حديث: ١٠٢٩، سنن ترمذی: ٣٩٦۔ سنن ابن ماجه: ١٢٠٤.

(١٠٢٢) صحيح، سنن نسائی، کتاب السهو، باب ما يفعل من نسي شيئا، من صلاته، حديث: ١٢٦١۔ مسند احمد: ٤/ ١٠٠ من حديث معاوية رضي الله عنه واما حديث عبدالله بن جعفر رضي الله عنهما سياتي برقم: ١٠٣٣.

اور جتنی رکعات میں نمازی کو شک ہو ان میں کم پر بنیاد رکھنے کے حکم کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الشَّاكَّ صَلَاتَهُ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَمَا يَبْنِي عَلَى الْأَقَلِّ، فَيُتَمِّمُ صَلَاتَهُ عَلَى يَقِينٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ تَحَرِّى .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز میں شک کرنے والے کو کم از کم رکعات پر بناء کرنے کے بعد دو سہو کے سجدے کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا وہ یقین پر اپنی نماز مکمل کر لے جبکہ اسے غور کرنے پر بھی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکے۔

۱۰۲۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَا: ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ . فَإِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ . وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ .

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنا کرے۔ پھر اگر اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے تو وہ دو (سہو کے) سجدے کر لے۔ اگر اس کی نماز پوری ہوئی تو اس کی وہ رکعت اور دو سجدے نفل ہوں گے، اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو یہ رکعت اس کی نماز مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل و رسوا کرنے کا باعث ہوں گے۔

فوائد :......۱۔ جسے نماز کی رکعات میں شک ہو اسے اقل عدد پر بنا رکھنی چاہیے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَسْجُدْ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ . جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے ایک رکعت ادا کی ہے یا دو، تو وہ اسے ایک رکعت قرار دے، جب اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھی ہے یا تین رکعت، تو وہ اسے دو رکعت شمار کرے اور جب معلوم

(۱۰۲۳) اسنادہ حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب اذا شك فی الثنتین...... حدیث: ۱۰۲٤ و سنن ابن ماجه: ۱۲۱۰۔ من طریق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاۃ، حدیث: ۵۷۱۔ سنن نسائی: ۱۲۳۹۔ مسند احمد: ۳/ ۷۲، ۸٤.

نہ ہو کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت تو وہ اسے تین رکعت شمار کرے، پھر نماز سے فراغت کے بعد اور سلام سے قبل دو سجدے کرے۔ (مسند احمد: ١/ ١٩٠، ابن ماجه: ١٢٠٩، الصحيحة: ١٣٥٦، صحيح)

٢۔ سہو کے دو سجدے نماز میں ہونے والی کمی بیشی پوری کر دیتے ہیں۔ نیز یہ عمل شیطان کی ذلت و رسوائی کا بھی باعث ہے کیونکہ شک اور اختلاط کے ذریعے شیطان نمازی کی نماز میں کمی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب سہو کے دو سجدوں کے ذریعے اس کی نماز میں کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے، تو یہ عمل شیطان کی رسوائی اور ذلت کا باعث بنتا ہے۔

٣۔ اگر چوتھی رکعت میں شک واقع ہو کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو اسے تیسری رکعت بنا دیں گے اور اگر وہ چوتھی رکعت ہو تو سہو کے دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنتے ہیں۔

٤٢٦..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَسْجُدُهُمَا الشَّاكُّ فِيْ صَلَاتِهِ

اس بات کا بیان کہ یہ دو سجدے جنہیں اپنی نماز میں شک کرنے والا ادا کرے گا

إِذَا بَنٰى عَلَى الْيَقِيْنِ فَيَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَ السَّلَامِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ تَكُوْنَانِ بَعْدَ السَّلَامِ.

جب وہ اپنے یقین پر بنا کرے گا تو یہ دو سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا بعد میں نہیں۔ اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ سجود سہو ہر حالت میں سلام پھیرنے کے بعد ہوں گے

١٠٢٤۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبٌ۔ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ۔ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُوْنَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ۔ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ۔ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ، وَهٰذَا حَدِيْثُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقاً لِلْحَدِيْثِ۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى وَاحِدَةً أَمِ اثْنَتَيْنِ أَمْ ثَلَاثاً أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيُتِمَّ مَا شَكَّ فِيْهِ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، ایک، دو، تین یا چار پڑھی ہیں؟ تو وہ اتنی رکعات مکمل کرلے جن میں اسے شک ہو، پھر وہ تشہد میں بیٹھے

(١٠٢٤) انظر الحديث السابق.

جَالِسٌ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَاقِصَةً فَقَدْ أَتَمَّهَا وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ، وَإِنْ كَانَ أَتَمَّ صَلَاتَهُ فَالرَّكْعَةُ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةٌ.

بیٹھے دوسجدے کر لے، چنانچہ اگر اس کی نماز نامکمل تھی تو اس نے اب پوری کر لی اور دوسجدے شیطان کی ذلت وخواری کا سبب ہوں گے، اور اگر اس نے اپنی نماز مکمل کر لی تھی تو (یہ زائد) رکعت اور دوسجدے اس کے لیے نفل ہوں گے۔"

۱۰۲۵ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، .... ثَنَا بِهِ الرَّبِيْعُ مَرَّةً أُخْرَى مِنْ كِتَابِهِ، وَقَالَ: فَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ السَّلَامِ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى وَالدَّوْرَقِيُّ وَيُوْنُسُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِيْ ثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ. ثُمَّ بَاقِي حَدِيْثِهِمْ مِثْلُ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ. قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ عِنْدِيْ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ إِذَا كَانَ مَالُهُ غَائِبًا عَنْهُ، فَأَخْرَجَ زَكَاتَهُ وَأَوْصَلَهَا إِلَى أَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ نَاوِيًا أَنْ كَانَ مَالُهُ سَالِمًا فَهِيَ زَكَاتُهُ، وَإِنْ كَانَ مَالُهُ مُسْتَهْلَكًا فَهُوَ تَطَوُّعٌ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ وَصَحَّ، أَنَّ مَالَهُ كَانَ سَالِمًا، أَنَّ مَالَهُ الَّذِيْ أَوْصَلَهُ إِلَى أَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ كَانَ جَائِزًا عَنْهُ فِي الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ فِيْ مَالِهِ الْغَائِبِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ عَنِ الْمُصَلِّيْ هٰذِهِ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ صَلَّاهَا بِإِحْدَى اثْنَيْنِ، إِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ

"امام صاحب فرماتے ہیں: امام ربیع نے ہمیں ایک مرتبہ اپنی کتاب سے بیان کرتے ہوئے فرمایا: لہٰذا وہ یقین پر بنا کرے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے دوسجدے کرے اور جناب ابوموسیٰ، دورقی اور یونس نے اپنی روایت میں کہا: جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے، پھر اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار، تو اسے ایک رکعت پڑھ لینی چاہیے اور سلام پھیرنے سے پہلے دوسجدے کر لے۔" ان کی باقی روایت جناب ربیع کی روایت کی طرح ہی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ نے فرمایا: "اس حدیث میں میرے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ مالدار شخص کا مال جب اس کے پاس موجود نہ ہو (تجارت وغیرہ کی غرض سے کسی علاقے میں بیٹھا ہوا ہو) پھر وہ اس کی زکوٰۃ نکال کر صدقے کے حق داروں کو پہنچادے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اگر اس کا مال صحیح سلامت ہوا تو یہ اس کی زکوٰۃ ہے اور اگر اس کا مال ہلاک و تباہ ہو چکا ہوا تو یہ نفلی صدقہ ہے، پھر اسے صحیح اطلاع مل گئی کہ اس کا مال صحیح سلامت ہے تو اس کا وہ مال جو اُس نے اپنے غیر موجود مال کی فرض زکوٰۃ کے طور پر صدقہ و زکوٰۃ کے حق داروں کو پہنچایا تھا وہ جائز اور درست ہو گا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کی ایک رکعت کو جائز قرار دیا ہے۔ جو اُس نے دوطرح کی نیت سے ادا کی تھی۔ کہ اگر

(۱۰۲۵) انظر الحديث السابق.

الَّتِیْ صَلَّاهَا ثَلَاثًا، فَهٰذِهِ الرَّكْعَةُ رَابِعَةُ الَّتِی هِیَ فَرْضٌ عَلَیْهِ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً فَهٰذِهِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةٌ، فَقَدْ أَجْزَءَ تْ عَنْهُ هٰذِهِ الرَّكْعَةُ مِنَ الْفَرِیْضَةِ. وَهُوَ إِنَّمَا صَلَّاهَا عَلٰی أَنَّهَا فَرِیْضَةٌ أَوْ نَافِلَةٌ.

اس کی ادا شدہ نماز تین رکعات ہوئی تو یہ اس کی چوتھی فرض رکعت ہوگی، اور اگر اس کی نماز مکمل ہو چکی تھی تو یہ رکعت نفل ہو گی۔ اور اس کی یہ رکعت فرض نماز سے کفایت کر جائے گی حالانکہ اس نے یہ رکعت فرض یا نفل کی نیت سے ادا کی تھی۔“

فوائد :......۱۔نماز میں شک واقع ہونے کی صورت میں سہو کے سجدے سلام سے قبل کرنے چاہئیں یا سلام کے بعد، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ دونوں طرح کر سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں صورتیں ثابت ہیں۔

(فقه السنه: ١/ ٢١٣)

۲۔ لیکن سہو کے سجدوں کی ادائیگی کی افضل صورت یہ ہے کہ جہاں نبی ﷺ نے سہو کے سجدے سلام سے قبل کیے ہیں، وہاں سجدے سلام سے پہلے کیے جائیں اور جہاں سجدے سلام کے بعد کیے ہیں وہاں سلام کے بعد کیے جائیں۔(فقه السنه: ١/ ٢١٣.)

۳۔ امام مالک کہتے ہیں اگر سہو نماز کی زیادتی میں ہوا ہے تو سجدے سلام کے بعد کرنے چاہئیں اور اگر سہو کمی میں ہوا ہے تو سہو کے سجدے سلام سے قبل کرنے چاہئیں اور نووی رحمہ اللہ نے اس مذہب کو قوی اور راجح قرار دیا ہے۔

(شرح النووی: ٥/ ٥٥.)

اکثر عرب علماء کا یہی موقف ہے۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(دیکھیے: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ)

٤٢٧...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِیْنِ رُكُوْعِ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ وَسُجُوْدِهَا الَّتِیْ یُصَلِّیْهَا لِتَمَامِ صَلَاتِهِ أَوْ نَافِلَتِهِ.

اس رکعت کے رکوع اور سجود کو خوب اچھی طرح ادا کرنے کا بیان جسے وہ اپنی نماز کی تکمیل یا بطور نفل پڑھے گا۔

١٠٢٦۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ أَبِیْ أُوَیْسٍ، حَدَّثَنِی أَخِیْ، ح وَثَنَا مُحَمَّدٌ أَیْضًا، ثَنَا أَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنِیْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِیْ أُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ زَیْدٍ ـ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

(١٠٢٥) انظر الحدیث السابق.

(١٠٢٦) اسناده صحیح، مستدرك حاكم: ١/ ٢٦٠ـ ٢٦١ من طریق ایوب بن اسماعیل بهذا الاسناد، سنن كبری بیهقی: ٢/ ٣٣٣.

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلاَ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ، ثَلاثًا أَمْ أَرْبَعًا ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَةً يُحْسِنُ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَجَدْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ فِيْ كِتَابِ أَيُّوْبَ مَوْقُوْفًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخُوْ عَاصِمٍ وَ وَاقِدٍ وَ هُوَ أَكْبَرُهُمْ . قَالَ ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُوْلُ: عَاصِمٌ وَ عُمَرُ وَ زَيْدٌ وَ وَاقِدٌ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ فَرْقَدٌ هٰؤُلاَءِ كُلُّهُمْ إِخْوَةٌ وَ عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ لَنَا الدَّارِمِيُّ هٰذَا فِيْ عَقِبِ خَبَرِهِ .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، تین رکعات یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ ایک رکعت پڑھ لے، اس کے رکوع و سجود خوب سنوار کر ادا کرے اور (آخر میں) دو سجدے کر لے۔'' محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ''میں نے یہ روایت ایوب کی کتاب میں ایک اور جگہ پر موقوف بھی دیکھی ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''عمر بن محمد، وہ زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا بیٹا ہے اور عاصم اور واقد کا بڑا بھائی ہے۔'' وہ فرماتے ہیں: ''میں نے احمد بن سعید الدارمی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: عاصم، عمر، زید، واقد، ابوبکر اور فرقد یہ سب بھائی ہیں۔ اور عاصم وہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کا بیٹا ہے، امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''امام درامی نے ہمیں یہ بات اپنی روایت کے بعد بیان کی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں شک واقع ہونے کی صورت میں چھوٹے عدد پر بنا رکھی جائے، یہی یقینی صورت ہے، پھر چھوٹے عدد پر بنا کے بعد اگلی رکعت اچھے طریقے سے ادا کی جائے، اس کے قیام اور رکوع و سجود میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

۱۰۲۷۔وَالَّذِيْ حَدَّثَنَاهُ، قَالَ: ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْعُمَرِيُّ..........

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، قَالَ: بَيْنَا الْحَجَّاجُ يَخْطُبُ وَ ابْنُ عُمَرَ شَاهِدٌ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهِ ، إِذْ قَالَ الْحَجَّاجُ: ابْنُ الزُّبَيْرِ نَكَّسَ كِتَابَ اللّٰهِ نَكَّسَ اللّٰهُ قَلْبَهُ ، قَالَ: وَ ابْنُ

''جناب حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ حجاج خطبہ دے رہا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے اور ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے ان کی دائیں اور بائیں جانب بیٹھے تھے، جب حجاج نے کہا: ابن الزبیر نے اللہ کی کتاب قرآن مجید کو جھکا دیا ہے، اللہ اس کے دل کو اوندھا کرے۔

(۱۰۲۷) اسنادہ ضعیف، حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہے۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳۰۶۴۸.

عُمَرَ مُسْتَقْبِلُهُ . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ ذَاكَ لَيْسَ بِيَدِكَ وَلاَ بِيَدِهِ . قَالَ: فَسَكَتَ الْحَجَّاجُ . ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا وَكُلَّ مُسْلِمٍ ، وَإِيَّاكَ أَيُّهَا الشَّيْخُ أَنْ تَعْقِلَ . فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَضْحَكُ . فَحَكَاهُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَبِيْبٍ ، قَالَ: ثُمَّ وَثَبَ فَأَجْلَسَهُ ابْنَاهُ . فَقَالَ: دَعُوْنِي فَإِنِّي تَرَكْتُ الَّتِي فِيْهَا الْفَضْلُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ: كَذَبْتَ .

حبیب نے کہا: اور حضرت ابن عمر اس کی طرف متوجہ تھے چنانچہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ کام تیرے اور اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ راوی نے کہا: حجاج خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور ہر مسلمان کو علم عطا کیا ہے، اے بوڑھے تم بھی عقل سے کام لو۔ تو حضرت ابن عمر نے ہنسنا شروع کر دیا۔ پھر یہ قصہ عاصم کے واسطے سے حبیب سے بیان کیا تو کہا: پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حجاج کی طرف) اچھلے تو ان کے بیٹوں نے انہیں بٹھا دیا۔ انہوں نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں نے اصل فضیلت والی بات تو اسے کہی نہیں کہ تو (حجاج) جھوٹا ہے۔

۴۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِيْ صَلاَتِهِ وَلَهُ تَحَرِّيْ، وَ الْأَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّيْ إِذَا كَانَ قَلْبُهُ إِلٰى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمْيَلَ، وَكَانَ أَكْثَرُ ظَنِّهِ أَنَّهُ قَدْ صَلّٰى مَا الْقَلْبُ إِلَيْهِ أَمْيَلُ

اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں (کمی بیشی کا) شک ہو جاتا ہے جبکہ وہ تحقیق و جستجو کی طاقت رکھتا ہے، اسی جستجو اور تحقیق پر بنیاد رکھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو۔ اور اس کا غالب گمان ہو کہ جس عدد کی طرف اس کا دل زیادہ مائل ہے وہ اتنی نماز ادا کر چکا ہے۔

۱۰۲۸ـ قَالَ الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالاَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ - يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ - عَنْ مَنْصُوْرٍ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالاَ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ ، ثَنَا مَنْصُوْرٌ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى أَيْضًا ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ أَيْضًا نَحْوَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.........

(۱۰۲۸) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجه نحو القبلة حیث کان، حدیث: ۴۰۱ـ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاۃ، حدیث: ۵۷۲ـ سنن ابی داؤد: ۱۰۲۰ـ سنن نسائی: ۱۲۴۳ـ سنن ابن ماجه: ۱۲۱۲ـ مسند الحمیدی: ۹۶ـ مسند احمد: ۳۷۹/۱ـ من طریق جرید بهذا الاسناد.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ فِي الصَّلاَةِ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ صَنَعَ، فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ، وَلٰكِنِّي بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِي، وَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِيْ صَلاَتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ ابْنُ مَهْدِيّ: فَسَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ مَنْصُوْرٍ، وَلاَ أَحْفَظُهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ: التَّحَرِّي، وَقَالَ: فَأَيُّكُمْ سَهَا فِيْ صَلاَتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِذَا بَنٰى عَلَى التَّحَرِّي سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلاَمِ. وَهٰكَذَا أَقُوْلُ. وَإِذَا بَنٰى عَلَى الْأَقَلِّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلاَمِ، عَلٰى خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ. وَلاَ يَجُوْزُ عَلٰى أَصْلِيْ دَفْعُ أَحَدِ الْخَبَرَيْنِ بِالْآخَرِ بَلْ

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو اس نماز میں کچھ اضافہ کر دیا یا اس میں کچھ کمی کر دی، پھر آپ ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کچھ تبدیلی ہوگئی ہے؟ آپ نے پوچھا: وہ کیا (تبدیلی) ہے؟ تو ہم نے آپ کو آپ کے عمل کے متعلق بتا دیا۔ لہٰذا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا: اگر نماز میں کوئی تبدیلی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن میں ایک انسان ہوں، میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں، اس لیے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دہانی کرادیا کرو۔ اور تم میں سے جس شخص کو بھی اپنی نماز میں (کمی بیشی) کا شک ہو تو وہ درست (تعداد رکعات) کے متعلق غور و فکر کرے پھر اس کے مطابق نماز مکمل کر لے، پھر سلام پھیر لے اور دو سجدے کر لے۔'' یہ ابو موسیٰ کی عبدالرحمان سے روایت ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں: جناب ابن مہدی نے فرمایا: میں نے امام سفیان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ روایت منصور سے سنی تھی مگر مجھے یاد نہیں ہے۔ جناب احمد بن عبدہ نے اپنی روایت میں ''التحری'' (تحقیق و جستجو) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ اور کہا: ''تم میں سے جس شخص سے اپنی نماز میں بھول ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی ہے۔ تو وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی جب تحقیق و جستجو پر بنیاد کر کے (نماز مکمل کرے گا) تو سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا اور یہی میرا موقف ہے۔ اور جب کم ترین عدد پر بنا کرے گا تو سہو کے دو

يَجِبُ اسْتِعْمَالُ كُلِّ خَبَرٍ فِي مَوْضِعِهِ. وَالتَّحَرِّي هُوَ أَنْ يَكُونَ قَلْبُ الْمُصَلِّي إِلَى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمْيَلَ، وَالْبِنَاءُ عَلَى الْأَقَلِّ مَسْأَلَةٌ غَيْرُ مَسْأَلَةِ التَّحَرِّيْ، فَيَجِبُ اسْتِعْمَالُ كِلَا الْخَبَرَيْنِ فِيمَا رُوِيَ فِيهِ.

سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ میرے نزدیک ایک روایت کو دوسری کے ساتھ رد کرنا اصلاً درست اور جائز نہیں ہے بلکہ ہر روایت پر اس کے مقام پر عمل کرنا واجب ہے۔ "التحری" (تحقیق وجستجو) یہ ہے کہ نمازی کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو جبکہ کم سے کم عدد پر بنیاد رکھنے کا مسئلہ تحری کے مسئلے سے مختلف ہے۔ لہٰذا دونوں روایتوں پر اسی طرح عمل کرنا واجب ہے جیسے وہ بیان کی گئی ہیں۔

فوائد:......۱۔ اس حدیث سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ اہل کوفہ اور اہل الرائے نے استدلال کیا ہے کہ جسے نماز میں رکعات کی تعداد کے بارے شک ہو وہ درست عدد کی تعیین کے بارے میں کوشش کرے اور غالب ظن پر بنا رکھے اور اس پر یہ لازم نہیں کہ وہ چھوٹے عدد پر انحصار کرے اور زائد نماز کا اہتمام کرے۔ بظاہر یہ حدیث ان کے موقف کی دلیل ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٦١)

لیکن شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ جب نماز میں شک واقع ہو کہ نمازی نے تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ یقینی امر پر بنا رکھے اور یقینی امر اقل عدد ہے، پھر وہ باقی نماز پڑھنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ نیز اس مسئلہ کی وضاحت حدیث ۱۰۲۰ کے تحت بیان ہوئی ہے، جس کی رو سے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٦١)

۴۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوسِ سَاهِيًا، وَالْمَضِيِّ فِي الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوَى الْمُصَلِّيْ قَائِمًا، وَإِيْجَابِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلَى فَاعِلِهِ.

نمازی کا دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے قبل بھول کر قیام کرنے کا بیان، اور جب نمازی سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جاری رکھے، ایسے شخص پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔

۱۰۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ.........

(١٠٢٩) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فيمن قام من اثنتين ساهيا، حديث: ١٢٠٦۔ مسند احمد: ٥/ ٣٤٥۔ مسند الحميدى: ٩٠٣۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب من لم ير التشهد الاول واجبا، حديث: ٨٢٩۔ صحيح مسلم: ٥٧٠۔ سنن ابى داود: ١٠٣٤۔ سنن ترمذى: ٣٩١۔ سنن نسائى: ١٢٢٣۔

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: وَ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْجَبَّارِ - حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ - قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرَ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ.

''حضرت ابن بُحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، ہمارا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی، پھر جب آپ دوسری رکعت میں تھے تو آپ کھڑے ہوگئے اور (تشہد کے لیے) نہ بیٹھے (اور کھڑے ہو گئے) پھر جب سلام پھیرنے سے قبل (تشہد بیٹھے ہوئے تھے) تو آپ نے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کیے۔''

۱۰۳۰ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ - وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ - عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَسُبِّحَ بِهِ، فَمَضٰى حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ وَلَمْ يَبْقَ إِلاَّ التَّسْلِيْمُ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ.

''حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی تو آپ دوسری رکعت میں (تشہد بیٹھے بغیر) کھڑے ہو گئے تو آپ کو سبحان اللہ کہہ کر یاد دلایا گیا مگر آپ نے (اپنی نماز) جاری رکھی حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو گئے اور صرف سلام باقی رہ گیا، لہٰذا آپ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔''

۴۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ فَاسْتَوٰى قَائِمًا، ثُمَّ ذُكِّرَ بِتَسْبِيْحِ أَنَّهُ نَاسٍ لِلْجُلُوْسِ، أَنَّ عَلَيْهِ الْمُضِيَّ فِي صَلاَتِهِ، تَرْكَ الرُّكُوْعِ إِلَى الْجُلُوْسِ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَبْلَ السَّلاَمِ.

اس بات کا بیان کہ نمازی جب دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر اسے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہہ کر متنبہ کیا جائے کہ وہ تشہد کے لیے بیٹھنا بھول گیا ہے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنی چاہیے اور دوبارہ (اٹھنے کے بعد) نہ بیٹھے، اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے دو سجدے کرنے چاہئیں۔

۱۰۳۱ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ.........

(۱۰۳۰) انظر الحديث السابق.

(۱۰۳۱) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فيمن قام من اثنتين ساهيا، حديث: ۱۲۰۷ - من طريق يزيد بن هارون بهذا الاسناد، مسند احمد: ۵/ ۳۴۵ - مسند الحميدي: ۹۰۴ - وانظر ما تقدم برقم: ۱۰۲۹.

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهِ: فَسَبَّحْنَا بِهِ ، فَلَمَّا اعْتَدَلَ مَضَى وَلَمْ يَرْجِعْ . قَالَ الْفَضْلُ: فَسَبَّحُوا بِهِ ، فَمَضَى وَلَمْ يَرْجِعْ .

''حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر باقی حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن حکیم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''تو ہم نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو یاد دہانی کرائی، مگر جب آپ سیدھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے نماز جاری رکھی اور واپس نہ ہوئے (بیٹھے نہیں)۔ جناب فضل کی روایت میں ہے'' تو انہوں نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو متوجہ کیا مگر آپ نے نماز جاری رکھی اور (بیٹھنے کے لیے) واپس نہ لوٹے۔''

١٠٣٢۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ.........

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّهُ نَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوا بِهِ ، فَاسْتَتَمَّ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِينَ انْصَرَفَ . ثُمَّ قَالَ: أَكُنْتُمْ تَرَوْنِي أَجْلِسُ . إِنَّمَا صَنَعْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ مَنِيعٍ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَظُنُّ أَبَا مُعَاوِيَةَ إِلَّا وَهِمَ فِي لَفْظِ هٰذَا الْإِسْنَادِ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دو رکعتوں میں (تشہد بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہو گئے تو مقتدیوں نے سبحان اللہ کہہ کر انہیں متوجہ کیا۔ تو انہوں نے نماز مکمل کی پھر نماز ختم کرتے وقت دو سجدے کر لیے، اور فرمایا: تمہارا کیا خیال تھا کہ میں بیٹھ جاؤں گا، بلا شبہ میں نے اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ ابن منیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ابومعاویہ کو اس سند میں وہم ہوا ہے۔

فوائد :......١۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ اگر امام دوسری رکعت میں تشہد بیٹھنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے لیے برابر کھڑا ہونے سے قبل بھول کا احساس نہ ہو تو نمازیوں کی یاد دہانی کے باوجود بیٹھنا ناجائز ہے اور اگر مکمل کھڑا ہونے سے قبل یاد آ جائے تو بیٹھنا مشروع ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ ، فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)) '' جب امام دو رکعت میں تشہد کے بغیر کھڑا ہوا پھر اگر برابر کھڑا ہونے سے قبل اسے یاد دہانی کرائی

(١٠٣٢) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ١/ ٣٢٢، ٣٢٣۔ سنن كبرى بيهقى: ٢/ ٣٤٤.

(١٠٣٢) ابو داؤد: ١٠٣٦، صحيح الجامع الصغير ٧٢١ صحيح.

جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر وہ برابر کھڑا ہو چکا ہو تو (تشہد کے لیے) نہ بیٹھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔"

۲۔ تشہد اول چھوٹنے کی صورت میں سہو کے دو سجدے لازم آتے ہیں۔ اس سے تشہد کی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ اگر امام دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو چکا ہو تو نمازیوں کی یاددہانی کے باوجود اسے تیسری رکعت جاری رکھنی چاہیے اور تشہد کے لیے واپس تشہد میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ بلکہ امام کی اتباع میں مقتدی بھی کھڑے ہو کر تیسری رکعت شروع کر دیں۔

۴۔ غلطی پر امام کو تنبیہ کے لیے مرد حضرات سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں اس کے علاوہ تنبیہ کے لیے کوئی اور کلمہ مشروع نہیں ہے۔

۴۳۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا نَسِيَ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهٖ.

سہو کے دو سجدوں کا بیان جب نمازی اپنی نماز سے کچھ بھول جائے۔

۱۰۳۳۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. هٰكَذَا قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الشَّيْخُ يَخْتَلِفُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ اسْمِهٖ. قَالَ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَهٰذَا الصَّحِيْحُ حَسْبَ عِلْمِيْ.

"حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنی نماز سے کوئی چیز بھول جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔" جناب ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے شاگرد کا نام عقبہ بن محمد بن حارث ہی بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس شیخ (عقبہ بن محمد) کے نام میں ابن جریج کے اصحاب کا اختلاف ہے۔ حجاج بن محمد اور عبدالرزاق نے (اس کا نام) عقبہ بن محمد بیان کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق یہی صحیح ہے۔

۴۳۲..... بَابُ التَّسْلِيْمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ وَإِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلٰى مَا قَدْ صَلَّى الْمُصَلِّيْ قَبْلَ تَسْلِيْمِهٖ فِي الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السَّلَامَ سَاهِيًا قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا تُفْسِدُ الصَّلَاةَ.

نماز ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا بیان، دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام

(۱۰۳۳) اسناده ضعيف، سنن نسائي، كتاب السهو، باب التحرى، حديث: ۱۲۵۱۔ مسند احمد: ۱/ ۲۰۴۔ من طريق روح بهذا الاسناد، سنن ابى داود: ۱۰۳۳.

پھیرنے سے قبل نمازی جتنی نماز پڑھ چکا تھا اس پر بناء کرنا جائز ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

١٠٣٤ ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ ـ وَ هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ ـ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَسَهَا، فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ: مَا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَمَا نَسِيْتُ فَقَالَ: أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَامَ، فَصَلّٰى، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرُ مَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرُ أَبِي كُرَيْبٍ وَهٰذَا، يَعْنِي بِشْرَ بْنَ خَالِدٍ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور بھول گئے تو آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا: ''کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ پھر آپ نے (صحابہ کرام سے) پوچھا: کیا ایسے ہی ہوا ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ (صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں) تو آپ کھڑے ہوئے اور (باقی) نماز پڑھی پھر دو سجدے کیے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: ''یہ روایت ابو اسامہ سے صرف ابوکریب اور بشر بن خالد ہی بیان کرتے ہیں۔

۴۳۳..... بَابُ إِيْجَابِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلَى الْمُسْلِمِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ سَاهِيًا، وَالدَّلِيْلِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ إِنَّمَا يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ.

نماز مکمل ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے والے پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا، پہلے نہیں۔

١٠٣٥ ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ـ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا حُسَيْنٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ

(١٠٣٤) اسناده صحيح، سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب السهو فى السجدتين، حديث: ١٠١٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٢١٣ ـ من طريق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، مسند احمد: ٢/ ٣٧.

سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَلَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ - عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَتٰى خَشَبَةً مَعْرُوْضَةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ بِيَدَيْهِ عَلَيْهَا، كَأَنَّهُ غَضْبَانٌ. قَالَ: وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ. فَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ. وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَكَانَ يُسَمّٰى ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلَاةُ. فَقَالَ: أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: فَجَاءَ فَصَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ. ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. قَالَ: فَكَانَ رُبَّمَا قَالُوْا لَهُ: ثُمَّ سَلَّمَ، فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سہ پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، آپ نے دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد (کے قبلے) میں آڑی ترچھی پڑی ہوئی لکڑی کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ ٹیک لگائی۔ گویا کہ آپ سخت ناراض ہوں۔ راوی کہتے ہیں: (اسی دوران میں) جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ اور (آپس میں) کہنے لگے: نماز کم ہوگئی ہے۔ حالانکہ لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے مگر وہ بھی آپ سے بات کرنے سے ڈر گئے۔ لوگوں میں ایک لمبے ہاتھوں والا آدمی بھی تھا، جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے۔ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ تشریف لائے اور چھوڑی ہوئی نماز ادا کی، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے سجدوں جیسا یا اس سے طویل سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے سجدوں جیسا سجدہ یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ (ابن عون) راوی کہتے ہیں۔ بسا اوقات شاگردوں نے (ابن سیرین سے) کہا: ”پھر آپ

(۱۰۳۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل یاخذ الامام اذا شك، حدیث: ۷۱۵، ۴۸۲ـ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۳ـ سنن ابی داود: ۱۰۱۴ـ مسند الحمیدی: ۱۸۴ـ وقد تقدم برقم: ۸۶۰.

نے سلام پھیرا'' تو (ابن سیرین نے) فرمایا: مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے خبر ملی ہے کہ انہوں نے (اپنی روایت میں) فرمایا: پھر آپ نے سلام پھیرا۔'' (یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت میں نہیں ہیں اس لیے ابن سیرین نے شاگردوں کے استفسار پر حضرت عمران سے یہ الفاظ بیان کیے) یہ جناب صنعانی کی روایت کے الفاظ ہیں۔

١٠٣٦ - وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عُمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. يَعْنِي أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ دَالٌّ عَلَى إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ كَانَتْ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ وَتَدَبَّرَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَلْفَاظَ رُوَاةِ هٰذَا الْخَبَرِ، عَلِمَ أَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ. فِي خَبَرِ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى بَنِي أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ یعنی ''آپ نے سہو کے دو سجدے کیے جس دن سلام پھیرنے کے بعد ذوالیدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (اور نماز میں کمی کی اطلاع دی تھی) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن سیرین کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس شخص کی غفلت پر دلالت کرتی ہے جس کا خیال ہے کہ یہ قصہ نبی اکرم ﷺ کے نماز میں کلام کرنے کی ممانعت سے پہلے کا ہے اور جو شخص علمی سوجھ بوجھ رکھتا ہو اور اس نے نبی اکرم ﷺ کے فرامین اور اس حدیث کے راویوں کے الفاظ میں غور وفکر کیا ہو وہ جان لیتا ہے کہ یہ بات کہنے والے کی جہالت پر مبنی ہے۔ جناب ابن سیرین کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔'' اسی طرح امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بنی ابی احمد کے آزاد کردہ غلام جناب ابو سفیان کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ اس میں ''صلی بنا'' کی

(١٠٣٦) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب السهو، باب ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين: حديث: ١٢٣٥.

بجائے ”صلی لنا“ کے الفاظ ہیں (مطلب ایک ہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔)“

۱۰۳۷۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ....

مَوْلٰى لِبَنِيْ أَبِيْ أَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ. فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَأَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ.

”بنی ابی احمد کے آزاد کردہ غلام جناب ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول اس میں سے کچھ بات تو یقیناً ہوئی ہے، لہٰذا رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! پس رسول اللہ ﷺ نے بقیہ نماز مکمل کی، پھر آپ نے سلام پھیرنے کے بعد (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔“

فوائد :......۱۔ انبیاء علیہم السلام پر عبادات وافعال میں نسیان طاری ہوسکتا ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام اس حالت پر برقرار نہیں رہتے، (بلکہ ان پر سے نسیان کا ازالہ کر دیا جاتا ہے۔)

۲۔ اکیلا شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو مجمع عام کے سامنے پیش آتی ہے، تو اس کے ثبوت کے لیے دیگر حاضرین سے پوچھا جائے اور اس صورت میں دوسرے لوگوں سے پوچھے بغیر اکیلے شخص کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

۳۔ (ان احادیث میں) سہو کے دو سجدوں کا اثبات ہے۔ ہر سجدہ کے لیے تکبیر کہی جائے گی۔ یہ سجدے نماز کے سجدوں کی مثل ہیں کیونکہ مطلق سجدوں کا بیان ہوا ہے اگر یہ عام معمول سے مختلف ہوتے تو اس کی ضرور وضاحت کر دی جاتی، سہو کے سجدوں کے بعد تشہد غیر مشروع ہے۔ اور نماز میں زیادتی کی صورت میں سجدہ سہو سلام پھیرنے کے

(۱۰۳۷) موطا امام مالك: ۱/ ۹۴ ومن طريقه صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو فى الصلاة، حديث: ۹۹/ ۵۷۳۔ سنن نسائی: ۱۲۲۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۴۷۔ مصنف عبدالرزاق: ۳۴۴۸.

بعدمشروع ہے۔(شرح النووی: ٥/ ٧٠)

١٠٣٨ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ. ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَأَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِيْ فِيْهَا هٰذِهِ الْقِصَّةُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ قِصَّةُ ذِي الْيَدَيْنِ هٰذِهِ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ؟ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ عِنْدَ رُجُوْعِهِ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ لَمَّا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ مِمَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ. وَرُجُوْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ كَانَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، إِذِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَادَّعٰى أَنَّهُ قَتَلَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَوْمَئِذٍ، ، قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ. وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّمَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ بَدْرٍ بِسِنِيْنَ، قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

''امام ابوبکر فرماتے ہیں: اسی طرح یہ روایت ابان بن یزید العطار نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔'' کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی۔'' پھر پورا قصہ بیان کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتا رہے ہیں کہ وہ اس نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے، جس میں یہ قصہ ہے۔ لہٰذا ذوالیدین کا یہ قصہ نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو منع کرنے سے پہلے کا کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتا رہے ہیں کہ جب انہوں نے ملک حبشہ سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (حالت نماز میں) سلام کیا تو آپ نے انہیں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نیا حکم دے دیا ہے کہ نمازی نماز کے دوران میں بات چیت نہ کیا کریں۔ اور سر زمین حبشہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی واپسی جنگ بدر سے پہلے ہوئی تھی کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اور انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ انہوں نے اسی دن ابوجہل بن ہشام کو قتل کیا تھا۔'' میں نے یہ قصہ کتاب الجہاد میں بیان کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے کئی سال بعد مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں۔ جب وہ مدینہ آئے تھے تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غزوۂ خیبر کے لیے) خیبر میں تھے۔ اور آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنایا تھا۔''

١٠٣٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، نَا خُثَيْمُ بْنُ........

(١٠٣٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ١٠٠/ ٥٧٣ ـ مسند احمد: ٢/ ٤٢٣ـ من طريق يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد وانظر الحديث السابق: ١٠٣٥.

(١٠٣٩) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٤٥ـ من طريق خثيم بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ٧١١٢.

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ سَبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ.

''جناب عراک بن مالک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:'' میں اس وقت مدینہ منورہ آیا جبکہ نبی کریم ﷺ خیبر میں تھے۔ اور آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ (مصنف کہتے ہیں) میں نے یہ روایت اس کے علاوہ مقام پر بھی بیان کی۔ جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خیبر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری کے متعلق کتاب الجہاد میں مَیں نے روایت بیان کی ہے۔''

۱۰۴۰۔وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعْتُ.........

عَرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ سَبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ. قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، وَخَرَّجْتُ قُدُومَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ. ثَنَاهُ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ. وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَبَعْدَهُ، وَهُوَ يُخْبِرُ أَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ يَزْعُمُ أَنَّ خَبَرَ ابْنِ مَسْعُودٍ نَاسِخٌ لِقِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ لَوْ تَدَبَّرَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تین سال نبی اکرم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں جنگ خیبر اور اس کے بعد کے عرصے میں رہے ہیں۔ اور وہ یہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے یہ نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کی تھی، لہٰذا جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ذوالیدین کے قصے کی ناسخ ہے، اگر یہ شخص علم میں غور وفکر کرے، ضد چھوڑ دے اور اپنی عقل ہی کو اہمیت و بڑائی نہ دے تو وہ اس دعوے کے ناممکن ہونے کو جان لے گا۔ کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ متاخر حکم منسوخ ہوا اور متقدم حکم ناسخ ہو۔ اور ذوالیدین کا قصہ نبی اکرم ﷺ کے نماز میں گفتگو سے منع کرنے کے کئی سال بعد کا ہے، چنانچہ متاخر حکم منسوخ اور متقدم حکم ناسخ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ ذوالیدین کے قصے کو نبی کریم ﷺ کے نماز میں بات چیت کے منع قرار دینے کے ساتھ کوئی تعلق بھی نہیں۔ اور یہ مسئلہ اس جنس کے ساتھ تعلق بھی

(۱۰۴۰) صحيح بخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، حديث: ۳۵۹۱۔ مسند احمد: ۲/ ۴۷۵.

الْعِلْمَ وَتَرَكَ الْعِنَادَ وَلَمْ يُكَابِرْ عَقْلَهُ عَلِمَ اسْتِحَالَةَ هٰذِهِ الدَّعْوٰى . إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ الْمُتَأَخِّرُ مَنْسُوْخًا وَالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا، وَقِصَّةُ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِسِنِيْنَ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ الْمُتَأَخِّرُ مَنْسُوْخًا وَالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا، عَلٰى أَنَّ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ لَيْسَ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِسَبِيْلٍ، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ، إِذِ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ، عَلَى الْعَمَدِ مِنَ الْمُصَلِّيْ مُبَاحٌ وَالْمُصَلِّيْ عَالِمٌ مُسْتَيْقِنٌ أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ، فَنُسِخَ ذٰلِكَ وَزُجِرُوْا أَنْ يَتَعَمَّدُوا الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى مَا كَانَ قَدْ أُبِيْحَ لَهُمْ قَبْلُ، لَا أَنَّهُ كَانَ أُبِيْحَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ سَاهِيْنَ نَاسِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ أَنَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنُسِخَ ذٰلِكَ . وَهَلْ يَجُوْزُ لِلْمُرَكَّبِ فِيْهِ الْعَقْلُ، يَفْهَمُ أَدْنٰى شَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُوْلَ: زَجَرَ اللّٰهُ الْمَرْءَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ، أَنْ يَتَكَلَّمَ أَوْ يَقُوْلَ: نَهَى اللّٰهُ الْمَرْءَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَجَرَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ . وَإِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُوْرٌ غَيْرُ مُبَاحٍ . وَمُعَاوِيَةُ بْنُ

نہیں رکھتا، کیونکہ (جس کلام سے منع کیا گیا وہ) جائز کلام تھا جسے نمازی عمداً نماز میں کرتا اور اسے یقینی علم ہوتا ہے کہ وہ نماز کی حالت میں ہے۔ تو یہ کلام منسوخ ہو گیا اور نمازیوں کو روک دیا گیا ہے کہ وہ عمداً نماز کے دوران میں کلام کریں جبکہ پہلے ان کے لیے یہ جائز تھا۔ یہ نہیں کہ ان کے لیے نماز میں بھول چوک کی صورت میں گفتگو کرنا جائز قرار دیا گیا تھا، جبکہ انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حالت نماز میں ہیں، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ کیا کسی عقل مند شخص، جو معمولی سی علمی سوجھ بوجھ رکھتا ہو، کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمازی کو بات چیت کرنے سے منع کیا ہے جبکہ اسے علم ہی نہ ہو کہ وہ نماز کی حالت میں ہے، یا وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمازی کو حالت نماز میں بات چیت کرنے سے منع کیا ہے حالانکہ اسے علم ہی نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں گفتگو سے منع کیا ہے۔ بے شک نمازی کو جب علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کلام کرنا منع کر دیا ہے تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ نماز میں کلام نہ کرے۔ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے (نماز کے دوران میں) گفتگو کی حالانکہ انہیں علم نہیں تھا کہ نماز میں گفتگو کرنا ممنوع ہے۔ لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے چھینک مارنے والے کو جواب دیا (اسے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا) اور نمازیوں نے انہیں گھورنا شروع کر دیا، تو انہوں نے کہا: ہائے میری ماں مجھے روئے تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ چنانچہ جب انہوں نے دوران نماز میں یہ کلام کی حالانکہ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ نماز کی حالت میں ایسا کلام کرنا منع ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سکھایا کہ نماز میں لوگوں سے ہم کلامی ممنوع اور ناجائز ہے۔ مگر آپ نے اسے اس نماز کو دوبارہ

الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ إِنَّمَا تَكَلَّمَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ، فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا شَمَّتَ الْعَاطِسَ وَرَمَاهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَلَمَّا تَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ مَحْظُورٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَّمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَلَامَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرُ جَائِزٍ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَكَلَّمَ فِيهَا بِهٰذَا الْكَلَامِ. وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ إِنَّمَا تَكَلَّمَ عَلَى أَنَّهُ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَعَلَى أَنَّهُ قَدْ أَدَّى فَرْضَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ. وَذُو الْيَدَيْنِ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْفَرْضِ، إِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ قَدْ رُدَّ إِلَى الْفَرْضِ الْأَوَّلِ إِلَى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ فِي الِابْتِدَاءِ. أَلَا تَسْمَعُهُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ لَمْ يَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، وَهُوَ عِنْدَ نَفْسِهِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ غَيْرُ مُسْتَيْقِنٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَاسْتَثْبَتَ أَصْحَابَهُ، وَقَالَ

پڑھنے کا حکم نہیں دیا جس میں انہوں نے یہ کلام کی تھی۔ جبکہ ذوالیدین کے قصے میں نبی کریم ﷺ نے اس بنا پر کلام کی تھی کہ آپ کے خیال میں آپ مکمل فرض نماز ادا کر چکے تھے اور حالت نماز میں نہیں تھے۔ اور ذوالیدین نے آپ سے گفتگو کی تو اسے معلوم نہیں تھا کہ اس پر کچھ فرضی نماز ابھی باقی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ ممکن تھا کہ فرض نماز پہلے کی طرح دو رکعت کر دی گئی ہو جیسا کہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ کیا تم اسے یہ کہتے ہوئے نہیں سنتے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے عرض کرتا ہے: ”کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے اسے جواب دیا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ کو یقین نہیں تھا کہ آپ پر کچھ نماز باقی ہے۔ لہٰذا آپ نے صحابہ کرام سے تحقیق کی اور ان سے پوچھا: کیا معاملہ اسی طرح ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ پھر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ آپ کی اس نماز کی دو رکعتیں باقی رہ گئی ہیں تو آپ نے انہیں ادا کیا۔ چنانچہ اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کو جب علم و یقین ہو گیا کہ آپ کی کچھ نماز باقی رہ گئی ہے تو پھر آپ نے مزید گفتگو نہیں کی۔ البتہ صحابہ کرام کی گفتگو آپ ﷺ کے سوال کے جواب میں تھی، جب آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ اسی طرح ہے جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (آپ کے سوال پر) ان کا جواب دینا فرض تھا اگرچہ وہ نماز کی حالت میں ہی ہوں، اور انہیں اپنے نماز کی حالت میں ہونے کا پورا علم و یقین بھی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم کی بنا پر اپنے نبی مصطفیٰ اور دیگر لوگوں میں فرق رکھا ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے نمازیوں پر رسول اللہ ﷺ کی

لَهُمْ أَكَمَا يَقُوْلُ ذُوْ الْيَدَيْنِ ؟ فَلَمَّا اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ مِنْ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَضَاهُمَا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَيَقِيْنِهِ بِأَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَأَمَّا أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَجَابُوْهُ وَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَسْأَلَتِهِ إِيَّاهُمْ: أَكَمَا يَقُوْلُ ذُوْ الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَهٰذَا كَانَ الْجَوَابُ الْمَفْرُوْضُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُّجِيْبُوْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ عَالِمِيْنَ مُسْتَيْقِنِيْنَ أَنَّهُمْ فِيْ نَفْسِ فَرْضِ الصَّلَاةِ. إِذِاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى وَبَيْنَ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّتِهِ بِكَرَمِهِ لَهُ وَفَضْلِهِ، بِأَنْ أَوْجَبَ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ﴾ وَقَدْ قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَلِأَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَمَّا دَعَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: أَلَمْ تَسْمَعْ فِيْمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ أَوْ نَحْوَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ﴾ قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، فَبَيْنَ أَصْحَابِ

آواز پر لبیک کہنا واجب قرار دیا ہے اگر چہ وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الانفال: ٢٤) ”اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو جب وہ تمہیں اس (امر) کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتا ہے۔“ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب اور ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہما سے فرمایا جبکہ آپ نے ان دونوں کو الگ الگ بلایا تھا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے نماز سے فارغ ہونے تک آپ کی پکار کا جواب نہیں دیا تھا: کیا تم نے وہ حکم نہیں سنا جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ یا آپ نے اس قسم کے الفاظ فرمائے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الانفال: ٢٤) ”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب وہ تمہیں اس (بات) کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔“ میں نے یہ دو احادیث اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر بھی بیان کی ہیں۔ ذوالیدین والے دن نبی کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کلام میں اور ذوالیدین کی گفتگو میں جس انداز سے انہوں نے گفتگو کی اور ان کے بعد والے لوگوں کی کلام میں بعض احکام کا فرق ہے۔ نبی کریم ﷺ کے (اس دنیا سے تشریف لے جانے کے) بعد کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ذوالیدین کی طرح کلام کرے جیسا کہ انہوں نے ابتدا میں کلام کیا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے بعد ہر نمازی جب ظہر یا عصر کی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے گا تو اسے بخوبی علم و یقین ہوگا کہ ابھی اس کی نماز سے دو رکعتیں باقی ہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اور یہ ناممکن ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَلَامِهِمُ الَّذِيْ تَكَلَّمُوْا بِهِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ ، وَكَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ عَلَى الصِّفَةِ الَّتِيْ تَكَلَّمَ بِهَا ، وَبَيْنَ مَنْ بَعْدَهُمْ فَرْقٌ فِي بَعْضِ الْأَحْكَامِ ، أَمَّا كَلَامُ ذِي الْيَدَيْنِ فِي الْاِبْتِدَاءِ فَغَيْرُ جَائِزٍ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِمِثْلِ كَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ ، إِذْ كُلُّ مُصَلٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ ، يَعْلَمُ وَيَسْتَيْقِنُ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ مِنْ صَلَاتِهِ ، إِذِ الْوَحْيُ مُنْقَطِعٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَالٌ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنَ الْفَرْضِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُلُّ مُتَكَلِّمٍ يَعْلَمُ أَنَّ فَرْضَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَرْبَعًا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ ، إِذَا تَكَلَّمَ بَعْدَ مَا قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ عَالِمٌ مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّ كَلَامَهُ ذٰلِكَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهِ مَنْهِيٌّ عَنْهُ ، وَأَنَّهُ مُتَكَلِّمٌ قَبْلَ إِتْمَامِهِ فَرْضَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ ذُو الْيَدَيْنِ لَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ عَالِمٌ وَلَا مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الصَّلَاةِ ، وَلَا كَانَ عَالِمًا أَنَّ الْكَلَامَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ جَائِزٌ عِنْدَهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَكُوْنَ فَرْضُ تِلْكَ

کہ نبی کریم ﷺ کے بعد فرض نماز میں کمی واقع ہو۔ لہٰذا ہر بات کرنے والا جانتا ہے کہ ظہر اور عصر کی چار چار رکعات فرض ہیں۔ جب وہ دو رکعتوں کے بعد کلام کرے گا۔ اور دو رکعتیں ابھی باقی ہوں گی تو اسے مکمل یقین ہوگا کہ اس کا یہ بات چیت کرنا اس کے لیے حرام اور منع ہے۔ اور وہ فرض نماز مکمل کرنے سے پہلے بات چیت کر رہا ہے، جب نبی کریم ﷺ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کو معلوم نہیں تھا اور نہ اسے یہ یقین تھا کہ اس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس حال میں گفتگو کرنا اس کے لیے ممنوع ہے، کیونکہ اس کے نزدیک یہ ممکن تھا کہ اس وقت نماز کا فریضہ ابتدائے اسلام کی طرح دو رکعت فرض کی طرف لوٹ گیا ہوگا، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس کی گفتگو اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے کہہ رہا ہے (کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کے ذوالیدین کو یہ جواب دینے (نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے") کے بعد صحابہ کرام کی گفتگو کی وجہ اور علت میں بیان کر چکا ہوں۔ اور میں نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام پر واجب تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی آواز پر جواب دیتے اگرچہ وہ حالت نماز ہی میں ہوتے۔ آج یہ فرض ساقط ہو چکا ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ گفتگو کر کے کسی کو جواب دے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ لہٰذا جس شخص نے بھی وحی کے منقطع ہونے کے بعد، کسی نمازی کو، جس نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا ہو، کہا کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے جبکہ اسے علم ہو کہ یہ نماز چار رکعت ہے دو رکعت نہیں۔ اسی طرح ہر وہ شخص

الصَّلاَةِ قَدْ رُدَّ إِلَى الْفَرْضِ الْأَوَّلِ إِلَى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ فِي الْإِبْتِدَاءِ. وَقَوْلُهُ فِي مُخَاطَبَتِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَالٌّ عَلَى هٰذَا أَلَا تَسْمَعُهُ يَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ، وَقَدْ بَيَّنْتُ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا تَكَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذِي الْيَدَيْنِ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ. وَأَعْلَمْتُ أَنَّ الْوَاجِبَ الْمُفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ كَانَ أَنْ يُجِيْبُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ، وَهٰذَا الْفَرْضُ الْيَوْمَ سَاقِطٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُجِيْبَ أَحَدًا۔ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ۔ بِنُطْقٍ، فَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْوَحْيِ فَقَالَ لِمُصَلٍّ قَدْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَوَاجِبٌ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ عَالِمًا أَنَّ فَرْضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ أَرْبَعٌ لَا رَكْعَتَيْنِ وَكَذَاكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ تَكَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّهُ لَمْ يُؤَدِّ فَرْضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ، فَتَكَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ مِنْهَا فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ بَعْدَمَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَكَذَاكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ أَجَابَ إِنْسَانًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلْ لِبَشَرٍ أَنْ يُجِيْبَ

جس نے گفتگو کی جبکہ اسے یقین تھا کہ اس نے مکمل فریضہ ابھی ادا نہیں کیا۔ پھر اس نے دو رکعتوں سے سلام پھیرنے سے پہلے یا دو رکعتوں سے سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی، اور ہر وہ شخص جس نے نماز کی حالت میں کسی انسان سے گفتگو کی تو اس پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کو جواب دینا جائز نہیں کیا، سوائے نبی کریم ﷺ کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس حالت میں جواب دینے کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ میں نے طویل مسئلہ مکمل بیان کیا ہے، اور اس مسئلہ میں اپنے اصحاب پر اعتراض کرنے والے علماء کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ انہوں نے اس مسئلہ میں جو ناممکن دلائل اور غیر معقول باتیں ہمارے اصحاب کے خلاف بیان کی ہیں میں ان کی قباحت کو بیان کردوں گا، اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عنایت فرمائی۔

فِي الصَّلَاةِ أَحَدًا فِي الصَّلَاةِ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ خَصَّهُ اللَّهُ بِهَا. وَهٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ خَرَّجْتُهَا بِطُوْلِهَا مَعَ ذِكْرِ احْتِجَاجِ بَعْضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلٰى أَصْحَابِنَا فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَأُبَيِّنُ قُبْحَ مَا احْتَجُّوْا عَلٰى أَصْحَابِنَا فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِنَ الْمُحَالِ، وَمَا يُشْبِهُ الْهَذْيَانَ إِنْ وَفَّقَنَا اللّٰهُ.

فوائد:......بھول کر کلام کرنے والے کی نماز اور ایسے شخص کی نماز جو خود کو خارج از نماز سمجھے کلام کرنے سے باطل نہیں ہوتی، جمہور علمائے سلف وخلف کا یہی موقف ہے اور ابن عباس، عبداللہ بن زبیر، عروہ، عطاء، حسن بصری، شعبی، قتادہ، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد اور جمیع محدثین اسی موقف کے قائل ہیں۔ لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ احناف اور ثوری کہتے ہیں کہ دوران نماز بھول کر اور جہالت سے گفتگو کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، ان کی دلیل ابن مسعود اور زید بن ارقم سے مروی روایات ہیں۔ (جن میں مطلق بیان ہے کہ نماز میں بات چیت کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) پھر ان کا خیال ہے کہ ذوالیدین کے قصہ والی روایت ابن مسعود اور زید بن ارقم کی حدیث کی وجہ سے منسوخ ہے، کیونکہ بقول ان کے ذوالیدین غزوہ بدر کے دن شہید ہوئے تھے اور نماز کا مذکورہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے اور حدیث ابوہریرہ کے بارے یہ رائے زنی کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ حدیث بیان کرنا جو غزوہ بدر کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے وہ تنسیخ حدیث میں مخل نہیں، کیونکہ صحابی بسا اوقات ایسا واقعہ بیان کرتا جس میں وہ شریک نہ ہوا ہو بایں طور کہ وہ ایسا واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی اور صحابی سے سنتا ہے۔ علماء نے ان کے اعتراضات اور دعویٰ تنسیخ روایت ابی ہریرہ کے کئی جوابات دیئے ہیں جن میں بہترین جواب ابوعمر ابن عبدالبر کا ہے وہ کہتے ہیں احناف کا یہ دعویٰ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ، حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وجہ سے منسوخ ہے، باطل ہے۔ کیونکہ جمیع محدثین واہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قصہ مکہ میں ہجرت حبشہ سے رجوع پر ہجرت مدینہ سے قبل پیش آیا ہے اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ذوالیدین کا واقعہ مدینہ میں پیش آیا تھا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سات ہجری کو غزوہ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ (لہٰذا متقدم حدیث متاخر حدیث کی ناسخ کیسے ہوسکتی ہے) پھر حدیث زید بن ارقم میں یہ وضاحت نہیں کہ یہ حدیث حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے کی ہے یا بعد کی اور تحقیق وتدقیق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حدیث زید حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے کی ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۷۰)

۴۳۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ

ذوالیدین کے قصے میں مروی اس حدیث کا بیان

أَدْرَجَ لَفْظَهُ الزُّهْرِيُّ فِي مَتْنِ الْحَدِيْثِ، فَتَوَهَّمَ مَن لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْحَدِيْثِ إِلَّا نُتْفًا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ قَالَهَا الزُّهْرِيُّ فِيْ اٰخِرِ الْخَبَرِ، وَتَوَهَّمَ أَيْضًا هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِيْ زَادَ فِيْهِ الزُّهْرِيُّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ خِلَافُ الْأَخْبَارِ الثَّابِتَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَمَا أَتَمَّ صَلَاتَهُ.

جس کے متن میں امام زہری نے اپنے الفاظ درج کر دیے ہیں، تو جس شخص کو علمی مہارت حاصل نہیں اور اس نے بہت کم روایات لکھی ہیں! اسے یہ وہم ہو گیا کہ یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہیں جنہیں امام زہری نے حدیث کے آخر میں بیان کیا تھا۔ اسے یہ بھی وہم ہوا ہے کہ یہ روایت جس میں امام زہری نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ ان روایات کے خلاف ہے جن میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین والے دن اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد سجدے کیے تھے۔

۱۰۴۰۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ مِنْ خُزَاعَةَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ زُهْرَةَ، أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُلٌّ لَمْ يَكُنْ. فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ! فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِيْنَ يَقَّنَهُ النَّاسُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو بنی زہرہ کے حلیف خزاعہ کے ایک شخص ذوالشمالین نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایسی کوئی بھی بات نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے اپنی باقی نماز مکمل کی اور سہو کے دو سجدے نہیں کیے حتیٰ کہ لوگوں نے آپ کو یقین دلایا۔ (کہ آپ واقعی بھول گئے تھے۔)''

۱۰۴۱۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، نَا يُوْسُفُ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ ....

(۱۰۴۰) م ضعیف، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب السھو فی السجدتین، حدیث: ۱۰۱۲ من طریق محمد بن یحییٰ بھذا الاسناد، مسند ابی یعلی: ۵۸۶۰۔

(۱۰۴۱) مؤطا امام مالک: ۱/ ۹۵۔ انظر الحدیث السابق.

الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَاهُرَيْرَةَ وَانْتَهٰى حَدِيْثُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ.

''امام زہری کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے یہ قصہ بیان کیا ہے لیکن اس میں حضرت ابوہریرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ اور ان کی روایت ان الفاظ پر ختم ہوگئی ہے: تو آپ نے اپنی بقیہ نماز مکمل کی۔''

۱۰۴۲۔وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَّامٍ، وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَ لَهُ ذُوالشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ، وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِي زُهْرَةَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ، قَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ. وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَذٰلِكَ فِيْمَا نَرٰى ـ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ـ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقَّنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَيْقَنَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ان دو میں سے کسی ایک نماز میں آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو بنی زہرہ کے حلیف ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ الخزاعی نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ ذوالشمالین نے عرض کی اس میں سے کچھ ضرور ہوا ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کیا: کیا ذوالیدین درست کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی! جی ہاں، اے اللہ کے رسول: تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز مکمل کی۔'' امام زہری کہتے ہیں: (ابن مسیب، ابو سلمہ، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ) ان میں سے کسی نے بھی مجھے یہ بیان نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نماز (کے تشہد) میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے تھے۔ ہمارے خیال میں یہ اس لیے تھا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو (نماز میں

(۱۰۴۲) اسنادہ صحیح، سنن الدارمی: ۱۴۹۷۔ من طریق ابی صالح بھذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب السھو فی السجدتین، حدیث: ۱۰۱۳۔ سنن نسائی: ۱۲۳۱، ۱۲۳۲.

بھول جانے کا) یقین دلایا حتی کہ آپ کو یقین ہو گیا (تو آپ نے سجدے کیے۔) واللہ اعلم

۱۰۴۳۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ صَالِحٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، جناب محمد بن یحییٰ نے بھی ابو صالح کی طرح حدیث بیان کی ہے مگر انہوں نے حدیث کے آخر میں امام زہری کا کلام ذکر نہیں کیا۔''

۱۰۴۴۔ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا..........

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ.

''جناب عبدالرحمان بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی نماز میں بھول کر گفتگو کرتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے سعید بن مسیّب، ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر ذوالیدین کے قصے میں مذکورہ ان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔''

فوائد :......۱۔ان احادیث میں امام زہری کو وہم ہوا ہے کہ انہوں نے ذوالیدین کے ساتھ ذوالشمالین کو مختلط کر دیا ہے، حالانکہ واقعہ میں ذوالیدین خرباق کا بیان ہے، ذوالشمالین ایک دوسرے صحابی ہیں وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے، یہاں وہ مقصود نہیں ہیں، لہٰذا یہاں ذوالیدین سے ذوالشمالین مراد لینا اور اس سے اس حدیث کو منسوخ قرار دینے کی سعی لاحاصل اور فضول ہے۔

۲۔ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں: ذوالشمالین ذوالیدین کے سوا اور صحابی ہیں، زہری کو وہم ہوا اور انہوں ذوالیدین اور ذوالشمالین کو ایک ہی شخص بنا ڈالا۔ تاہم علماء نے ان کے اس وہم کی وضاحت کی ہے، چنانچہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ذوالیدین ذوالشمالین کے علاوہ صحابی ہیں اور ذوالیدین وہ ہیں جن کا ذکر سجدہ سہو کے باب میں

(۱۰۴۳) صحیح ابن حبان: ۲۶۸۴۔ من طریق ابن وهب بهذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.

(۱۰۴۴) تقدم تخریجه برقم: ۱۰۴۰.

آیا ہے، ان کا نام خرباق ہے، جبکہ ذوالشمالین کا نام عمیر بن عمرو ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۲۱۵)

۱۰۴۵۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ نَا اَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنِ اَبِي حَثْمَةَ.........

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِ الْعِلَلِ بَعْدَ ذِكْرِهِ اَسَانِيْدَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ وَقَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي هٰذِهِ الْاَسَانِيْدِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالیدین والے دن (سہو کے) سجدے نہیں کیے۔ میں نے محمد بن یحییٰ کو سنا وہ ان روایات کی اسانید کتاب العلل میں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان اسانید کے درمیان یہ اسانید بھی ہیں (جو درج ذیل ہیں۔)''

۱۰۴۶۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

''امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے ابوبکر بن سلیمان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔''

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَفِيْمَا قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، وَحَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ بَلَغَنِيْ.

''جناب ابوبکر بن سلیمان بَلَغَنِيْ (مجھے یہ روایت پہنچی ہے) کے الفاظ کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔''

۱۰۴۸۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضًا، قَالَ، وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ.........

أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بِهٰذَا الْخَبَرِ.

''جناب ابوبکر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ انہیں خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

۱۰۴۹۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ، أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، ....

(۱۰۴۵) اسناده صحيح، سنن ابي داؤد: كتاب الصلاة، باب السهو في السجدتين، حديث: ۱۰۱۳، سنن نسائی: ۱۲۳۱، ۱۲۳۲.

(۱۰۴۶) فيه اضطراب شديد، سنن نسائی، كتاب السهو، باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيا، حديث: ۱۲۳۱ـ مسند احمد: ۲/ ۲۷۱ـ من طريق عبدالرزاق، مصنف: ۳۴۴۱ـ بهذا الاسناد.

(۱۰۴۷) فيه اضطراب شديد، مؤطا امام مالك: ۱/ ۹۴ـ مطولا.

(۱۰۴۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۴۵.　(۱۰۴۹) انظر الحديث السابق.

أَخْبَرَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَهَا فِي صَلَاتِهِ.

''جناب ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی نماز میں بھول گئے۔''

۱۰۵۰۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا مُطَرِّفٌ. وَقَرَأْتُهُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.......... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مِثْلَ ذٰلِكَ.

''جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اورسعید بن مسیب اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔''

۱۰۵۱۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ وَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، قَالَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِيْهِ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ..........

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: وَهٰذِهِ الْأَسَانِيْدُ عِنْدَنَا مَحْفُوْظَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا حَدِيْثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فَإِنَّهُ يَتَخَالَجُ فِي النَّفْسِ مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ مُرْسَلًا لِرِوَايَةِ مَالِكٍ وَ شُعَيْبٍ وَ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ. وَقَدْ عَارَضَهُمْ مَعْمَرٌ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَوْلُهُ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي اٰخِرِ الْخَبَرِ: وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِيْنَ لَقَّنَهُ النَّاسُ، إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ، لَا مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ. أَلَا تَرٰى مُحَمَّدَ بْنَ يُوْسُفَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي قِصَّتِهِ. وَلَا ذَكَرَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَلَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ

امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں: (امام صاحب فرماتے ہیں) میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ تمام اسانید ہمارے نزدیک محفوظ و ثابت ہیں سوائے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ کی روایت کے۔ اس کے بارے میں میرے دل میں خدشہ ہے کہ یہ مالک، شعیب اور صالح بن کیسان کی روایت سے مرسل ہوگی کیونکہ معمر نے ان کے برخلاف حدیث کی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ بیان کیا ہے۔ (واللہ اعلم) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن کثیر کی اوزاعی سے روایت (۱۰۴۰) کے آخر میں یہ الفاظ ''اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہ کیے جب آپ کو لوگوں نے یاد دہانی کرائی'' یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ امام زہری کا کلام ہے۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ محمد بن یوسف (روایت نمبر ۱۰۴۱) نے یہ الفاظ اس قصے میں بیان نہیں کیے نہ ابن وہب نے یونس کی روایت میں اور نہ ولید بن مسلم

(۱۰۵۰) مؤطا امام مالك: ۱/ ۹۵ نحوه.

(۱۰۵۱) فيه اضطراب شديد، انظر الحديث السابق برقم: ۱۰۴۸.

ذَكَرْتُ حَدِيْثَهُمْ، خَلا أَبِيْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَإِنَّهُ، سَهَا فِي الْخَبَرِ وَأَوْهَمَ الْخَطَأَ فِي رِوَايَتِهِ، فَذَكَرَ اٰخِرَ الْكَلَامِ الَّذِيْ هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ مُجَرَّدًا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَلَمْ يَحْفَظِ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا، وَ اللَّيْثُ فِيْ خَبَرِهِ عَنْ يُوْنُسَ قَدْ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا وَأَعْلَمَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ إِنَّمَا قَالَ: لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، إِنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَئِذٍ، لَا أَنَّهُمْ حَدَّثُوْهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَئِذٍ. وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنَ الطُّرُقِ الَّتِي لَا يَدْفَعُهَا عَالِمٌ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَطُرُقَ أَخْبَارِ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَطُرُقَ أَخْبَارِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَخَبَرَ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِيْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

نے عبدالرحمٰن بن عمرو کی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں (دیکھیں روایت نمبر ۱۰۴۲، ۱۰۴۳) جن راویوں کی روایات میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کسی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے، سوائے ابو صالح کے جولیث کے واسطے سے امام زہری سے بیان کرتے ہیں، بے شک ان سے روایت میں بھول ہوئی ہے اور انہوں نے اپنی روایت میں غلطی کا وہم ڈال دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے امام زہری کی آخری کلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے بغیر ہی ذکر کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین (کے واقعہ) والے دن (سہو) کے سجدے نہیں کیے اور مکمل قصہ یاد نہیں رکھا۔ جبکہ لیث نے یونس سے روایت میں مکمل قصہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ بے شک امام زہری نے فرمایا: اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدے نہیں کیے اور یہ کہ ان کے اساتذہ میں سے کسی نے انہیں بیان نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سجدے کیے تھے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہیں بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سجدے نہیں کیے تھے۔ بلاشبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات کے ساتھ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ذوالیدین (کے واقعہ) والے دن سہو کے سجدے کیے تھے۔ ان روایات کا انکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی معرفت رکھنے والا شخص نہیں کر سکتا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں شعبہ کی سعد بن ابراہیم کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت املاء کرا چکا ہوں، یحییٰ بن ابی کثیر کی ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے طرق بھی بیان کر چکا ہوں۔ اور محمد بن سیرین کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اسانید بھی بیان کر چکا ہوں، داؤد بن حصین کی ابوسفیان مولی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ وَأَلْفَاظَهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

ابن ابی احمد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی بیان کر چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ذوالیدین (کے واقعہ) والے دن سہو کے دو سجدے کیے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں ان روایات کی اسانید اور الفاظ کتاب ''الکبیر'' میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......ان تمام روایات میں سخت اضطراب ہے۔ جس کی وجہ سے یہ روایات ناقابل حجت ہیں۔

۴۳۵..... بَابُ ذِكْرِ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ سَاهِيًا، وَالدَّلِيْلِ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا وَبَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَامِدًا

نماز مغرب میں بھول کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے کا بیان، اور نماز میں بھول کر کلام کرنے اور عمداً کلام کرنے کے درمیان فرق کی دلیل کا بیان

إِذْ مُخَالِفُوْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ يُتَابِعُوْنَا عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ السَّلَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ عَامِدًا وَبَيْنَ السَّلَامِ سَاهِيًا، فَيُوْجِبُوْنَ عَلَى الْمُسَلِّمِ عَامِدًا إِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَيُبِيْحُوْنَ لِلْمُسَلِّمِ نَاسِيًا فِي الصَّلَاةِ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى مَا قَدْ صَلَّى قَبْلَ السَّلَامِ.

جبکہ ہمارے مخالف اہل عراق بھی نماز کی تکمیل سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے اور عمداً سلام پھیرنے میں فرق پر ہمارے ہمنوا ہیں۔ لہٰذا وہ عمداً سلام پھیرنے والے پر نماز کا اعادہ واجب قرار دیتے ہیں۔ جبکہ بھول کر سلام پھیرنے والے کے لئے جائز قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنی نماز مکمل کرلے اور سلام پھیرنے سے پہلے جتنی رکعات پڑھ چکا تھا اس پر بناء کرلے۔

۱۰۵۲۔أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ، وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ.

''حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی تو (نماز مکمل ہونے سے پہلے) سلام پھیر دیا حالانکہ نماز کی ایک رکعت ابھی باقی تھی۔''

۱۰۵۳۔نَا بُنْدَارٌ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا أَبِيْ، قَالَ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ..........

(۱۰۵۲) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب اذا صلى خمسا، حديث: ۱۰۲۳۔ سنن نسائی: ٦٦٥۔ مسند احمد: ٦/ ٤٠١۔ من طريق الليث بهذا الاسناد.

(۱۰۵۳) صحيح، انظر الحديث السابق.

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَهَا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ، فَأَمَرَ بِلاَلاً ، فَأَقَامَ الصَّلاَةَ ، ثُمَّ أَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ ، وَسَأَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ سَهَوْتَ ، فَقِيْلَ لِيْ: تَعْرِفُهُ ؟ قُلْتُ: لا ، إِلَّا أَنْ أَرَاهُ . فَمَرَّ بِيْ رَجُلٌ ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا ، قَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ ، لِاَنَّ الْمُعْلِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَهَا فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، وَمُخْبِرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْقِصَّةِ ذُو الْيَدَيْنِ وَالسَّهْوُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ إِنَّمَا كَانَ فِي الظُّهْرِ أَوِالْعَصْرِ ، وَفِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ إِنَّمَا كَانَ السَّهْوُ فِي الْمَغْرِبِ لا فِي الظُّهْرِ وَلَا فِي الْعَصْرِ . وَقِصَّةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قِصَّةُ الْخِرْبَاقِ قِصَّةٌ ثَالِثَةٌ ، لِاَنَّ التَّسْلِيْمَ فِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ ، وَفِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ، وَفِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْحُجْرَةِ ، وَفِيْ خَبَرِ

''حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ بھول گئے اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں اور آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا ہے۔ تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی، پھر آپ نے وہ رکعت مکمل کی، اور میں نے لوگوں سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کہا تھا: ''اے اللہ کے رسول! بے شک آپ بھول گئے ہیں'' تو مجھے کہا گیا: کیا آپ اسے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، مگر اسے دیکھ لوں (تو پہچان سکتا ہوں) پھر میرے پاس سے ایک آدمی گزرا تو میں نے کہا: یہی وہ شخص ہے، تو لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ یہ بندار کی حدیث ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ قصہ ذوالیدین کے قصے کے علاوہ ہے۔ کیونکہ اس قصے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول کی اطلاع دینے والا طلحہ بن عبیداللہ ہے۔ جبکہ اس قصے میں نبی کریم کو بتانے والا ذوالیدین تھا۔ ذوالیدین کے قصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ظہر یا عصر میں بھول ہوئی تھی اور اس واقعے میں آپ سے بھول مغرب کی نماز میں ہوئی، ظہر اور عصر کی نماز میں نہیں ہوئی۔ حضرت عمران بن حصین کی روایت میں مذکور خرباق کا واقعہ تیسرا واقعہ ہے۔ کیونکہ حضرت عمران کی روایت میں تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا ذکر ہے۔ جبکہ ذوالیدین کے واقعے میں دوسری رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا ذکر ہے، حضرت عمران کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے تھے پھر آپ حجرہ

أَبِي هُرَيْرَةَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَكُلُّ هٰذِهِ أَدِلَّةٌ أَنَّ هٰذِهِ الْقِصَصَ هِيَ ثَلاثُ قِصَصٍ، سَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَسَهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَسَلَّمَ فِي ثَلاثِ رَكَعَاتٍ، وَسَهَا مَرَّةً ثَالِثَةً فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَتَكَلَّمَ فِي الْمَرَّاتِ الثَّلاثِ، ثُمَّ أَتَمَّ صَلَاتَهُ.

سے باہر تشریف لائے، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام مسجد (کے قبلے) میں آڑی رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ یہ تمام دلائل اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ تینوں الگ الگ واقعات ہیں۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھولے تو آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، ایک اور مرتبہ بھولے تو آپ نے تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرا، تیسری بار بھولے تو مغرب کی دوسری رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ تینوں مرتبہ آپ نے کلام کی، پھر اپنی بقیہ نماز مکمل کی۔''

فوائد:...... یہ نماز میں بھولنے کا ایک دوسرا واقعہ ہے، جو نماز مغرب میں پیش آیا تھا، نیز سہو کے ازالہ کے لیے سہو کے دو سجدے مشروع ہیں۔

۴۳۶...... بَابُ ذِكْرِ الْجُلُوْسِ فِي الثَّالِثَةِ، وَالتَّسْلِيْمِ مِنْهَا سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ

نماز ظہر، عصر یا عشاء کی تیسری رکعت میں بھول کے تشہد بیٹھنے اور سلام پھیرنے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسَلِّمَ سَاهِيًا فِي الثَّالِثَةِ إِذَا تَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ غَيْرُ ذَاكِرٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ أَنَّ عَلَيْهِ إِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور اس شخص کی غفلت کی دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ تیسری رکعت کے بعد بھول کے سلام پھیرنے والا شخص جب سلام کے بعد گفتگو کر لے جبکہ اسے یاد نہ ہو کہ ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہے، تو ایسے شخص پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ یہ بات سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

۱۰۵۴۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ، نَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ عَنْ خَالِدٍ، ح وَثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ۔ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ۔ ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ۔ ثَنَا بِهٖ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ......

(۱۰۵۴) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو فى الصلاة، حديث: ۵۷۴۔ سنن ابى داود: ۱۰۱۸۔ سنن نسائى: ۱۳۳۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۱۵۔ مسند احمد: ۴/ ۴۲۷۔ من طرق عن خالد الحذاء بهذا الاسناد.

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَخَرَجَ مُغْضِبًا يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ، فَصَلَّى تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ. وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تیسری رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ اٹھ کر حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے، تو خرباق لمبے ہاتھوں والے شخص نے آپ کو پکارا کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ تو آپ غصے کے ساتھ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے، آپ نے (حقیقت حال) دریافت کی۔ تو آپ کو بتایا گیا (کہ ایک رکعت رہ گئی ہے) آپ نے چھوڑی ہوئی نماز ادا کی پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔ یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جبکہ دوسرے راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:'' پھر آپ نے سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔''

فوائد :......ا۔ یہ سہو کا تیسرا واقعہ ہے، جو حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف ہے۔ نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ ذوالیدین کی موجودگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ سہو ہوا تھا۔

۲۔ سہو کے دو سجدے سلام سے قبل اور بعد دونوں صورتیں جائز ہیں، کیونکہ گذشتہ روایات میں ظہر یا عصر میں بھولنے کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام کے بعد سجودِ سہو کیے تھے اور اس حدیث میں وضاحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدہ قبل از سلام کیے تھے لہٰذا یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۴۳۷..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّي يُصَلِّي خَمْسَ رَكَعَاتٍ سَاهِيًا

اس نمازی کا بیان جو بھول کر پانچ رکعت پڑھ لیتا ہے

وَالْأَمْرِ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا صَلَّى خَمْسًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُضِيْفَ إِلَيْهَا سَادِسَةً، وَالدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّهُ إِنْ كَانَ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ أَضَافَ إِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ، زَعَمُوْا وَهٰذَا الْقَوْلُ رَأْيٌ مِنْهُمْ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهِمَا، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوْ فِي الرَّابِعَةِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ جَلَسَ فِيْهَا أَوْ لَمْ يَجْلِسْ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ، فَإِنْ كَانَ جَلَسَ فِيْهَا مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَلَمْ يُضِفْ إِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً كَمَا زَعَمُوْا، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَلَمْ يُعِدْ صَلَاتَهُ مِنْ أَوَّلِهَا فَقَوْلُهُمْ عَلَى كُلِّ

حَالٍ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يَسْتَدِلُّوْا لِمُخَالَفَتِهِمْ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّابِتَةَ بِسُنَّةٍ تُخَالِفُهَا، لَا بِرِوَايَةٍ صَحِيْحَةٍ وَلَا وَاهِيَةٍ، وَهٰذَا مُحَرَّمٌ عَلٰى كُلِّ عَالِمٍ أَنْ يُخَالِفَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ بِرَأْيِ نَفْسِهِ أَوْ بِرَأْيِ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور سہو کے دو سجدے کرنے کے حکم کا بیان جبکہ وہ پانچ رکعات پڑھ لے، اسے ان کے ساتھ چھٹی رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان عراقی علماء کے موقف کے برخلاف دلیل کا بیان جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ گیا تو اسے پانچویں کے ساتھ چھٹی رکعت ملانے کے بعد سہو کے دو سجدے کرنے چاہئیں۔ اور اگر وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھا تو اسے نماز دہرانی پڑے گی، یہ ان کا خیال ہے۔ یہ قول ان کی ایسی رائے ہے، جو سنت نبوی ﷺ جس کی اتباع کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کے خلاف ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ یا تو چوتھی رکعت میں بیٹھے ہوں گے یا تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھے، لہٰذا اگر آپ اس میں تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھے تھے تو آپ نے پانچویں رکعت کے ساتھ چھٹی کا اضافہ نہیں کیا، جیسا کہ ان حضرات کا خیال ہے (کہ کرنا چاہیے) اور اگر آپ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھے تھے تو آپ نے اپنی پوری نماز دہرائی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا یہ قول ہر حال میں سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ثابت وصحیح سنت کی مخالفت کرنے کے لیے صحیح سند یا ضعیف سند سے مروی کسی دوسری سنت سے استدلال نہیں کیا۔ اور یہ ہر عالم پر حرام ہے کہ وہ اپنی ذاتی رائے یا نبی کریم ﷺ کے بعد کے کسی شخص کی رائے کے ساتھ سنت نبوی کی مخالفت کرے۔

۱۰۵۵۔نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدُ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْنَا: صَلَّيْتَ بِنَا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ. ثُمَّ تَحَوَّلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھائیں تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کی: آپ نے ہمیں اتنی اتنی رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: "بلاشبہ میں ایک انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے تو اسے دو سجدے کرنے چاہئیں، پھر آپ (قبلہ رخ) ہوئے اور دو سجدے کیے۔"

(۱۰۵۵) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب اذا صلی خمسا، حدیث: ۱۰۲۱۔ مسند احمد: ۱/ ۴۲۴۔ من طریق ابن نمیر بھذا الاسناد، صحیح مسلم: ۵۷۲/۹۴۔ سنن ترمذی: ۳۹۳۔سنن نسائی: ۱۳۳۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۰۳۔ من طریق الاعمش به.

١٠٥٦ـ نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالاَ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا بَنْدَارُ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ كِلاَهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَزِيْدَ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، قَالَ: فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے پوچھا: وہ کیا (اضافہ) ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ یہ محمد بن بکر کی حدیث ہے۔''

١٠٥٧ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَ مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَمْسًا، فَقِيْلَ لَهُ: أَزِيْدَ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: لاَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے دریافت کیا گیا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، پھر آپ نے (حقیقت حال معلوم ہونے پر) دو سجدے کیے۔''

فوائد:...... یہ احادیث مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہیں کہ جو شخص بھول کر نماز کی ایک رکعت زائد پڑھ لے، اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ اگر سلام پھیرنے کے بعد علم ہو کہ اس نے زائد رکعت پڑھی ہے، تب بھی اس کی نماز صحیح متصور ہوگی اور اگر سلام پھیرنے کے بعد جلد علم ہو جائے تو وہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور اگر طویل عرصہ ہو چکا ہو تو ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ وہ سہو کے سجدے نہیں کرے گا۔ (شرح النووی: ٥/ ٦٣)

٢۔ نماز میں بھول کر اضافے کی صورت میں سلام پھیرنے کے بعد سہو کے سجدے مستحب ہیں۔

(١٠٥٦) انظر الحديث السابق والآتي.

(١٠٥٧) سنن نسائي، كتاب السهو، باب ما يفعل من صلى خمسا، حديث: ١٢٥٦، ١٢٥٥.

۴۳۸..... بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ سَاهِيًا

بھول کر گفتگو کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدوں میں سنت نبوی کا بیان

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسَلِّمَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ قَدْ سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ فَتَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ سَاهِيًا، أَنَّهُ لَا يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ الثَّابِتِ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ اپنی نماز میں بھول کر سلام پھیرنے والا جب سلام پھیرنے کے بعد بھول کر گفتگو کر لے تو وہ سہو کے دو سجدے نہیں کرے گا۔ اور یہ قول نبی ﷺ کے خلاف ہے۔

۱۰۵۸۔نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا حَفْصٌ۔ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ۔ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے اور گفتگو کر لینے کے بعد دو سجدے کیے۔''

۱۰۵۹۔ نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنْ كَانَ أَرَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِقَوْلِهِ: بَعْدَ الْكَلَامِ، قَوْلَهُ لَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ: أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَهٰذَا الْكَلَامُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى كَلَامِهِ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ. وَإِنْ كَانَ أَرَادَ الْكَلَامَ الَّذِيْ فِي الْخَبَرِ الْآخَرِ لَمَّا صَلّٰى

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بات چیت کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان آپ نے کلام کر لینے کے بعد سہو کے سجدے کیے' سے مراد وہ کلام ہے جب آپ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دی تھیں اور آپ سے ایک آدمی نے عرض کی: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ (اضافہ) کیا ہے؟، تو نبی کریم ﷺ کی یہ گفتگو ذوالیدین کے واقعے میں مذکور گفتگو کے ہم معنی ہے۔ (یعنی آپ اصل صورت حال کی تحقیق فرما

(۱۰۵۸) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۹۵/ ۵۷۲۔ سنن نسائي: ۱۳۳۰۔ من طريق حفص بهذا الاسناد.

(۱۰۵۹) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۹۵/ ۵۷۲۔ سنن ترمذي: ۳۹۳۔ مسند احمد: ۱/ ۴۵۶۔ من طريق ابي معاوية بهذا الاسناد.

فَـزَادَ أَوْ نَـقَـصَ ، فَـقِيْلَ لَهُ ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَـرٌ أَنْسَـى كَـمَا تَنْسَوْنَ . فَإِنَّ هٰذِهِ لَفْظَةٌ قَـدِاخْتَـلَفَ الرُّوَاةُ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ تَكَلَّمَ بِهَـا الـنَّبِـيُّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَأَمَّا الْأَعْمَشُ فِيْ خَبَرِهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ ، وَ أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ فِيْ خَبَرِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ ذَكَرَ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ قَبْـلَ سَـجْـدَتَـيِ السَّهْوِ . وَأَمَّا مَنْصُوْرُ بْنُ الْـمُـعْتَـمِرِ وَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَإِنَّهُمَا ذَكَـرَا فِيْ خَبَرِهِمَا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ فَـرَاغِـهِ مِـنْ سَـجْـدَتَيِ السَّهْوِ . فَلَمْ يَثْبُتْ بِـخَبَـرٍ لَا مُـخَـالِفَ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ وَهُوَ عَالِمٌ ذَاكِرٌ بِأَنَّ عَلَيْهِ سَـجْدَتَيِ السَّهْوِ ، وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ تَكَلَّمَ سَاهِيًا بَعْدَ السَّلَامِ ، وَهُـوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَهَا سَهْوًا يَجِبُ عَلَيْهِ سَـجْدَتَا السَّهْوِ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ كَلَامِهِ سَاهِيًا .

رہے ہیں) اور اگر حضرت ابن مسعود کی مراد وہ کلام ہے جو دوسری روایت میں آئی ہے جب آپ نے نماز پڑھائی اور اس میں اضافہ کر دیا یا کمی کر دی تھی، جس پر آپ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''بے شک میں بھی ایک انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو'' تو ان الفاظ کے بارے میں راویوں کا اختلاف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ گفتگو کب فرمائی۔ ابوبکر نہشلی اپنی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ گفتگو سہو کے دو سجدے کرنے سے پہلے فرمائی۔ جبکہ منصور بن معتمر اور حسن بن عبیداللہ دونوں اپنی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ کلام سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد فرمائی۔ چنانچہ کسی ایسی روایت سے جس روایت کی مخالف روایت موجود نہ ہو، یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کلام اس حال میں فرمائی کہ آپ کو بخوبی علم تھا اور آپ کو یاد تھا کہ آپ پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں۔ جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد بھول کر گفتگو فرمائی، اس حال میں آپ کو معلوم نہیں تھا کہ آپ بھول چکے ہیں اور آپ پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں، پھر آپ نے بھول کر کلام کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔''

فوائد :......نماز میں زائد رکعت پڑھنے کے بعد نسیان کا علم ہو تو یاد آنے پر سہو کے دو سجدے کرنا مسنون ہے اور اس دوران ہونے والی گفتگو اور بات چیت صحت نماز کے لیے نقصان دہ نہیں۔

۴۳۹..... بَابُ السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دوسجدے کرنے کے بعد سلام پھیرنے کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دوسجدے (نماز سے) سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں

۱۰۶۰ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ـ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ سَجْدَتَيِ الْوَهْمِ.

''امام صاحب نے اپنے استاد محمد بن ہشام کی سند سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدے کیے۔ (تفصیلی روایت:۱۰۵۴کے تحت گزر چکی ہے۔)''

فوائد:...... مکرر ۱۰۵٤ـ

۱۰۶۱ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ......... عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ فَصَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا اَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّامَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَكُنْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِيْ وَاَنْتَ اَيْضًا يَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَاَقْبَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَسْوَسَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ زِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ لَا قَالُوْا فَاِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ.

''جناب ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، سلام پھیرنے کے بعد لوگوں نے کہا اے ابوشبل! آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں۔ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، میں نے ایسے نہیں کیا، لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (آپ نے پانچ رکعات ہی پڑھائی ہیں) میں (ابراہیم بن سوید) لوگوں کے ایک طرف بیٹھا تھا اور ابھی کم عمر بچہ تھا۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا: اے اعور (کانے) تو بھی یہی بات کہہ رہا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو وہ قبلہ رخ ہوئے اور دوسجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔ پھر فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھا دیں، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کرنی شروع کر دیں۔

(۱۰۶۰) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۵٤.

(۱۰۶۱) سنن ابی داود، كتاب الصلاة باب اذا صلى خمسا، حديث: ۱۰۲۲ـ من طريق يوسف بهذا الاسناد. صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۹۲/ ۵۷۲ من طريق جرير بهذا الاسناد وقد تقدم: ۱۰۲۸.

آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں ۔ تو انہوں نے عرض کی: بے شک آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں تو آپ نے (قبلہ رخ) مڑ کر دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا، پھر فرمایا: بے شک میں ایک انسان ہوں میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں ۔"

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۵۵ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۴۴۰..... بَابُ التَّشَهُّدِ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دوسجدوں کے بعد تشہد کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دوسجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں

۱۰۶۲۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ وَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصَرِيُّ الْبَصْرِيُّ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ. وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بِهِ بِالْبَصْرَةِ. وَثَنَا بِهِ بِبَغْدَادَ مَرَّةً، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ، فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ. فَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، فَإِنَّهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فِي صَلَاتِهِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ. وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: إِنَّ النَّبِيَّ

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے دوسجدوں میں تشہد کیا اور سلام پھیرا۔" یہ ابو حاتم کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہ روایت بصرہ میں بیان کی ۔ دوسری مرتبہ بغداد میں یہ روایت بیان کی تو یہ الفاظ بتائے کہ حضرت (عمران) نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی آپ بھول گئے آپ نے سلام پھیرنے اور کلام کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ جبکہ جناب محمد بن یحییٰ نے اس طرح روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ اپنی نماز میں بھول گئے، آپ نے دوسجدے کیے، پھر تشہد کیا، پھر سلام پھیرا جناب سعید بن محمد نے اپنی روایت میں کہا: "نبی اکرم ﷺ نے

(۱۰۶۲) شاذ، اس میں سجدہ سہو کے بعد تشہد کے الفاظ شاذ ہیں، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب سجدتی السهو فیهما تشهد و تسلیم، حدیث: ۱۰۳۹۔ سنن ترمذی: ۳۹۵.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ أَخْرُجْ لَفْظَ غَيْرَ الْعَبَّاسِ .

انہیں نماز پڑھائی تو سہو کے دو سجدے کیے پھر تشہد بیٹھے اور سلام پھیرا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے عباس بن یزید کے سوا کسی کی روایت کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

۴۴۱..... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ، إِذْ هُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ.

سہو کے دو سجدوں کو مُرْغِمَتَيْن (دو ذلیل ورسوا کرنے والے) کا نام دینے کا بیان، کیونکہ یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل ورسوا کرتے ہیں۔

۱۰۶۳۔ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدوں کو مُرْغِمَتَيْن (دو ذلیل ورسوا کرنے والے) کا نام دیا ہے۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۲۳ میں بیان ہوئی ہے۔

۴۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَسْبُوْقَ بِرَكْعَةٍ أَوْ ثَلَاثٍ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِجُلُوْسِهِ فِي الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ اقْتِدَاءً بِإِمَامِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی ایک رکعت یا تین رکعات (امام کے ساتھ) چھوٹ جائیں تو امام کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی اور تیسری رکعت میں اس کے بیٹھنے سے اس پر سہو کے دو سجدے واجب نہیں ہوتے۔

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ وِتْرًا مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ ، وَهَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لَوْ يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّيْ كَانَتَا سَجْدَتَيِ الْعَمْدِ لَا السَّهْوِ لِأَنَّ الْمُدْرِكَ وِتْرًا مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ يَتَعَمَّدُ الْجُلُوْسَ فِي الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ ، إِذْ هُوَ مَأْمُوْرٌ بِالْاِقْتِدَاءِ بِإِمَامِهِ ، جَالِسٌ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أُمِرَ بِالْجُلُوْسِ فِيْهِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ سَاهِيًا مَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَهُ وَتَعَمَّدَ لِلْفِعْلِ ؟ وَإِذَا بَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ سَاهِيًا اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِإِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا أَوْ فَأَتِمُّوْا .

(۱۰۶۳) صحیح، صحیح ابن حبان : ۲۶۴۵۔ من طریق ابن خزیمة بهذا لاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة باب اذا شك فی الثنتین و الثلاث، حدیث : ۱۰۳۵، من طریق محمد بن عبدالعزیز بهذا لاسناد.

اس شخص کے موقف کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کے ساتھ طاق رکعات (ایک یا تین) پانے والے پر سہو کے دو سجدے واجب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دو سجدے اگر نمازی کرے گا تو یہ سہو کے سجدے نہیں ہوں گے بلکہ عمداً ہوں گے کیونکہ وہ امام کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے اور وہ وہاں بیٹھا ہے جہاں اسے بیٹھنے کا حکم دیا گیا تھا، لہٰذا وہ شخص بھولنے والا کیسے قرار پائے گا جس نے اپنے اوپر واجب کام عمداً نہ کیا ہو؟ اور جب یہ بات باطل ہوگئی کہ وہ بھولنے والا تھا تو پھر یہ ناممکن ہے کہ اس پر سہو کے دو سجدے واجب ہوں، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون و وقار کے ساتھ آؤ، جو نماز تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے چھوٹ جائے اسے مکمل کرلو۔''

١٠٦٤۔حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، نَا أَيُّوبُ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَسُئِلَ هَلْ أَمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ! كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَا: ثُمَّ رَكِبْنَا، فَأَدْرَكْنَا النَّاسَ قَدْ تَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَهُوَ فِي الثَّانِيَةِ، فَذَهَبْتُ أُوذِنُهُ فَنَهَانِي، فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي أَدْرَكْنَا الَّتِي سَبَقَتْنَا. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: وَقَضَيْنَا الَّتِي سَبَقَنَا.

''جناب عمرو بن وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو ان سے پوچھا گیا: کیا اس امت میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی کسی شخص نے نبی کریم ﷺ کی امامت کرائی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ امام صاحب کے دونوں اساتذہ کرام یہ بیان کرتے ہیں: ''پھر ہم سوار ہوئے (اور واپس آئے) تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف لوگوں کو امامت کرا رہے تھے، ایک رکعت پڑھا چکے تھے اور دوسری رکعت پڑھا رہے تھے میں نے انہیں (نبی کریم کی آمد کی) اطلاع دینی چاہی تو آپ نے مجھے منع کر دیا۔ تو ہم نے جو رکعت (ان کے ساتھ) پالی وہ ادا کر لی اور جو فوت ہوگئی تھی وہ مکمل کر لی۔ جناب مؤمل کی روایت میں ہے: ''جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے وہ مکمل کر لی۔''

١٠٦٥۔نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ، نَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ..........

(١٠٦٤) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ٢٤٤۔ سنن كبرى نسائي: ١٦٨۔ من طريق اسماعيلي بن علية بهذا الاسناد، سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب كيف المسح على العمامة، حديث: ١٠٩۔ من طريق آخر عن ابن سيرين به.

(١٠٦٥) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار و سكينة، حديث: ٦٠٢۔ من طريق علي بن حجر بهذا الاسناد، جزء القراءة للبخاري: ١٨٥۔ مسند احمد: ٢/ ٢٣٧۔ في طريق العلاء به، مسند ابي يعلى: ٦٤٩٧۔ صحيح بخاري: ٦٣٦۔ من طريق آخر عن ابي هريرة رضي الله عنه.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ، بلکہ سکون و اطمینان کے ساتھ نماز کے لیے آؤ، جو نماز تمھیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کر لو، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں ہو جاتا ہے۔''

فوائد :......۱۔ جو شخص نماز باجماعت میں تاخیر سے شامل ہو وہ وہی حالت اختیار کرے گا، جو امام کی ہوگی اس کے لیے اسی صورت میں امام کی اقتداء واجب ہے۔

۲۔ نماز میں تاخیر سے شامل ہونے والا امام کے ساتھ جتنی رکعات پالے وہ اس پہلی رکعات ہیں اور جو نماز چھوٹ چکی ہے وہ اس کی آخری رکعات ہوں گی۔

۳۔ نماز باجماعت میں دوسری رکعت یا چوتھی رکعت میں شامل ہونے والا امام کی اقتداء میں پہلی اور تیسری رکعت کے بعد تشہد کرے گا، یہ امام کی اقتداء کی فرضیت کی وجہ سے ہے اور اس صورت میں اس پر سہو کے سجدے لازم نہیں آئیں گے کیونکہ وہ بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہا بلکہ امام کی اقتداء میں یہ عمل کر رہا ہے۔

❀❀❀❀

جَمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْوِتْرِ وَمَا فِيهِ مِنَ السُّنَنِ

نمازِ وتر اور اس میں سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوْصَةِ وَ الدَّالَّةِ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

ان احادیث کا بیان جو اس بات کی صریح نص اور دلیل ہیں کہ نمازِ وتر فرض نہیں ہے

لاَ عَلٰى مَا زَعَمَ مَنْ لَّمْ يَفْهَمِ الْعَدَدَ، وَلاَ فَرَّقَ بَيْنَ الْفَرْضِ وَبَيْنَ الْفَضِيْلَةِ، فَزَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ فَرِيْضَةٌ، فَلَمَّا سُئِلَ عَنْ عَدَدِ الْفَرْضِ مِنَ الصَّلاَةِ زَعَمَ أَنَّ الْفَرْضَ مِنَ الصَّلاَةِ خَمْسٌ، فَقِيْلَ لَهُ: وَالْوِتْرُ، فَقَالَ: فَرِيْضَةٌ، فَقَالَ السَّائِلُ: أَنْتَ لاَ تُحْسِنُ الْعَدَدَ

اس شخص کے برخلاف جو (فرض نمازوں کے) عدد کو سمجھ نہیں سکا اور نہ فرض وفضیلت میں فرق کر سکا ہے لہٰذا اس کا خیال ہے کہ وتر فرض ہے۔ پھر جب اس سے فرض نمازوں کی تعداد پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ فرض نمازیں پانچ ہیں، اس سے پوچھا گیا: اور وتر نماز؟ تو اس نے کہا: فرض ہے۔ پس سائل نے کہا: آپ کو حساب کرنا اچھی طرح نہیں آتا۔

١٠٦٦ـ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ قَدْ كُنْتُ أَمْلَيْتُ فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ خَبَرَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِي مَسْأَلَةِ الْاَعْرَابِيِّ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْاِسْلاَمِ وَجَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَقَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لاَ اِلاَّ اَنْ تَطَوَّعَ فَاَعْلَمَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَا زَادَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخَمْسِ فَهُوَ تَطَوُّعٌ.

"امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں کتاب کے شروع میں، نبی اکرم ﷺ سے ایک اعرابی کا اسلام کے متعلق سوال اور نبی کریم ﷺ کا اسے جواب، حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی روایت املا کرا چکا ہوں، آپ نے فرمایا:" دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل نماز پڑھو۔ تو نبی مصطفیٰ ﷺ نے اسے بتا دیا کہ پانچ نمازوں سے جو زائد ہوگی وہ نفل ہوگی۔"

١٠٦٧ـ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوْا،

(١٠٦٦) تقدم تخريجه برقم: ٣٠٦.

ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ، قَالَ.........

عَلِيٌّ: أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ، وَلَا كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَهْلَ الْقُرْاٰنِ أَوْتِرُوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. غَيْرَ أَنَّ الْأَشَجَّ لَمْ يَذْكُرْ: يَا أَهْلَ الْقُرْاٰنِ أَوْتِرُوْا. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: '' بے شک وتر واجب نہیں ہے۔ اور نہ تمہاری فرض نمازوں کی طرح ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیا ہے۔ پھر فرمایا: اے اہل قرآن! وتر ادا کیا کرو، پس بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر (عدد) کو پسند کرتا ہے۔ جناب عبداللہ بن سعید الاشج نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''اے اہل قرآن! وترادا کیا کرو۔'' جناب سعید بن عبدالرحمان نے سفیان کے واسطے سے ابو اسحاق سے سند و متن کے لحاظ سے الدورقی کی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔''

۱۰۶۸۔ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي - جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ النَّجَّارِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْوِتْرِ، قَالَ: أَمْرٌ حَسَنٌ جَمِيْلٌ، عَمِلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِعْلَامِهِ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلٰى أُمَّتِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَدَلَّتْ تِلْكَ الْأَخْبَارُ عَلٰى أَنَّ الْمُوْجِبَ لِلْوِتْرِ فَرْضًا عَلَى الْعِبَادِ، مُوْجِبٌ عَلَيْهِمْ سِتَّ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. وَهٰذِهِ الْمَقَالَةُ خِلَافُ أَخْبَارِ

''جناب عبدالرحمان بن ابی عمرہ النجاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: بہت عمدہ اور اچھا کام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد مسلمانوں نے اس پر عمل کیا ہے، اور یہ واجب نہیں ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے کتاب الکبیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فرامین بیان کیے ہیں جن میں آپ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی امت پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ تو ان روایات نے اس بات پر دلالت کی ہے کہ بندوں پر وتر کو واجب قرار دینے والا شخص، ان پر دن اور رات میں چھ نمازیں واجب قرار دیتا ہے۔ اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کے عالم اور جاہل جو سمجھتے ہیں، اس کے بھی خلاف

(۱۰۶۸) اسناده حسن، مستدرك حاكم: ۱/ ۳۰۰۔ سنن كبرى بيهقي: ۲/ ۴۶۷۔ من طريق عبدالله بن حمران بهذا الاسناد.

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِلافُ مَا يَفْهَمُهُ الْمُسْلِمُوْنُ عَالِمُهُمْ وَجَاهِلُهُمْ، وَخِلافُ مَا تَفْهَمُهُ النِّسَاءُ فِي الْخُدُوْرِ، وَالصِّبْيَانُ فِي الْكَتَاتِيْبِ وَالْعَبِيْدُ وَالْإِمَاءُ، إِذْ جَمِيْعُهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْفَرْضَ مِنَ الصَّلاةِ خَمْسٌ، لا سِتٌّ.

ہے۔ پردہ نشین خواتین نے پردہ میں جو سمجھا، بچوں نے مکتب و مدرسہ میں جو سمجھا اور جو غلاموں اور لونڈیوں نے سمجھا اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ تمام لوگ جانتے ہیں کہ فرض نمازیں پانچ ہیں، چھ نہیں۔"

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ وتر نماز سنت موکدہ ہے واجب نہیں۔ چنانچہ سید سابق کہتے ہیں: وتر نماز سنت موکدہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے اہتمام کی ترغیب دی ہے۔(فقه السنة: ١/ ١٨٠)

۲۔ اور ابوحنیفہ نے جو وتر کے وجوب کا موقف اختیار کیا ہے کمزور ہے، ابن منذر کہتے ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ اس موقف پر کسی نے ابوحنیفہ کی موافقت کی ہو۔(فقه السنة: ١/ ١٨١)

۳۔ جمہور علماء کا مذہب ہے کہ وتر سنت ہے، واجب نہیں۔(نیل الاوطار: ٣/ ٣٤)

اس بارے میں جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔

١٠٦٩ـ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ..........

عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ أَوْ سُئِلَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: فَرِيْضَةٌ، فَقُلْتُ - أَوْ فَقِيْلَ لَهُ -: فَكَمِ الْفَرْضُ؟ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ. فَقِيْلَ لَهُ: فَمَا تَقُوْلُ فِي الْوِتْرِ؟ قَالَ: فَرِيْضَةٌ. فَقُلْتُ - أَوْ فَقِيْلَ لَهُ: أَنْتَ لا تُحْسِنُ الْحِسَابَ.

"جناب عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے پوچھا یا امام ابوحنیفہ سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وتر فرض ہے۔ تو میں نے کہا یا ان سے کہا گیا: فرض نمازوں کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ نمازیں ہیں۔ تو ان سے کہا گیا: آپ وتر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: فرض ہے۔ تو میں نے کہا یا ان سے کہا گیا: آپ کو حساب کرنا نہیں آتا۔"

فوائد :...... یہ روایت بھی دلیل ہے کہ وتر سنت مؤکدہ ہے اور وتر کے وجوب کے قائل امام ابوحنیفہ اس کے وجوب کی کوئی واضح اور پختہ دلیل نہیں رکھتے تھے۔

۴۴۴..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتر فرض نہیں ہے

١٠٧٠ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا مَالِكٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ - نَا يَعْقُوْبُ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى - نَا يَعْقُوْبُ - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ - عَنْ عِيْسٰى بْنِ جَارِيَةَ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا ، فَلَمْ نَزَلْ فِي الْمَسْجِدِ ، حَتّٰى أَصْبَحْنَا فَدَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَوْنَا أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْنَا فَتُصَلِّ بِنَا ، فَقَالَ: كَرِهْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان المبارک میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھایا۔ پھر آئندہ رات بھی ہم مسجد میں جمع ہو گئے اور امید کی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے (اور نماز پڑھائیں گے) تو ہم مسجد ہی میں رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ! ہمیں امید تھی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے اور ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے یہ ناپسند کیا کہ تم پر وتر فرض کر دیے جائیں۔''

فوائد :...... یہ حدیث بھی وتر کے مسنون ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر وتر واجب ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام اللیل با جماعت ادا کرنے سے گریز کی کیا ضرورت تھی۔

۴۴۵..... بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْوِتْرِ وَاسْتِحْبَابِهِ إِذِ اللّٰهُ يُحِبُّهُ.

وتر کی ترغیب اور استحباب کا بیان کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے۔

۱۰۷۱ - وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، قَالَ زِيَادٌ ، ثَنَا ، وَقَالَ نَصْرٌ ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر (عدد)

(۱۰۷۰) اسنادہ حسن، "علیکم الوتر" کے بجائے "علیکم صلاۃ اللیل" کے الفاظ محفوظ ہیں۔ صحیح ابن حبان: ۲۴۰۶۔ مسند ابی یعلی: ۱۸۰۲۔ کتاب الوتر للمروزی: ۱۹۶، ۱۹۷۔ من طریق یعقوب بھذا الاسناد.

(۱۰۷۱) مسند احمد: ۲/ ۲۹۰۔ سنن الدارمی: ۱۵۸۰۔ من طریق ھشام بھذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ۹۸۰۲۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۶۸۶۴۔ صحیح بخاری: ۶۴۱۰۔ وصحیح مسلم: ۲۶۷۷۔ من طریق اخر نحوہ.

کو پسند کرتا ہے۔''

فوائد :......اس سے معلوم ہوتا ہے وتر فرض نہیں ہے کیونکہ اگر وتر فرض ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی فرضیت کی کوئی واضح دلیل اتارتا۔

٤٤٦...... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ.

نبی اکرم ﷺ سے منصوص روایات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے۔

١٠٧٢۔نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ أَبِي لَبِيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالُوْا، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ الْآخَرُوْنَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ وَثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ ذَكَرُوْا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، پھر جب تمہیں صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر ادا کرلو۔'' امام

(١٠٧٢) صحيح بخاری، كتاب الوتر، باب ماجاء في الوتر، حديث: ٩٩٠، ١١٣٧۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنی مثنی، حديث: ٧٤٩۔ سنن ابی داود: ١٣٢٦۔ سنن ترمذی: ٤٣٧۔ سنن نسائی: ١٦٦٩۔ سنن ابن ماجه: ١٣١٩۔ مسند احمد: ٢/ ٥.

بِرَكْعَةٍ، هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي أَمْلَيْتُهَا فِي الرَّدِّ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا لِخَائِفِ الصُّبْحِ، وَأَعْلَمْتُ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَا بَانَ لِذَوِي الْفَهْمِ وَالتَّمْيِيزِ جَهْلَ قَائِلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ.

ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان روایات کی اسانید اس مسئلہ میں بیان کی ہیں جو میں نے اس شخص کے رد میں املاء کروائی ہیں جو خیال کرتا ہے کہ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے، سوائے اس شخص کے جسے صبح ہو جانے کا ڈر ہو۔ اور میں نے اس مقام پر بیان کیا ہے، جس سے اہل فہم وتمیز کے لیے یہ مقالہ کہنے والے کی جہالت خوب واضح ہوگئی ہے۔''

۱۰۷۳۔نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ.

''جناب انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی۔ نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ مجھے بتائیں، کیا میں ان میں طویل قراءت کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو رکعات ادا فرماتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔''

۱۰۷٤۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.........

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفْصِلَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ: إِنَّهَا الْبُتَيْرَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَسُنَّةَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ تُرِيْدُ؟ هٰذِهِ سُنَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

''جناب مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ تو ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وتر کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے اسے حکم دیا کہ وتر علیحدہ پڑھا کرو۔ (ایک رکعت الگ پڑھو) اس شخص نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ لوگ کہیں گے: یہ دم کٹی (ناقص) نماز ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم اللہ اور اس کے رسول کی سنت (جاننا) چاہتے ہو؟ یہ اللہ اور اس کے رسول کی سنت ہے۔''

(۱۰۷۳) ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الوتر بركعة، حديث: ۱۱۷٤۔ سنن كبرى نسائى: ٤٣٧۔ من طريق احمد بن عبدة بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب الوتر، باب ساعات الوتر، حديث: ۹۹٥، صحيح مسلم: ۱٥۷/ ۷٤۹۔ سنن ترمذى: ٤٦٣۔

(۱۰۷٤) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الوتر بركعة، حديث: ۱۱۷٦۔

١٠٧٥ ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ ـ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اپنی سواری بٹھائی، پھر نیچے اترے، تو دس رکعات ادا کیں اور ایک وتر پڑھا، آپ نے دو دو رکعتیں ادا کیں پھر ایک رکعت وتر ادا کیا پھر آپ نے نماز فجر دو رکعتیں (سنتیں) ادا کیں، پھر ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔'' میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔

فوائد:......نماز وتر ایک، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ اور تیرہ رکعات مشروع ہے، اس میں سے کسی ایک عدد کے انتخاب واہتمام سے نماز وتر ادا ہو جاتی ہے، پھر ایک سے زائد وتر ادا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، ان میں سے زیادہ مشہور اور معمول بہ صورت یہ ہے کہ رات کے نوافل دو دو رکعت ادا کیے جائیں اور آخر میں ایک وتر پڑھا جائے۔ یوں رات کی نماز وتر ہو جاتی ہے، نیز وتر کے مختلف طریقے منقول ہیں۔ جن کی وضاحت آئندہ روایات میں ہوگی۔

٧٤٤..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَصِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الْوِتْرِ إِذَا أَوْتَرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

پانچ رکعات وتر پڑھنا جائز ہے، جب (نمازی) پانچ رکعات وتر ادا کرے گا تو (تشہد میں) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے۔

١٠٧٦ ـ نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَ رَكْعَةً، كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ ـ يَعْنِيْ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔ آپ پانچ رکعات وتر پڑھتے، ان کے درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے، آخری

(١٠٧٥) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٦٢٠ـ كتاب الوتر للمروزي: ٢٠٣ـ من طريق يحيى بهذا الاسناد.

(١٠٧٦) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ، حديث: ٧٣٧ـ من طريق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، سنن ابي داود: ١٣٣٨ـ سنن نسائي: ١٧١٨ـ سنن ابن ماجه: ١٣٥٩ـ مسند احمد: ٦/ ٥٠ـ الحميدي: ١٥٩.

رَكَعَاتٍ ـ لاَ يُسَلِّمُ فِيهِنَّ ، فَيَجْلِسُ فِي الْآخِرَةِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ . هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي أُسَامَةَ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: وَيُوْتِرُ مِنْهُنَّ بِخَمْسٍ ، وَلاَ يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ .

رکعت میں (تشہد) بیٹھتے، پھر سلام پھیرتے۔'' یہ ابو اسامہ کی حدیث ہے۔ جناب بندار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اور آپ ان میں سے پانچ رکعات وتر ادا کرتے، اور آخری رکعت میں سلام پھیرتے۔''

۴۴۸...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ إِلَّا فِي الْخَامِسَةِ إِذَا أَوْتَرَ بِخَمْسٍ.

اس حدیث کا بیان جو یہ تفسیر کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پانچ رکعات وتر ادا کرتے تو آپ صرف پانچویں رکعت میں (تشہد) بیٹھتے۔

۱۰۷۷ـ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُوْتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ ، لاَ يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ إِلَّا فِي الْخَامِسَةِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے، ان میں سے پانچ رکعات وتر پڑھتے، ان پانچوں رکعات میں صرف پانچویں رکعت میں (تشہد) بیٹھتے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ایک سلام کے ساتھ پانچ وتر پڑھنا جائز ہیں۔ نیز تیرہ رکعت وتر نماز پڑھنے کی دو صورتیں ہیں: (ا) تیرہ رکعت وتر پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے دس نوافل ادا کیے جائیں پھر ایک وتر اور آخر میں دو رکعت نماز پڑھی جائے۔

۲۔ دوسرا طریقہ ان روایات میں مذکور ہے کہ آٹھ نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھے جائیں اور آخر میں پانچ وتر اکٹھے ایک سلام کے ساتھ ادا کیے جائیں۔

۴۴۹...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِسَبْعِ رِكَعَاتٍ أَوْ بِتِسْعٍ وَصِفَةِ الْجُلُوْسِ إِذَا أَوْتَرَ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ.

سات اور نو رکعات وتر پڑھنا جائز ہے جب سات یا نو رکعات وتر پڑھے گا تو (تشہد کے لیے) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان۔

۱۰۷۸ـ نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عُرُوْبَةَ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ ، ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى.........

(۱۰۷۷) انظر الحديث السابق.

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَّامٍ، ـ وَهٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ـ: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَأَتَى الْمَدِيْنَةَ لِيَبِيْعَ بِهَا عِقَارًا لَهُ بِهَا، فَيَجْعَلُهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدُ الرُّوْمَ حَتّٰى يَمُوْتَ، فَلَقِيَ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهٖ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهٖ أَرَادُوْا ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ؟ وَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَشْهَدَ عَلٰى مُرَاجَعَةِ امْرَأَتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: عَائِشَةُ، إِيْتِهَا فَاسْأَلْهَا، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، فَأَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا، إِنِّيْ نُهِيْتُهَا أَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا، فَأَبَتْ فِيْهِمَا إِلَّا مُضِيًّا، فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ مَعِيَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَحَكِيْمٌ، فَعَرَفَتْهُ، قَالَ: نَعَمْ! أَوْ قَالَ: بَلٰى! قَالَتْ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ بْنُ هِشَّامٍ، قَالَتْ: مَنْ هِشَّامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ، قَالَ: فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ

”حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مدینہ منورہ تشریف لائے تا کہ مدینہ منورہ میں اپنی زمین اور باغ کو فروخت کر دیں، اس سے اسلحہ اور گھوڑے (سامان جنگ) خرید کر رومیوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہو جائیں حتیٰ کہ انہیں موت آ جائے۔ تو وہ اپنی قوم کے ایک گروہ سے ملے تو انہوں نے آپ کو یہ بتایا کہ آپ کی قوم کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی یہی خواہش کی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ”کیا تمہارے لیے میری ذات مبارک میں نمونہ موجود نہیں ہے؟“ لہٰذا آپ نے انہیں اس ارادے سے منع کر دیا۔ چنانچہ حضرت سعد نے اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنے پر (لوگوں کو) گواہ بنایا۔ پھر وہ ہمارے پاس واپس تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تھے اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا تھا: ”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں اہل زمین میں سب سے زیادہ جاننے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: جی ضرور بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ پھر واپس آ کر مجھے ان کا جواب بتانا۔ لہٰذا میں حضرت حکیم بن افلح کے پاس آیا اور انہیں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا۔ تو انہوں نے کہا: میں ان کی خدمت میں نہیں جاؤں گا۔ میں نے ان سے ان دو جماعتوں (حضرت علی اور حضرت معاویہ کے گروہوں) کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے

(١٠٧٨) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جامع صلاة اللیل، حدیث: ٧٤٦ ـ سنن ابی داؤد: ١٣٤٣ ـ سنن نسائی: ١٣١٦ ـ مسند احمد: ٢/ ٥٣ ـ من طرق عن سعید بن ابی عروبة بهذا الاسناد، سنن الدارمی: ١٤٨٢.

وَقَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطُهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَجْلِسُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ - زَادَ هَارُوْنُ فِيْ حَدِيْثِهِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ - ثُمَّ يَنْهَضُ، وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَقْعُدُ فَيَحْمَدُ رَبَّهُ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ. وَقَالَ بُنْدَارٌ وَهَارُوْنُ جَمِيْعًا: فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ، فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ. قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ: وَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا. وَقَالَ بُنْدَارٌ: قُلْتُ لِيَحْيٰى: إِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ: تَسْلِيْمَةً، فَقَالَ: هٰكَذَا حِفْظِيْ عَنْ سَعِيْدٍ، وَكَذَا قَالَ هَارُوْنُ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ: ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا، كَمَا قَالَ يَحْيٰى. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا.

روکا تھا مگر انہوں نے انکار کیا اور (ان کی صلح کے لیے) چلی گئیں۔ تو میں نے انہیں قسم دے کر (اپنے ساتھ جانے پر) راضی کیا۔ تو وہ میرے ساتھ چلے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے پوچھا: کیا حکیم (آیا) ہے؟ اور انہوں نے پہچان لیا تھا۔ حضرت حکیم نے کہا: جی ہاں! یا کہا: کیوں نہیں (حکیم ہی آیا ہے) انہوں نے پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا: یہ سعد بن ہشام ہے۔ انہوں نے پوچھا: ہشام کون؟ جواب دیا کہ ہشام بن عامر تو حضرت عائشہ نے (عامر کے لیے) دعائے رحمت کی اور فرمایا: عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ میں نے کہا: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق بتایئے۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے۔ رات کو اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا دیتے جب اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھانا چاہتے تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے، پھر آپ آٹھ رکعات نماز پڑھتے، صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے، لہٰذا آپ بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، اور دعائیں مانگتے۔ اس جگہ ہارون نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر آپ نویں رکعت پڑھتے، پھر تشہد بیٹھتے، اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتے، نبی پر درود بھیجتے پھر آپ سلام پھیرتے تو ہمیں (اس کی آواز) سناتے۔ پھر آپ بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے، اے میرے پیارے بیٹے! تو اس طرح یہ گیارہ رکعات ہو گئیں۔“ جناب بندار اور ہارون دونوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: پھر جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کا جسم مبارک فربہ ہو گیا تو آپ نے سات رکعات وتر ادا کیے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا کیں۔

میرے پیارے بیٹے! تو یہ نو رکعات ہوگئیں۔ جناب بندار نے اپنی سند سے حضرت قتادہ سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ''اور آپ ایک سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے۔'' جناب بندار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے کہا: دیگر راوی ''تسلیمته'' ایک سلام، روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعید سے اسی طرح یاد کیا ہے۔ جناب ہارون نے بھی اپنی سند سے جناب سعید سے یہ الفاظ روایت کیے۔ ''پھر آپ سلام پھیرتے تو ہمیں سنا دیتے۔'' جیسا کہ جناب یحییٰ کی روایت میں ہے اور عبدالصمد نے اپنی سند سے حضرت قتادہ سے اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''پھر آپ ایک سلام پھیرتے اور ہمیں سنا دیتے۔''

۱۰۷۹۔ كَذٰلِكَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هِشَّامٌ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، نَا عَمَّارَةُ بْنُ زَاذَانَ، ثَنَا ثَابِتٌ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَةِ. قَالَ أَنَسٌ: وَنَحْنُ نَقْرَأُ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾، وَنَحْوِهِمَا.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر ادا کرتے تھے، پھر جب آپ کی عمر شریف زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہوگیا تو آپ نے سات رکعات وتر پڑھنے شروع کر دیے۔ اور آپ دو رکعات بیٹھ کر ادا کرتے، ان میں سورہ رحمٰن اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور ہم چھوٹی سورتیں جیسے ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ان جیسی سورتیں پڑھتے ہیں۔''

فوائد:......سات اور نو وتر پڑھنا مسنون فعل ہے، نیز سات وتر نو اور گیارہ وتر پڑھنے کا افضل طریقہ دو دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آخر میں ایک وتر پڑھنا ہے پھر نو وتر اکٹھے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ آٹھ رکعتیں بلا تشہد ادا کی جائیں، آٹھویں رکعت کے بعد تشہد کیا جائے اور سلام پھیرے بغیر اٹھ کر نویں رکعت ادا کی جائے۔ وتر کا مذکورہ

(۱۰۷۹) اسنادہ ضعیف، عمارۃ بن زاذان کثیر الخطا راوی ہے، سنن کبری بیہقی: ۳/ ۳۳۔ من طریق عمارۃ بھذا الاسناد.

یہ طریقہ بھی مشروع وجائز ہے اور سات وتر اکٹھے پڑھنے کی صورت میں ساتویں رکعت کے آخر میں تشہد اور سلام پھیرنا طریقہ ہے۔

۴۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ إِنْ أَحَبَّ الْمُصَلِّيْ أَوْ وَسَطَهُ أَوْ اٰخِرَهُ، إِذِ اللَّيْلُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ كُلُّهُ وَقْتُ الْوِتْرِ.

اگر نمازی ابتدائی رات، درمیانی رات یا رات کے آخری پہر وتر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، کیونکہ عشاء کی نماز سے لے کر طلوع فجر تک ساری رات نماز وتر کا وقت ہے۔

۱۰۸۰۔نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ۔.........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَاٰخِرِهِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں، ابتدائی رات میں بھی، درمیانی رات میں بھی اور رات کے آخری حصے میں بھی ادا کیے ہیں۔''

۱۰۸۱۔نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ.........

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ، اٰخِرَ اللَّيْلِ أَوْ أَوَّلَهُ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهِ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

''حضرت عبداللہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کیسے ادا کرتے تھے، آخری رات یا رات کے شروع میں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ہر حصے میں پڑھ لیا کرتے تھے۔ کبھی رات کے شروع میں پڑھ لیتے، اور کبھی رات کے آخری حصے میں ادا کر لیتے، تو میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس معاملہ میں وسعت وگنجائش رکھی ہے۔''

(۱۰۸۰) صحیح، صحیح سنن ابی داود: ۱۲۸۹۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی الوتر اخر اللیل، حدیث: ۱۱۸۶۔ من طریق بندار، محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۱۳۷ مسند عبد بن حمید: ۷۲.

(۱۰۸۱) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی وقت الوتر، حدیث: ۱۴۳۷۔ سنن ترمذی: ۲۹۲۴۔ بطوله، مسند احمد: ۶/ ۷۳، ۷۴۔ من طریق معاویة بهذا الاسناد.

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ وتر کا وقت شروع ہونے پر رات کے تمام اوقات میں وتر پڑھنا جائز ہے، پھر وتر کے اول وقت کے بارے علماء کا اختلاف ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کے نزدیک نماز وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٢٣)

۴۵۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى وَمُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک مختصر غیر مفصل اور مجمل غیر مفسر حدیث کے ذکر کے ساتھ

١٠٨٢۔ نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيق نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم رات کو اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔''

فوائد:......سلف نے اس حدیث میں دو جگہوں پر اختلاف کیا ہے:

(۱) نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کرنے کے جواز میں۔

(۲) جب کوئی شخص رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لے پھر وہ رات کے کسی حصہ میں نوافل ادا کرنا چاہے تو اسے پہلا وتر ہی کافی ہوگا یا وہ وتر کو جفت بنا کر نوافل ادا کرے گا پھر وہ دوسرے وتر کا محتاج ہوگا یا نہیں۔

پہلے اعتراض کا جواب صحیح مسلم میں منقول روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے، نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ وتر کے بعد نفل ادا کرنا اور بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہے۔ اور دوسرے اشکال کے بارے میں اکثر علماء کا موقف ہے کہ اول رات کو وتر پڑھنے والا بعد میں جفت تعداد میں نوافل ادا کرے اور وہ پہلے وتر کو توڑے گا نہیں۔ (عون المعبود: ٣/ ٣٧١)

۴۵۲..... بَابُ ذِكْرِ الْوَصِيَّةِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کا بیان

قَدْ يَسْبِقُ عِلْمِيْ إِلٰى وَهْمِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُخْتَصَرِ وَالْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى، وَلَا يَسْتَدِلُّ

(١٠٨٢) صحيح بخاري، كتاب الوتر، باب ليجعل اخر صلاته وترا، حديث: ٩٩٨۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنى مثنى، حديث: ١٥١/ ٧٥١۔ سنن ابي داود: ١٤٣٨۔ سنن مسند احمد: ٢/ ٢٠٢۔ من طريق يحيى بهذا الاسناد، سنن نسائي: ١٦٨٣.

بِالْمُفَسَّرِ مِنَ الْأَخْبَارِ عَلَى الْمُجْمَلِ مِنْهَا، إِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَّجْعَلَ اٰخِرَ صَلَاةِ اللَّيْلِ وِتْرًا يُضَادُّ، أَمْرَهُ وَوَصِيَّتَهُ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ.

میرے علم کے مطابق جو شخص مختصر اور مفصل روایات میں فرق نہیں کر سکتا اور نہ مجمل روایت کے مقابلے میں مفسر سے استدلال کرتا ہے اسے یہ وہم ہو جائے گا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ'' سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کے آپ کے حکم اور وصیت کے خلاف ہے۔

۱۰۸۳۔ نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَبَدًا، أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحٰى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ، خَرَّجْتُهَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی تھی، میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔'' میں نے اسے ایک دوسری جگہ بیان کر چکا ہوں۔''

۴۵۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ أَخْذًا بِالْوَثِيقَةِ وَالْحَزْمِ، تَخَوُّفًا أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ الْمَرْءُ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَيُوتِرُ اٰخِرَهُ وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوِتْرِ اٰخِرَ اللَّيْلِ مَنْ قَوِيَ عَلَى قِيَامِ اٰخِرِ اللَّيْلِ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوِتْرَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَى الْقِيَامِ اٰخِرَ اللَّيْلِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم حزم و احتیاط کے لیے دیا ہے اس ڈر سے کہ کہیں نمازی آخری رات جاگ نہ سکے اور وتر نہ پڑھ سکے، اور بے شک آپ نے آخری رات وتر پڑھنے کا حکم اس

(۱۰۸۳) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم ثلاثة ایام من الشهر، حدیث: ۲۴۰۶۔ من طریق علی بن حجر بهذا الاسناد، مسند احمد: ۵/ ۱۷۳۔

شخص کو دیا ہے جو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنا اس شخص کے لیے افضل ہے جو رات کے آخری پہر میں بیدار ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔

١٠٨٤ـنَا أَبُو يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، ، اَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ: أُوْتِرُ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ . فَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ ؟ قَالَ: أَنَامُ ، ثُمَّ أُوْتِرُ . قَالَ: فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخَذْتَ بِالْحَزْمِ أَوْ بِالْوَثِيْقَةِ . وَقَالَ لِعُمَرَ: أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا عَنْ حَمَّادٍ مُرْسَلٌ لَيْسَ فِيْهِ أَبُوْ قَتَادَةَ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کب ادا کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں سو جاتا ہوں پھر (بیدار ہوکر) وتر پڑھتا ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے احتیاط اور پختہ کام اختیار کیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، تم نے مضبوط اور قوت والا کام کیا ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: یہ روایت ہمارے اصحاب کے نزدیک حماد کی سند سے مرسل ہے، اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں ہے۔''

١٠٨٥ـثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ـ هُوَ الْمَكِّيُّ ـ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَتٰى تُوْتِرُ ؟ قَالَ: أُوْتِرُ ثُمَّ أَنَامُ . قَالَ: بِالْحَزْمِ أَخَذْتَ . وَسَأَلَ عُمَرَ فَقَالَ: مَتٰى تُوْتِرُ ؟ فَقَالَ: أَنَامُ ثُمَّ أَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَأُوْتِرُ . قَالَ: فِعْلِي فَعَلْتَ . وَقَالَ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کب ادا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں وتر ادا کرتا ہوں پھر سوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم نے احتیاط والا کام اختیار کیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی:

(١٠٨٤) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الوتر، باب في الوتر قبل النوم، حديث: ١٤٣٤ ـ من طريق يحيى بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٠١.

(١٠٨٥) حسن صحيح، صحيح سنن ابن ماجه: ١٢٠٢ ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الوتر، اول الليل حديث: ١٢٠٢، صحيح ابن حبان: ٢٤٣٧ ـ من طريق محمد بن عباد بهذا الاسناد.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ قِصَّةِ عُمَرَ، قَالَ: فِعْلَ الْقَوِيِّ فَعَلْتَ.

میں سوتا ہوں پھر رات کو (اٹھ کر) نماز پڑھتا ہوں تو وتر بھی ادا کر لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم نے میرا عمل اختیار کیا ہے۔ جناب محمد بن یحییٰ نے حضرت عمر کے قصے میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: تم طاقتور آدمی کا کام کرتے ہو۔"

١٠٨٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ -، ح وَثَنَا عَلِيٌّ أَيْضًا، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيْسَ -، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ - وَهُوَ الْأَعْمَشُ - عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَلْيَرْقُدْ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَيْقِظَ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهِ، فَإِنَّ صَلَاةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ فَذٰلِكَ أَفْضَلُ. هٰذَا حَدِيْثُ عِيْسٰى. وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَأَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور سو جائے، اور تم میں جس شخص کو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا طمع ہو تو وہ آخری پہر میں وتر ادا کرے۔ بے شک رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور یہ افضل ہے۔ یہ جناب عیسیٰ کی روایت ہے۔ جناب جریر اور ابوعوانہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنا۔"

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص رات کے پچھلے پہر بیدار ہونے پر قادر ہو اس کے لیے رات کے پچھلے پہر وتر پڑھنا افضل ہے اور جو شخص پچھلے پہر بیدار ہونے سے قاصر ہو، اس کے لیے رات کے اول حصے میں وتر پڑھنا افضل ہے اس بارے مطلق روایات کو اسی مفہوم پر محمول کیا جائے گا۔ اس رخصت کے باوجود رات کے پچھلے پہر نماز وتر ادا کرنا افضل ہے کیونکہ اس وقت رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ نماز وتر کا افضل وقت ہے۔

(نووی: ٦/ ٣٤)

(١٠٨٦) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب من خاف ان لا يقوم من آخر الليل، حديث: ٧٥٥ـ سنن ترمذی: ٤٥٥ـ سنن ابن ماجه: ١١٨٧ـ مسند احمد: ٣/ ٣١٥ـ من طريق الاعمش بهذا الاسناد.

۴۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِالْوِتْرِ إِذِ الْوِتْرُ وَقْتُهُ اللَّيْلُ، لَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا بَعْضُ النَّهَارِ أَيْضًا.

طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرنے کے حکم کا بیان کیونکہ وتر نماز کا وقت رات ہے، دن اور رات یا دن کا کچھ حصہ اس کا وقت نہیں ہے۔

۱۰۸۷۔ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔''

۱۰۸۸۔ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ......... عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ. وَقَالَ أَحْمَدُ: بَادِرْ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کیا کرو۔'' جناب احمد کی روایت میں (واحد کا صیغہ آیا) ہے کہ ''تو جلدی کر۔''

۱۰۸۹۔ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا. ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، نَا عَلِيٌّ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنْ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ نَضْرَةَ الْعَوْفِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح کرنے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔'' جناب ابونضرہ عوفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: ''انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ

(۱۰۸۷) اسناد صحیح، سنن ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی مبادرة الصبح بالوتر، حدیث: ٤٦٧۔ من طریق احمد بن منیع بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ١٤٣٦۔ مسند احمد: ٢/ ٣٧۔ وانظر الحدیث: اللاتی.

(۱۰۸۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل مثنی مثنی، حدیث: ٧٥٠۔ مسند احمد: ٢/ ٣٨.

(۱۰۸۹) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل، مثنی مثنی، حدیث: ٧٥٤۔ من طریق عبدالاعلی بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ٤٦٨، سنن ابن ماجه: ١١٨٩۔ مسند احمد: ٢/ ٢٧۔ سنن نسائی: ١٦٨٤. ١/ ١٠٨٩۔ صحیح، مسند احمد: ٣/ ٣٥۔ من طریق ابی عامر بهذا الاسناد وانظر الحدیث السابق.

الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: أَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ.

لیا کرو۔“

فوائد :......ان احادیث میں طلوع فجر سے قبل وتر ادا کرنے پر زور دیا گیا ہے کیونکہ وتر کا وقتِ ادا نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر طلوعِ فجر تک ہے، پھر طلوعِ فجر کے بعد وتر پڑھنا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ وقتِ قضا ہے لہٰذا نمازِ وتر کے وقتِ ادا میں پڑھنا مستحب ہے۔

۴۵۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوِتْرِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ

سفر کی حالت میں وتر سواری پر پڑھنا جائز ہے

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَتْ بِفَرِيْضَةٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي الْحَالَةِ الَّتِي كَانَ يُوْتِرُ عَلَيْهَا.

اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ وتر فرض نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سواری پر بیٹھ کر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے، جبکہ اس حالت میں وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۰۹۰۔ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ.........

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل نماز اور وتر پڑھ لیتے تھے، اس کا رخ جس طرف بھی ہوتا، لیکن آپ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے۔“

فوائد :......۱۔ سواری پر نوافل و وتر ادا کرنا جائز ہے لیکن فرض نماز کے لیے سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرنا لازم ہے۔

۲۔ وتر پڑھنا مسنون ہیں واجب نہیں کیونکہ نبی ﷺ فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

۴۵۶..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الْوِتْرِ أَوِ النَّاسِيْ لَهُ يُصْبِحُ أَنْ يُوْتِرَ.

اس شخص کا بیان جو وتر سے سو یا رہ جائے یا بھول جائے اور وتر پڑھنے سے پہلے اُسے صبح ہو جائے۔

۱۰۹۱۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

(۱۰۹۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جواز صلاة النافلة علی الدابة، حدیث: ۳۹/ ۷۰۰ من طریق ابن وهب بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب ینزل للمکتوبة، حدیث: ۱۰۹۸۔ تعلیق من طریق اللیث عن یونس بهذا الاسناد، مسند احمد: ۲/ ۷.

جُرَيْجٍ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِيْ أَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا نَافِعٌ أَنَّ..........

ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلاَتِهٖ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ ، فَإِذَا كَانَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَتْ كُلُّ صَلاَةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ قَبْلَ الْفَجْرِ . هٰذَا حَدِيْثُ الْقُطَعِيِّ . وَقَالَ الاٰخَرُوْنَ: فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ . وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: فَقَدْ ذَهَبَتْ صَلاَةُ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنی آخری نماز وتر بنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے، پھر جب فجر ہو جائے تو پھر رات کی ہر نماز اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر کی نماز فجر سے پہلے ہے۔ یہ جناب محمد بن یحییٰ قطعی کی روایت ہے۔ دوسرے راویوں نے یہ کہا ہے: ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر سے پہلے وتر پڑھو۔'' اور الرمادی نے کہا: '' (طلوع فجر ہو گئی) تو رات کی نماز اور وتر کا وقت ختم ہو گیا۔''

١٠٩٢ ـ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلاَ وِتْرَ لَهُ .

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو وتر پڑھے بغیر صبح ہو گئی تو اس کا کوئی وتر نہیں ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز وتر کا وقت طلوع فجر سے قبل تک ہے طلوع فجر کے بعد نماز وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے البتہ نیند یا بھول کی وجہ سے جس کا وتر چھوٹ جائے وہ طلوع آفتاب کے بعد بھی وتر پڑھ سکتا ہے چنانچہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ اِذَا ذَكَرَ. جو شخص اپنے وتر سے سویا رہے یا بھول جائے، اسے جب یاد آئے وتر ادا کر لے۔ (صحیح الجامع : ٦٥٦٢)

(١٠٩١) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الوتر، باب ماجاء في مبادرة الوتر، حديث: ٤٦٩ ـ مسند احمد: ٢/ ١٥٠ ـ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٠٢.

(١٠٩٢) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٤٠٦ ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٠١ـ ٣٠٢ـ سنن كبرى بيهقي: ٢/ ٤٧٨.

۴۵۷..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِىَ فِي وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَجْرِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

نبی اکرم ﷺ سے فجر کے بعد وتر پڑھنے کے متعلق مروی مُجمل غیر مفسر روایت کا بیان

أَوْهَمَ بَعْضَ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَسْتَدِلُّ بِالْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ عَلَى الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي.

اس روایت سے کم علم اور مجمل کے مقابلے میں مفسر روایت سے دلیل لینے کے قاعدے کا علم نہ رکھنے والے شخص کو وہم میں مبتلا کر دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فجر ثانی کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے ہیں۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنَ نَافِعٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَ الْعَبَّاسَ ذَوْدًا مِنَ الْإِبِلِ، فَبَعَثَنِي إِلَيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَكَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ الْوِسَادَةَ الَّتِي تَوَسَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ غَيْرَ كَبِيرٍ أَوْ غَيْرَ كَثِيرٍ، ثُمَّ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، وَأَقَلَّ هِرَاقَةَ الْمَاءِ، ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، وَأَخْلَفَ بِيَدِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَجَعَلَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ حَائِضًا، فَقَامَتْ فَتَوَضَّأَتْ، ثُمَّ قَعَدَتْ خَلْفَهُ تَذْكُرُ اللّٰهَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے چند اونٹ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو انہوں نے مجھے آپ کی خدمت میں عشاء کے بعد بھیجا، آپ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ تو میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے تکیے کو تکیہ بنا لیا (اور لیٹ گیا) آپ تھوڑی دیر سوئے پھر آپ اٹھ گئے، آپ نے وضو کیا تو مکمل وضو کیا اور پانی کم بہایا، پھر آپ نے نماز شروع کر دی، چنانچہ میں بھی اٹھ گیا اور وضو کیا پھر میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے (مجھے) پیچھے کیا اور مجھے میرے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر آپ نے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا شروع کر دیا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حائضہ تھیں، تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا، وہ آپ کے پیچھے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ”تمہیں تمہارے شیطان نے اٹھا دیا ہے؟ انہوں نے

(۱۰۹۳) اسنادہ ضعیف، عتبہ بن ابی حکیم کثیر الخطأ راوی ہے۔ اسی طرح ایوب بن سوید بھی۔

أَشَيْطَانُكِ أَقَامَكِ ؟ قَالَتْ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَلِي شَيْطَانٌ ؟ قَالَ: إِيْ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَلِيَ ، غَيْرَ أَنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ ، فَلَمَّا انْفَجَرَ الْفَجْرُ قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ، ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ .

عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میرا شیطان بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، ہاں میرا بھی شیطان ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی ہے تو میں اس کے شر سے محفوظ ہوں۔ پھر جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ نے اُٹھ کر ایک رکعت وتر ادا کیا۔ پھر آپ نے فجر کی دو رکعتیں ادا کیں، پھر آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ گئے حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کو نماز فجر کی اطلاع کی (تو آپ اٹھ گئے)۔"

۴۵۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْتَرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ بَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْهَا عِنْدَهُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ لَيْلٌ لَا نَهَارٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گزاری تھی، اس رات آپ نے پہلی فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے تھے، اس فجر کے بعد رات ہوتی ہے، دن نہیں۔

لَا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِي الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ نَهَارٌ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْوِتْرِ ، بَلْ أَمْسَكَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْوِتْرِ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ الثَّانِي الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ إِضَاءَةِ نَهَارٍ وَلَا لَيْلٍ .

دوسری فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا نہیں کیے تھے کہ جس کے طلوع بعد دن چڑھ جاتا ہے۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر سے فارغ ہونے کے (فوراً) بعد فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کی تھیں بلکہ آپ وتر سے فارغ ہونے کے بعد رک گئے تھے یہاں تک کہ دوسری فجر روشن ہو گئی جو دن روشن ہونے کے بعد ہوتی ہے اور اس وقت رات نہیں ہوتی۔

۱۰۹۴۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ - يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلٰى خَالَتِيْ

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ

(۱۰۹۴) اسنادہ ضعیف، سند میں عباد بن منصور راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث: ۱۳۳۔ مختصراً جداً، مسند احمد: ۱/ ۳۶۹.

فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ يُصَلِّيْ فِيْهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَلَبِثَ يَسِيْرًا حَتّٰى إِذَا عَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ، فَأَخَذَ بِنَاصِيَتِيْ فَجَرَّنِيْ حَتّٰى جَعَلَنِيْ عَلٰى يَمِيْنِهِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى تِسْعَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ. وَهِيَ التَّاسِعَةُ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمْسَكَ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ جِدًّا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَضَعَ جَنْبَهُ فَنَامَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ أَلْفَاظَ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِيْ، وَالْفَجْرُ هُمَا فَجْرَانِ، فَالْأَوَّلُ طُلُوْعُهُ بِلَيْلٍ وَالْآخِرُ هُوَ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ نَهَارٌ، وَقَدْ أَمْلَيْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ كُنْتُ أَمْلَيْتُهَا عَلٰى بَعْضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلٰى أَصْحَابِنَا أَنَّ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ، الْأَخْبَارُ الَّتِيْ رَوَيْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ

(حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں گیا۔ پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اس میں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ نے مجھے میری پیشانی سے پکڑ کر کھینچا حتیٰ کہ مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی رات کی نماز دو دو رکعت کر کے ادا کی، پھر جب پہلی فجر طلوع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نو رکعات پڑھیں، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھا۔ اور یہ نویں رکعت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ رک گئے حتیٰ کہ فجر خوب روشن ہو گئی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے پہلو کے بل سو گئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے الفاظ کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت سعید بن جبیر کی اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی فجر کے طلوع ہونے کے بعد اور دوسری فجر کے طلوع سے پہلے وتر ادا کیے ہیں۔ اس طرح فجر کی دو اقسام ہیں۔ پہلی فجر رات کے وقت طلوع ہوتی ہے (ابھی رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے) اور دوسری فجر وہ ہے جس کے طلوع ہونے کے بعد دن طلوع ہو جاتا ہے وہ مسئلہ جو میں نے اپنے اصحاب پر اعتراض کرنے والے بعض علماء کے رد میں املاء کرایا تھا کہ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے میں نے اس مسئلہ میں نبی کریم ﷺ سے مروی تین

الْـوِتْـرِ بِثَلاَثٍ وَبَيَّـنْـتُ عِـلَـلَهَـا فِيْ ذٰلِكَ الْـمَـوْضِـعِ . قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: وَلَسْتُ أَحْفَظُ خَبَـرًا ثَـابِتًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِـي الْقُنُوْتِ فِي الْـوِتْـرِ ، وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ عِـلَّةَ خَبَـرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ ذِكْـرِ الْـقُـنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَبَيَّنْتُ أَسَانِيْدَهَا ، وَأَعْلَمْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ أَنَّ ذِكْرَ الْقُنُوْتِ فِيْ خَبَرِ أُبَيٍّ غَيْرُ صَحِيْحٍ عَلَى أَنَّ الْخَبَرَ عَنْ أُبَـيٍّ أَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ . وَقَدْ رُوِيَ عَـنْ بُـرَيْـدِ بْـنِ أَبِـيْ مَـرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ دُعَاءً يَقُوْلُهُ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ .

رکعات وتر کے متعلق روایات اور ان کی علتوں کو اس جگہ املاء کر ادیا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قنوتِ وتر کے بارے میں مجھے نبی اکرم ﷺ سے ثابت کوئی حدیث یاد نہیں ہے۔ میں نے اس مسئلہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے مروی وتروں میں قنوت کے متعلق روایت کی علت اور اس کی اسانید بیان کر دی ہیں۔ اور میں نے اسی جگہ بیان کر دیا ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں قنوت کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ تین رکعات وتر کے متعلق ابی رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔ جبکہ برید بن ابی مریم کی روایت ابی حوراء کے واسطے سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں وتروں میں پڑھنے کے لیے دعا سکھائی تھی۔''

١٠٩٥ ـ حَـدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا يَحْيٰى ـ يَعْنِي ابْنَ اٰدَمَ ـ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْـنِ أَبِـيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَفِظْتُ مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ أَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْقُنُوْتِ . ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالاَ: ثَنَا وَكِيْعٌ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ..........

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُـوْلُهُـنَّ فِـيْ قُـنُـوْتِ الْوِتْرِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْـمَـنْ هَـدَيْـتَ ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَـوَلَّـنِـيْ فِيْـمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْـطَيْـتَ ، وَقِـنِـيْ شَـرَّ مَـا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چند دعائیہ کلمات سیکھے ہیں جنہیں میں قنوت (وتر) میں پڑھتا ہوں۔ (امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں۔ (وہ کلمات یہ

(١٠٩٥) اسناده صحيح، سنن الدارمي: ١٥٩٢ ـ من طريق اسرائيل بهذا الاسناد، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب القنوت في الوتر، حديث: ١٤٢٥ ـ سنن ترمذی: ٤٦٤ ـ سنن نسائی: ١٧٤٦ ـ سنن ابن ماجه: ١١٧٨ ـ مسند احمد: ١/ ٢٠٠، ١/١٠٩٥ ـ صحيح، مسند احمد: ١/ ١٩٩.

تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ أَنَّ يُوْسُفَ قَالَ: إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، لَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْفَاءَ ، وَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ . ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ . وَهٰذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ فِيْ قِصَّةِ الدُّعَاءِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوْتَ وَلاَ الْوِتْرَ .

ہیں) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ . (اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں ہدایت نصیب فرما جنہیں تو نے ہدایت نصیب فرمائی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں عافیت وسلامتی عنایت فرما جن کو تو نے عافیت وسلامتی عنایت فرمائی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں دوست بنا لے جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے۔ اور مجھے خیر وبرکت عطا فرما اس میں جو تو نے مجھے عطا کیا ہے، اور مجھے اس فیصلے کے شر سے بچا لے جو تو نے کیا ہے بلاشبہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ اور بے شک جسے تو دوست بنا لے وہ ذلیل نہیں ہوسکتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور بلند و بالا ذات ہے۔'' یہ وکیع کی روایت ہے۔ مگر یوسف نے واؤ کے إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ روایت کیا ہے اور ابن رافع فاء نے بغیر یہ جملہ (إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ) اور واؤ کے بغیر یہ جملہ (إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ) روایت کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام شعبہ نے برید بن ابی مریم سے دعا کے قصے میں روایت کیا ہے مگر قنوت اور وتر کا تذکرہ نہیں کیا۔''

۱۰۹۶۔ نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مَرْيَمَ ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نَا شُعْبَةُ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا...... شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ:

''امام شعبہ برید بن ابی مریم سے اور وہ ابوحوارء سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

(۱۰۹۶) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱/ ۲۰۰.

عَلامَ تَذْكُرُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: كَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ فِي الدُّعَاءِ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوْتَ وَلَا الْوِتْرَ . وَ شُعْبَةُ أَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ وَ أَبُوْ إِسْحَاقَ لَا يَعْلَمُ أَسَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ بُرَيْدٍ أَوْ دَلَّسَهُ عَنْهُ ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَن يَّكُوْنَ كَمَا يَدَّعِي بَعْضُ عُلَمَائِنَا أَنَّ كُلَّ مَا رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنْ مَنْ رَوٰى عَنْهُ أَبُوْهُ أَبُوْ إِسْحَاقَ هُوَ مِمَّا سَمِعَهُ يُوْنُسُ مَعَ أَبِيْهِ مِمَّنْ رَوٰى عَنْهُ ، وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ ، أَوْ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ لَمْ يَجُزْ عِنْدِيْ مُخَالَفَةُ خَبَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَسْتُ أَعْلَمُهُ ثَابِتًا .

سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کون سی دعا یاد کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ہمیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ دعا کے بارے میں وکیع کی حدیث کی طرح بیان کیا، اور قنوت اور وتر کے بارے میں تذکرہ نہیں کیا (یعنی یہ نہیں کہا کہ یہ دعا ہم قنوت وتر میں پڑھتے تھے) اور امام شعبہ، یونس بن ابی اسحاق جیسے بے شمار راویوں سے حفظ میں پختہ اور مضبوط ہیں۔ جبکہ ابواسحاق کے بارے میں یہ بھی معلوم نہیں کہ اس نے یہ روایت برید سے سنی ہے یا اس سے تدلیس کی ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ جس طرح ہمارے بعض علماء کرام کا دعویٰ ہے کہ ہر وہ روایت جو یونس اپنے والد گرامی ابواسحاق کے مشائخ سے بیان کرتا ہے وہ روایت یونس نے اپنے والد ابو اسحاق کے ساتھ اس کے مشائخ سے سنی ہے اور اگر نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ نے قنوت وتر کا حکم دیا ہے یا آپ نے وتروں میں دعائے قنوت پڑھی ہے تو میرے نزدیک نبی مکرم ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اس حدیث کے ثابت ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔''

فوائد:...... مذکورہ احادیث دلیل ہیں کہ قنوت وتر میں مذکورہ دعا کا اہتمام مشروع ہے اور عشرہ، ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور شافعیہ رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ تمام سال قنوت وتر کا اہتمام مشروع ہے۔ (نیل الاوطار: ٣/ ٤٨)

٢۔ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے، ابن ابی شیبہ، علقمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سمیت اصحاب نبی وتر میں رکوع سے قبل قنوت کرتے تھے۔ ابن ترکمانی نے الجوھر النقی، اس سند کو مسلم کی شرط پر اور ابن حجر نے الدرایۃ میں اسے حسن قرار دیا ہے، بعض اہل علم مثلاً سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحٰق، اور احناف کا بھی یہی مذہب ہے۔ (تحفة الاحوذی: ٢/ ٣٨٥)

١٠٩٧ ـ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

''امام زہری نے حضرت سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی

أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَـمْ يَكُنْ يَقْنُتُ إِلَّا أَن يَّدْعُوْ لِقَوْمٍ عَلٰى قَوْمٍ فَـإِذَا أَرَادَ أَن يَّدْعُوَ عَلٰى قَوْمٍ أَوْ يَدْعُوَ لِقَوْمٍ قَنَتَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ . ثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْـنُ يَحْيٰى ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَقَدْ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَـالِـحٍ - شَيْـخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ - صَلَاتَهُ عَـنْ زُبَيْـدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا الْبَـرَاءُ بْـنُ عَـازِبٍ قَـالَ: سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ . ثَنَاهُ مُـحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْـرٍ ، نَـا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ . وَهٰذَا الشَّيْخُ الْـعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ وَهِمَ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَـوْلِهٖ: فِي الْوِتْرِ وَإِنَّمَا هُوَ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوِتْرِ ، فَلَعَلَّهُ انْمَحٰى مِنْ كِتَابِهٖ مَا بَيْنَ الْفَاءِ وَالْجِيْمِ فَصَارَتِ الْفَاءُ شِبْهَ الْوَاوِ ، وَالْجِيْمُ رُبَـمَا كَانَتْ صَغِيْرَةً تُشْبِهُ التَّاءَ ، فَلَعَلَّهُ لَمَّا رَأٰى أَهْـلَ بَـلَـدِهٖ يَـقْـنُـتُـوْنَ فِـي الْـوِتْـرِ وَعُـلَمَاؤُهُمْ لَا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ تَوَهَّمَ أَنَّ خَبَـرَ الْبَرَاءِ إِنَّمَا هُوَ مِنَ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ . نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْـدِ الْيَـمَامِيِّ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

مکرم ﷺ کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرنے کے علاوہ قنوت نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ کسی قوم کے حق میں دعا کرنا چاہتے یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرنا چاہتے تو آپ نماز فجر کی دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھانے کے بعد قنوت کرتے۔'' اہل کوفہ کے بزرگ علاء بن صالح نے زبید کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کی سند سے نبی علیہ السلام کی نماز کے متعلق روایت بیان کی ہے۔ جناب زبید کہتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے قنوت وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ یہ جاری اور ثابت سنت ہے۔ یہ بزرگ علاء بن صالح کو اس لفظ ''فی الوتر'' (وتروں میں قنوت) میں وہم ہوا ہے۔ بے شک یہ لفظ ''فی الفجر'' (نماز فجر میں قنوت) ہے۔ "فـي الـوتـر" (وتروں میں قنوت) نہیں ہے۔ شاید کہ ان کی کتاب سے فاء اور جیم کے درمیان حرف کچھ مٹ گیا ہو۔ اور فاء واؤ بن گئی ہو۔ اور جیم چھوٹی سی لکھی تھی تو وہ تاء کے مشابہ ہو گئی، (اور لفظ فجر،، سے وتر بن گیا) اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے شہر والوں کو وتروں میں قنوت کرتے دیکھا ہو اور ان کے علماء نماز فجر میں قنوت نہیں کرتے تھے تو انہیں یہ وہم ہو گیا ہو کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت قنوت وتر کے بارے میں ہے۔ (حالانکہ وہ قنوت فجر کے بارے میں ہے) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے زبید الیامی سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں: ''میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے نماز فجر میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے

(١٠٩٧) كتاب الوتر للمروزى: ٢٢٨- وقد تقدم برقم: ٦١٩. ١/ ١٠٩٧- مصنف ابن ابى شيبة: ٧٠٠٨- تهذيب الآثار للطبرى: ٦٢٨. ٢/ ١٠٩٧.

بْـنَ أَبِـي لَيْلَى عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ سُـنَّةٌ مَـاضِيَةٌ . فَسُـفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَحْفَظُ مِنْ مِـائَتَيْـنِ مِثْـلَ الْـعَلاءِ بْـنِ صَالِحٍ فَخَبَّرَ أَنَّ سُـؤَالَ زُبَيْـدِ بْـنِ أَبِـي لَيْـلَى إِنَّمَا كَانَ عَنِ الْـقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوِتْرِ فَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ سُـنَّةٌ مَـاضِيَةٌ وَلَـمْ يَذْكُرْ أَيْضًا الْبَرَاءَ . وَقَدْ رَوَى الثَّـوْرِيُّ وَ شُـعْبَةُ ـ هُـمَـا إِمَامَا أَهْلِ زَمَـانِهِمَا فِي الْحَدِيْثِ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَـنْ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ .

فرمایا: یہ جاری اور ثابت سنت ہے۔" لہٰذا امام سفیان ثوری رحمہ اللہ جو علاء بن صالح جیسے دو سو راویوں سے بڑھ کر حفظ و اتقان والے ہیں۔ انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ زبید نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے نماز فجر میں قنوت کے بارے میں سوال کیا تھا، وتروں میں قنوت کے بارے میں نہیں کیا تھا۔ تو انہوں نے زبید کو بتایا کہ (نماز فجر میں قنوت) جاری اور ثابت سنت ہے۔ اور انہوں نے اپنی روایت میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔ امام سفیان ثوری اور امام شعبہ رحمہ اللہ نے، جو اپنے وقت کے حدیث کے دو امام ہیں، انہوں نے عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اور وہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت کیا ہے۔

١٠٩٨ ـ ثَـنَـاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَـنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ .

"حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت کیا۔"

١٠٩٩ ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، حَدَّثَنِي ....

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ كَـانَ يَـقْـنُتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالـصُّبْـحِ . نَـا أَحْـمَـدُ بْـنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَـا شُـعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنْبَأَهُ ،

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز صبح میں قنوت کرتے تھے۔ امام شعبہ، عمرو بن مرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی لیلیٰ کو حضرت براء بن عازب سے بیان کرتے

(١٠٩٨) مسند احمد : ٤/ ٣٠٠ ـ من طريق وكيع بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات، حديث : ٣٠٦/ ٦٧٨ ـ سنن نسائي : ١٠٧٧ .

(١٠٩٩) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات، حديث : ٣٠٥/ ٦٧٨ . وانظر الحديث السابق.

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. فَهٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ عَلَى مَا رَوَاهُ الْعَلاَءُ بْنُ صَالِحٍ . وَأَعْلَى خَبَرٍ يُحْفَظُ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَوْقُوفاً أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ بَعْدَ النِّصْفِ، يَعْنِي مِنْ رَمَضَانَ .

ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ صبح اور مغرب میں دعائے قنوت کرتے تھے۔ لہٰذا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی روایت کے یہ الفاظ صحیح ہیں۔ علاء بن صالح کی روایت کے الفاظ درست نہیں ہیں اور قنوت وتر کے متعلق اعلیٰ ترین روایت جو محفوظ و ثابت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کی گئی ہے کہ وہ (صحابہ کرام) نصف رمضان المبارک کے بعد قنوت وتر کیا کرتے تھے۔“

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۶۱۶، ۶۱۹ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۱۰۰۔نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي............

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيِّ- وَكَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ - أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَخَرَجَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍالْقَارِيِّ فَطَافَ بِالْمَسْجِدِ وَأَهْلُ الْمَسْجِدِ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلاَتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ إِنِّي أَظُنُّ لَوْ جَمَعْنَا هٰؤُلاَءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلُ، ثُمَّ عَزَمَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ، وَأَمَرَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَنْ يَقُوْمَ لَهُمْ فِي

”حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں عبدالرحمان بن عبدقاری، عبداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے گورنر تھے۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کی ایک رات گھر سے باہر تشریف لائے تو عبدالرحمان بن عبدالقاری بھی ان کے ساتھ چل دیے۔ انہوں نے مسجد کا ایک چکر لگایا جبکہ اہل مسجد مختلف گروہوں کی شکل میں نماز پڑھ رہے تھے، کوئی شخص اکیلا ہی نماز پڑھ رہا تھا، اور کسی شخص کے ساتھ کچھ لوگ مل کر نماز ادا کر رہے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! بے شک میرا خیال ہے کہ اگر ہم ان سب کو ایک ہی قاری کے ساتھ جمع کر دیں تو یہ بہت اچھا ہوگا، پھر حضرت

(۱۱۰۰) سنن کبری بیهقی: ۲/ ۴۹۳.

رَمَضَانَ . فَخَرَجَ عُمَرُ عَلَيْهِمْ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلاَةِ قَارِئِهِمْ ، فَقَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هِيَ ، وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ - يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ - فَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ ، وَكَانُوْا يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِي النِّصْفِ: اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ، وَلاَ يُؤْمِنُوْنَ بِوَعْدِكَ ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ، وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ، وَأَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنْ لَعْنَةِ الْكَفَرَةِ وَصَلاَتِهِ عَلَى النَّبِيِّ ، وَاسْتِغْفَارِهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَمَسْأَلَتِهِ: اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ رَبَّنَا ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَهْوِي سَاجِدًا .

عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ فرمایا۔ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ انہیں رمضان المبارک میں نفل نماز پڑھایا کریں۔ پھر ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ اپنے قاری کے ساتھ (نفل) نماز پڑھ رہے تھے، تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ نیا کام کتنا اچھا ہے، رات کے جس حصے سے تم سو جاؤ گے وہ اس حصے سے افضل ہے جس میں تم نماز پڑھ رہے ہو۔ آپ کی مراد رات کا آخری حصہ تھا۔ تو لوگ ابتدائی رات میں قیام کرتے تھے، اور نصف رمضان المبارک کے بعد کفار پر (ان الفاظ میں) لعنت بھیجتے تھے۔ (دعائے قنوت پڑھتے تھے) اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ، وَلاَ يُؤْمِنُوْنَ بِوَعْدِكَ ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ، وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ، وَأَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ . ''اے اللہ! ان کافروں کو تباہ و برباد کر دے، جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، اور تیرے وعدے پر ایمان نہیں لاتے، اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے، اے معبود برحق! ان پر اپنا عذاب مسلط کر دے۔'' پھر (قاری اور امام) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا اور مسلمانوں کے لیے حسب استطاعت خیر و بھلائی کی دعائیں مانگتا پھر مومنوں کے لیے بخشش کی دعائیں کرتا۔ راوی کا بیان ہے کہ امام جب کفار پر لعنت بھیجنے سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش کی دعا کرنے سے فارغ ہوتا تو یہ دعا بھی مانگتا: اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى

وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ رَبَّنَا، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ'' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، ہم تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں اور تیری طرف ہی جستجو اور جدوجہد کرتے ہیں، اے ہمارے رب ہم تیری رحمت کی امید کرتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب تیرے دشمنوں پر مسلط ہو کر رہے گا، پھر امام ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدے کے لیے جھک جاتا۔''

فوائد :......نماز تراویح میں رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا مسنون و جائز ہے، لیکن اس سے یہ استدلال کرنا کہ دعائے قنوت صرف رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں ثابت ہے باطل ہے۔

بعض لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول ''نعم البدعة'' سے بدعت حسنہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ یہاں پر بدعت کا لغوی معنی مراد ہے اصطلاحی نہیں۔ کیونکہ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ۳ دن تک تراویح کی نماز کروائی تھی۔ لیکن بعد میں فرض ہو جانے کے ڈر کی وجہ سے جماعت ترک کر دی تھی اور جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو وہ بدعت نہیں ہوتا بلکہ سنت ہوتا ہے۔

۴۵۹...... بَابُ الزَّجْرِ أَن يُوْتِرَ الْمُصَلِّيْ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ إِذِ الْمُوْتِرُو مَرَّتَيْنِ تَصِيْرُ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ شَفْعًا لَا وِتْرًا

ایک رات میں نمازی کو دو بار وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان کیونکہ دو بار وتر پڑھنے والے کی رات کی نماز جفت ہو جائے گی، وتر نہیں رہے گی۔

۱۱۰۱۔نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ. قَالَ: زَارَنَا أَبِيْ فِيْ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَأَمْسٰى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ، وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا، ثُمَّ انْحَدَرَ إِلٰى مَسْجِدِهِ فَصَلّٰى بِأَصْحَابِهِ، حَتّٰى بَقِيَ

''حضرت قیس بن طلق بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک دن میرے والد محترم ہمیں ملنے کے لیے تشریف لائے، انہوں نے شام ہمارے پاس کی اور روزہ افطا کیا، اور اس رات ہمیں قیام کرایا اور ہمیں وتر بھی پڑھائے، پھر وہ اپنی

(۱۱۰۱) اسنادہ حسن، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی نقض الوتر، حدیث: ۱۱۰۱۔ سنن ترمذی: ۴۷۰۔ سنن نسائی: ۱۶۸۰۔ مسند احمد: ۴/ ۲۳۔ من طریق ملازم بهذا الاسناد.

الْوِتْرُ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَ وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ.

مسجد میں تشریف لے گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، حتی کہ وتر باقی رہ گیا، پھر اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو آگے کر کے فرمایا: ''تم اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھا دو'' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنا درست نہیں ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ایک رات میں دو وتر پڑھنا جائز نہیں، اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص رات کے اول حصے میں وتر نماز ادا کرے، پھر وہ پچھلے پہر مزید نوافل ادا کرنا چاہے تو وہ وتر اول کو جفت نہیں کرے گا اور نوافل کے آخر میں مزید وتر نہیں پڑھے گا۔ بلکہ وتر اول کے بعد جتنے نوافل پڑھنا چاہے جفت عدد میں پڑھتا جائے، مشروع ہے اور وتر اول ہی اصل وتر شمار ہوگا، نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ وتر کے بعد رات کے نوافل پڑھنا جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

۴۶۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلاَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد نماز (نفل) پڑھنے کی رخصت کا بیان

۱۱۰۲۔نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، نَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى.........

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلاَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ ثَلاَثَ عَشَرَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوْتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ، قَامَ فَرَكَعَ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ، فَإِذَا سَلَّمَ كَبَّرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

''حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا: ''آپ تیرہ رکعات پڑھتے تھے، آپ آٹھ رکعات نفل پڑھتے پھر وتر ادا کرتے، پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے، جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے، اور دو رکعات (صبح کی نماز کی) اذان اور اقامت کے درمیان پڑھتے۔'' یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب الدورقی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے: ''اور آپ ایک رکعت وتر پڑھتے، پھر جب آپ سلام

(۱۱۰۲) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ، حديث: ۱۲۶/ ۷۳۸۔ من طريق محمد بن المثنى بهذا الاسناد، سنن نسائي: ۱۷۸۲۔ سنن ابي داود: ۱۳۴۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۹۶۔ مسند احمد: ۶/ ۱۸۸۔

جَالِسًا ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنَ الْفَجْرِ .

پھیرتے، تو اللہ اکبر کہہ کر دو رکعات بیٹھے بیٹھے ادا کرتے، اور دو رکعات نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان ادا کرتے۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرنا جائز ہے۔ اس کی مزید وضاحت حدیث ۱۰۸۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۱۰۳۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، نَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - نَا أَبُوْ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: زُرْتُ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ طَوِيْلٍ ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ ، فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنِّيْ أُرِيْدُ الصَّلَاةَ مَعَهُ أَخَذَ بِيَدِيْ فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَأَوْتَرَ بِتِسْعٍ أَوْ سَبْعٍ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَوَضَعَ جَنْبَهُ حَتّٰى سَمِعْتُ ضَفِيْزَهُ ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَانْطَلَقَ فَصَلّٰى . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ كَمَا أَخْبَرَتْ عَائِشَةُ ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِمَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی رات کی موافقت کی۔ (اس رات آپ بھی حضرت میمونہ کے گھر تشریف فرما تھے)۔ تو رسول اللہ ﷺ سحری سے کافی دیر پہلے اٹھ گئے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا، اور پھر میں آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، جب آپ کو معلوم ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ نے مجھے میرے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر آپ نے نو یا سات رکعات وتر ادا کیے، پھر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: "یہ دو رکعات جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ذکر کی ہیں، ممکن ہے آپ کی مراد وہ دو رکعات ہوں۔ جو نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مراد وہ دو رکعات ہوں جو آپ صبح کی

(۱۱۰۳) اسنادہ صحیح، معجم کبیر طبرانی: ۱۲۷۸۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۴۱۳۔

فرض نماز سے پہلے ادا کرتے تھے۔“

فوائد:......ا۔ یہاں نماز وتر کے بعد کی دو رکعتوں سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں۔

۲۔ فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا مستحب فعل ہے۔

۴۶۱...... بَابُ ذِكْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

ان دو رکعت میں قراءت کا بیان جو نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کرتے تھے۔

١١٠٤ـ نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا أَبُوْ حَرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَّامِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجُوْزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَأْسِهِ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُوْمُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ وَيَتَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا وَيُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾.

”جناب سعد بن ہشام انصاری سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو دو ہلکی سی رکعات ادا کرتے، پھر آپ سو جاتے اور آپ کے سرہانے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک رکھی ہوتی تھی، آپ بیدار ہوتے تو مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے، دو مختصر سی رکعتیں ادا کرتے، پھر آپ آٹھ رکعات قیام کرتے، ان میں برابر قراءت فرماتے، اور نویں رکعت وتر ادا کرتے، اور دو رکعات ادا کرتے، اس حال میں کہ آپ بیٹھے ہوتے، پھر جب رسول اللہ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے اور فربہ ہو گئے، تو آپ نے آٹھ رکعات کو چھ کر دیا اور ساتویں رکعت وتر پڑھتے۔ اور آپ دو رکعات بیٹھے بیٹھے ادا کرتے، ان میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ کی تلاوت فرماتے۔

١١٠٥ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَمَّارَةُ بْنُ زَاذَانَ، نَا ثَابِتٌ..........

(١١٠٤) صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٦٢٦ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد ـ سنن ابى داود، كتاب التطوع، باب فى صلاة الليل، حديث: ١٣٥٢ـ سنن كبرى نسائى: ١٣٢٤ـ مسند احمد: ٦/ ٩١.

(١١٠٥) اسناده ضعيف، عمارہ بن زاذان کثیر الخطا راوی ہے۔ سنن كبرى بيهقى: ٣/ ٣٣ـ من طريق عمارة بهذا الاسناد، وقد تقدم: ١٠٧٩.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكْعَاتٍ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ بِالرَّحْمٰنِ وَ الْوَاقِعَةِ. قَالَ أَنَسٌ: وَنَحْنُ نَقْرَأُ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَنَحْوِهِمَا.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر پڑھتے تھے۔ پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم مبارک بھاری ہوگیا تو آپ سات رکعات وتر پڑھنے لگے، اور آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے، ان میں سورہ رحمٰن اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: '' اور ہم چھوٹی چھوٹی سورتیں، جیسے ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ان جیسی سورتیں پڑھتے ہیں۔''

۴۶۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْوِتْرِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيْعِ مَنْ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ بَعْدَهُ،

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتروں کے بعد نماز ادا کرنا ہر اس شخص کے لیے جائز ہے جو وتروں کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہو۔

وَإِنَّ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ لَمْ يَكُوْنَا خَاصَّةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ أُمَّتِهِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ، أَمْرَ نُدْبٍ وَفَضِيْلَةٍ، لَا أَمْرَ إِيْجَابٍ وَفَرِيْضَةٍ

اور اس بات کی دلیل کہ وہ دو رکعات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد پڑھا کرتے تھے وہ آپ کا خاصہ نہیں تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتروں کے بعد دو رکعات پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ کا یہ حکم مندوب اور فضیلت کے لیے ہے، واجب اور فرض کے لیے نہیں ہے۔

١١٠٦۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ ۔ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ ۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ. فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقْلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک یہ سفر مشقت اور تھکاوٹ کا باعث ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص وتر پڑھے تو دو رکعتیں (مزید) پڑھ لے۔ پھر اگر وہ (تہجد کے لیے) بیدار ہو

(١١٠٦) اسناده صحيح لغيره، صحيح ابن حبان: ٢٥٦٨ ـ سنن الدارمي: ١٥٩٤ ـ من طريق ابن وهب بهذا الإسناد.

گیا (تو بہتر ہے) ورنہ وہی دو رکعات اسے کافی ہوں گی۔"

فوائد:......ا۔ مسافر کے لیے اول رات میں نماز وتر ادا کرنا افضل ہے۔

۲۔ وتر کے بعد نوافل خاصہ رسول نہیں بلکہ تمام امت کے لیے وتر کے بعد نوافل ادا کرنا مباح ہیں۔

۳۔ مسافر شخص رات کے شروع حصے میں وتر پڑنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرلے پھر تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو اسے قیام اللیل کا اجر ضرور ملے گا۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ السُّنَنِ

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) اور ان میں مذکور سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۶۳..... بَابُ فَضْلِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذْ هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا

نماز فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان کہ وہ ساری دنیا سے بہتر ہیں

۱۱۰۷۔نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، قَالاَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيْدٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوْا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: هُمَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. وَفِي حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو رکعات (سنت) پوری دنیا سے بہتر ہیں۔ جناب صنعانی نے نماز فجر کی دو رکعتوں کے بارے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ وہ دونوں رکعات ساری دنیا سے بہتر ہیں۔'' جناب صنعانی نے نماز فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ وہ دونوں رکعات ساری دنیا سے بہتر ہیں۔ جناب یحییٰ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا: '' نماز فجر کی دو رکعات (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

فوائد:......نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: فجر کی دو سنتیں متاعِ دنیا سے بہتر ہیں، طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر دنیا سے مقصود دنیا کے اموال اور زیب و زینت لیا جائے، تو مفہوم یہ ہوگا کہ ان سب سے فجر کی دو سنتیں بیش قیمت ہیں اور اگر تمام دنیا

(۱۱۰۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: ۷۲۵۔ سنن ترمذی: ۴۱۶۔ سنن نسائی: ۱۷۶۰۔ مسند احمد: ۶/ ۵۰۔ من طرق عن قتادة بهذا الاسناد.

کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مراد لیا جائے تو مفہوم یہ ہوگا کہ تمام دنیا کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے فجر کی دوسنتوں کا ثواب زیادہ ہے اور شاہ ولی اللہ دہلوی حجۃ اللہ البالغہ، میں لکھتے ہیں فجر کی سنتیں دنیا و مافیہا سے اس لیے بہتر ہیں کہ دنیا اور مافیہا کی نعمتیں فانی اور بے مزہ ہیں۔ جب کہ فجر کی سنتوں کا ثواب دائمی اور پر لطف ہے۔ (تحفة الاحوذی ٢/ ٣٢٣)

۴۶۴..... بَابُ الْمُسَارَعَةِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرنے میں جلدی کرنے کا بیان

١١٠٨ـ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا حَفْصٌ ـ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ـ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ أَسْرَعُ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا إِلَى غَنِيْمَةٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی خیر (بھلائی کے کام) میں اور غنیمت کے مال (کی تقسیم) میں اتنی جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ جتنی جلدی آپ فجر سے پہلی دو رکعات کی ادائیگی میں کرتے تھے۔''

۴۶۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِقَوْلِهَا: اَلْخَيْرُ النَّوَافِلَ دُوْنَ خَيْرِ الْفَرِيْضَةِ إِذِاسْمُ الْخَيْرِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْفَرِيْضَةِ وَالنَّافِلَةِ جَمِيْعًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ''خیر کے کام'' سے نوافل مراد لیے ہیں فرض نہیں کیونکہ لفظ ''خیر'' فرض اور نفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

١١٠٩ـ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالُوْا، ثَنَا يَحْيَى ـ وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ـ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ مُعَاهَدَةً عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: قَالَ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز صبح سے پہلے کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔''

(١١٠٨) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ٩٥/ ٧٢٤ وليس فيه "ولا الى غنيمة"

(١١٠٩) صحيح ابن حبان: ٢٤٤٧ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتي الفجر، حديث: ١١٦٩ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ٩٤/ ٧٢٤ـ سنن ابي داود: ١٢٥٤ـ مسند احمد: ٦/ ٤٣ـ من طريق يحيى به.

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی دو رکعتوں کی بڑی فضیلت ہے لیکن یہ واجب نہیں ہیں، جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ فجر کی سنتوں کے وجوب کے قائل ہیں لیکن راجح اور قرینِ صواب بات یہ ہے کہ یہ واجب نہیں کیونکہ یہاں علی شیء من النوافل کے الفاظ اس کے مسنون ہونے کی دلیل ہیں۔ (شرح النووی: ٦/ ٤)

٤٦٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ أَمْرَ نُدْبٍ وَاسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرَ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ

اس بات کا بیان کہ نمازِ فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم مندوب اور مستحب ہے فرض و واجب کرنے کے لیے نہیں

١١١٠۔ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مَرْحُوْمٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ - عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَعْرَابِيٍّ لَيْلَةً، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ ﷺ: مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاسْجُدْ سَجْدَةً، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ اور ایک اعرابی کے درمیان موجود تھا تو اعرابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو دو رکعتیں ہیں۔ پھر جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر لگے تو ایک رکعت (وتر) پڑھ لو۔ اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کر لو۔''

فوائد:...... یہاں فجر کی دو رکعتیں ادا کرنے کا حکم استحباب کے لیے ہے نہ کہ وجوب کے لیے، لہٰذا فجر کی سنتیں واجب نہیں ہیں۔

٤٦٧..... بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کی دو رکعات (سنت) کے وقت کا بیان

١١١١۔ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ..........

(١١١٠) مسند احمد: ٢/ ٤٠۔ من طريق خالد بهذا الاسناد، وانظر ما تقدم برقم: ١٠٧٢.

(١١١١) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ٧٢٣٨٩۔ سنن نسائي: ١٧٨٠۔ سنن ابن ماجه: ١١٤٣۔ سنن الدارمي: ١٤٥٢۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، سنن ترمذي: ٤٣٤.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا أَضَاءَ الْفَجْرُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات سنت اس وقت ادا کرتے تھے جب فجر روشن ہو جاتی۔''

۴۶۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْفِيفِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا میں نمازِ فجر سے پہلے کی دو رکعات کو مختصر اور ہلکا ادا کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ سنت نبوی کی اتباع

إِذِ اتِّبَاعُ السُّنَّةِ أَفْضَلُ مِنَ الِابْتِدَاعِ عَلٰى مَا يَأْمُرُ الْقُصَّاصُ مِنْ تَطْوِيلِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

اس بدعت سے افضل ہے جو واعظین قصہ گو حضرات نے نمازِ فجر کی دو رکعتوں میں طویل قراءت کرنے کے بارے میں گھڑی ہے

۱۱۱۲۔قَالَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ .

''جناب انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: بتایئے! صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات میں میں طویل قراءت کرلوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات (اس قدر ہلکی) ادا کرتے تھے گویا کہ اذان آپ کے کانوں میں پڑ رہی ہو۔''

۱۱۱۳۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ۔ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، وَثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ..........

(۱۱۱۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۳.

(۱۱۱۳) صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، حديث: ۱۱۷۱۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ۹۲/ ۷۲٤۔ سنن ابي داود: ۱۲۵۵۔ سنن نسائي: ۹٤۷۔ مسند احمد: ٦/ ٤۰۔ مسند الحميدي: ۱۸۱۔ من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد.

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى إِنِّي لَأَقُوْلُ: قَرَأَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ ؟وَقَالَ أَبُوْعَمَّارٍ فِي حَدِيْثِهٖ: حَتّٰى أَقُوْلَ: هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ ؟

''سیدہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں آپ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات ادا فرماتے تو انہیں اس قدر ہلکا پڑھتے کہ میں کہتی: کیا آپ نے ان دو رکعات میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ ابو عمار کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''حتی کہ میں (دل میں) کہتی: کیا آپ نے ان دو رکعتوں میں کچھ پڑھا بھی ہے یا نہیں؟

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں کا وقت طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر کے ساتھ ہی فجر کی سنتیں ادا کرنے اور ان میں تخفیف کرنا مستحب عمل ہے۔ مالک، شافعی اور جمہور علماء اسی مذہب کے قائل ہیں تاہم بعض سلف سے منقول ہے کہ فجر کی سنتوں میں طوالت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ان میں لمبی قراءت حرام اور تخفیف کے مستحب ہونے کے خلاف نہیں ہے، البتہ کچھ علماء نے مبالغہ آرائی کی اور کہا کہ فجر کی سنتوں میں اصلاً قراءت نہیں ہے۔ طحاوی اور قاضی عیاض نے یہ حکایت بیان کی ہے، لیکن یہ موقف فاش غلط ہے۔

(شرح النووی: ٦/٢)

٤٦٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھنا مستحب ہے۔

١١١٤۔ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ، ثَنَا الْجَرِيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ لَا يَدَعُهُمَا، قَالَتْ: وَكَانَ يَقُوْلُ: نِعْمَةِ السُّوْرَتَانِ يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات سنت پڑھتے تھے۔ اور نماز عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے، انہیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ نیز یہ بھی بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''وہ بہترین سورتیں جو فجر سے پہلے کی دو رکعات میں پڑھی جاتی ہیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ ہیں۔

(١١١٤) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر، حديث: ١١٥٠۔ مسند احمد: ٦/ ٢٣٩۔ صحيح ابن حبان: ٢٤٥٣۔ من طريق الجريري بهذا الاسناد.

٤٧٠..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا بِآيَةٍ وَاحِدَةٍ سِوٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لا يُجْزِئُ أَنْ يُقْرَأَ فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّطَوُّعِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلاثِ آيَاتٍ سِوَى الْفَاتِحَةِ

نمازِ فجر کی دوسنتوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ ایک آیت کی تلاوت کرنا جائز ہے اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ نفل نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ تین آیات سے کم تلاوت کافی نہیں ہوگی۔

١١١٥۔ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ - وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْأُخْرٰى: ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی دو رکعات (سنت) میں یہ آیت (آخر تک) تلاوت فرماتے تھے: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ﴾ ''(تم کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے، اور اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو ابراہیم پر نازل کیا گیا'' آخر آیت تک (البقرہ: ١٣٦) اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھتے ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ.... اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ ﴿آل عمران: ٦٤﴾ (آپ کہہ دیجیے! اے اہل کتاب ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے.......... اس بات کے گواہ رہو کہ بے شک ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔''

فوائد:...... یہ احادیث شافعیہ اور جمہور علماء کے مذہب کی دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کسی اور سورت کی قراءت مستحب ہے اور ان میں سورۂ فاتحہ اور دونوں سورتوں یا دونوں آیتوں کی قراءت مستحب فعل ہے۔

(شرح النووی: ٦/٥)

(١١١٥) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافر بن باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر، حدیث: ١٠٠/ ٧٢٧۔ من طریق ابی خالد بھذا الاسناد۔ سنن ابی داود: ١٢٥٩۔ سنن نسائی: ٩٤٥۔ مسند احمد: ١/ ٢٣٠.

۴۷۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا فَاتَتَا قَبْلَ صَلاةِ الصُّبْحِ

نماز فجر کی دو سنتیں جب نمازی صبح کی نماز سے پہلے نہ پڑھ سکے تو وہ نماز کے بعد اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھ سکتا ہے

۱۱۱۶۔ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، قَالاَ: ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ.........

قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ . ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسٍ جَدِّ سَعْدٍ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَكْعَتَا الْفَجْرِ ، لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا ، فَهُمَا هَاتَانِ . قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ .

''حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی جبکہ انہوں نے فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، تو وہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے انہیں اس سے روکا نہیں۔ جناب سعد کے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اٹھ کر دو رکعات (سنت) پڑھنی چاہیں۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا: یہ دو رکعتیں کونسی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ فجر کی دو سنتیں ہیں، میں انہیں ادا نہیں کر سکا تھا۔ تو وہ یہ دو رکعتیں ہیں پس نبی کریم ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔''

۴۷۲..... بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا نَسِيَهُمَا الْمَرْءُ

جب آدمی فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد قضا کرنے کا بیان

۱۱۱۷۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ

(۱۱۱۶) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۴۶۲۔ من طریق ابن خزیمۃ بھذا الاسناد۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ من طریق الربیع بہ عن قیس بن عمرو سنن ابی داود: ۱۲۶۷۔ سنن ترمذی: ۴۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۵۴۔ من طریق سعد بن سعید بہ عن قیس جد سعد.

وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو - يَعْنِي ابْنَ عَاصِمٍ - نَا هَمَّامٌ، نَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز فجر سے قبل فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں اس کی قضاء کے دو وقت ہیں۔ (۱) فرض نماز کے بعد۔ (۲) طلوع آفتاب کے بعد۔

۲۔ فجر کی سنتوں کی قضاء مشروع ہے۔

۴۷۳..... بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا نَامَ الْمَرْءُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی دو سنتوں کو قضا کرنے کا بیان جبکہ نمازی انہیں ادا کرنے سے سویا رہ جائے اور سورج طلوع ہونے کے بعد بیدار ہو

۱۱۱۸۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، ثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ حِيْنَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَصَلَّى الْغَدَاةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا، پھر ہم سورج طلوع ہونے کے بعد ہی بیدار ہوئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی لگام پکڑ لے (اور یہاں سے چل دے) کیونکہ اس جگہ شیطان ہمارے پاس آ گیا ہے (اور ہماری نماز فوت ہوگئی ہے) چنانچہ ہم نے حکم کی تعمیل کی (کچھ آگے جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر اذان کے بعد دو رکعات سنت ادا کیں اور نماز فجر پڑھائی۔''

(۱۱۱۷) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۲۴۶۳ـ من طريق عبدالقدوس بهذا الاسناد، سنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس، حديث: ۴۲۳ـ

(۱۱۱۸) تقدم تخريجه برقم: ۹۸۸.

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہونے کی صورت میں جہاں فرض نماز کی قضا لازم ہے، وہاں فرض نماز سے قبل فجر کی سنتیں بھی مشروع ہیں، نیز فجر کی سنتیں موکدہ سنتیں ہیں۔

٤٧٤..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نماز فجر کی دوسنتوں کے بعد دعا مانگنے کا بیان

١١١٩ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا آدَمُ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِيَاسٍ - ثَنَا قَيْسٌ - يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ - نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ مُمْسِيًا وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي. وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِي، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي، وَتَرُدُّ بِهَا الْغَيَّ، وَتُصْلِحُ بِهَا دِيْنِي، وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِي، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي، وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي، وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي، وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اللّٰهُمَّ اعْطِنِي إِيْمَاناً صَادِقًا، وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ، وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَمَرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللّٰهُمَّ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو میں آپ کے پاس شام کو حاضر ہوا جبکہ آپ میری خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ (رات کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر نماز تہجد پڑھی، پھر جب آپ نے فجر کی دوسنتیں ادا کیں تو یہ دعا مانگی۔ ''اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ...... وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا. ''اے اللہ میں تجھ سے تیری عظیم رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے ساتھ تو میرے دل کو ہدایت عطا فرما دے، تو اس کے ساتھ میرے متفرق امور کو جمع فرما دے اور میرے پراگندہ ومنتشر کاموں کو اکٹھا فرما دے۔ میری کجی کو درست کر دے، اس کے ساتھ میرے دین کی اصلاح فرما دے اور میرے باطنی اعمال کی حفاظت فرما دے، میرے ظاہری اعمال کو بلند و بالا فرما دے، اور اس کے ساتھ میرے اعمال کو پاکیزہ بنا دے، اس کے ساتھ میرے چہرے کو روشن فرما دے، اور مجھے اس کے ساتھ رشد وہدایت والے کاموں کی توفیق عطا فرما (جن سے تیری رضا وخوشنودی حاصل ہو) مجھے اس کے ساتھ ہر برائی سے محفوظ فرما، اے اللہ! مجھے سچا ایمان اور ایسا عظیم

(١١١٩) اسناده ضعيف، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ضعیف راوی ہے۔ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب: ٣٠ ـ منه حديث: ٣٤١٩.

أَنْـزِلْ بِكَ حَـاجَتِـي وَإِنْ قَـصُـرَ رَأْيِـي، وَضَعُفَ عَمَلِي، وَافْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَأَسْـأَلُكَ يَـا قَـاضِـيَ الْأُمُوْرِ، وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِي مِـنْ عَـذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِـنْ فِتْـنَةِ الْـقُـبُـوْرِ، اَلـلّٰـهُـمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِـي، وَضَـعُـفَ عَـنْهُ عَمَلِي، وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِـي مِنْ خَيْرٍ وَعَدتَّهُ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، أَوْ خَيْـرٍ أَنْـتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَإِنِّي أَرْغَـبُ إِلَيْكَ فِيْـهِ، وَأَسْـأَلُكَ يَـا رَبَّ الْـعَـالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ، غَيْـرَ ضَـالِّيْـنَ وَلاَ مُـضِـلِّيْـنَ، حَـرْبًـا لِأَعْـدَائِكَ، سَـلَـمًـا لِأَوْلِيَـائِكَ، نُحِـبُّ بِـحُبِّكَ الـنَّـاسَ، وَنُـعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَـالَـفَكَ، اَلـلّٰـهُـمَّ هٰـذَا الدُّعَـاءُ وَعَلَيْكَ الْإِسْتِـجَابَةُ - أَوِ الْإِجَابَةُ، شَكَّ ابْنُ خَلَفٍ -، وَهٰـذَا الْـجَـهْـدُ، وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَلاَ حَـوْلَ وَلاَ قُـوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّـدِيْـدَةِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَـوْمَ الْـوَعِيْـدِ، وَالْـجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ، مَعَ الْـمُـقَـرَّبِيْـنَ الشُّهُـوْدِ، الـرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْـمُـوْفِيْـنَ بِـالْعُهُوْدِ، إِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَأَنْـتَ تَـفْـعَـلُ مَـا تُـرِيْـدُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ تُـعْطِفُ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْـمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لاَ يَنْبَغِي

یقین عطا فرما جس کے بعد کوئی کفر نہ ہو، اور ایسی عظیم رحمت نصیب فرما جس کے ساتھ میں دنیا و آخرت میں شرف و منزلت پالوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے کے وقت کامیابی، شہدا کا مقام و مرتبہ، سعادت مندوں کی زندگی، انبیائے کرام کی رفاقت اور دشمنوں پر غلبہ اور مدد کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی حاجت و ضرورت پیش کرتا ہوں اگر چہ میری عقل ناقص، اور میرا عمل ضعیف و کمزور ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں لہٰذا میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں، اے معاملات کا فیصلہ فرمانے والے، اے سینوں کو (ریا کاری جیسے امراض سے) شفا دینے والے، تو جس طرح سمندروں کو (باہم) ملنے سے روکتا ہے، مجھے بھی جہنم کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ اور ہلاکت کی دعا کرنے سے محفوظ فرما۔ اور قبر کے فتنے سے بچا۔ اے اللہ! جس خیر و بھلائی (کے سوال تک) میری عقل نہ پہنچ سکی، اور میرا عمل بھی اس سے کمزور ہوا اور میری نیت و ارادہ بھی اس تک نہ پہنچ سکا اور تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کے ساتھ اس کے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہو یا وہ خیر و بھلائی جو تو اپنی کسی مخلوق کو عطا کرنے والا ہو، تو میں بھی اس کی رغبت و شوق رکھتا ہوں، اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اے جہانوں کو پالنے والے۔ اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ دیکھانے والے ہدایت یافتہ بنا دے، گمراہ ہونے والے اور گمراہ کرنے والے نہ بنانا، ہمیں اپنے دشمنوں کے لیے جنگ اور اپنے دوستوں کے لیے امن و سلامتی والا بنا۔ ہم تیری محبت کی بنا پر لوگوں سے محبت و پیار کریں، اور تیری دشمنی کی بدولت تیرے دشمنوں سے عدوات رکھیں۔ اے اللہ! یہ میری دعا ہے اور تو قبول و منظور فرما۔ اور یہ میری جدوجہد ہے اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے۔ اور اللہ

التَّسْبِيْحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ أَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ فَعَلَّمَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ، وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ، وَنُوْرًا بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ نُوْرًا، وَأَعْطِنِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا.

کی مدد وحمایت کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت نہیں ہے۔ اے اللہ! مضبوط رسی (دین) والے، اور درست وسیدھے معاملے والے، میں تجھ سے عذاب کے دن امن کا سوال کرتا ہوں، اور ہمیشگی کے دن جنت مانگتا ہوں، اپنے پروردگار کا دیدار کرنے والے مقربین کے ساتھ کثرت سے رکوع وسجود کرنے والوں اور وعدہ پورا کرنے والوں کے ساتھ، بے شک تو بڑا مہربان اور محبت وشفقت کرنے والا ہے، اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنے لیے خاص فرمایا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عظمت وکبریائی کا لباس پہنا اور اس کے ساتھ مکرم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کے لیے تسبیح جائز نہیں ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے ہر چیز کو شمار کیا اور وہ اسے جانتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات فضل وانعام والی۔ پاک ہے وہ ذات قدرت وکرم والی۔ اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے، میری قبر میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور ڈال دے، میری آنکھوں میں نور پیدا کر دے، میرے بالوں میں نور ڈال دے، اور میری جلد میں نور پیدا فرما دے، میرے گوشت میں نور ڈال دے، میرے خون میں نور پیدا کر دے، میری ہڈیوں میں بھی نور، اور میرے سامنے بھی نور، اور میرے پیچھے بھی نور، میرے دائیں جانب بھی نور، میرے بائیں جانب بھی نور، میرے اوپر بھی ایک نور اور میرے نیچے بھی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے نور میں اضافہ فرما، مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور ہی نور پیدا فرما دے۔“

۴۷۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کے بعد (دائیں کروٹ کے بل) لیٹنا مستحب ہے

۱۱۲۰۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: أَمَا يَكْفِيْ أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ. قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقِيْلَ لَهُ: هَلْ تُنْكِرُ مِمَّا يَقُوْلُ شَيْئاً؟ قَالَ: لاَ. وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا. فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: مَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوْا.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی دو سنتیں ادا کرے تو اسے اپنی دائیں کروٹ پر لیٹنا چاہیے۔ تو مروان بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم میں سے کسی شخص کے لیے مسجد کی طرف چلنا کافی نہیں ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ (سنتیں پڑھ کر) لیٹ جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تک ان کی یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ابوہریرہ (ہمیں) بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں تو ان سے عرض کی گئی: وہ جو بات بیان کر رہے ہیں کیا آپ اس کا انکار کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ لیکن انہوں نے (بکثرت احادیث بیان کرنے میں) جرأت سے کام لیا اور ہم بزدل بنے رہے، لہٰذا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اس میں میرا کیا قصور ہے کہ میں نے (فرامین نبوی) یاد رکھے اور وہ بھول گئے۔''

۱۱۲۱۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ ۔ وَهُوَ أَبُوْ مَسْلَمَةَ ۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: زُرْتُ خَالَتِيْ فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى سَمِعْتُ ضَفِيْزَهُ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلاةُ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سے ملنے گیا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی موافقت کی (یعنی یہ رات آپ کی میری خالہ کے ہاں تھی) آگے حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت (سنتیں) پڑھیں پھر

(۱۱۲۰) اسناده صحيح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في الاضطجاع بعد ركعتي الفجر، حديث: ۴۳۰۔ صحيح ابن حبان: ۲۴۶۸۔ من طريق بشر بن معاذ بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۱۲۶۱۔ مسند احمد: ۲/ ۴۱۵.

(۱۱۲۱) تقدم برقم: ۱۱۰۳

آپ لیٹ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خرائے سنے
پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز
پڑھی۔''

۴۷۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کے بعد نہ لیٹنے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْإِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَمْرَ نُدْبٍ وَإِرْشَادٍ، لَا أَمْرَ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ، وَالرُّخْصَةِ فِي الْحَدِيْثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر کی دو سنتوں کے بعد نبی اکرم ﷺ کا لیٹنے کا حکم ندب وارشاد کے لیے ہے فرض وواجب کرنے کے لیے نہیں ہے۔ اور فجر کی دو سنتوں کے بعد گفتگو کرنے کی رخصت ہے۔

۱۱۲۲۔نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ حَتّٰى يَقُوْمَ لِلصَّلَاةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرتے، پھر اگر میں جاگ رہی ہوتی تو میرے ساتھ بات چیت کر لیتے، اور اگر میں سوئی ہوتی تو آپ نماز کھڑی ہونے تک لیٹ جاتے۔''

فوائد:......

۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں کے بعد اور فرض نماز کی اقامت سے قبل دائیں کروٹ لیٹنا مستحب فعل ہے اور آپ ﷺ کا بعض اوقات فجر کی سنتوں کے بعد نہ لیٹنا بیان جواز کے لیے ہے۔

۲۔ دائیں پہلو لیٹنے کی حکمت یہ ہے کہ دل بائیں جانب ہوتا ہے لہٰذا دائیں کروٹ لیٹنے سے انسان نیند میں غرق نہیں ہوتا، بلکہ تھوڑی سی استراحت کے بعد وہ فرض نماز کے لیے ہشاش بشاش ہو جاتا ہے۔

(۱۱۲۲) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب من تحدث بعد الركعتين ولم يضطجع، حديث: ۱۱۶۱۔ صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ حديث: ۷۴۳۔ مسند الحميدى: ۱۷۵۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد۔ سنن ابي داود: ۱۲۶۲۔ سنن ترمذى: ۴۱۸۔ مسند احمد: ۶/ ۳۵.

۴۷۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا تُصَلَّيَانِ وَ الْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ.

اقامت ہونے کے بعد فجر کی دو سنتیں پڑھنا منع ہے۔اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کے فرض ادا کرنے کے دوران انہیں ادا کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۲۳۔أَنَـا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا غُنْدَرٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ بُنْدَارٌ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرْقَاءَ وَ ـ قَالَ الْآخَرَانِ: عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی ہو جائے تو پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

۱۱۲۴۔ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ أُصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ فَرَآنِيْ وَأَنَا أُصَلِّيْهِمَا، فَنَهَانِيْ، فَجَذَبَنِيْ، وَقَالَ: تُرِيْدُ أَنْ تُصَلِّيَ لِلصُّبْحِ أَرْبَعًا؟ قِيْلَ لِأَبِيْ عَامِرٍ ـ يَعْنِي صَالِحَ بْنَ رُسْتُمَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (فرض) نماز کی اقامت ہوگئی اور میں نے دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں تو آپ نے مجھے دیکھا کہ میں وہ دو سنتیں ادا کر رہا ہوں تو آپ نے مجھے منع کیا اور مجھے کھینچا اور فرمایا: تم صبح کی چار رکعات پڑھنا چاہتے ہو؟ ابو عامر صالح بن رستم سے پوچھا گیا: کیا یہ

(۱۱۲۳) سنن الدارمی: ۱۴۴۸۔ من طریق عمرو بن علی بهذا الاسناد۔ سنن نسائی: ۸۶۷۔ من طریق محمد بن بشار به، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب کراهة الشروع فی نافلة...... حدیث: ۷۱۰۔ سنن ابی داود: ۱۲۶۶۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۵.

۱/ ۱۱۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب کراهة الشروع فی نافلة، حدیث: ۶۴/ ۷۱۰۔ سنن ترمذی: ۴۲۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۵۱۔ مسند احمد: ۲/ ۵۱۷۔ من طریق روح بهذا الاسناد.

(۱۱۲۴) اسناده ضعیف صالح بن رستم ابو عامر کثیر الخطا راوی ہے۔ مسند احمد: ۱/ ۲۳۸، ۳۵۴۔ من طریق وکیع بهذا الاسناد، مستدرك حاکم: ۱/ ۳۰۷۔ سنن کبری بیهقی: ۲/ ۴۸۲۔ ۱۱۲۴۔ السابق.

وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْتُ أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَجَذَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَتُصَلِّي الْغَدَاةَ أَرْبَعًا.

بات نبی اکرم ﷺ نے فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔" جناب ابن ابی ملیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: (صبح کی) نماز کی اقامت ہوگئی تو میں نے کھڑے ہو کر دو سنتیں ادا کرنی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا: کیا تم صبح کی چار رکعات پڑھو گے؟

١١٢٥۔ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا حَمَّادٌ- يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ-، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ- يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيَّ-، ح وَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَيْضاً عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، ح وَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ، نَا الْفَزَارِيُّ يَعْنِيْ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، ح وَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ- يَعْنِي الْأَحْوَلَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ؟ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

"حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس وقت آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ تو اس نے (پہلے) دو سنتیں ادا کیں (پھر جماعت کے ساتھ مل گیا) پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: "اے فلاں! تم نے کونسی نماز فرض شمار کی ہے، جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا وہ جو تم نے اکیلے پڑھی ہے؟" یہ حماد بن زید کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

١١٢٦۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ- يَعْنِي الْأَنْصَارِيَ- عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ- وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَى نَاسًا

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ اقامت ہو چکی تھی تو آپ نے کچھ لوگوں کو

(١١٢٥) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع في نافلة، حديث: ٧١٢- سنن ابی داود: ١٢٦٥- سنن نسائي: ٨٦٩- سنن ابن ماجه: ١١٥٢- مسند احمد: ٥/ ٨٢- من طرق عن عاصم بهذا الاسناد.

(١١٢٦) الصحيحة: ٢٥٨٨.

يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ بِالْعَجَلَةِ ، فَقَالَ: أَصَلاتَانِ مَعًا ؟ فَنَهٰى أَنْ يُّصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلاةُ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ ، نَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ: أَصَلاتَانِ مَعًا ؟ لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ مُرْسَلاً ، وَرَوٰى إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ كِلاَ الْخَبَرَيْنِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ جَمِيْعًا . حَدَّثَنَا بِهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مُنْفَرِدَيْنِ ، خَبَرُ أَنَسٍ مُنْفَرِدًا ، وَ خَبَرُ ابْنِ سَلَمَةَ مُنْفَرِدًا .

جلدی جلدی دو رکعات (سنت) ادا کرتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی ادا کرنا چاہتے ہیں؟ لہٰذا آپ نے مسجد میں اقامت ہونے کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرما دیا۔ جناب شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ تک مذکورہ بالا روایت جیسی حدیث بیان کی ہے: کیا دو نمازیں اکٹھی ادا کرنا چاہتے ہیں۔" جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: یہ روایت امام مالک بن انس اور اسماعیل بن جعفر نے شریک بن ابی نمر کے واسطے سے جناب ابوسلمہ سے مرسل بیان کی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے شریک کے واسطے سے یہ دونوں حدیثیں حضرت انس اور ابوسلمہ سے بیان کی ہیں۔ جناب ابراہیم بن طہمان نے دونوں حدیثوں کو الگ الگ اسانید سے بیان کیا ہے۔ حضرت انس کی حدیث کو الگ طور پر اور حضرت ابوسلمہ کی روایت کو الگ سند سے بیان کیا ہے۔"

فوائد: ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد نوافل شروع کرنا ممنوع ہیں، خواہ فجر، ظہر اور عصر کی موکدہ سنتیں ہی ہوں۔ شافعی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اس کے اصحاب کا موقف ہے کہ جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ اقامت نماز کے بعد پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ دوسری رکعت فوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور سفیان ثوری بیان کرتے ہیں، اقامت نماز کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ صبح کی پہلی رکعت فوت ہونے کا خوف نہ ہو اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اقامت کے بعد مسجد میں فجر کی سنتیں نہ پڑھی جائیں، البتہ مسجد کے باہر اقامت کے بعد یہ سنتیں پڑھنا جائز ہیں۔ اس بارے میں جمہور علماء کا موقف راجح اور اقرب الی الصواب ہے۔

(شرح النووی: ٥/ ٢٢١_ ٢٢٢)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ

رات کی نفلی نماز (تہجد) کے ابواب کا مجموعہ

۴۷۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ نُسِخَ فَرْضُ قِيَامِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا كَانَ فَرْضًا وَاجِبًا.

قیام اللیل (نماز تہجد) کے فرض و واجب ہونے کے بعد اس کی فرضیت کے منسوخ ہونے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان

۱۱۲۷۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ـ وَ قَرَأَ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ ـ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، ح وَ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَهُوَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَاسْتَأْذَنَّا فَأَدْخَلَنَا عَلَيْهَا، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ نَبِّئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ ـ تَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ـ، قَالَ: بَلَى قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنُ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ نَبِّئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ

''حضرت سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حکیم بن افلح کے پاس آیا، پھر ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے، ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں حاضری کی اجازت مل گئی۔ ہم نے عرض کی اے ام المومنین: مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حسنہ کے بارے میں بتائیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا آپ قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے۔ ان کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا: (وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ) (القلم: ٤) ''یقیناً آپ خلق عظیم پر (کاربند) ہیں۔'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں، (میں یہ فرمان تلاوت کرتا ہوں) ام المومنین نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا۔ پھر میں نے عرض کی: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ

(۱۱۲۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

تَقْرَأُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ ؟ قَالَ، فَقُلْتُ: بَلٰى . قَالَتْ: فَإِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الْقِيَامَ فِيْ أَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلاً حَتّٰى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ، وَأَمْسَكَ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ التَّخْفِيْفَ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعاً بَعْدَ فَرِيْضَةٍ، ثُمَّ ذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ، وَفِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَدِيْثِهَا فَقَالَ: صَدَقَتْ .

کے قیام (رات کی نماز) کے متعلق خبر دیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم سورۃ المزمل کی تلاوت نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی کرتا ہوں پس انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتدا میں رات کا قیام فرض کیا تھا۔ تو اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے ایک سال تک رات کا قیام کیا حتی کہ ان کے قدم سوجھ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخری حصہ کو آسمان میں بارہ مہینے روکے رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف نازل فرمائی۔ لہٰذا رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا۔ پھر انہوں نے بقیہ حدیث بیان کی۔ حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ام المومنین کی گفتگو سنائی۔ تو انہوں نے فرمایا: ''(اماں جی نے) سچ فرمایا ہے۔''

فوائد:...... فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْاٰنُ. کا مفہوم آپ ﷺ کا قرآن پر عمل کرنا اس کی حدود پر وقوف، اس کے آداب اختیار کرنا، اس کی امثال وقصص کو معتبر ماننا اس کے بارے میں تدبر اور اچھے طریقے سے اس کی تلاوت ہے۔

۷۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفَرْضَ قَدْ يُنْسَخُ فَيُجْعَلُ الْفَرْضُ تَطَوُّعاً، وَجَائِزٌ أَنْ يُنْسَخَ التَّطَوُّعُ ثَانِيًا فَيُفْرَضُ الْفَرْضُ الْأَوَّلُ كَمَا كَانَ فِي الْإِبْتِدَاءِ فَرْضًا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی فرض منسوخ کر کے نفل بنا دیا جاتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ دوبارہ نفل کو منسوخ کر کے فرض بنا دیا جائے جیسا کہ ابتداء میں وہ فرض تھا۔

۱۱۲۸۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ - يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ - قَالَ. قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ...........

(۱۱۲۸) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: ۱۱۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۱۷۸/ ۷۶۱۔ سنن ابی داود: ۱۳۷۳۔ سنن نسائی: ۱۶۰۵۔ مسند احمد: ۱۶۹/۶، ۲۳۳۔ من طرق عن ابن شهاب بهذا الاسناد.

عَائِشَةَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يُنَادُوْنَ الصَّلَاةَ فَكَمُنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ، وَلٰكِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رت کے وقت گھر سے مسجد تشریف لے گئے اور نماز (تہجد) ادا کی۔ کچھ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح ہوئی تو لوگوں نے اس بارے میں ایک دوسرے کو بتایا پھر جب تیسری رات ہوئی تو بہت سارے لوگ مسجد میں جمع ہو گئے، آپ تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر جب چوتھی رات ہوئی تو سارے لوگ مسجد میں نہ سما سکے، اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے پاس تشریف نہ لائے، ان میں سے چند افراد نماز نماز کہہ کہ آپ کو آوازیں دیتے رہے مگر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے۔ یہاں تک کہ آپ نماز فجر کے لیے تشریف لائے۔ پھر جب آپ نے نماز فجر مکمل کی تو آپ کھڑے ہوئے، لوگوں کی طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے، خطبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد! بلا شبہ مجھ پر تمہاری حالت (آمد) پوشیدہ نہیں تھی لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نماز فرض قرار نہ دے دی جائے، پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔ یہ جناب الدورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:...... ا۔ نماز تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا مشروع ہے۔

۲۔ اعمال میں نسخ وتنسیخ مباح ہے اور نبی ﷺ بعض افضل اعمال اس لیے ترک کر دیتے تھے کہ وہ امت کے لیے فرض قرار نہ دیا جائے۔ چونکہ اب یہ اندیشہ ختم ہو چکا ہے، لہٰذا اب ایسے اعمال پر عمل کرنے میں بہتری ہے۔

۳۔ جس چیز کی فرضیت ختم ہو چکی ہو، اس کی فرضیت کی دوبارہ بحالی کا امکان موجود رہتا ہے۔

۴۔ نماز وتر واجب نہیں، بلکہ مسنون ہے۔

۴۸۰...... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ الْمَرْءُ قَدِ اعْتَادَهُ.

آدمی کا رات کی نماز کا عادی ہونے کے بعد اسے چھوڑ دینا ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۲۹۔ نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَلِيلٍ الْمُقْرِئُ، وَ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ اللَّخْمِيُّ التِّنِّيسِيُّ، قَالاَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِي، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنَ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. قَالَ يُوْنُسُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لاَ تَكُنْ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں شخص کی طرح ہرگز نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔ جناب یونس کی رویت میں یہ الفاظ ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ تم (فلاں کی طرح) نہ ہونا۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ قیام اللیل واجب نہیں، کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اس کے تارک کی اتنی مذمت ناکافی تھی بلکہ آپ ﷺ اس کی سخت مذمت کرتے۔

۲۔ ابن حبان کہتے ہیں: جس شخص میں کوئی عیب ہے، اس کی اس بدعملی سے دوسرے لوگوں کو بچانے کی خاطر اس کا نام لینا جائز ہے۔

۳۔ معمول کی عبادات پر دوام مستحب ہے اور اس میں کوتاہی نہ برتی جائے، نیز اس سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ عبادت کا سلسلہ منقطع کرنا مکروہ فعل ہے خواہ وہ فرض عبادت نہ ہی ہو۔ (فتح الباری: ۳/ ۴۹)

۴۸۱...... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعاً لاَ فَرْضاً.

قیام اللیل ترک کرنا ناپسندیدہ ہے، اگرچہ وہ نفل ہی ہے، فرض نہیں۔

۱۱۳۰۔نَا أَبُو مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نَا مَنْصُوْرٌ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالاَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْدَاوُدَ، نَا الْأَحْوَصُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی

(۱۱۲۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ۱۸۵/ ۱۱۵۹۔ من طریق عمرو بن ابی سلمة بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب ما یکره من ترك قیام اللیل، حدیث: ۱۱۵۲۔ سنن نسائی: ۱۷۶۵۔ من طریق الاوزاعی به، سنن ابن ماجه: ۱۳۳۱۔ مسند احمد: ۲/ ۱۷۰.

(۱۱۳۰) صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، حدیث: ۳۲۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الحث علی صلاة اللیل، حدیث: ۷۷۴۔ سنن نسائی: ۱۶۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۳۰۔ مسند احمد: ۱/ ۳۷۵.

النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا نَامَ الْبَارِحَةَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِيْ أُذُنِهِ ـ أَوْ فِيْ أُذُنَيْهِ ـ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى.

کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: بے شک فلاں آدمی کل رات نماز سے سویا رہا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے (اس لیے صبح تک بے ہوش سویا رہا ہے) یہ ابوموسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔''

فوائد :......اس حدیث میں رات کی نماز مقصود یا صبح کی فرض نماز ہے، اس بارے وضاحت نہیں ہے تاہم صحیح ابن حبان ۲۵۶۲ میں وضاحت ہے کہ وہ اس شخص سے مراد فرض نماز سے سونے والا ہے۔

۲۔ شیطان پیشاب کے لیے جسم کے حساس حصے کا انتخاب کرتا ہے جس کا اثر ونفوذ جسم کے تمام اعضا تک ہوتا ہے پھر وہ پورے وجود پر غلبہ پالیتا ہے، لہٰذا صبح کی فرض نماز سے غفلت نہ برتی جائے۔

۴۸۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ يَحُلُّ عُقَدَ الشَّيْطَانِ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا عَلَى النَّائِمِ فَيُصْبِحُ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ بِحَلِّ عُقَدِ الشَّيْطَانِ عَنْ نَفْسِهِ

قیام اللیل مستحب ہے، اس سے شیطان کی وہ گرہیں کھل جاتی ہیں جو وہ سونے والے پر لگاتا ہے، اس سے شیطان کی گرہیں کھل جانے کی وجہ سے وہ صبح کے وقت چاق وچوبند اور خوش مزاج ہوتا ہے

۱۱۳۱ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا هُوَ نَامَ، كُلُّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْهِ، يَقُوْلُ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَتَانِ، فَإِذَا صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانٌ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی شخص کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے جبکہ وہ سویا ہوتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے: تیرے لیے رات بڑی طویل ہے۔ چنانچہ اگر وہ بیدار ہوگیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر اگر نماز پڑھ لے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ صبح کے وقت ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے وگرنہ صبح کے وقت پریشان

(۱۱۳۱) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الحث علی صلاۃ اللیل، حدیث: ۷۷۶۔ سنن نسائی: ۱۶۰۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۳۔ مسند الحمیدی: ۹۶۰۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد، صحیح بخاری: ۱۱۴۲۔ سنن ابی داود: ۱۳۰۶۔

حال، خراب طبیعت اور سست ہوتا ہے۔ یہ جناب الدورقی کی
حدیث کے الفاظ ہیں۔"

فوائد :......١۔ رات کو نیند کے وقت شیطان ہر انسان کی گردن کے پیچھے تین گرہیں باندھتا ہے، ان گرہوں سے مراد یا تو یہ ہے کہ جیسے جادوگر گرہیں باندھتا ہے، شیطان گرہیں باندھتا ہے، یا وہ گرہوں میں پھونکتا ہے، جس کی تاثیر سے انسان نماز فجر سے غافل رہتا ہے۔ شیطان کی اس تدبیر کا توڑ (١) بیدار ہوتے وقت مسنون اذکار کا اہتمام۔ (٢) وضو کرنا (٣) نماز ادا کرنا، ان اعمال سے شیطانی اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اور انسان خوش وخرم اور چاک و چوبند ہو کر دن گزارتا ہے اور تمام شرعی امور احسن طریقے سے انجام دیتا ہے، بصورت دیگر اس پر شیطان کا غلبہ رہتا ہے اور اکثر اعمال میں توفیق الٰہی سے محروم رہتا ہے۔

٢۔ اس حدیث میں صبح جاگتے وقت بیداری کی مسنون ادعیہ کے اہتمام، وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔

٤٨٣..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْوُضُوْءِ تَحِلَّانِ الْعُقَدَ كُلَّهَا الَّتِيْ يَعْقِدُهَا الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ النَّائِمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وضو کرنے کے بعد رات کے وقت دو رکعات پڑھنے سے وہ تمام گرہیں کھل جاتی ہیں جو شیطان سونے والے کی گدی پر لگاتا ہے۔

١١٣٢۔نَا عَلِيُّ بْنُ قُرَّةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَطَرِ الرَّمَاحُ، نَا أَبِيْ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ...........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَامَ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ثَلاَثَ عُقَدٍ، فَإِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللّٰهَ حَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ حَلَّتْ عُقْدَتَانِ، فَإِنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا، فَحُلُّوْا عُقَدَ الشَّيْطَانِ وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ جب سو جاتا ہے تو شیطان اس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ پھر اگر وہ رات کو بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر اگر دو رکعات ادا کر لے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں لہٰذا شیطان کی گرہیں کھولا کرو اگرچہ دو رکعات ہی کے ساتھ ہو۔"

(١١٣٢) اسناده ضعيف، "فحلوا عقد......" کا اضافہ ثابت نہیں۔

۴۸۴..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَعْقِدُ عَلَى قَافِيَةِ النِّسَاءِ كَعُقْدَةٍ عَلَى قَافِيَةِ الرِّجَالِ بِاللَّيْلِ، وَأَنَّ الْمَرْأَةَ تَحِلُّ عَنْ نَفْسِهَا عُقَدَ الشَّيْطَانِ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ كَالرَّجُلِ سَوَاءٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شیطان رات کے وقت عورتوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے، جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے اور عورت بھی اپنے آپ سے شیطان کی گرہیں مرد کی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے، وضو کرنے اور نماز پڑھنے سے کھول سکتی ہے۔

۱۱۳۳۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، نَا أَبِي، نَا الْأَعْمَشُ..........

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثٰى إِلَّا عَلٰى رَأْسِهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ حِيْنَ يَرْقُدُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ. ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثٰى إِلَّا عَلَيْهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ حِيْنَ يَرْقُدُ بِاللَّيْلِ، بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَصْبَحَ خَفِيْفًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْجَرِيْرُ: الْحَبْلُ.

''جناب ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرد اور عورت کے سر پر رسی سے گرہیں لگائی جاتی ہیں جب وہ سوتا ہے۔ پھر اگر وہ بیدار ہوا اور اس نے اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔ جناب ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرد اور عورت جب رات کو سوتا ہے تو اس پر رسی سے گرہ لگا دی جاتی ہے۔ اوپر والی روایت کی طرح حدیث بیان کی اور یہ اضافہ بیان کیا: ''اور وہ صبح کے وقت ہلکا پھلکا خوش مزاج ہوتا ہے، اس نے بہت سی خیر و بھلائی حاصل کی ہوتی ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: الجریر سے مراد رسی ہے۔''

فوائد:...... مکرر ۱۱۳۱

۴۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رات کی نماز فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

۱۱۳٤۔ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

(۱۱۳۳) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۲۵٤٦ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مسند احمد: ۳/ ۳۱۵.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُه إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ يُوْسُفُ: يَرْفَعُهُ قَالَ: سُئِلَ أَيُّ صَلَاةٍ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ، وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا: فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل و اعلیٰ ہے اور رمضان المبارک کے بعد کونسے روزے افضل ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کے وسط میں نماز ادا کرنا ہے اور رمضان المبارک کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔''

فوائد :......تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں اور اس میں ابواسحق مروزی کے موقف کی دلیل ہے کہ رات کی نماز موکدہ سنتوں سے افضل ہے اور بعض شافعیہ کا موقف ہے کہ موکدہ سنتیں رات کی نماز سے افضل ہیں کیونکہ یہ فرض نمازوں کے مشابہ ہیں، لیکن پہلا موقف قوی تر اور راجح ہے۔(شرح النووی: ۸/ ٥٤)

۴۸۲..... بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ إِذْ هُوَ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ وَقُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَكْفِيْرُ السَّيِّئَاتِ وَمُنْهَاةٌ عَنِ الْأَثْمِ

قیام اللیل کی ترغیب کا بیان کیونکہ یہ نیک لوگوں کی عادت، اللہ عزوجل کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے روکتا ہے۔

۱۱۳۵۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانٍ، ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، ....

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمُنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ.

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رات کو قیام کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے، تمہارے لیے تمہارے رب کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے منع کرتا ہے۔''

(۱۱۳٤) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، حدیث: ۱۱٦۳۔ سنن کبری نسائی: ۲۹۱۷۔ من طریق جریر بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۱۷٤۲۔ مسند احمد: ۲/ ۳۰۳۔ سنن الدارمی: ۱٤۷٦، ۱۷۵۷.

(۱۱۳۵) حسن، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۳۔ حدیث: ۲/ ۳۵٤۹۔ من طریق عبدالله بن صالح بهذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ۷٤٦٦۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۳۰۸۔ بیهقی: ۲/ ۵۰۲.

۴۸۷..... بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَجِعًا مَرِيضًا إِذَا قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ مَعَ الْوَجَعِ وَالْمَرَضِ.

رات کے قیام کا بیان، اگرچہ آدمی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہو، جبکہ وہ بیماری اور تکلیف کے باوجود قیام کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

۱۱۳۶۔نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نَا ثَابِتٌ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ شَيْئًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَثَرَ الْوَجْعِ عَلَيْكَ لَبَيِّنٌ، قَالَ: أَمَا إِنِّي عَلَى مَا تَرَوْنَ بِحَمْدِ اللّٰهِ قَدْ قَرَأْتُ الْبَارِحَةَ السَّبْعَ الطِّوَالَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تکلیف محسوس کی، جب صبح کی تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ تکلیف کا اثر آپ پر بڑا واضح ہے۔ آپ نے فرمایا: آگاہ رہو، بے شک میں نے اس تکلیف کے باوجود الحمد للہ گزشتہ رات سات طویل سورتیں تلاوت کی ہیں۔''

۴۸۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَاعِدًا إِذَا مَرِضَ الْمَرْءُ أَوْ كَسِلَ

جب آدمی بیمار ہو جائے یا سستی محسوس کرے تو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۳۷۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي مُوسَى يَقُوْلُ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذَرُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا. ثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَقَالَ: إِذَا مَلَّ أَوْ كَسِلَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الشَّيْخُ عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عِنْدِي الَّذِي يَقُوْلُ لَهُ الْمِصْرِيُّوْنَ

''جناب عبداللہ بن ابی موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کا قیام مت چھوڑنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں کرتے تھے۔ آپ جب بیمار ہو جاتے یا سستی محسوس کرتے تو بیٹھ کر نماز تہجد پڑھ لیتے۔'' جناب علی بن مسلم نے یہ الفاظ کہے ہیں: ''جب آپ تھک جاتے یا سستی محسوس کرتے (تو بیٹھ کر تہجد ادا کر لیتے) امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک اس شیخ عبداللہ سے مراد ہی ہیں

(۱۱۳۶) اسنادہ ضعیف، مومل راوی سیء الحفظ (خراب حافظہ والا) ہے۔ الضعیفة: ۳۹۹۵، صحیح ابن حبان: ۳۱۹

(۱۱۳۷) صحیح علی شرط مسلم، الادب المفرد للبخاری: ۸۰۰۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب قیام اللیل، حدیث ۱۳۰۷۔ من طریق محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/ ۲۴۹۔

وَالشَّامِيُّوْنَ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَيْسٍ، رَوٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَارًا.

جنہیں مصری اور شامی راوی عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں۔ ان سے معاویہ بن صالح نے متعدد روایات بیان کی ہیں۔"

فوائد: ...... قیام اللیل کا اہتمام مستحب فعل ہے، اور اس کا اہتمام کرنے کے بعد حالت صحت و حالت مرض کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرنا چاہیے، حتیٰ کہ انسان اگر بیمار ہو تو بیٹھ کر اس کا اہتمام کرے۔

۱۱۳۸۔وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهُنَّ حَدَّثْنَهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ دَلَّ نَبِيَّهُ عَلٰى دَلِيْلٍ فَقَالَ لَهُنَّ: أُدْلُلْنَنِيْ عَلٰى مِمَّا دَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ، فَقُلْنَ إِنَّ اللّٰهَ دَلَّ نَبِيَّهُ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ. حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ الْمُغِيْرَةِ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ مَرْيَمَ- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ، - قَالَ ابْنُ يَحْيٰى- وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ قَيْسٍ.

"جناب ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن ابی قیس نے امہات المومنین سے حدیث بیان کی، انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی خاص راہنمائی فرمائی تو اس نے امہات المؤمنین سے عرض کی: مجھے بھی وہ راہنمائی کی بات بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کو بتائی۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قیام اللیل کی راہنمائی فرمائی تھی۔"

۴۸۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيْقَاظِ الْمَرْءِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز (تہجد) کے لیے آدمی کو جگانا مستحب ہے۔

۱۱۳۹۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، نَا يَعْقُوْبُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ - ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ.......... عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَنَا: قُوْمَا فَصَلِّيَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ، فَلَمَّا مَضٰى

"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور ہمیں فرمایا: اٹھو! نماز پڑھو۔ پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے، چنانچہ جب رات کا کچھ (مزید حصہ) گزر گیا آپ واپس

(۱۱۳۸) ضعیف، ابوبکر بن ابی مریم کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

(۱۱۳۹) اسناده حسن، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب الترغیب فی قیام اللیل، حدیث: ۱۶۱۳۔ مسند احمد: ۱/ ۹۱۔ من طریق یعقوب بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: ۱۱۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الحث علی قیام اللیل، حدیث: ۷۷۵۔ عن ابن شهاب به نحوه.

هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ رَجَعَ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا ، فَقَالَ: قُوْمَا فَصَلِّيَا ، قَالَ فَقُمْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنَيَّ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ إِذَا شَاءَ يَبْعَثُنَا بَعَثَنَا ، فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِهِ ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ، ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ .

تشریف لائے اور ہماری طرف سے (اٹھنے کی) کوئی حرکت نہ سنی تو فرمایا: اٹھو، نماز پڑھو، حضرت علی کہتے ہیں: میں اٹھ گیا اور اپنی آنکھیں ملتے ملتے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! ہم تو صرف وہی نماز پڑھیں گے جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھی ہے، بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے واپس مڑ گئے اور آپ فرما رہے تھے: ہم تو وہی نماز پڑھیں گے جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھی ہے۔ اور انسان ہمیشہ سے ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔ (الکھف: ۵۴)

۱۱۴۰ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى أَبُوْ عُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ـ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ـ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ ـ كَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ رَافِعٍ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: أَلَا تُصَلُّوْنَ ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا ، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ .

''سیدنا علی بن ابی طالب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت رسول اکرم ﷺ میرے اور فاطمہ کے پاس آئے اور فرمایا: تم نماز (تہجد) کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! یقیناً ہمارے نفس اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پس اگر وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا، یہ بات سن کر نبی کریم واپس پلٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے آپ کو مڑتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ اور انسان ہمیشہ سے ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔''

فوائد:...... ۱۔ قیام اللیل کی ترغیب دینا جائز ہے اور انسان اپنے قریبی کو اس کا حکم دے سکتا ہے۔

۲۔ امام وحاکم اپنی رعایا کے دینی ودنیوی مصالح کی نگرانی کرے۔

(۱۱۴۰) اسناده صحيح، وانظر الحديث السابق.

۳۔ جب ناصح کی نصیحت قبول نہ کی جائے یا اسے عذر پیش کیا جائے تو ناصح نصیحت سے باز رہے اور کسی خاص مصلحت کے سوا نصیحت پر عمل درآمد کے لیے سختی نہ کرے۔ (شرح النووی: ٦/ ٦٤)

۴۹۰..... بَابُ ذِكْرِ أَقَلِّ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

قراءت کی کم سے کم مقدار کا بیان جو قیام اللیل میں کافی ہوگی

١١٤١ـ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

''حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کے وقت سورت بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کیں تو وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔''

فوائد :......۱۔ جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کرے تو یہ دو آیتیں اسے قیام اللیل سے کافی ہو جاتی ہیں۔ ایک قول کے مطابق شیطان کے شرور سے اور ایک قول ہے کہ آفات سے کافی ہو جاتی ہیں۔ نیز اس حدیث میں ان تمام چیزوں سے کافی ہونے کا احتمال ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٩١)

۲۔ جب یہ آیات قیام اللیل سے کافی ہو جاتی ہیں تو قیام اللیل میں ان دو آیات کی قراءت سے یہ انسان بطریق اولیٰ قیام اللیل سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

۴۹۱..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ قِرَاءَةِ مِائَةِ اٰيَةٍ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، إِذْ قَارِئُ مِائَةِ اٰيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَا يُكْتَبُ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

رات کی نماز (تہجد) میں سو آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ ایک رات میں سو آیات تلاوت کرنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔

١١٤٢ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(١١٤١) صحيح بخاری، كتاب فضائل القران، باب فی كم يقرأ القران، حديث: ٥٠٥١ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل الفاتحة، وخواتيم سورة البقرة، حديث: ٨٠٧ـ سنن ابن ماجه: ١٣٦٨ـ سنن كبرى نسائی: ٧٩٦٦ـ مسند احمد: ٤/ ١٢١ـ مسند الحميدی: ٤٥٢.

(١١٤٢) اسناده صحيح، الصحيحة: ٦٤٣ـ قيام الليل للمروزی، ص: ٦٦ـ حديث: "افضل الكلام ..." سنن كبرى نسائی: ١٠٦٠٩ـ صحيح ابن حبان: ١٨٠٩

مَنْ حَافَظَ عَلَى هٰؤُلاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، أَوْ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ . وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعَةٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ .

نے فرمایا: جس شخص نے ان فرض نمازوں کی حفاظت کی وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جس نے ایک رات میں سو آیات تلاوت کیں وہ بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوگا۔ یا اسے فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افضل و اعلیٰ کلمات چار ہیں: سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اور لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) اور اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے۔)

۴۹۲..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ مِائَتَيْ اٰيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ إِذْ قَارِئُهَا يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ.

ایک رات میں دوسو آیات پڑھنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ دوسو آیات پڑھنے والا فرمانبردار مخلصین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۱۴۳۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ ، قَالَ ، قَالَ.........

أَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ بِمِائَةِ اٰيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ بِمِائَتَيْ اٰيَةٍ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک رات میں سو آیات کی تلاوت کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جس نے رات میں دوسو آیات پڑھ کر نماز ادا کی تو وہ مخلص فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے۔“

۴۹۳..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ أَلْفِ اٰيَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لاَ أَعْرِفُ أَبَا سَوِيَّةَ بِعَدَالَةٍ وَلاَ جَرْحٍ.

رات میں ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت صحیح ہو، کیونکہ مجھے ابوسویہ کی تعدیل یا جرح معلوم نہیں ہے۔

۱۱۴۴۔ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ

(۱۱۴۳) اسنادہ ضعیف.

(۱۱۴۴) اسنادہ جید، سنن ابی داؤد، کتاب شهر رمضان، باب تحزيب القرآن، حديث: ۱۳۹۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۷۲.

حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے قیام اللیل میں دس آیات تلاوت کیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جس نے سو آیات تلاوت کر کے قیام کیا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھ کر نماز پڑھی تو وہ عظیم خیر و برکت حاصل کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں قیام اللیل کا اہتمام کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ دس آیات کی تلاوت کرنے والا غافلین میں شمار نہیں ہوتا، سو آیات کی تلاوت کرنے والا قانتین کے زمرے میں آتا ہے اور ہزار آیات کی تلاوت کرنے والے کو بہت زیادہ اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے، اس لیے قیام اللیل میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔

۴۹۴..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَبْلَ السُّدُسِ الْآخِرِ.

رات کے آخری چھٹے حصے سے پہلے نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۵۔نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مُنْذُ سَبْعِيْنَ سَنَةً يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُخْبِرُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات سوتے تھے، اور تہائی رات نماز ادا کرتے اور رات کا (آخری) چھٹا حصہ سو جاتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ افطار کرتے تھے۔''

فوائد :......قیام اللیل کا افضل طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے کہ انسان آدھی رات نیند کرے پھر تہائی رات قیام

(۱۱۴۵) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب من نام عند السحر، حدیث: ۱۱۳۱، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر به، حدیث: ۱۸۹، ۱۱۵۹۔ سنن ابی داود: ۲۴۴۸۔ سنن نسائی: ۱۶۳۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۱۲۔ مسند احمد: ۲/ ۱۶۰۔ مسند الحمیدی: ۵۸۹۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد.

کرے، جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے، پھر آخری حصہ کرے، نبی ﷺ کا بھی اکثر یہی معمول تھا۔ (صحیح بخاری: ۱۱۳۳)

۴۹۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي النِّصْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ رِجَاءَ الْإِجَابَةِ

قبولیت کی امید کے ساتھ رات کے آخری نصف حصے میں دعا مانگنا مستحب ہے۔

۱۱۴۶۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ، قَالَ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ......

قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَيَنْزِلُ فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ مِنْ ذَنْبٍ ؟ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ، حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؟: قَالَ نَعَمْ.

''حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں، حتیٰ کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے۔ پھر وہ (آسمان دنیا پر) نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ''کیا کوئی سوال کرنے والا ہے؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی گناہوں سے بخشش مانگنے والا ہے؟ ایک شخص نے آپ سے پوچھا: کیا یہ (رحمت و برکات کا) سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔''

۱۱۴۷۔ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ يَحْيٰى - وَهُوَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ - وَ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَ أَبُوْ طَلْحَةَ هُوَ نَعِيْمُ بْنُ زِيَادٍ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ..........

عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ مِنْ دَعْوَةٍ أَقْرَبُ مِنْ أُخْرٰى أَوْ سَاعَةٍ ؟ قَالَ: نَعَمْ! إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ عکاظ (کے بازار) میں تشریف فرما تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی دعا دوسری دعا سے یا کوئی گھڑی دوسری گھڑی سے قبولیت میں زیادہ قریب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! بلا شبہ رات کے

(۱۱۴۶) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء، حدیث: ۷۵۸، ۱۷۷۸۔ من طریق محمد بن بشار بھذا الاسناد، مسند احمد: ۳/ ۳۴۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۴۸۱.

(۱۱۴۷) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۸۔ حدیث: ۳۵۷۹۔ سنن نسائی: ۵۷۳.

اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ .

آخری (نصف) حصے کے وسط میں رب تعالیٰ بندے کے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لہٰذا اگر تم اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھو تو ان میں شامل ہو جاؤ۔“

فوائد:......ا۔ تہائی رات سے لے کر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور لطف وکرم طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

۲۔ ان احادیث میں آخری تہائی رات سے لے کر طلوع فجر تک نماز پڑھنے، دعا کرنے اور استغفار کی ترغیب ہے۔

۳۔ (ان احادیث میں) وضاحت ہے کہ رات کے آخر حصہ میں نماز پڑھنا، دعا اور استغفار کرنا اول رات سے افضل ہے۔(شرح النووی: ٦/ ٣٦۔ ٢٧)

۴۹۶..... بَابُ فَضْلِ إِيْقَاظِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے لیے خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو جگانے کی فضیلت کا بیان۔

١١٤٨۔نَا أَبُوْ قُدَامَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَا: ثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ بُنْدَارٌ ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، وَقَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ ، فَإِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی (تہجد کے لیے) جگا دیتا ہے۔ اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو جاگتی ہے، تو نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بھی جگاتی ہے۔ اگر وہ (اٹھنے سے) انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے۔ (تاکہ وہ اٹھ جائے)“

فوائد:......ا۔ قیام اللیل کے لیے زوجین کا ایک دوسرے کو بیدار کرنا مستحسن اور حصول رحمت الٰہی کا باعث ہے۔ نیز اس طریقہ پر عمل کرنے سے وہ الذاکرین والذاکرات کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ

(١١٤٨) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٥٦٧ـ من طريق ابن قدامة بهذا الاسناد، سنن ابى داود، كتاب التطوع، باب قيام الليل، حديث: ١٣٠٨ـ من طريق ابن بشار بهذا الاسناد، سنن نسائى: ١٦١١ـ سنن ابن ماجه: ١٣٣٦ـ مسند احمد: ٢/ ٢٥٠.

صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ)) ''جب رات کوانسان اپنی بیوی کو بیدار کرے اور وہ دونوں نماز پڑھیں یا اکٹھے دو رکعت نماز پڑھیں تو وہ کثرت سے ذکر کرنے والوں اور کثرت سے ذکر کرنے والیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔'' (ابو داؤد: ۱۳۰۹، صحیحه)

۲۔ زوجین میں سے ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیب دے، یہ حسن معاشرت کا اعلیٰ مقام اور اہم مطلوب ہے۔

۳۔ نیند سے بیداری کا بہترین حل سوئے شخص پر پانی کے چھینٹے مارنا ہے اس سے نیند کی سستی اور غفلت کا مکمل ازالہ ہو جاتا ہے۔

۴۹۷..... بَابُ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِصَلاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے لیے اٹھ کر مسواک کرنے کا بیان۔

۱۱۴۹۔نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ: ثَنَا حُصَيْنٌ وَقَالَ هَارُوْنُ عَنْ حُصَيْنٍ، ح وَثَنَا أَبُوْ حُصَيْنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ، ثَنَا عَبْثَرٌ، ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. وَقَالَ هَارُوْنُ وَ أَبُوْ حُصَيْنٍ: إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کے لیے جب بیدار ہوتے تو اپنا منہ مبارک مسواک کے ساتھ صاف کرتے۔'' جناب ہارون اور ابو حصین نے اپنی روایت میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ''جب آپ اٹھ کر تہجد ادا کرتے۔''

فوائد:......مکرر ۱۳۶

۴۹۸..... بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

تہجد کی نماز کی ابتداء دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرنے کا بیان

۱۱۵۰۔نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

(۱۱۴۹) تقدم تخریجه برقم: ۱۳۶.

(۱۱۵۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل، حدیث: ۷۶۸۔ سنن ابی داود: ۱۳۲۳۔ شمائل ترمذی: ۲۶۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳۲۔ مسند الحمیدی: ۹۸۵۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت نماز تہجد کے لیے اٹھے تو اسے چاہئے کہ اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرے۔''

فوائد :......قیام اللیل میں شروع کی دو رکعتوں میں تخفیف مستحب ہے تاکہ وہ بعد والی نماز کے لیے ہشاش بشاش ہو جائے۔ (شرح النووی: ٦/ ٥٤)

۴۹۹..... بَابُ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور دعا مانگنے کا بیان

١١٥١ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ، وَوَعِيدُكَ حَقٌّ، وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالْقُبُورُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ بِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ...... وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. ''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے۔ اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا نگہبان اور قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں، تو آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا مالک ہے، تمام تعریفوں کا حق دار تو ہی ہے، تو حق ہے، اور تیری ملاقات حق ہے، تیری وعید وسزا حق ہے، اور عذاب قبر حق ہے۔ جنت حق ہے، جہنم بھی حق ہے، قیامت سچ ہے، قبریں حق ہیں، اور محمد حق اور سچ ہیں، اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا، میں نے تجھ پر ہی توکل کیا، اور میں نے تیری طرف ہی رجوع کیا، اور میں تیری توفیق اور براہین ہی کے ساتھ (تیرے مخالفین سے) جھگڑا کرتا ہوں، اور میں تجھ ہی

(١١٥١) صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب التهجد بالليل، حديث: ١١٢٠ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ٧٦٩ـ سنن نسائی: ١٦٢٠ـ سنن ابن ماجه: ١٣٥٥ـ مسند احمد: ١/ ٣٦٦ـ مسند الحميدی: ٤٩٥ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ . وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

سے فیصلہ چاہتا ہوں، لہٰذا تو میرے اگلے پچھلے گناہ، اور میرے خفیہ اور علانیہ سارے گناہ معاف فرما، تو ہی مقدم کرنے والا اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور نہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے۔ جناب عبدالکریم نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: ''تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ کی توفیق و مدد کے ساتھ ہی ساری قوت و طاقت ہے۔''

٥٠٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَحْمَدُ بِهٰذَا التَّحْمِيْدِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ لِافْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ لَا قَبْلُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نمازِ تہجد کے آغاز کے لیے یہ حمد وثناء اور دعا تکبیر کہنے کے بعد پڑھتے تھے، تکبیر سے پہلے نہیں۔

١١٥٢ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ قَالَ بَعْدَمَا يُكَبِّرُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، وَإِلَيْكَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نمازِ تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ (حمد وثناء اور دعا) پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ .... أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . ''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تمام تعریفات کے لائق تو ہی ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا ہے، اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا پروردگار ہے، تو حق ہے، تیرا فرمان سچ ہے، اور تیرا وعدہ برحق اور تیری ملاقات سچ ہے اور جنت حق ہے، اور جہنم بھی برحق ہے اور قیامت بھی سچ ہے۔ اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوں، اور تجھ پر ایمان لایا

(١١٥٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ، حديث: ٧٦٩ـ سنن ابي داود: ٧٧٢ـ من طريق عمران بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، اللّٰهُمَّ أَغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

ہوں، میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ہی طرف لوٹتا ہوں، اور میں تیری ہی عدالت سے فیصلہ چاہتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے جھگڑتا ہوں، اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، میرے پوشیدہ اور علانیہ گناہوں کو بخش دے تو میرا الٰہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا الٰہ نہیں ہے۔''

۵۰۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نمازِ تہجد کی ابتدا میں حق کے اختلافی امور میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت وراہنمائی کی دعا مانگنا مستحب ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى جَهْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْمُرْجِئَةِ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ لِلْعَاطِسِ أَن يَّرُدَّ عَلَى الْمُشَمِّتِ فَيَقُوْلُ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى الَّذِيْ قَدْ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالنُّبُوَّةِ قَدْ سَأَلَ اللّٰهَ الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَهُمْ يَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يَّسْأَلَ الْمُسْلِمُ الْهِدَايَةَ.

اور مرجئہ کے اس شخص کی جہالت کی دلیل جو کہتا ہے کہ چھینک مارنے والا جواب دینے والے کو یہ دعا نہیں دے سکتا، ''يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ'' (اللہ آپ کو ہدایت دے اور آپ کے معاملات درست فرمائے) حالانکہ نبی کریم ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کے بلند مقام پر سرفراز کیا ہے انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے حق کے اختلافی مسائل میں ہدایت کی دعا مانگی ہے۔ جبکہ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہدایت کی دعا مانگے۔

۱۱۵۳۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ، نَا عِكْرَمَةُ ۔ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ ۔ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ.........

أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ:

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب رات کی نماز کے لیے اٹھتے تھے تو کس دعا کے ساتھ اپنی نماز شروع فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ

(۱۱۵۳) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ۷۷۰۔ سنن ابى داود: ۷۶۷۔ من طريق ابى موسى محمد بن المثنى بهذا الاسناد، سنن ترمذى: ۳۴۲۰۔ سنن نسائى: ۱۶۲۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۵۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۵۶۔

كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلاتَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، إِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز اس دعا کے ساتھ شروع کرتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ......فَإِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. اے اللہ! جرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کو جاننے والے، تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، جن امور میں وہ اختلاف کرتے تھے، مجھے حق کے اختلافی امور میں ہدایت عطا فرما، پس بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت و راہنمائی عطا کرتا ہے۔''

فوائد:......قیام اللیل میں آغاز نماز میں ان ادعیہ کا اہتمام مستحب فعل ہے، لہٰذا تہجد کا اہتمام کرنے والے شخص ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرسکتا ہے۔

٥٠٢..... بَابُ فَضْلِ طُوْلِ الْقِيَامِ فِيْ صَلاَةِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں طویل قیام کی فضیلت کا بیان

١١٥٤۔ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالاَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ، قَالَ..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، ذَاتَ لَيْلَةٍ - وَقَالُوْا: فَأَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ. قِيْلَ: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے لمبا قیام کیا (اور طویل قراءت کی) حتی کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کرلیا۔ ان سے عرض کی گئی: آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کا ساتھ چھوڑ دوں۔''

فوائد:......۱۔ ائمہ و کبار شخصیات کا ادب واحترام لازم ہے اور ان کے قول وفعل کی مخالفت نہ کی جائے، بشرطیکہ وہ حرام نہ ہو۔

(١١٥٤) صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب طول القيام في صلاة الليل، حديث: ١١٣٥ - صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، حديث: ٧٧٣ - سنن ابن ماجه: ١٤١٨ - مسند احمد: ١/ ٤٤٠ - شمائل ترمذي: ٢٧٨ - من طريق الاعمش بهذا الاسناد.

۲۔ علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ جب مقتدی پر نفل و فرض نماز میں قیام کرنا دشوار ہو اور وہ قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ سکتا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ محض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے نہیں بیٹھے تھے۔

۳۔ نوافل میں امام کی اقتداء جائز ہے۔

۴۔ رات کی نماز کو لمبا کرنا مستحب ہے۔(شرح النووی: ٦/ ٦٢)

١١٥٥۔ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ يَعْلٰى، قَالاَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ، وَحَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ''کونسی نماز افضل و اعلیٰ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''لمبے اور طویل قیام والی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا افضل ہے اور قیام اللیل میں کثرت رکعات اور کثرت رکوع و سجود کے بجائے لمبا قیام کرنا افضل ہے لہٰذا رات کی نماز میں کثرت عدد کے بجائے طول قیام کو ترجیح دی جائے۔

۵۰۳..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان۔

١١٥٦۔ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ.........

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ وَهُوَ يَعْرِفُهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ جِئْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا رَجُلاً يُمْلِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ. قَالَ: فَغَضِبَ

''حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ آپ اسے جانتے تھے تو اس نے عرض کی: اے امیر المومنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور کوفہ میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قرآن مجید زبانی لکھواتا ہے۔ اس پر

(١١٥٥) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب افضل الصلاة طول القنوت، حدیث: ٧٥٦۔ مسند احمد: ٣/ ٣١٤۔ صحیح ابن حبان: ١٧٥٥.

(١١٥٦) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ١/ ٢٥، ٢٦۔ سنن کبری نسائی: ٨١٩٩۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الرخصة فی السمر بعد العشاء، حدیث: ١٦٩ مختصراً.

عُمَرُ وَانْتَفَخَ حَتّٰى كَادَ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: مَنْ هُوَ وَيْحَكَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ. قَالَ: فَمَا زَالَ يُسَرَّى عَنْهُ الْغَضَبُ وَيُطْفَأُ حَتّٰى عَادَ إِلٰى حَالِهِ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ مَا أَعْلَمُ بَقِيَ أَحَدٌ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ. وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ ذٰلِكَ. كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذٰلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا مَعَهُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَخَرَجْنَا مَعَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ، فَلَمَّا كِدْنَا أَنْ نَعْرِفَ الرَّجُلَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ يَدْعُوْ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَلْ تُعْطَهْ، مَرَّتَيْنِ. قَالَ، فَقَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَغْدُوَنَّ إِلَيْهِ فَلَأُبَشِّرَنَّهُ، قَالَ: فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ لِأُبَشِّرَهُ فَوَجَدْتُ أَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِيْ إِلَيْهِ فَبَشَّرَهُ، وَلَا وَاللّٰهِ مَا سَابَقْتُهُ إِلٰى خَيْرٍ قَطُّ إِلَّا سَبَقَنِيْ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى. غَيْرَ أَنَّهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت غصے میں آ گئے اور شدید غضبناک ہوئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ کجاوے کے دونوں پہلو غصے سے لبریز ہو جاتے (سخت غضبناک ہوئے) آپ نے فرمایا: تیری بربادی ہو! وہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ کا غصہ آہستہ آہستہ دور ہونا شروع ہو گیا اور آپ کا غضب ٹھنڈا ہو گیا حتیٰ کہ آپ پہلے کی طرح پر سکون ہو گئے پھر فرمایا: تیرا بھلا ہو! مجھے نہیں معلوم کہ ان کے علاوہ کوئی شخص موجود ہو جو اس کام کا ان سے زیادہ حق رکھتا ہو۔ اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے معاملات میں ہر رات مشورہ کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ ان کے گھر بات چیت کے لیے موجود تھے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، (پھر جب) واپس جانے کے لیے چلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ باہر آ گئے۔ اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اس کی قراءت سننے لگے، ہم اس شخص کو پہچاننے ہی والے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو یہ خوشی ہو کہ وہ قرآن مجید کو اسی طرح تازہ پڑھے جیسے وہ نازل ہوا تھا تو اسے ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔ پھر اس شخص نے بیٹھ کر دعا مانگنی شروع کر دی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: مانگو، تمہیں وہ عطا کیا جائے گا۔" آپ نے دو مرتبہ یہ بات فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں صبح ضرور ان کے پاس جا کر انہیں خوش خبری دوں گا۔ چنانچہ میں صبح کے وقت ان کی طرف گیا تا کہ انہیں خوش خبری دوں تو میں نے

لَـمْ يَقُلْ وَانْتَفَخ . وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فَمَا زَالَ يَسْـرِى عَـنْـهُ ، وَقَـالَ: وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ، وَلَمْ يَقُلْ: لاَ يَزَالُ ، وَقَالَ: يَسْتَمِعُ قِرَاءَ تَهُ ، وَقَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَأَغْدُوَنَّ إِلَيْهِ .

دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے ہی ان کے پاس پہنچ کر انہیں خوشخبری دے چکے تھے ۔ اللہ کی قسم ! میں نے جس نیک کام میں بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا تو وہ مجھ سے سبقت لے گئے ۔'' یہ جناب ابوموسیٰ کی حدیث ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: اور آپ کی رگیں پھول گئیں۔'' جناب سلم بن جنادہ کے الفاظ یہ ہیں: تو آہستہ آہستہ ان کا غصہ اترنا شروع ہو گیا۔ اور کہا: آپ عرفات کے میدان میں کھڑے تھے۔ اور یہ لفظ بیان نہیں کیے۔ مسلسل (نبی علیہ السلام رات کے وقت مشورہ کرتے تھے) اور يَسْمَعُ قِرَاءَ تَهُ کی بجائے يَسْتَمِعُ قِرَاءَ تَهُ آپ غور سے ان کی قراءت سننے لگے، اور حضرت عمر نے فرمایا: ''وَاللّٰهُ لَأَغْدُوَنَّ إِلَيْهِ'' ''اللہ کی قسم ! میں ضرور صبح ان کے پاس جاؤں گا۔''

١١٥٧ ـ نَـا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْـنُ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثَنَا أَبِيْ ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ.........

كُـرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَأَلْتُ ابْـنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ: مَا صَلاَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ ؟ قَالَ: كَانَ يَـقْـرَأُ فِـىْ بَـعْـضِ حُجَرِهِ فَيَسْمَعُ مَنْ كَانَ خَارِجًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ''آپ اپنے کسی حجرہ مبارک میں (نماز میں) قراءت کرتے تو حجرے کے باہر لوگ سن لیتے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ١١٠٩ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(١١٥٧) اسناده حسن، صحيح ابن حبان : ٢٥٧٢ ـ من طريق ابن خزيمة عن سعيد بن عبدالله بهذا الاسناد، مسند احمد : ١/ ٢٧١ ـ سنن ابى داود، كتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة فى صلاة الليل، حديث : ١٣٢٧ ـ شمائل ترمذى : ٣٢١ ـ من طريق اخر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما .

٥٠٤..... بَابُ التَّرَتُّلِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں قراءت خوب ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی کے ساتھ کرنے کا بیان

١١٥٨۔ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ............

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُمَلَّكٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ، فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ، كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ، وَنَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعِتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

''جناب یعلی بن مملک سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت اور آپ کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز سے کیا نسبت۔ (وہ تو بہت عظیم اور اعلیٰ تھی) آپ نماز تہجد پڑھتے پھر نماز کی مقدار کے برابر سو جاتے، پھر آپ سونے کے وقت کے برابر نماز پڑھتے، پھر نماز کی مقدار کے برابر سو جاتے حتی کہ صبح ہو جاتی، اور انہوں نے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان کی تو آپ نے کی قراءت الگ الگ ایک ایک حرف کے ساتھ بیان کی۔''

٥٠٥..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِبَعْضِهَا فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں کچھ قراءت بلند آواز کے ساتھ اور کچھ قراءت آہستہ آواز سے کرنا جائز ہے

١١٥٩۔نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيْعًا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا وَخَفَضَهُ طَوْرًا، وَكَانَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب نماز تہجد ادا کرتے تو کبھی آواز بلند کر لیتے اور کبھی آواز آہستہ کر لیتے۔ اور

(١١٥٨) اسناده ضعيف، اس کی سند میں یعلی بن مملک مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب كيف يستحب الترتيل في القراءة حديث: ١٤٦٦ - سنن ترمذی: ٢٩٢٣ - سنن نسائی: ١٠٢٣ - مسند احمد: ٦/ ٢٩٤ - من طريق الليث بهذا الاسناد.

(١١٥٩) اسناده ضعيف، زائدة ابوعمران مجہول الحال راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حديث: ١٣٢٨ - صحيح ابن حبان: ٢٥٩٤.

يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔“

١١٦٠ـ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ ، وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ، أَكَانَ يَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ ، رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَمَا أَسَرَّ . فَزَادَ بَحْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ ، قَالَ: فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

”جناب عبداللہ بن ابی قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد میں قراءت کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا آپ جہری قراءت کرتے تھے یا آہستہ؟ انہوں نے فرمایا: آپ دونوں طریقوں سے قراءت کرلیا کرتے تھے، بعض اوقات بلند آواز سے قراءت کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے کرتے۔“ جناب بحر بن نصر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: تو میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کام میں وسعت و گنجائش رکھی ہے۔“

فوائد:......(یہ احادیث دلیل ہیں کہ) رات کی نماز میں جہری اور سری قراءت کی دونوں صورتیں جائز ہے، لیکن اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں کہ قیام اللیل میں جہری اور سری قراءت میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب ہے۔ لیکن حدیث عقبہ اور اس کی ہم معنی احادیث دلیل ہیں کہ رات کی نماز میں سری قراءت افضل ہے کیونکہ یہ واضح ہے کہ خفیہ صدقہ علانیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (نیل الاوطار: ٣/ ٦٤)

٥٠٦..... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں جہری قراءت کرنے کی کیفیت کا بیان

وَاسْتِحْبَابِ تَرْكِ رَفْعِ الصَّوْتِ الشَّدِيْدِ بِهَا ، وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا ، وَابْتِغَاءِ جَهْرٍ بَيْنَ الْجَهْرِ الشَّدِيْدِ وَبَيْنَ الْمُخَافَتَةِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ وَهٰذِهِ الْآيَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ اسْمَ الشَّيْءِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ أَجْزَائِهِ ، إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ فِيْهَا ، وَالْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَائِهَا لَا كُلُّهَا

(١١٦٠) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الوتر، باب في وقت الوتر، حديث: ١٤٣٧ـ سنن ترمذى: ٤٤٩ـ سنن نسائى: ١٦٦٣ـ مسند احمد: ٦/ ٤٩، ١٤٩، ٧٣ـ من طرق عن معاوية بن صالح بهذا الاسناد.

وَإِنَّمَا أَعْلَمْتُ هٰذَا لِيُعْلَمَ أَنَّ اسْمَ الْإِيْمَانِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِهِ.

اور نہایت بلند اور بالکل آہستہ آواز سے قراءت نہ کرنا مستحب ہے۔ نہایت بلند آواز اور بالکل آہستہ کے درمیان جہری قراءت کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ ''آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں، نہ بالکل پست آواز سے بلکہ اس کے بین بین راستہ اختیار کریں۔ (سورہ بنی اسرائیل: ۱۱۰) یہ آیت اسی قسم سے ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات کسی چیز کے نام کا اطلاق اس کے بعض حصے پر بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا اطلاق قراءت پر کیا ہے جبکہ نماز میں قراءت کرنا نماز کا ایک حصہ ہے، مکمل نماز نہیں۔ اور میں نے یہ بات اس لیے بیان کی ہے تا کہ جان لیا جائے کہ ایمان کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر بھی ہوتا ہے۔

۱۱۶۱۔نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ، نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهُ، قَالَ، فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ. وَمَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْتَسَبْتُ بِهِ أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاحْتَسِبُ بِهِ، قَالَ، فَقَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا. وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِمَامَةِ ذِكْرَ نُزُوْلِ

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ پست آواز کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھ رہے تھے اور آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب سے بھی گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب وہ دونوں نبی علیہ السلام کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر میں تیرے پاس سے گزرا تھا اور تم نماز پڑھ رہے تھے اور قراءت آہستہ آواز سے کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: میں جس ذات کے ساتھ مناجات کر رہا تھا میں نے اسے سنا لیا ہے۔ اور اے عمر میں تیرے پاس سے گزرا تو تم بہت بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اس سے ثواب کی امید ہے، میں سونے والے کو جگانا چاہتا تھا اور اس پر اجر وثواب کی امید رکھتا ہوں۔ آپ نے حضرت

(۱۱۶۱) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۷۳۰۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة فی صلاة اللیل، حدیث: ۱۳۲۹۔ سنن ترمذی: ۴۴۷.

هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾.

ابوبکر کو فرمایا: تم اپنی آواز کچھ بلند کرلو۔“ اور حضرت عمر سے فرمایا: ”تم اپنی آواز کچھ آہستہ کرلو۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس آیت ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾. (الاسراء: ۱۱۰) کا شان نزول کتاب الامامۃ میں بیان کیا ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کی نماز میں سری اور جہری قراءت میں اعتدال اور میانہ روی مستحب فعل ہے۔

۵۰۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا تَأَذَّى بِالْجَهْرِ بَعْضُ الْمُصَلِّيْنَ غَيْرَ الْجَاهِرِ بِهَا

نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت کا بیان جبکہ بلند آواز سے قراءت کرنے سے آہستہ آواز سے قراءت کرنے والے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔

۱۱۶۲۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثَنَا مَعْمَرٌ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ۔ زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ ۔ وَقَالَا: فَكَشَفَ السُّتُوْرَ وَقَالَ: أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الْقِرَاءَةَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوْ فِي الصَّلَاةِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا تو صحابہ کرام کو بلند آواز سے قراءت کرتے ہوئے سنا، جبکہ آپ اپنے قبہ نما خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا: آگاہ رہو، بے شک تم سب اپنے رب سے مناجات کررہے ہو، لہٰذا ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاؤ، اور نہ ایک دوسرے پر بلند آواز سے قراءت کرو۔ جناب محمد بن یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”یا نماز میں (بلند قراءت نہ کرو۔)“

فوائد:...... نماز تہجد میں اگر چہ بلند آواز سے قراءت کرنا جائز ہے۔ لیکن اتنی اونچی آواز جس سے دیگر نمازیوں کی نمازوں میں خلل واقع ہو مکروہ ہے اور مستحب صورت جہری اور سری قراءت کی درمیانی راہ ہے۔

(۱۱۶۲) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حديث: ۱۳۳۲۔ سنن كبرى نسائي: ۸۰۳۸۔ مسند احمد: ۳/ ۹۴.

۵۰۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ كُلَّ لَيْلَةٍ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر کی قراءت کرنا مستحب ہے۔ اگر ابولبابہ راوی کی حدیث سے دلیل لینا جائز ہو، کیونکہ مجھے اس کی عدالت یا جرح کا علم نہیں ہے

۱۱۶۳۔ ثنا أحمد بن عبدة، أخبرنا حماد۔ يعني ابن زيد۔ ثنا أبو لبابة سمع ......

عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ، وَكَانَ يَقْرَأُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ (مسلسل نفلی) روزے رکھتے حتی کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ناغہ نہیں کرنا چاہتے، اور آپ (مسلسل) ناغہ کرتے حتی کہ ہم کہتے کہ آپ روزے رکھنا نہیں چاہتے۔ اور آپ ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔''

فوائد:......نماز تہجد میں ہر رات سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی تلاوت جائز ہے۔

۵۰۹..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ يَحْسَبُ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی تہجد کی تعدادِ رکعات کا بیان

بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ بَعْضِ أَخْبَارِ عَائِشَةَ فِي عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ.

اس سے بعض کم علم لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ روایت نبی کریم ﷺ کی تہجد کی نماز کی تعداد کے بارے میں مروی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مخالف ہے۔

۱۱۶۴۔ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ....

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔''

(۱۱۶۳) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب: ۲۱۔ حدیث: ۲۹۲۰۔ مختصراً، سنن کبری نسائی: ۷۱۲۔ مسند احمد: ۶/ ۶۸.

(۱۱۶۴) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ودعائہ باللیل، حدیث: ۷۶۴۔ من طریق محمد بن بشار بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب کیف صلاۃ النبی ﷺ، حدیث: ۱۱۳۸۔ سنن ترمذی: ۴۴۲۔ سنن کبری نسائی: ۴۰۰۔ مسند احمد: ۱/ ۳۳۸.

عَشْرَةَ رَكْعَةً . حَدَّثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ .

فوائد :......رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سے زیادہ رات کی نماز تیرہ رکعات ثابت ہے۔ پھر تیرہ رکعات ادا کرنے کی دو صورتیں مذکورہ ہے، ایک طریقہ حدیث ۱۰۷۶ میں اور دوسرا طریقہ حدیث ۱۱۰۲ میں بیان ہوا ہے۔

۱۱۶۵ - ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بَعْدَ الْعَتَمَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء کے بعد تیرہ رکعات ادا کیں۔''

۵۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الَّذِي قَدْ يُخَيَّلُ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا الَّذِي ذَكَرْتُهُ.

اس روایت کا بیان جسے بعض کم علم لوگ حضرت ابن عباس کی سابقہ روایت کے خلاف سمجھتے ہیں

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ . فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان المبارک میں نماز کی کیفیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ چار رکعات ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق مت پوچھو، پھر آپ چار

(۱۱۶۵) اسناده ضعيف، شرحبیل بن سعد کا آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ مسند احمد: ۳/ ۳۸۰۔ قیام اللیل للمروزی: ۸۴.

(۱۱۶۶) صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان، حديث: ۱۱۴۷۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ، حديث: ۷۳۸۔ سنن ابی داود: ۱۳۱۴۔ سنن ترمذی: ۴۳۹۔ سنن نسائی: ۱۶۹۸۔ مسند احمد: ۶/ ۳۶.

تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

رکعات ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق مت پوچھو پھر آپ تین رکعات ادا کرتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔''

۵۱۱..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ ثَالِثٍ أَخَالُهُ يَسْبِقُ إِلٰى قَلْبِ بَعْضِ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا قَبْلُ فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

اس سلسلے کی تیسری روایت کا بیان، میرا خیال ہے کہ تبحر علمی سے محروم شخص کے دل میں یہ بات آئے گی کہ یہ روایت گذشتہ دو ابواب میں مذکورہ روایات کے خلاف ہے

۱۱۶۷۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ رات کو وتروں سمیت نو رکعات (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز تہجد گیارہ اور نو رکعت بھی مسنون ہے اور آپ ﷺ کا اکثر معمول گیارہ رکعت نماز وتر ادا کرنا تھا۔

۲۔ نماز تراویح گیارہ رکعت مسنون ہے اور زیادہ سے زیادہ نماز وتر تیرہ رکعت مسنون ہے۔ اس سے زائد نماز وتر کی گنجائش نہیں کیونکہ اس سے اضافی عدد کی کوئی واضح نص نہیں، لہٰذا نوافل کے بارے جتنی مطلق روایات ہیں، انہیں رسول ﷺ سے ثابت مسنون عدد پر قیاس کیا جائے گا۔

۵۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا لَيْسَتْ بِمُتَضَادَّةٍ وَلَا مُتَهَاتِرَةٍ،

اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین احادیث جو میں نے ذکر کی ہیں، وہ باہم متعارض اور متضاد نہیں ہیں۔

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً عَلٰى مَا

(۱۱۶۷) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث: ۱۱۶۷۔ سنن ابی داود: ۱۲۵۱۔ سنن ترمذی: ۳۷۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۶/ ۳۰۔

أَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ نَقَصَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّيْ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ عَلٰى مَا أَخْبَرَ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ثُمَّ نَقَصَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ. عَلٰى مَا أَخْبَرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے پھر آپ نے دو رکعات کم کر دیں تو آپ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے۔ پھر آپ نے نماز تہجد سے دو رکعات کم کر دیں، لہٰذا آپ رات کو نو رکعات پڑھتے تھے۔ جیسا کہ عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے۔

١١٦٨ـ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ـ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ـ وَهُوَ الْغُدَانِيُّ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْأَشَلُّ ـ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ..........

عَنْ مَسْرُوْقٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَنَّهُ صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُبِضَ حِيْنَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، آخِرُ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ الْوِتْرُ، ثُمَّ رُبَّمَا جَاءَ إِلٰى فِرَاشِهِ هٰذَا، فَيَأْتِيْهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: نَأْخُذُ بِالْأَخْبَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ أَخْرَجْنَاهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ فِيْ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، وَاخْتِلَافُ الرُّوَاةِ فِيْ عَدَدِهَا كَاخْتِلَافِهِمْ فِيْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَعْضِ

''جناب مسروق سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ''آپ رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے گیارہ رکعات پڑھنی شروع کر دیں اور دو رکعت چھوڑ دیں، پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ نو رکعات رات کو پڑھتے تھے، رات کے وقت آپ کی آخری نماز وتر ہوتی تھی، پھر بعض اوقات آپ اپنے اس بستر پر تشریف لے آتے (اور آرام کرتے) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ کر آپ کو نماز کی اطلاع کرتے (تو آپ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم ان تمام روایات کے مطابق عمل کرتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی نماز تہجد کی تعداد کے متعلق ہم نے کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔ تعداد رکعات میں راویوں کا اختلاف اسی طرح کا ہے جیسے ان روایات میں ہے جو میں نے اس کتاب میں بیان کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ بعض راتوں میں بعض

(١١٦٨) منكر، الضعيفة: ٦٣٦٦.

اللَّيَالِي أَكْثَرَ مِمَّا يُصَلِّي فِي بَعْضٍ، فَكُلُّ مَنْ أَخْبَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ أَزْوَاجِهِ أَوْ غَيْرِهِنَّ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ عَدَدًا مِنَ الصَّلَاةِ، أَوْ صَلَّى بِصِفَةٍ فَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الصَّلَاةَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي بِذٰلِكَ الْعَدَدِ وَبِتِلْكَ الصِّفَةِ، وَهٰذَا الْإِخْتِلَافُ مِنْ جِنْسِ الْمُبَاحِ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ أَيَّ عَدَدٍ أَحَبَّ مِنَ الصَّلَاةِ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهُنَّ، وَعَلَى الصِّفَةِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا لَا حَظْرَ عَلَى أَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْهَا.

راتوں سے زیادہ رکعات ادا کرتے تھے۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن یا دیگر خواتین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی جو تعداد رکعات بیان کی ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کوئی کیفیت بیان کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض راتوں میں اس تعداد اور اس کیفیت کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ اور یہ اختلاف جائز قسم سے ہے۔ لہٰذا نمازی کے لیے جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کسی بھی تعداد اور کیفیت کے مطابق جو اسے پسند ہو، نماز ادا کر لے۔ کسی شخص کے لیے اس میں کوئی چیز ممنوع نہیں ہے۔

۵۱۳..... بَابُ قَضَاءِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ إِذَا فَاتَتْ لِمَرَضٍ أَوْ شُغْلٍ أَوْ نَوْمٍ

نماز تہجد کی دن کے وقت قضا کرنے کا بیان جبکہ وہ بیماری، مشغولیت یا نیند کی وجہ سے فوت ہوگئی ہو

۱۱۶۹۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عِيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے باقاعدگی سے ادا کرتے، اور جب آپ نماز تہجد سے سوئے رہ جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کے وقت بارہ رکعات ادا کر لیتے۔''

۱۱۷۰۔ ثَنَا بُنْدَارٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ح وَ، ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدٍ، ح وَ ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى

(۱۱۶۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ..........

عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ اس پر ہمیشگی اور باقاعدگی کرنا پسند کرتے اور جب کبھی نیند کا غلبہ، بیماری یا کوئی تکلیف آپ کو نماز تہجد سے مشغول کر دیتی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کر لیتے۔'' یہ یحییٰ بن سعید کی روایت ہے۔

فوائد:......۱۔ کسی عذر کی وجہ سے وتر چھوٹنے کی صورت میں ان کی قضا جائز اور مستحب فعل ہے۔

۲۔ وتر چھوٹنے کی صورت میں طلوع فجر سے لے کر نماز ظہر تک کے دوران وتر ادا کرنے کی صورت میں رات کے قیام کا مکمل ثواب ملتا ہے اور وتر نماز میں سستی کا تدارک ہو جاتا ہے۔

۳۔ وتر کی قضا دن کے وقت مقصود ہو تو دن کو جفت نماز ادا کی جائے گی، جیسے رسول اللہ ﷺ کا اکثر معمول نماز تہجد گیارہ رکعت پڑھنا تھا اور کسی عارضے کی وجہ سے نماز تہجد چھوٹنے پر بارہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۴۔ کیا وتر چھوڑنے والا ہر شخص دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرے گا؟ اس بارے میں کوئی ٹھوس دلیل ثابت نہیں ہے، چنانچہ جس کا نماز وتر ادا کرنے کا جو معمول ہے، نماز وتر فوت ہونے کی صورت میں دن کے وقت ایک رکعت اضافہ کر کے اسے جفت بنا لے۔ یہ اس کے حق میں بہترین اور صواب ہے۔

۵۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْمَرْءُ فِيْهِ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ إِذَا فَاتَتْ فَصَلَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ.

دن کے اس وقت کا بیان جس میں آدمی اپنی چھوٹی ہوئی نماز تہجد ادا کر لے تو وہ نماز تہجد کی فضیلت اور اجر و ثواب کو پا لے گا

۱۱۷۱۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ..........

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ

''جناب عبدالرحمان بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے

(۱۱۷۰) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

(۱۱۷۱) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل، حديث: ۷۴۷۔ سنن ابى داود: ۱۳۱۳۔ سنن ترمذی: ۵۸۱۔ سنن نسائی: ۱۷۹۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۴۳.

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلاةِ الْفَجْرِ وَصَلاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنِيْ سَلامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ، ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ، ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اپنی معمول کی قراءت سے یا اس کے کچھ حصے سے سویا رہ گیا، پھر اس نے وہ حصہ نماز فجر اور ظہر کے درمیان تلاوت کر لیا (اسے پڑھ کر نفل ادا کر لیے) تو اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے وہ حصہ رات ہی کو پڑھا ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کے وقت تلاوت اور نماز کا وظیفہ مقرر کرنا مشروع ہے۔ اور جب یہ وظیفہ نیند یا کسی عذر کی وجہ سے رہ جائے تو اس کی قضاء جائز ہے اور جو شخص اس وظیفہ کی قضا کا اہتمام نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک کرے تو اسے رات کے وقت نماز ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۵۳)

۵۱۵..... بَابُ ذِكْرِ النَّاوِيْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَيَغْلِبُهُ النَّوْمُ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ.

نماز تہجد کی نیت کرنے والے کا بیان، جب اس پر نیند غالب آ جائے اور وہ نماز تہجد ادا نہ کر سکے۔

۱۱۷۲۔ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنٌ۔ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ۔ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَ هُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُوْمَ، يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لاأَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ. وَقَدِ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بستر پر سوتے وقت یہ نیت کرتا ہے کہ وہ اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے گا، پھر اس پر اس کی نیند غالب آ گئی اور وہ صبح تک سوتا رہا تو اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہو گی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھے نہیں معلوم کہ اس حدیث کو حسین بن علی کے علاوہ کسی

(۱۱۷۲) صحیح، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب من اتی فراشه وهو ینوی القیام فنام، حدیث: ۱۷۸۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۴۴۔

إِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ .

راوی نے زائدہ سے سند بیان کیا ہو۔ اس حدیث کی سند میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔“

١١٧٣ ـ فَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ.........

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِسَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْهَا فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَنَامَ ، كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ ، وَكُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ . وَهٰذَا التَّخْلِيْطُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ . وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ زِرٍّ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ . كَانَ يَشُكُّ فِي الْخَبَرِ أَهُوَ عَنْ زِرٍّ ، أَوْ عَنْ سُوَيْدٍ .

”جناب زر بن حبیش حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ وہ رات کی کسی گھڑی میں نماز ادا کرے گا پھر اس پر نیند غالب آ گئی تو اس کی نینداس پر صدقہ ہوگی اور اس کے لیے اس کے ارادے اور نیت کے مطابق نماز کا اجر لکھ دیا جائے گا۔“ جناب عبدہ بن ابی لبابہ نے اس حدیث کی سند خلط ملط کر دی ہے۔ ایک بار روایت کی تو کہا کہ میں یہ روایت سوید بن غفلہ سے بیان کرتا ہوں (دیکھیے روایت نمبر ۱۱۷۲) اور دوسری مرتبہ اسے زر بن حبیش کی روایت قرار دیا (جیسا کہ روایت نمبر ۱۱۷۳) میں ہے۔ جناب عبدہ کو شک تھا کہ یہ روایت زر کی ہے یا سوید کی۔“

١١٧٤ ـ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ.........

عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَوْ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ ـ شَكَّ عَبْدَةُ ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهُ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْمُهَا فَيَنَامُ عَنْهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً تَصَدَّقَ بِهَا عَلَيْهِ . وَعَبْدَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ بَيَّنَ الْعِلَّةَ الَّتِي شَكَّ فِي هٰذَا

”عبدۃ بن ابی لبابہ جناب زر بن حبیش یا سوید بن غفلہ سے حضرت ابو درداء یا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”جو شخص رات کے کسی حصے میں نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہو، پھر اس سے سو یارہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس نماز کا اجر لکھ دیتے ہیں، اور اس کی نینداللہ تعالیٰ کا اس پر صدقہ ہوگا۔“ جناب عبدہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کی علت بیان کر دی ہے جس میں انہیں شک ہے کہ یہ حدیث

(١١٧٣) رجاله ثقات.

(١١٧٤) رجاله ثقات، سنن نسائي، كتاب قيام الليل، باب من اتى فراشه وهو ينوى القيام فنام، حديث : ١٧٨٩ ـ موقوفا.

الْإِسْنَادِ أَسَمِعَهُ مِن زِرٍّ أَوْ مِنْ سُوَيْدٍ، فَذَكَرَ أَنَّهُمَا كَانَا اجْتَمَعَا فِي مَوْضِعٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، فَشَكَّ مَنِ الْمُحَدِّثُ مِنْهُمَا وَمَنِ الْمُحَدَّثُ عَنْهُ.

انہوں نے زر سے سنی ہے یا سوید سے؟ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ دونوں اساتذہ کرام ایک جگہ اکٹھے تھے تو ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی، پھر انہیں حدیث بیان کرنے والے اور حدیث سننے والے میں شک ہو گیا (کہ وہ کون ہے)''

۱۱۷۵ـ ثَنَا بِهٰذَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ..........

قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ إِلٰى سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ نَعُوْدُهُ، فَحَدَّثَ سُوَيْدٌ أَوْ حَدَّثَ زِرٌّ، وَ أَكْبَرُ ظَنِّيْ أَنَّهُ سُوَيْدٌ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ أَكْبَرُ ظَنِّيْ أَنَّهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَبْدٌ يُرِيْدُ صَلَاةً ـ وَقَالَ مَرَّةً: مِنَ اللَّيْلِ ـ، ثُمَّ يَنْسٰى فَيَنَامُ إِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ وَكُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَإِنْ كَانَ زَائِدَةُ حَفِظَ الْإِسْنَادَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ، وَ سُلَيْمَانُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيْبٍ، وَحَبِيْبٌ مِنْ عَبْدَةَ ـ فَإِنَّهُمَا مُدَلِّسَانِ ـ، فَجَائِزٌ أَنَّ يَكُوْنَ عَبْدَةُ حَدَّثَ بِالْخَبَرِ مَرَّةً قَدِيْمًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِلَا شَكٍّ ثُمَّ شَكَّ بَعْدُ أَسَمِعَهُ مِنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَوْ مِنْ سُوَيْدٍ؟ وَهُوَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، لِأَنَّ بَيْنَ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَبَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِنَ السِّنِّ مَا قَدْ يَنْسَى الرَّجُلُ كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ يَحْفَظُهُ، فَإِنْ كَانَ حَبِيْبُ بْنُ أَبِي

''امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے یہ بات جناب عبدہ بن ابی لبابہ سے یاد رکھی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں جناب زر بن حبیش کے ساتھ سوید بن غفلہ کی تیمارداری کے لیے گیا، تو سوید یا زر نے حدیث بیان کی، میرا غالب گمان ہے کہ جناب سوید نے بیان کی۔ انہوں نے حضرت ابودرداء یا حضرت ابوذر سے روایت بیان کی اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ حضرت ابودرداء سے بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: جو آدمی بھی رات کو نماز (تہجد) پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے پھر بھول کر سویا رہتا ہے تو اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ ہو جائے گی اور اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''اگر زائدہ نے اپنی بیان کردہ سند یاد رکھی ہے اور سلیمان نے حبیب سے سنا ہے اور حبیب نے عبدہ سے سنا ہے تو وہ دونوں مدلس ہیں، یہ ممکن ہے کہ عبدہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بہت پہلے بیان کی ہو اور اسے سوید بن غفلہ کے واسطے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہو بغیر کسی شک کے پھر بعد میں انہیں شک لاحق ہو گیا ہو کہ انہوں نے یہ روایت زر بن حبیش سے سنی ہے یا سوید سے؟ اور انہوں نے یہ روایت حضرت ابودرداء سے بیان کی ہے یا حضرت ابوذر سے؟ کیونکہ حبیب بن ابی ثابت اور امام سفیان

(۱۱۷۵) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

ثَابِتٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدَةَ فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ سَمِعَهُ قَبْلَ تَوَلُّدِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لأَنَّ حَبِيْبَ بْنَ أَبِيْ ثَابِتٍ لَعَلَّهُ أَكْبَرَ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ، قَدْ سَمِعَ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ، وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِالْمَحْفُوْظِ مِنْ هٰذِهِ الْأَسَانِيْدِ.

ثوری اور ابن عیینہ کے درمیان عمر کا اس قدر تفاوت ہے کہ اس عرصے میں آدمی اپنی حفظ کی ہوئی بہت ساری چیزیں بھول جاتا ہے۔ اگر حبیب بن ابی ثابت نے یہ روایت عبدہ سے سنی ہے تو پھر یہ بات اس کے مشابہ ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن عیینہ کی ولادت سے پہلی سنی ہوگی۔ کیونکہ شاید حبیب بن ابی ثابت (اپنے استاد) عبدہ بن ابی لبابہ سے عمر میں بڑا ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، اور ان اسانید میں سے محفوظ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بخوبی جانتے ہیں۔"

فوائد :۔۔۔۔۔۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص رات سوتے وقت یہ نیت اور ارادہ کرے کہ وہ رات کے آخری پہر اٹھ کر نماز وتر ادا کرے گا، پھر نیند کے غلبہ کے باعث وہ قیام اللیل کا اہتمام نہ کر سکے تو اس نیت وارادہ کی بدولت اسے قیام اللیل کا ثواب ملے گا اور نماز کے حصہ کی نیند اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ اور عنایت ہوگی۔

۲۔ اس صورت میں نماز وتر کی قضا دینے سے اجر دو چند ہو جاتا ہے۔

۵۱۶۔۔۔۔ بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَخُصَّ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے لیے مخصوص کرنا منع ہے۔

۱۱۷۶۔ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ۔۔۔۔۔۔۔۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الأَيَّامِ، وَ لاَ تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باقی دنوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کے دن کو (نفلی) روزے کے لیے خاص مت کرو۔ اور دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے لیے خاص نہ کرو۔"

فوائد :۔۔۔۔۔اس حدیث میں جمعہ کی رات کو قیام اللیل کے لیے خاص کرنے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے

(۱۱۷۶) صحیح ابن حبان: ۳۶۱۶۔ من طريق موسى بن عبدالرحمن بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب كراهة افراد يوم الجمعة بصوم، حديث: ۱۴۸/ ۱۱۴۴، سنن كبرى نسائی: ۲۷۶۴، مسند احمد: ۲/ ۳۹۴.

خاص کرنے کی واضح ممانعت ہے اور اس کی کراہت پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ نیز علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، جمعہ کی رات کی خاص نماز بدعت صلاۃ الرغائب مکروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نماز کے وضاع اور گھڑنے والے کو ہلاک کرے، بلاشبہ یہ بدعات میں سے بدترین بدعت ہے، جو ضلالت و جہالت پر منتج ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۹)

۵۱۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِقْتِصَادِ فِيْ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ وَ كَرَاهَةِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لاَ تُطِيْقُهُ مِنَ التَّطَوُّعِ.

نفلی نماز میں میانہ روی اور اعتدال اختیار کرنے کے حکم کا بیان، اور نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ نفلی عبادت کا بوجھ ڈالنا ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۷۷۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلاَةً أَحَبَّ أَن يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَ لاَ أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلاَ قَامَ حَتَّى الصَّبَاحِ ، وَلاَ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِهَا ، فَقَالَ: صَدَقَتْ . أَمَا أَنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِي بِهِ مُشَافَهَةً .

''جناب سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نفل نماز پڑھتے تو اسے باقاعدگی سے پڑھنا پسند فرماتے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن مجید تلاوت کیا ہو اور نہ آپ نے صبح تک تہجد ادا کی ہے۔ اور نہ آپ نے رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہیں۔'' پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا، اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی، تو انہوں نے فرمایا: ''انہوں نے سچ فرمایا ہے، خبردار! اگر میں ان کی خدمت میں حاضری دیتا ہوتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے براہ راست یہ حدیث سنتا۔''

۱۱۷۸۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ:..........

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

(۱۱۷۷) تقدم تخریجه برقم: ۱۰۷۸.

(۱۱۷۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جامع صلاة اللیل، حدیث: ۱۴۱/ ۷۴۶۔ تقدم تخریجه برقم: ۱۰۷۸.

عَمِلَ عَمَلاً أَثْبَتَهُ ، قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ .

کوئی عمل کرے تو اسے ہمیشہ کرتے، وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے پوری رات صبح تک نماز تہجد پڑھی ہو، اور نہ آپ نے کسی مہینے کے مسلسل روزے رکھے ہیں، سوائے رمضان المبارک کے۔''

فوائد:......ا۔ قیام اللیل میں میانہ روی اختیار کرنا چاہیے اور اس میں اتنا معمول اختیار کرنا چاہیے جو باآسانی اور سہولت سے میسر ہو۔ نیز اس میں قیام اور تلاوت کی اتنی حد مقرر کرنا جس پر مداومت مشکل ہو، ناجائز ہے۔

۲۔ نماز تہجد میں ایک رات میں قرآن ختم کرنا مکروہ فعل ہے۔

۳۔ رمضان کے سوا کسی بھی مہینے کے مکمل روزے رکھنا جائز نہیں، نیز زیادہ نفلی روزے رکھنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور دوسرے دن روزہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کے علاوہ نفلی روزوں پر دوام کا کوئی اور طریقہ مشروع نہیں ہے۔

۱۱۷۹۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، ح وَ ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ۔ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ ، قَالَ.........

بُرَيْدَةُ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ أَمْشِي لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ فَظَنَنْتُهُ يُرِيْدُ حَاجَةً ، فَجَعَلْتُ أَكُفُّ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى رَاٰنِيْ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ جَمِيْعًا ، فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ بَيْنَ أَيْدِيْنَا يُصَلِّيْ يُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرٰى يُرَائِيْ ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: فَأَرْسَلَ يَدَهُ وَ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ يَرْفَعُ يَدَهُ وَ يُصَوِّبُهُمَا وَ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، فَإِنَّهُ

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں گھر سے نکل کر قضائے حاجت کے لیے جا رہا تھا، تو اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بھی جا رہے ہیں، میں نے گمان کیا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے جا رہے ہیں تو میں نے آپ سے دور ہٹنا شروع کر دیا، میں اسی طرح کر رہا تھا کہ آپ نے مجھے دیکھ لیا اور پھر اشارہ کر کے مجھے (اپنے پاس) بلا لیا۔ میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ہم اکٹھے چلنے لگے، پھر اچانک ہم نے اپنے سامنے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا اور بکثرت رکوع و سجود کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ دکھلاوا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بخوبی جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور اپنے سامنے

(۱۱۷۹) اسناده صحیح، مسند احمد: ٥/ ٣٥٠۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣١٢.

مَنْ يُشَادُّ هٰذَا الدِّيْنَ يَغْلِبُهُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مُؤَمَّلٍ لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ: فَإِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هٰذَا الدِّيْنَ يَغْلِبُهُ .

اپنے دونوں ہاتھوں سے تین بار اشارہ کیا، آپ اپنے ہاتھ بلند کرتے اور پھر انہیں نیچے کرتے اور فرمایا: ''درمیانی راہ اختیار کرو، اعتدال والی راہ اپناؤ، تمہیں معیانہ روی اختیار کرنی چاہیے، کیونکہ جس شخص نے بھی اس دین کے ساتھ سختی کرنے کی کوشش کی تو یہ دین اس پر غالب آ جاتا ہے (اسے پچھاڑ دیتا ہے)۔ یہ مؤمل کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب دورقی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔ بے شک جس شخص نے بھی اس دین کے معاملے میں سختی کی تو دین اس پر غالب آ جاتا ہے۔''

فوائد :......ا۔ اس حدیث میں قیام اللیل میں میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اختیاری امور میں طبیعت پر اتنا جبر نہیں کرنا چاہیے کہ انسان واجبی امور میں کوتاہ عمل ہو جائے اور فرض عبادت کی روح تک سے غافل ہو جائے۔

۲۔ عبادت میں ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے کہ انسان ریا کار محسوس ہو۔

۳۔ دن اور رات کے نوافل کی ادائیگی میں انتہائی عجلت اور سجدہ پر سجدہ روحِ نماز کے منافی ہے، لہٰذا نوافل میں سکینت وطمانیت اور ٹھہراؤ اختیار کرنا چاہیے۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ، فَإِذَا كَسَلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ، فَقَالَ: حُلُّوْهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسَلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے جبکہ ایک رسی دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے۔ وہ نماز پڑھتی ہیں، پھر جب تھک جاتی ہیں یا سست ہو جاتی ہیں تو اسے تھام لیتی ہیں۔ آپ نے حکم دیا: اسے کھول دو۔ پھر فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو چاہیے کہ وہ نشاط کے ساتھ اور چست ہو کر نماز

(۱۱۸۰) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب ما یکره من التشدید فی العبادة، حدیث: ۱۱۵۰۔ صحیح مسلم. کتاب صلاة المسافرین. باب فضیلة العمل الدائم، حدیث: ۷۸٤۔ سنن ابی داود: ۱۳۱۲۔ سنن نسائی: ۱٦٤٤۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۷۱۔ مسند احمد: ۳/ ۱۰۱.

ادا کرے، اور جب تھک جائے یا سست ہو جائے (تو نماز چھوڑ کر) بیٹھ جائے (اور آرام کرے۔)"

فوائد:......ا۔ ان احادیث میں قیام اللیل میں خشوع وخضوع اختیار کرنے کا بیان ہے اور جب تک طبیعت ہشاش ہو اور نماز میں کامل یکسوئی اور توجہ ہو تب تک قیام اللیل کا اہتمام جائز ومشروع ہے اور جب یکسوئی نہ رہے اور نیند کا غلبہ ہو جائے تب سونا اور قیام ترک کرنا افضل ہے۔

۲۔ اپنی طاقت وبساط کے مطابق عبادت کرنا مشروع ہے اور جس وظیفہ پر اہتمام نہ کیا جائے یا اس پر عمل کوفت اور ایذا کا باعث ہو اسے ترک کرنا افضل ہے۔

١١٨١ - ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْتَمِرٍّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا أَبُوْ حَبِيْبِ بْنِ مُسْلِمِ بْنُ يَحْيٰى مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ بَنِي رَفَاعَةَ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ: غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالُوْا لِمَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالُوْا: تُصَلِّيْ قَائِمَةً فَإِذَا أَعْيَتْ اِعْتَمَدَتْ عَلَيْهِ فَحَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فَإِذَا أَعْيٰى فَلْيَجْلِسْ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ صرف ان الفاظ کا فرق ہے کہ حاضرین نے عرض کی: (یہ رسی) میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی ہے۔ آپ نے پوچھا: وہ اس رسی کے ساتھ کیا کرتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ (اس کے ساتھ) کھڑی ہو کر نماز پڑھتی ہیں، پھر جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے، پھر جب تھک جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے۔"

٥١٨..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَتِهَا وَطُوْلِ الْقِيَامِ فِيْهَا يَشْكُرُ اللّٰهَ لِمَا يُوَلِّي الْعَبْدُ مِنْ نِعْمَتِهِ وَإِحْسَانِهِ.

نفل نماز بکثرت اور لمبے قیام کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کر سکے

١١٨٢ - قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ..........

(١١٨١) شاذ، یہ روایت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کے ساتھ شاذ ہے۔ فتح الباری: ٣/٣٦.

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: تَكَلَّفُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اتنی زیادہ نفل) نماز پڑھی کہ آپ کے قدم مبارک سوجھ گئے آپ سے عرض کی گئی: ''اے اللہ کے رسول آپ یہ مشقت و تکلیف برداشت کر رہے ہیں حالانکہ آپ کی بخشش کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

١١٨٣۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ سَمِعَ.........

الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بکثرت نفل) نماز پڑھی حتی کہ آپ کے قدم مبارک ورم آلود ہو گئے۔ آپ سے عرض کی گئی: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں (پھر اس قدر مشقت کس لیے فرما رہے ہیں؟) آپ نے فرمایا: ''کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

١١٨٤۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ح وَ، ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس قدر طویل) قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پھول گئے، آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! آپ یہ بہت مشقت والا کام کرتے ہیں جبکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی یہ وحی آ چکی ہے کہ اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں

(١١٨٢) صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب اکثار الاعمال والاجتهاد فی العبادة، حدیث: ٢٨١٩۔ سنن ترمذی: ٤١٢۔ من طریق ابی عوانة بهذا الاسناد، وانظر الحدیث الآتی۔

(١١٨٣) صحیح بخاری کتاب التهجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل، حدیث: ١١٣٠، ٤٨٣٦۔ سنن نسائی: ١٦٤٥۔ سنن ابن ماجه: ١٤١٩۔ مسند احمد: ٤/ ٢١٥۔ مسند الحمیدی: ٧٥٩۔

(١١٨٤) اسناده حسن، ترمذی فی الشمائل: ٢٦٢۔ مسند البزار الکشف: ٢٣٨١۔

شَكُوْرًا . هٰذَا لَفْظُ الْمُحَارِبِيِّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الشُّكْرَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَدْ يَكُوْنُ بِالْعَمَلِ لَهُ لِأَنَّ الشُّكْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ ، وَقَدْ يَكُوْنُ بِاللِّسَانِ ، قَالَ اللّٰهُ : ﴿اعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا﴾ فَأَمَرَهُمْ جَلَّ وَعَلَا أَنْ يَّعْمَلُوْا لَهُ شُكْرًا فَالشُّكْرُ قَدْ يَكُوْنُ بِالْقَوْلِ وَالْعَمَلِ جَمِيْعًا ، لَا عَلٰى مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ أَنَّ الشُّكْرَ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِاللِّسَانِ فَقَطْ . وَقَوْلُهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، مِنَ الْجُنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ: إِنَّهُ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ أَنْ يُّقَالَ: يَكُوْنُ فِيْ مَعْنٰى كَانَ ، لِأَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾، وَقِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَائِلِ وَلَمْ يَقُلْ أَيْضًا وَعَدَنِيْ أَنْ يَّغْفِرَ لِأَنَّهُ قَدْ غَفَرَ .

معاف فرما دی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟“ یہ محاربی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کبھی اس کے لیے عمل کے ذریعہ سے ہوتا ہے کیونکہ سارے کا سارا شکر اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور کبھی شکر زبان سے ادا ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا﴾ (سبا: ۱۳) ”اے آل داؤد! شکرانے کے طور پر (نیک) عمل کرو۔“ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اس کے شکرانے کے طور پر نیک اعمال کریں۔ چنانچہ شکر کبھی قول اور عمل دونوں کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ اس طرح نہیں جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے کہ شکر صرف زبان سے ادا ہوتا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ ”اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں“ یہ اس قسم سے ہے جس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ لغوی طور پر یہ جائز ہے کہ کہا جائے: یکون (ہوگا) کان (ہو چکا) کے معنی میں بھی آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ (الفتح: ۱) ”بلاشبہ ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے۔“ اور نبی علیہ السلام سے یہ کہا گیا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائل کا رد نہیں کیا اور نہ اسے یہ فرمایا ہے کہ ”میرے رب نے میرے گناہ معاف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ تو معاف کر چکا ہے۔“

فوائد:......۱۔ قیام اللیل کا اہتمام مشروع و مستحب ہے اور طول قیام کی صورت میں انسان کا مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ انسان اکتاہٹ و ملال کا شکار نہ ہو۔

۲۔ انسان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و اکرامات جتنے زیادہ ہوں، اسے اسی قدر زیادہ عبادات کا اہتمام کرنا چاہیے، اسی سے انسان کی بخشش و مغفرت ممکن ہے، نیز جنہیں مغفرت کے بارے میں علم نہ ہو انہیں تو عبادات میں خوب دلچسپی

لینی چاہیے، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کثرت عبادت کے شوق میں شرعی حدود اور سنن سے تجاوز نہ کیا جائے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بندے کا اللہ کا شکر ادا کرنے سے مقصود، اس کے انعامات کا اعتراف، انعامات پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا اور نیکی کے کاموں پر مکمل دوام ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندوں کے اعمال کی قدردانی سے مراد، نیک اعمال پہ انہیں اچھا بدلہ دینا ثواب کو بڑھا چڑھا کر دینا اور جو اُن پر انعامات کیے ہیں ان پر ان کی تعریف کرنا ہے۔ (نووی: ۱۷/ ۱۶۲)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفلی نمازوں کے ابواب کا مجموعہ

۵۱۹..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ بِلَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۸۵ـ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، حَدَّثَتْنِي..........

أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

''حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعات نفل نماز ادا کی، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

۱۱۸۶ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رُجُلٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ: النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کے لیے ہر روز نماز پڑھی، پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔''

۱۱۸۷ـ نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ

(۱۱۸۵) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبة، حدیث: ۷۲۸۔ سنن ابی داود: ۱۲۵۰۔ سنن کبری نسائی: ۴۹۲۔ مسند احمد: ۶/ ۴۲۶.

(۱۱۸۶) انظر الحدیث السابق.

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، قَالَ، ....

قَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا حَدَّثَتْنَاهُ أُمُّ حَبِيبَةَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: وَمَا رَأَيْتُهُ قَالَ ذَاكَ إِلَّا لِتُسَارَّ إِلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ . قَالَ عَنْبَسَةُ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ . قَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ . قَالَ النُّعْمَانُ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرٍو . قَالَ دَاوُدُ: أَمَّا نَحْنُ فَإِنَّا نُصَلِّيْ وَنَتْرُكُ . قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَسْقَطَ هُشَيْمٌ مِنَ الْإِسْنَادِ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ، وَالصَّحِيْحُ حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ ۔ وَهُوَ فِي الْبَابِ الثَّانِيْ ۔ وَمَا رَوَاهُ مَحْبُوبُ ابْنُ الْحَسَنِ .

''حضرت عنبسہ بن ابوسفیان نے عمرو بن اوس سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: ضرور سنائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات انہوں نے حدیث کی طرف رغبت کرنے اور اس میں خوشی محسوس کرنے کے لیے کہی، وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات نفل ادا کیے، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔'' حضرت عنبسہ کہتے ہیں کہ: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہ سے سنا ہے میں نے یہ رکعات کبھی نہیں چھوڑیں۔ جناب عمرو بن اوس کہتے ہیں: میں نے یہ رکعات کبھی ترک نہیں کیں جب سے میں نے حضرت عنبسہ سے ان کے بارے میں حدیث سنی ہے۔ جناب نعمان کہتے ہیں: ''جب سے میں نے عمرو سے ان کے متعلق سنا ہے، میں نے کبھی انہیں نہیں چھوڑا۔'' جناب داؤد کہتے ہیں: ''مگر ہم تو کبھی انہیں ادا کر لیتے ہیں اور کبھی چھوڑ بھی دیتے ہیں۔ جناب ابن علیہ نے بھی یہی کلمات یا اس جیسے کلمات کہے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب ہشیم نے اس سند سے عمرو بن اوس کا واسطہ گرا دیا ہے۔ جبکہ صحیح حدیث ابن علیہ کی ہے جو دوسرے باب میں مذکور ہے اور اسے محبوب بن حسن نے بیان کیا ہے۔''

(۱۱۸۷) انظر الحدیث السابق.

٥٢٠..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فِيْ كُلِّ يَوْمٍ، أَيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَعَ بَيَانِ عَدَدِ هٰذِهِ الرَّكْعَاتِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے ذکر کی تھی، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''ہر روز میں'' سے مراد ہر دن اور رات مراد ہے۔ اور فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل رکعات کی تعداد کا بیان

قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ: يَوْمًا تُرِيْدُ بِلَيْلَتِهِ، وَتَقُوْلُ: لَيْلَةً، تُرِيْدُ بِيَوْمِهَا، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿اٰيَتُكَ أَن لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا﴾ وَقَالَ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ: ﴿اٰيَتُكَ أَن لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ فَبَانَ أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ: ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَيْ بِلَيَالِيْهَا وَصَحَّ أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِي سُوْرَةِ مَرْيَمَ: ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا، أَيْ بِأَيَّامِهِنَّ. قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً﴾، وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِأَيَّامِهِنَّ وَقَالَ: ﴿وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ﴾، وَالْعَرَبُ إِذَا أَفْرَدَتْ ذِكْرَ الْأَيَّامِ قَالَتْ: عَشْرَةَ أَيَّامٍ، وَإِذَا أَفْرَدَتْ ذِكْرَ اللَّيَالِيْ قَالَتْ: عَشْرَ لَيَالٍ، فَظَاهِرُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ وَ أَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ نَسْقًا عَلَى الثَّلَاثِيْنَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا قَبْلُ، وَإِنَّمَا اَرَادَ اللّٰهُ أَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرِ لَيَالٍ أَيْ بِأَيَّامِهِنَّ.

''میں کتاب ''معانی القرآن'' میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب کبھی دن بول کر دن اور رات مراد لیتے ہیں اور کبھی رات بول کر رات اور دن دونوں مراد لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں فرماتے ہیں: ﴿اٰيَتُكَ أَن لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا﴾ (آل عمران:٤١) ''تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے اشارے کے سوا بات چیت نہیں کر سکے گا۔'' اور سورہ مریم میں فرمایا: ﴿اٰيَتُكَ أَن لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ (مریم: ١٠) ''تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات تک صحیح سلامت ہونے کے باوجود لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکے گا۔'' اس سے واضح ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں تین دن، ان کی راتوں سمیت مراد لیے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ سورہ مریم میں تین راتیں ان کے دنوں سمیت مراد لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً﴾ (الاعراف: ١٤٢) ''اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔'' ''اور یقینی علم یہ ہے کہ اس سے مراد دس راتیں، دس دنوں سمیت ہیں۔'' اور فرمایا: ''اور ہم نے ان کو دس کے ساتھ مکمل کر دیا۔'' (اعراف:١٤٢) عرب جب اکیلے دنوں کا تذکرہ کریں تو ''عَشْرَةَ اَيَّامٍ'' کہتے ہیں اور جب اکیلی راتوں کا ذکر کریں تو ''عَشْرَ لَيَالٍ'' کہتے ہیں۔ چنانچہ اس لفظ ﴿وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ﴾ اور ہم نے انہیں دس کے ساتھ مکمل کر دیا'' کا ظاہر یہ ہے کہ اس سے پہلے مذکور

تیں پر عطف نسق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں دس راتوں کے ساتھ مکمل کر دیا یعنی ان کے دنوں سمیت مکمل کر دیا۔"

١١٨٨۔نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ: نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ..........

أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَى عَشَرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

"نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات نفل نماز ادا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ چار رکعات ظہر سے پہلے، اور دو رکعات ظہر کے بعد، نماز عصر سے پہلے دو رکعات، مغرب کی نماز کے بعد دو رکعات اور دو رکعات صبح کی نماز سے پہلے ہیں۔"

١١٨٩۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ - وَهُوَ ابْنُ رَافِعٍ - عَنْ عَنْبَسَةَ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ اثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

"حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بارہ رکعات (نفل نماز) ادا کیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں، چار رکعات ظہر سے پہلے، اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات عصر سے پہلے، اور دو رکعات مغرب کے بعد، اور دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

فوائد:......١۔ ان احادیث میں موکدہ سنتوں کی فضیلت کا بیان ہے اور ان کا اہتمام حصول جنت کا باعث ہے۔

٢۔ موکدہ سنتوں میں سے کوئی بھی نماز فرض نہیں، بلکہ یہ نمازیں فرض کے تابع ہیں۔ اور ان کے چھوڑنے سے انسان گناہ گار نہیں ہوتا۔

(١١٨٨) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب قيام الليل، باب ثواب من صلى فى اليوم والليلة......، حديث: ١٨٠٢، وانظر الحديث الآتى.

(١١٨٩) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب قيام الليل، باب ثواب من صلى فى اليوم والليلة......، حديث: ١٨٠٣۔ سنن ترمذى: ٤١٥۔ سنن ابن ماجه: ١١٤١۔ مسند احمد: ٦/ ٣٢٦.

۳۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ احادیث الباب دلیل ہیں کہ مذکورہ بارہ رکعت سے موکدہ سنتیں مراد ہیں اور یہ سنتیں فرائض کے تابع ہیں۔(نیل الاوطار: ۳/ ۱۹)

۵۲۱..... بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلاَةِ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

نمازظہر سے پہلے اور بعد میں نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۰۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يُحَدِّثُ، ح وَ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ أَصَابَتْهُ شِدَّةٌ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، وَقَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ: مَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.

''جناب محمد بن ابی سفیان پر جب موت طاری ہوئی تو انہیں بڑی سختی کا سامنا کرنا پڑا، (اس وقت) انہوں نے فرمایا: مجھے میری بہن ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چار رکعات کو اہتمام اور باقاعدگی سے ادا کیا۔ ابن معمر کے الفاظ یہ ہیں: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے دیں گے۔''

۱۱۹۱۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا عَمْرٌو- يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ - ثَنَا صَدَقَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ..........

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ صَلاَةِ الْهَجِيْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حُرِّمَ عَلٰى جَهَنَّمَ.

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد بھی چار رکعات پابندی اور باقاعدگی سے ادا کیں، وہ جہنم پر حرام کر دیا جائے گا۔''

۱۱۹۲۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، نَا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا

(۱۱۹۰) اسنادہ ضعیف، محمد بن ابی سفیان غیر معروف مجہول راوی ہے۔ سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلة......، حدیث: ۱۸۱۷.

(۱۱۹۱) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب الاربع قبل الظهر وبعدها، حدیث: ۱۲۶۹۔ سنن ترمذی: ۴۲۷۔ سنن نسائی: ۱۸۱۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۶۰۔ مسند احمد: ۶/۳۲۵.

النُّعْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ الْمُنْذِرِ - عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنْبَسَةَ.........

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

"جناب عنبسہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مذکورہ بالا روایت کے برابر روایت بیان کی۔"

فوائد:......۱۔ نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعت نماز پڑھنا مستحب فعل ہے۔(المغنی ۳/ ۳۱۸)

۲۔ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ: نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور نماز ظہر کے بعد چار رکعتیں کی محافظت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ اسے حقیقت پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے کہ ایسے شخص کے جمیع بدن کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل وسیع تر اور رحمت بے کنار ہے، نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز ظہر سے قبل چار رکعات اور نماز ظہر کے بعد چار رکعتیں موکدہ اور مستحب ہیں اور ان کے اہتمام کے لیے مذکورہ ترغیب کافی ہے۔(نیل الاوطار: ۳/ ۱۹، ۲۰)

۵۲۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نماز عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ أَبُو الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ، نَا أَبُوْدَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلّٰى أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات نماز (نفل) ادا کی۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عصر سے قبل چار رکعت نماز مستحب ہے اور اس نماز کا اہتمام کرنے والا رحمت ایزدی کا مستحق ہے۔

۵۲۳..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

نماز مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۴۔ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرُّبَالِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِيْ إِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ

(۱۱۹۲) انظر الحدیث السابق.

(۱۱۹۳) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب الصلاۃ قبل العصر، حدیث: ۱۲۷۱۔ سنن ترمذی: ۴۳۰۔ مسند احمد: ۲/ ۱۱۷.

عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ صَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر آپ نفل نماز ادا کرتے رہے حتی کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔''

فوائد :......نماز مغرب کے بعد نماز نفل کا اہتمام مسنون ہے البتہ اس حدیث میں یہ وضاحت نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت نماز ادا کی تھی، لہٰذا اس مطلق روایت کو ان مقید احادیث پر محمول کیا جائے گا، جن میں نماز مغرب کے بعد دو موکدہ سنتوں کے اہتمام کا بیان ہے۔

١١٩٥۔قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى سِتَّ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُنَّ بِشَيْءٍ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ اثْنَيْ عَشْرَةَ سَنَةً. حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، ح وَثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرُّبَالِيُّ، نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، غَيْرَ أَنَّ الرُّبَالِيَّ قَالَ: لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُمَا بِسُوْءٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز مغرب کے بعد چھ رکعات نماز نفل پڑھی، ان کے درمیان ذکر الٰہی کے سوا کوئی بات چیت نہ کی تو یہ رکعات اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہو جائیں گی۔ جناب الربالی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان کے درمیان کوئی بری بات کیے بغیر نماز پڑھے۔''

(١١٩٤) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ١٠٤۔ حدیث: ٣٧٨١۔ مطولا، سنن کبری نسائی: ٣٧٩، ٣٨٠، ٨٢٩٨۔ مسند احمد: ٥/ ٤٤.

(١١٩٥) اسنادہ ضعیف، عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث راوی ہے۔ الضعیفۃ: ٤٦٩۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، حدیث: ٤٣٥۔ سنن ابن ماجہ: ١١٦٧، ١٣٧٤۔ مسند ابی یعلی: ٦٠٢٢.

۵۲۴..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَاتِ وَ بَعْدَهُنَّ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان

۱۱۹۶۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُوْخَالِدٍ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔'' یہ جناب وکیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

۱۱۹۷۔حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهِ، انْتَهٰى حَدِيْثُ أَحْمَدَ، وَزَادَ مُؤَمَّلٌ، قَالَ وَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ۔ وَكَانَتْ سَاعَةٌ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيْهَا أَحَدٌ۔ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ. قَالَ: أُرَاهُ قَالَ: خَفِيْفَتَيْنِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ بَيْتِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ظہر سے پہلے دو رکعات اور دو رکعات اس کے بعد ادا کیں، اور دو رکعات مغرب کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں، اور دو رکعات عشاء کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں۔'' جناب احمد بن منیع کی حدیث یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ جناب مؤمل بن ہشام نے یہ اضافہ بیان کیا، فرماتے ہیں: مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اور وہ ایسا وقت تھا جس میں کوئی شخص آپ کے پاس نہیں آتا تھا، بے شک آپ دو رکعات ادا کرتے حتیٰ کہ (دوسری) فجر طلوع ہو جاتی اور مؤذن نماز کے لیے اذان دے دیتا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: ''آپ یہ دو رکعات ہلکی اور مختصر ادا

(۱۱۹۶) ضعیف، ابو اسحاق راوی مدلس ہے۔ ضعیف، سنن ابی داود: ۱۲۷۵۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب من رخص فیهما اذا كانت الشمس مرتفعة، حدیث: ۱۲۷۵۔ سنن کبری نسائی: ۳۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۱۲۴۔

(۱۱۹۷) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب الرکعتین قبل الظهر، حدیث: ۱۱۸۰، ۱۱۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل السنن الراتبة، حدیث: ۷۲۹۰۔ سنن ترمذی: ۴۳۳۔ سنن نسائی: ۱۷۷۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۴۵۔ مسند احمد: ۲/ ۶، ۲۸۳/۶۔

کرتے، اور دو رکعات جمعہ کے بعد اپنے گھر میں ادا کرتے۔''

۱۱۹۸۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَكَرَتْ لِيْ حَفْصَةُ۔ وَلَمْ أَرَهُ۔ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر سے پہلے دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اور مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا حالانکہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا نہیں، کہ آپ طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ مذکورہ موکدہ سنتوں، مثلاً نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں دو دو رکعت، نماز مغرب کے بعد دو رکعت، نماز عشاء کے بعد دو رکعت اور نماز فجر سے قبل دو رکعت کا اہتمام کرتے اور انہیں گھر پر ادا کرتے تھے، نیز نوافل کا گھر پر اہتمام مسجد میں اہتمام سے افضل اور زیادہ اجر کا باعث ہے، جیسا کہ حدیث ۱۲۰۳ اور ۱۲۰۴ میں وضاحت ہے۔

۵۲۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز گھروں میں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۹۹۔حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا خَالِدٌ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِيْ بَيْتِيْ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ

''جناب عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ ظہر سے پہلے چار رکعات میرے گھر میں پڑھتے تھے، پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر آپ میرے گھر واپس تشریف لاتے اور دو رکعات ادا کرتے، اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے

(۱۱۹۸) صحیح ابن حبان: ۲٤٦٤۔ من طریق الزهری بهذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۱۱.

(۱۱۹۹) تقدم تخریجه، برقم: ۱۱٦۷.

الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ .

پھر میرے گھر واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے، پھر آپ انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے پھر آپ میرے گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعات ادا کرتے، اور آپ رات کے وقت نو رکعات وتروں سمیت ادا کرتے، اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعات ادا کرتے پھر آپ (مسجد) تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔''

فوائد :......گذشتہ احادیث میں موکدہ سنتوں کی تعداد دس بنتی ہے اور اس حدیث کی رو سے نماز ظہر سے قبل چار سنتیں پڑھنے سے موکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہو جاتی ہے۔لہٰذا دن میں دس اور بارہ سنتوں کا اہتمام مستحب فعل اور مسنون عمل ہے۔جس کی فضیلت حدیث ۱۱۸۸، ۱۱۸۹ میں بیان ہوتی ہے۔

۵۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَن يَّرْكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوْتِ بِلَفْظِ أَمْرٍ قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ مَن لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ مُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَاصٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَن يُّصَلِّيَهَا فِي الْبُيُوْتِ.

مغرب کے بعد دو رکعات گھروں میں پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک ایسے لفظ کے ساتھ جس سے کم علم لوگوں کو یہ گمان ہوسکتا ہے کہ یہ دو رکعات مسجد میں ادا کرنے والا گناہ گار ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گھروں میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۰۰۔حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ.........

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ، قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ: ارْكَعُوْا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ . قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَحْمُوْدًا ـ وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ ـ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَجْلِسُ

''حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عبد اشہل (کے قبیلے) میں تشریف لائے تو انہیں نماز مغرب پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: یہ دو رکعات اپنے گھروں میں پڑھو (قتادہ) کہتے ہیں: بے شک میں نے جناب محمود رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جبکہ وہ اپنی قوم کے امام تھے، آپ انہیں مغرب کی نماز پڑھاتے تھے۔ پھر آپ باہر تشریف لاتے اور مسجد کے صحن

(۱۲۰۰) اسناده حسن، مسند احمد: ٥/ ٤٢٧، ٤٢٨ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الركعتين، بعد المغرب، حديث: ١١٦٥ـ من طريق محمود بن لبيد عن رافع بن خديج فذكره.

بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَقُوْمَ قُبَيْلَ الْعَتَمَةِ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ فَيُصَلِّيهِمَا .

میں بیٹھ جاتے، حتیٰ کہ عشاء سے تھوڑی دیر پہلے اٹھ کر گھر چلے جاتے اور یہ دو رکعات ادا کرتے۔“

۱۲۰۱۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ.........

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ .

”حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز قبیلہ بنی عبد اشہل کی مسجد میں ادا کی، جب آپ نماز پڑھا چکے تو لوگوں نے اٹھ کر سنتیں ادا کرنی شروع کر دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمھیں یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھنی چاہیے۔“

فوائد:......۱۔نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز سنت موکدہ ہے۔

۲۔ نوافل و سنن کا اہتمام مسجد کے بجائے گھر پر افضل ہے۔

۳۔ مغرب کی سنتوں کی ادائیگی میں تاخیر کرنا جائز ہے تاوقتیکہ وہ نماز عشاء سے پہلے ادا کی جائیں۔

۵۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ تُصَلَّى الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوْتِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِذٰلِكَ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيْجَابٍ، إِذْ صَلَاةُ النَّوَافِلِ فِي الْبُيُوْتِ أَفْضَلُ مِنَ النَّوَافِلِ فِي الْمَسَاجِدِ

نماز مغرب کے بعد دو رکعت گھروں میں پڑھنے کے نبی اکرم ﷺ کے حکم کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ حکم بطور استحباب تھا، وجوبی حکم نہیں تھا، کیونکہ نفل نماز گھروں میں ادا کرنا مساجد میں ادا کرنے سے افضل ہے۔

۱۲۰۲۔ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ..........

(۱۲۰۱) صحيح، سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ما ذكر فی الصلاة بعد المغرب، حديث: ٦٠٤۔ سنن نسائی: ١٦٠١۔ من طريق بندار بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ١٣٠٠.

(۱۲۰۲) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی التطوع فی البيت، حديث: ١٣٧٨۔ شمائل ترمذی: ٢٩٧.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ تَرٰى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ أَحَبُّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ.

''حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر میں نماز کی ادائیگی اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے، لیکن فرض نمازوں کے علاوہ مجھے مسجد کی نسبت اپنے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ محبوب ہے۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔''

٥٢٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اسْتَحَبَّ الصَّلَاةَ فِي الْبَيْتِ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ خَلَا الْمَكْتُوْبَةِ، إِذِ الصَّلَاةُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ مِنْهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے فرض نمازوں کے علاوہ، اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند کیا ہے کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے

١٢٠٣ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہے، سوائے فرض نماز کے۔'' اور جناب بندار کے یہ الفاظ ہیں: تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھروں میں ہے، سوائے فرض نماز کے۔''

١٢٠٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا وُهَيْبٌ، نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ..........

(١٢٠٣) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب صلاة الليل، حديث: ٧٣١، ٧٢٩٠ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته، حديث: ٧٨١ـ سنن ابي داود: ١٤٤٧ـ سنن ترمذي: ٤٥٠ـ سنن نسائي: ١٦٠٠ـ مسند احمد: ١٨٢/٥.

(١٢٠٤) انظر الحديث السابق.

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلاَةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلاَّ الْمَكْتُوْبَةَ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، بے شک آدمی کی افضل ترین نماز اس کے گھر میں ہے مگر فرض نماز (وہ مسجد میں افضل ہے۔)

فوائد :......۱۔ فرض نماز کے علاوہ موکدہ وغیر موکدہ نوافل کا گھر پر اہتمام کرنا افضل اور رحمت ایزدی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۲۔ نوافل کا اہتمام مساجد کے بجائے گھروں میں بہتر ہے اور گھروں پر نوافل کا اہتمام استحباب کی دلیل ہے۔ تاہم مساجد میں نوافل ادا کرنا بہرحال جائز ہیں۔

۳۔ فرض نماز کی ادائیگی کے لیے مردوں کا مساجد میں حاضر ہونا اور جماعت میں شریک ہونا لازم ہے۔ البتہ کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز باجماعت سے پیچھے رہنا مضر نہیں۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث کے ابواب کا مجموعہ

۵۲۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْبُيُوتِ قُبُورًا فَيُتَحَامَى الصَّلَاةُ فِيهِنَّ، وَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

گھروں میں نفل نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور گھروں کو قبرستان بنانے کی ممانعت کہ ان میں نماز ہی نہ پڑھی جائے۔ اور یہ حدیث قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی دلیل ہے۔

۱۲۰۵۔ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔“

۵۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوْتِ لَا كُلُّهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں بعض نفلی نمازوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ساری نفلی نماز کا حکم نہیں دیا۔

إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يَجْعَلُ فِي بَيْتِ الْمُصَلِّي مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا. خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ، اجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ، دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ لَا كُلُّهَا.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی کی نماز کی وجہ سے گھر میں خیر و برکت عطا کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث: ”اپنے گھروں میں اپنی نمازوں کا کچھ حصہ پڑھا کرو“ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نماز کا کچھ حصہ گھر میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے نہ کہ ساری نماز کا۔

(۱۲۰۵) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب التطوع في البيت، حدیث: ۱۱۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة النافلة في بيته، حدیث: ۷۷۷۔ سنن ابی داود: ۱۰۴۳۔ سنن ترمذی: ۴۵۱۔ سنن نسائی: ۱۵۹۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۷۷۔ مسند احمد: ۲/ ۱۶۔

۱۲۰۶۔ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ..........

عَنْ أَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَضٰی أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِی الْمَسْجِدِ ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا . رَوٰی هٰذَا الْخَبَرَ أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ غَيْرُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیق سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ، لَمْ يَذْكُرُوا أَبَا سَعِيْدٍ ثَنَاهُ أَبُوْ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ح وَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَا ، ثَنَا الْأَعْمَشُ .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز پڑھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز سے اپنے گھر کا حصہ بھی رکھے۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نماز کے باعث اس کے گھر میں خیر و برکت کر دیتے ہیں۔'' یہ روایت ابو خالد احمر، ابو معاویہ اور عبدہ بن سلیمان وغیرہ نے اپنی اپنی اسانید کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اور انہوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔''

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، راجح قول کے مطلق یہاں نماز سے مراد نوافل ہیں، اس موضوع کے متعلقہ احادیث اسی مفہوم کا تقاضا کرتی ہیں اور اس نماز (نوافل) کو فرض پر محمول کرنا جائز نہیں نیز نوافل کو گھر پر ادا کرنے کی ترغیب اس لیے دی گئی ہے کہ گھر پر نوافل کا اہتمام ریا کاری سے بعید تر، نماز ضائع کرنے والے عوامل سے محفوظ تر ہے اور اس عمل سے برکت حاصل ہوتی، رحمت اور فرشتے نازل ہوتے اور شیطان گھروں سے بھاگتا ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٦٧)

۵۸۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِكْرَامِ الْبُيُوْتِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فِيْهَا.

گھروں میں کچھ نماز پڑھ کر انہیں عزت و شرف دینے کے حکم کا بیان

۱۲۰۷۔ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِیُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِی مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوْخٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ..........

(۱۲۰۶) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی التطوع فی البیت، حدیث: ۱۳۷۶۔ مسند احمد: ۳/ ۵۹۔ مسند عبد بن حمید: ۹۷۰۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ، حدیث: ۷۷۸، عن جابر رضی اللہ عنہ.

(۱۲۰۷) اسنادہ ضعیف، عبداللہ بن فروخ متکلم فیہ راوی ہے۔ الضعیفۃ: ۲۶۸۰۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۱۳.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْرِمُوْا بُيُوْتَكُمْ بِبَعْضِ صَلَاتِكُمْ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی کچھ نماز کے ساتھ اپنے گھروں کو عزت وشرف دو۔''

۵۳۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيْ عَقِبِ كُلِّ وُضُوْءٍ يَتَوَضَّأُهُ الْمُحْدِثُ

بے وضو ہونے والے شخص کے ہر وضو کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۲۰۸۔ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَا، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ، ثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ، ح وَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ- يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ- ثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ، نَا أَبُوْ زُرْعَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ مَنْفَعَةً فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: مَا عَمِلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ عِنْدِيْ عَمَلًا أَرْجٰى مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا قَطُّ فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ لِرَبِّيْ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جو تمہارے نزدیک اسلام لانے کے بعد سب سے زیادہ نفع کی امید والا ہے۔ بے شک میں نے آج رات جنت میں تیرے جوتوں کی آہٹ اپنے آگے سنی ہے۔تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے نزدیک میں نے اسلام لانے کے بعد اس سے زیادہ نفع اور اجر وثواب کی امید والا کوئی عمل نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی مکمل وضو کیا تو میں نے اس وضو کے ساتھ اپنے رب کی رضا کے لیے نفل نماز پڑھی جتنی اس نے میرے مقدر میں پڑھنی لکھی تھی۔''

فوائد:......۱۔اس حدیث میں وضو کے بعد نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے، یہ عمل مسنون اور نماز کے ممنوعہ اوقات یعنی طلوع آفتاب، زوال اور غروب آفتاب کے وقت اور فجر وعصر کے بعد مباح ہے، کیونکہ یہ سببی نماز ہے، ہمارا موقف یہی ہے۔(شرح النووی: ۱۶/ ۱۲)

۲۔ اس حدیث میں بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت کا بیان اور ان کے جنتی ہونے کا بلیغ حکم ہے۔

(۱۲۰۸) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار، حدیث: ۱۱۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ حدیث: ۲۴۵۸۔ سنن کبری نسائی: ۸۱۷۹۔ مسند احمد: ۲/ ۳۳۳۔

۳۔ جنت موجود ہے اور منکرین جنت کا اعتقاد باطل ہے کہ جنت تصوراتی چیز ہے۔

۵۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الذَّنْبِ يُحْدِثُهُ الْمَرْءُ لِتَكُونَ تِلْكَ الصَّلَاةُ كَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ مِنَ الذَّنْبِ.

آدمی سے گناہ سرزد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مستحب ہے تاکہ وہ نماز اس گناہ کا کفارہ بن جائے

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا.........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي. فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَذْنَبْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے بلال! کس عمل کی وجہ سے تم جنت میں مجھ سے سبقت لے گئے ہو؟ بے شک میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے آگے سنی۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی کوئی گناہ کیا تو میں نے دو رکعات ادا کیں، اور جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی عمل کی وجہ سے (تم سبقت لے گئے ہو)۔''

۵۳۴..... بَابُ التَّسْلِيمِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيعًا

دن اور رات کی ہر نفل نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا بیان

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى - وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ - أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ

(۱۲۰۹) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ٥٤۔ حدیث: ٣٦٨٩۔ مسند احمد: ٥/ ٣٦٠۔ صحیح ابن حبان: ٧٠٨٦.

(۱۲۱۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ النھار، حدیث: ١٢٩٥۔ سنن ترمذی: ٥٩٧۔ سنن نسائی: ١٦٦٧۔ سنن ابن ماجہ: ١٣٢٢۔ مسند احمد: ٢/ ٥١.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

آپ نے فرمایا: ''رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہیں۔''

۵۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَالدَّالَّةِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ تَطَوُّعَ النَّهَارِ أَرْبَعاً لَا مَثْنٰى

ان روایات کا بیان جو اس شخص کے دعوے کے خلاف صریح نص اور دلیل ہیں جو کہتا ہے کہ دن کی نفل نماز چار رکعات ہے، دو دو نہیں

۱۲۱۰/ ۱ـ فِيْ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ، وَ فِيْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ، وَ فِيْ خَبَرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَاراً ضُحًى فَيَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، وَ فِيْ قَوْلِهِ لِجَابِرٍ لَمَّا أَتَاهُ بِالْبَعِيرِ لِيُسَلِّمَهُ إِلَيْهِ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ وَ لَهُ عَبْدٌ أَوْ فَرَسٌ . وَ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ نَهَارًا لَا لَيْلًا، وَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ: حَفِظْتُ مِنَ

نبی اکرم ﷺ کے ایک فرمان میں اس طرح مذکور ہے: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ اور آپ سے مروی روایات میں یہ بھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھ لینی چاہیے۔ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے واپس صرف دن میں چاشت کے وقت آتے تھے، تو آپ پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور اس میں دو رکعات ادا کرتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب آپ کے پاس آپ کے اونٹ سپرد کرنے آئے تھے تو آپ نے انہیں فرمایا تھا: کیا تم نے (تحیۃ المسجد) نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعات ادا کرو۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: جو شخص دو رکعات ادا کرے اور ان میں اپنے نفس سے گفتگو نہ کرے اور اس کا ایک غلام یا گھوڑا ہو۔ نبی کریم ﷺ کا دن کے وقت دو رکعات نماز استسقاء ادا کرنا بھی اس کی دلیل ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَ فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَ الْعَصْرَ، وَ فِي خَبَرِ بِلَالٍ: مَا أَذْنَبْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ. وَ فِي خَبَرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْباً فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، وَ فِي خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَ فِي خَبَرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ مَسْجِدَ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ، وَ فِي خَبَرِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ، وَ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ، وَ فِيْهِ: رَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَ

آپ یہ رکعات رات کو ادا نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر سے پہلے دو رکعات، اور اس کے بعد بھی دو رکعات، اور مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد بھی دو رکعات یاد رکھی ہیں۔ اور مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ صبح کی نماز سے پہلے بھی دو رکعات ادا کرتے تھے۔'' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: میں نے جب بھی کوئی گناہ کیا ہے میں نے دو رکعات ادا کیں۔'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: جو بندہ کوئی گناہ کر لے پھر وضو کر کے دو رکعات نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو آپ دو رکعات پڑھ کر اس کو چھوڑتے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے پھر میرے گھر واپس تشریف لا کر دو رکعات ادا فرماتے۔'' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالیہ سے تشریف لا رہے تھے، حتیٰ کہ جب آپ بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرنے لگے تو آپ اس میں داخل ہو گئے اور دو رکعات ادا کیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت محمود بن ربیع کی حضرت عتبان بن مالک کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر چاشت کی دو رکعات ادا کیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

فِي خَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَطُّ إِلَّا أَنْ يَّقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ: يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ بَنِي اٰدَمَ صَدَقَةٌ، وَ قَالَ فِي الْخَبَرِ: وَ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَا الضُّحٰى، وَفِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى شَفْعَتَيِ الضُّحٰى غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَ فِي خَبَرِ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ، فَأَمَرَ بِنَاحِيَةِ بَيْتِهِمْ فَنُضِحَ وَ فِيْهِ بِسَاطٌ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي كُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ كُلِّهَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ التَّطَوُّعَ بِالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى لَا أَرْبَعًا كَمَا زَعَمَ مَنْ لَّمْ يَتَدَبَّرْ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ وَ لَمْ يَطْلُبْهَا فَيَسْمَعُهَا مِمَّنْ يَفْهَمُهَا. فَأَمَّا خَبَرُ عَائِشَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، فَلَيْسَ فِي الْخَبَرِ أَنْ صَلَّاهُنَّ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ. وَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَ لَوْ كَانَتْ صَلَاةُ النَّهَارِ أَرْبَعًا لَا رَكْعَتَيْنِ، وَ لَمَا جَازَ لِلْمَرْءِ أَنْ يُّصَلِّيَ بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَ

میرے خلیل نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی، اور اس میں ہے کہ چاشت کی دو رکعات (پڑھا کرو) اور جناب عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، الّا یہ کہ آپ سفر سے تشریف لاتے تو دو رکعات پڑھتے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بنی آدم کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ واجب ہوتا ہے۔'' اور آگے فرمایا: اور چاشت کی دو رکعات اس کے لیے کافی ہیں۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''جس شخص نے چاشت کی دو رکعات کا اہتمام اور اس پر باقاعدگی کی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ جناب انس بن سیرین کی حضرت انس بن مالک سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر آپ دعا فرما دیں (تو ہمارے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگی) چنانچہ آپ نے گھر کے ایک کونے کی صفائی کا حکم دیا، (تو صاف کر دیا گیا) اور پانی چھڑک کر ایک چٹائی بچھا دی گئی، تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کیں۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ان تمام روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ دن کی نفلی نماز دو دو رکعات ہیں، چار چار نہیں، جیسا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے جس نے ان روایات میں غور و فکر نہیں کیا اور نہ ان روایات کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی ایسے عالم سے انہیں سن لیتا ہو جو اُن کو سمجھتا ہو۔ رہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو ہم نے ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیں، تو اس حدیث میں یہ ذکر

كَانَ عَلَيْهِ أَن يُّضِيفَ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ لِتَتِمَّ أَرْبَعًا، وَ كَانَ عَلَيْهِ أَن يُّصَلِّيَ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أَرْبَعًا لِأَنَّهُ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ لَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَلَمْ نَسْمَعْ خَبَرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ صَلَاةَ تَطَوُّعٍ. فَإِنْ خُيِّلَ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَّمْ يُنْعِمِ الرِّوَايَةَ أَنَّ خَبَرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، إِذْ ذُكِرَتْ أَرْبَعًا فِي الْخَبَرِ، قِيلَ لَهُ: فَقَدْ رَوٰى سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذِكْرِهَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا. فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ كَاللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْهَا فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ، أَفَيَجُوْزُ أَنْ يَتَأَوَّلَ مُتَأَوِّلٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْأَرْبَعَاتِ بِاللَّيْلِ، كُلُّ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ مِنْهَا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَهُمْ لَا يُخَالِفُوْنَا أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى خَلَا الْوِتْرِ، فَمَعْنٰى خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عِنْدَهُمْ كَخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْهَا عِنْدَنَا أَنَّ النَّبِيَّ

نہیں ہے کہ آپ نے انہیں ایک ہی سلام کے ساتھ ادا فرمایا تھا۔ جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ آپ نے ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں۔ اور اگر ان کی نفلی نماز چار چار رکعات ہی ہوتی تو کسی شخص کے لیے یہ جائز نہ ہوتا کہ وہ ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرے، بلکہ اس کے لیے واجب ہوتا کہ وہ ان کے ساتھ دو اور رکعات ملائے تا کہ چار رکعات مکمل ہو جائیں۔ اور اس کے لیے یہ بھی واجب وضروری ہوتا کہ وہ نماز فجر سے پہلے بھی چار رکعات ادا کرتا کیونکہ وہ بھی دن کی نماز ہے، رات کی نہیں۔ اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سے منقول اور ثابت شدہ کوئی روایت نہیں سنی کہ آپ نے دن کی نفلی نماز چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی ہوں۔ اگر کسی ایسے شخص کو جس نے گہرا غور وفکر نہیں کیا، یہ خیال آئے کہ حضرت عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی ہیں، کیونکہ اس روایت میں چار کا تذکرہ ہے (تو اس کا مطلب ہے کہ ایک سلام سے ہی پڑھی ہوں گی) تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ جناب سعید مقبری نے حضرت ابوسلمہ کے واسطے کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کے بارے میں بیان کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات پڑھتے تھے، تم ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعات پڑھتے۔ چنانچہ نماز تہجد کے بارے میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن شقیق کے حضرت عائشہ سے ذکر کردہ نماز ظہر سے پہلے چار رکعات کے بارے میں الفاظ جیسے ہی ہیں۔ تو کیا یہ جائز ہے کہ کوئی تاویل کرنے والا یہ تاویل کرے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْأَرْبَعَ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لاَ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَفِيْ خَبَرِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَ إِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعاً وَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ،

ﷺ رات کے وقت چار چار رکعات ادا کرتے تھے، اور چار ہر رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ حالانکہ ہمارے مخالفین اس بات میں ہمارے ساتھ متفق ہیں کہ وتروں کے علاوہ رات کی نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی۔ لہٰذا حضرت ابوسلمہ کی حضرت عائشہ سے روایت کا جو معنی ان کے نزدیک ہے وہی معانی ہمارے نزدیک عبداللہ بن شقیق کی روایت کے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات دو دفعہ سلام پھیر کر ادا کی تھیں، ایک سلام کے ساتھ نہیں۔ جناب عاصم بن ضمرہ کی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سورج اس (مشرقی) جانب اتنا بلند ہوتا جتنا کہ عصر کے وقت (مغربی جانب میں) ہوتا ہے تو دو رکعات ادا کرتے۔ اور جب سورج اس (مغربی) جانب اتنا بلند ہوتا جتنا کہ ظہر کے وقت اس (مشرقی) جانب ہوتا ہے تو آپ چار رکعات ادا کرتے، اور آپ ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا فرماتے۔ اور آپ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے اور آپ دو رکعات کے بعد اللہ کے مقرب فرشتوں اور تابعدار مسلمانوں پر سلام بھیج کر الگ کرتے۔"

١٢١١ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، قَالَ، سَمِعْتُ.........

عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ خَبَرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَدْ صَلَّى

"جناب عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی (نفل) نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(١٢١١) اسناده حسن، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب کیف کان یتطوع النبی ﷺ بالنهار، حدیث: ٥٩٩ـ سنن نسائی: ٧٧٥ـ سنن ابن ماجه: ١١٦١ـ مسند احمد: ١/ ١٦٠.

مِنَ النَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، فَأَمَّا ذِكْرُ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَالْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ ، فَهٰذِهِ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ الْمُفَسَّرَةُ ، فَدَلَّ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَأَنَّ كُلَّ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ مِنَ التَّطَوُّعِ فَإِنَّمَا صَلَّاهُنَّ مَثْنٰى مَثْنٰى عَلٰى مَا خَبَّرَ أَنَّهَا صَلَاةُ النَّهَارِ وَاللَّيْلِ جَمِيْعًا ، وَلَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيْمٍ كَانَ هٰذَا عِنْدَنَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ فَكَانَ الْمَرْأُ مُخَيَّرًا بَيْنَ أَنْ يُّصَلِّيَ أَرْبَعًا بِتَسْلِيْمَةٍ بِالنَّهَارِ ، وَبَيْنَ أَنْ يُّسَلِّمَ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ . وَقَوْلُهُ فِيْ خَبَرِ عَلِيٍّ : وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ ، أَحَدُهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَشَهُّدٍ إِذْ فِي التَّشَهُّدِ التَّسْلِيْمُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَهٰذَا مَعْنٰى يَبْعُدُ ، وَالثَّانِي أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ الَّذِيْ هُوَ فَصْلٌ بَيْنَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا مِنَ الصَّلَاةِ وَهٰذَا هُوَ الْمَفْهُوْمُ مِنَ الْمُخَاطَبَةِ . لِأَنَّ

نے خبر دی ہے کہ آپ نے دن کے وقت دو مرتبہ دو دو رکعات ادا فرمائی ہیں۔ جبکہ ظہر سے پہلے چار رکعات اور عصر سے پہلے چار رکعات کا ذکر مجمل الفاظ میں ہے جن کی تفسیر اور وضاحت مفسر روایات سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث جو وہ نبی اکرم سے بیان کرتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے وقت جو نفل نماز بھی ادا کی وہ آپ نے دو دو رکعات ہی ادا کیں ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ رات اور دن دونوں کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہو جائے کہ آپ نے دن کے وقت چار رکعات نفل نماز ایک سلام کے ساتھ ادا کی ہے تو پھر یہ ہمارے نزدیک جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہوگا۔ لہٰذا آدمی کو اختیار ہوگا کہ وہ دن کے وقت چار رکعات نفل ایک ہی ساتھ ادا کرلے یا ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیر لے۔ حضرت علی کی حدیث کہ یہ الفاظ ''آپ ہر دو رکعات میں اللہ کے مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مومنوں پر سلام بھیج کر فاصلہ کرتے۔'' تو اس کے دو معانی ہیں: پہلا معنی یہ ہے کہ آپ دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھ کر فاصلہ کرتے تھے، کیونکہ تشہد میں بھی فرشتوں اور ان کے تابعدار مسلمانوں پر سلام بھیجا جاتا ہے، تو یہ معنی مراد لینا بعید ہے اور دوسرا معنی یہ ہے کہ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر فاصلہ کرتے تھے اور یہ سلام پہلی دو رکعات اور ان کے بعد والی نماز میں فاصلہ اور جدائی ہوتی۔ اور یہ معنی مفہومِ مخاطب ہے (یعنی روایت سے سمجھا جانے والا مفہوم و معنی) کیونکہ علمائے کرام صرف تشہد کے ساتھ، سلام پھیرے بغیر فاصلہ کرنے کو فاصلہ اور جدائی کا نام نہیں دیتے کہ

الْعُلَمَاءَ لَا يُطْلِقُوْنَ اسْمَ الْفَصْلِ بِالتَّشَهُّدِ مِنْ غَيْرِ سَلَامٍ يَفْصِلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا. وَمُحَالٌ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ أَنْ يُقَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ. أَوِ الْعَصْرَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، أَوِ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، أَوِ الْعِشَاءَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، وَإِنَّمَا يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُنَّ أَرْبَعَةً مَوْصُوْلَةً لَا مَفْصُوْلَةً، وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبَ يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ ثَلَاثًا مَوْصُوْلَةً لَا مَفْصُوْلَةً. وَيَجِبُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَصْلِ وَبَيْنَ الْفَصْلِ. وَالْعُلَمَاءُ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ لَا يَعْلَمُوْنَ الْفَصْلَ بِالتَّشَهُّدِ مِنْ غَيْرِ تَسْلِيْمٍ يَكُوْنُ بِهٖ خَارِجًا مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَبْدَأُ فِيْمَا بَعْدَهَا. وَلَوْ كَانَ التَّشَهُّدُ يَكُوْنُ فَصْلًا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدُ، لَجَازَ لِمُصَلٍّ إِذَا تَشَهَّدَ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَهَا، أَنْ يَقُوْمَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَيَبْدَأُ فِي التَّطَوُّعِ عَلَى الْعَمْدِ، وَكَذَاكَ كَانَ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ مِنَ اللَّيْلِ بِعَشْرِ رَكْعَاتٍ وَأَكْثَرَ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ، يَتَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَلَوْ كَانَ التَّشَهُّدُ فَصْلًا بَيْنَ مَا مَضٰى وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا خِلَافُ مَذْهَبِ مُخَالِفِيْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ.

جس کے ساتھ پہلی دو رکعات اور ان کے بعد والی نماز کے درمیان فاصلہ کیا جائے اور فقہی نقطہ نظر سے یہ بھی کہنا محال اور ناممکن ہے کہ آپ ظہر کی چار رکعات ادا کرتے اور ان کے درمیان سلام پھیر کر فاصلہ کرتے، یا آپ عصر کی چار رکعات ادا کرتے اور سلام کے ساتھ ان میں فاصلہ کرتے، یا آپ مغرب کی تین رکعات میں سلام پھیر کر فاصلہ کرتے یا آپ عشاء کی چار رکعات میں سلام کے ساتھ فاصلہ اور جدائی کرتے۔ بلاشبہ نمازی کے لیے نماز ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعات ملا کر پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح مغرب کی نماز بھی ان میں جدائی اور فاصلہ کیے بغیر (تمام رکعات) ملا کر پڑھنا واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ فصل اور وصل (ملا کر پڑھنا) میں فرق کیا جائے۔ علمائے کرام فقہی اعتبار سے بغیر سلام پھیرے صرف تشہد کے ساتھ فصل (فاصلہ کرنے) کو نہیں جانتے کہ اس فاصلے کے ساتھ نمازی نماز سے نکل جائے پھر اس کے بعد والی نماز شروع کر دے، اور اگر صرف تشہد پہلی دو رکعت اور بعد والی نماز کے درمیان فاصلہ ہوتا تو پھر نمازی کے لیے جائز ہونا چاہیے کہ جب وہ کسی بھی نماز میں تشہد بیٹھ لے تو اس کے بعد نفل نماز پڑھ لے۔ یہ کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے ہی کھڑا ہو جائے اور عملاً نفل نماز شروع کر دے۔ اسی طرح اس کے لیے یہ بھی جائز ہو گا کہ وہ رات کے وقت دس رکعات یا اس سے زائد نفل نماز ایک ہی سلام سے ادا کر لے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھ جائے، اگر تشہد کو گذشتہ اور آئندہ نماز کے درمیان فاصلہ تسلیم کیا جائے۔ جبکہ یہ بات ہمارے مخالفین عراقی علماء کے مذہب کے بھی خلاف ہے۔"

فوائد:......دن اور رات کو نوافل دو دو رکعت پڑھنا افضل ہیں اور ایک سلام کے ساتھ دن کے نوافل دو رکعت

سے زیادہ ثابت نہیں، لہٰذا دن کے نوافل تو دو دو رکعت پڑھنا ہی مسنون ہیں، اس کے سوا کوئی اور طریقہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ تاہم رات کے نوافل دو دو رکعت ادا کرنا افضل ہیں، البتہ آپ ﷺ سے ایک سلام کے ساتھ تین، پانچ، سات اور نو وتر ثابت ہیں اور یہ فعل بیانِ جواز کے لیے ہے۔ بہتر یہی ہے کہ قیام اللیل کا اہتمام دو دو رکعت کیا جائے اور آخر میں وتر ادا کیا جائے، یہ طریقہ اولیٰ و افضل ہے۔

۱۲۱۲۔ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعُمْيَاءَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ..........

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَتَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَبَاؤُسٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ، وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ، فَمَن لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَ خِدَاجٌ. حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ.

''حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز دو دو رکعات ہے۔ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) اپنی فقیری، مسکنت کا اظہار کرنا ہے اور تو عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا اور کہہ: اے میرے اللہ! اے میرے اللہ (یعنی دعا مانگ)! جس نے یہ کام نہ کیے تو وہ ناقص ہے۔''

۱۲۱۳۔ وَخَالَفَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ شُعْبَةَ فِيْ إِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ. فَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعُمْيَاءَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ - ثَنَا اللَّيْثُ. فَإِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ: الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلُ خَبَرِ

''جناب لیث بن سعد نے اس حدیث کی سند میں امام شعبہ کی مخالفت کی ہے۔ چنانچہ لیث نے یہ روایت عبدربہ کی سند سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بیان کی ہے۔ جبکہ امام شعبہ نے عبدربہ کی سند سے حدیث مطلب بن ابی وداعہ سے بیان کی ہے لہٰذا اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو اس کے یہ الفاظ نماز دو دو رکعات ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث کے الفاظ کی مثل ہیں۔ (کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہے) اور اس حدیث میں مزید شرح اور وضاحت آ گئی ہے اس میں دعا کرتے وقت ''اَللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ'' کہتے ہوئے

(۱۲۱۲) اسنادہ ضعیف، عبداللہ بن نافع بن العمیاء مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ النہار، حدیث: ۱۲۹۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۲۵۔ سنن کبری نسائی: ۶۱۹۔ مسند احمد: ۴/ ۱۶۷۔

(۱۲۱۳) اسنادہ ضعیف کسابقہ، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی التخشع فی الصلاۃ، حدیث: ۳۸۵۔ سنن کبری نسائی: ۶۱۸، ۱۴۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۲۱۱۔

ابْـنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَفِـيْ هٰذَا الْخَبَرِ زِيَـادَةُ شَرْحِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ . وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ ، قَالَ: تَرْفَعُهُمَا إِلَـى رَبِّكَ تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ . وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ . وَهٰذَا دَالٌّ عَلَـى أَنَّـهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الْمَثْنٰى ، فَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ النَّاسِ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّاهُنَّ بِتَسْلِيْمَةٍ فَإِنَّهُ رُوِيَ بِإِسْنَادٍ لَا يَحْتَجُّ بِمِثْلِهِ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ .

ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ اور لیث کی روایت میں ہے۔ تو ان دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف بلند کر اور ان کا رخ اپنے چہرے کی طرف کر کے یہ کہہ: اے میرے رب، اے میرے رب،، نیز تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نمازی کو ہاتھ اٹھانے، دعا کرنے اور رب تعالیٰ سے مانگنے کا حکم دو رکعت سے سلام پھیرنے کے بعد کے لیے دیا ہے۔ رہی وہ حدیث کہ جس سے بعض لوگوں نے دلیل لی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا فرمائی ہیں تو وہ ایسی (ضعیف و کمزور) سند سے مروی ہے کہ راویت حدیث کی معرفت رکھنے والا کوئی عالم اس جیسی روایت سے دلیل نہیں لیتا۔''

١٢١٤ ـ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ ، ح وَ ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنِ الْقُرْثَعِ ....

عَـنْ أَبِـي أَيُّـوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّـمَ . وَحَـدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، حَـدَّثَنِيْ عُبَيْـدَةُ وَكَـانَ مِـنْ قَدِيْمِ حَـدِيْثِـهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَـنْ قَـزْعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَا يُسَلِّـمُ فِيهِنَّ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَـاءِ . هٰـذَا لَـفْـظُ حَـدِيْثِ شُعْبَةَ فَأَمَّا مُـحَـمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ فَإِنَّهُ طَوَّلَ الْحَدِيْثَ فَذَكَرَ

''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ظہر سے پہلے چار رکعات، نمازی ان میں سلام نہ پھیرے تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہ جناب شعبہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جبکہ جناب محمد بن یزید نے بڑی طویل حدیث بیان کی ہے اور اس میں بہت ساری باتیں ذکر کی ہیں (آگے امام صاحب نے اپنی سند بیان کی ہے) اور عبیدہ بن معتب رحمہ اللہ کا شمار ان راویوں میں نہیں ہوتا جن کی روایت سے علمائے روایت استدلال کرتے ہیں۔ اور میں نے جناب ابوموسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا:

(١٢١٤) حسن، سنن ابی داود، كتاب التطوع، باب الاربع قبل الظهر وبعدها، حديث : ١٢٧٠ ـ سنن ابن ماجه : ١١٥٧ ـ شمائل ترمذی : ٢٩٤ ـ مسند احمد : ٥/ ٤١٦ ـ مسند الحميدی : ٣٨٥ .

فِيْهِ كَلَامًا كَثِيْرًا . فَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ . وَ عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ مِمَّنْ يَجُوْزُ الْاحْتِجَاجَ بِخَبَرِهِ عِنْدَ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ . وَسَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ: مَا سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ وَلَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ بِشَيْءٍ قَطُّ . وَسَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يَحْكِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَحْيٰى ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ خَالِدٍ السَّمْتِيَّ يَقُوْلُ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ: هٰذَا الَّذِيْ تَرْوِيْهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتَهُ كُلَّهُ ؟ قَالَ: مِنْهُ مَا سَمِعْتُهُ ، وَ مِنْهُ مَا أَقِيْسُ عَلَيْهِ . قَالَ: قُلْتُ: فَحَدِّثْنِيْ بِمَا سَمِعْتَ فَإِنِّيْ أَعْلَمُ بِالْقِيَاسِ مِنْكَ . وَرَوٰى شَبِيْهاً بِهٰذَا الْخَبَرِ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ: لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُنَّ .

میں نے کبھی امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمان بن مہدی رحمہ اللہ کو سفیان کے واسطے سے عبیدہ بن معتب سے کوئی روایت بیان کرتے نہیں سنا۔‘‘ اور میں نے جناب ابوقلابہ کو ہلال بن یحییٰ سے بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں: ’’میں نے یوسف بن خالد سمتی کو فرماتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے جناب عبیدہ بن معتب سے پوچھا: جو روایات آپ ابراہیم سے بیان کرتے ہیں، کیا آپ نے وہ تمام روایات ان سے سنی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان میں سے کچھ میں نے ان سے سنی ہیں، اور کچھ ایسی ہیں کہ میں ان پر قیاس کر لیتا ہوں۔ جناب یوسف کہتے ہیں، میں نے کہا: تو آپ مجھے صرف وہ احادیث بیان کریں جو آپ نے سنی ہیں، کیونکہ میں قیاس کے بارے آپ سے زیادہ جانتا ہوں اور اس روایت کے مشابہ روایت جناب اعمش نے مسیّب بن رافع کی سند سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: ’’ان کے درمیان سلام نہ پھیرے۔‘‘

١٢١٥ـ حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَ، ثَنَا مُوْسٰى ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ:.........

(١٢١٥) صحيح، مسند أحمد: ٥/٤١٨، ٤١٩.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَسْتُ أَعْرِفُ عَلِيَّ بْنَ الصَّلْتِ هٰذَا، وَلَا أَدْرِيْ مِنْ أَيِّ بِلَادِ اللّٰهِ هُوَ، وَلَا أَفْهَمُ أَلَقِيَ أَبَا أَيُّوْبَ أَمْ لَا؟ وَلَا يَحْتَجُّ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْأَسَانِيْدِ - عِلْمِيْ - إِلَّا مُعَانِدٌ أَوْ جَاهِلٌ.

''امام صاحب نے امام اعمش کی مکمل سند بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس سند کے روای) علی بن صلت کو میں نہیں جانتا اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کس ملک کا باشندہ ہے۔ اور میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ کیا وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے ملا ہے یا نہیں؟ میرے علم کے مطابق اس قسم کی (ضعیف و کمزور) اسانید سے صرف کوئی مخالف (ضدی، ہٹ دھرم) یا جاہل شخص ہی استدلال کر سکتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں نماز ظہر سے قبل چار رکعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں لہٰذا اس وقت انسان پر رحمت ایزدی سایہ فگن ہوتی ہے اور اس کے لیے بخشش کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

۵۳۶..... بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ شَيْءٌ

نماز تسبیح کا بیان، اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۱۲۱٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ - أَمْلٰى بِالْكُوْفَةِ - نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ أَبُوْ شُعَيْبٍ الْعَدَنِيُّ - وَهُوَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْقَنْبَارِيُّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَصْلِيْ فَارِسِيٌّ - قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانٍ، حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيْكَ أَلَا أُجْزِيْكَ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمَدَهُ، صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو تحفہ اور انعام نہ دوں؟ کیا میں آپ کے لیے دس چیزیں نہ بیان کروں جب آپ وہ دس چیزوں کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور عمداً سرزد ہونے والے، چھوٹے اور بڑے، خفیہ اور علانیہ سارے

(۱۲۱٦) صحیح، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ التسبیح، حدیث: ۱۲۹۷ - سنن ابن ماجہ: ۱۳۸۷.

خِصَالٍ، أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ قُلْتَ وَأَنْتَ قَائِمٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ وَتَقُولُ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً. وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا، لَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ.

گناہ معاف فرما دے گا۔ وہ دس چیزیں یہ ہیں۔ تم چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت بھی تلاوت کرو، پھر جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے کھڑے یہ کلمات پندرہ مرتبہ پڑھو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، ''اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔'' پھر تم رکوع کرو تو رکوع کی حالت میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر رکوع سے سر اٹھا کر یہ کلمات دس بار پڑھو، پھر سجدہ کرو تو یہ کلمات دس دفعہ پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو یہ کلمات دس بار پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار پڑھو، اس طرح ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتّر مرتبہ ہو جائے گا اس طرح چاروں رکعات میں پڑھو گے، اگر تمہیں استطاعت ہو تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کرو، اگر ہر روز ممکن نہ ہو تو ہفتے میں ایک بار پڑھ لیا کرو، اگر تم یہ بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے میں ایک بار ادا کر لیا کرو، اگر تم سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، اگر تم یہ بھی نہ کر سکو تو پوری عمر میں ایک بار پڑھ لینا۔'' جناب ابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ حضرت عکرمہ سے یہ روایت مرسل بیان کی ہے، اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام ذکر نہیں کیا۔ ہمیں یہ روایت محمد بن رافع نے ابراہیم بن حکم سے بیان کی ہے۔

۵۳۷..... بَابُ صَلَاةِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ

ترغیب وترہیب والی نماز کا بیان

۱۲۱۷ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا عُثْمَانُ ـ وَهُوَ ابْنُ حَكِيمٍ ـ أَخْبَرَنِي

عَامِرُ بْنُ.........

سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: سَأَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً. سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے واپس تشریف لائے حتی کہ جب بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرنے لگے تو اس میں داخل ہو گئے اور دو رکعت نماز ادا کی، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے رب سے بڑی لمبی دعا مانگی، پھر آپ ہمارے طرف مڑے اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں تو اس نے میرے دو دعائیں قبول فرمائیں اور ایک قبول نہیں فرمائی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا مانگی کہ میری امت کو قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہ کرنا، تو میری یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی ۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرنا تو اس نے یہ بھی قبول فرما لی۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان کی باہمی جنگ نہ ہو تو یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔''

۱۲۱۸۔حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، ثَنَا أَبِيْ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ رِجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ.........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ أَلْتَمِسُهُ أَسْأَلُ كُلَّ مَنْ مَرَرْتُ بِهِ، فَيَقُوْلُ: مَرَّ قَبْلُ، حَتّٰى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّيْ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ وَقَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ رَأَيْتُكَ طَوَّلْتَ

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کو تلاش کرتے ہوئے باہر نکلا، میں جس شخص کے پاس سے بھی گزرتا، اس سے آپ کے بارے میں پوچھتا تو وہ جواب دیتا کہ آپ تھوڑی دیر پہلے گزرے ہیں۔ حتی کہ میں ایک جگہ سے گزرنے لگا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے آپ کا انتظار کیا حتی کر آپ

(۱۲۱۷) صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض، حدیث: ۲۸۹۰۔ مسند احمد: ۱/ ۱۸۱۔ صحیح ابن حبان: ۷۱۹۳۔

(۱۲۱۸) اسناده ضعیف، رجاء الانصاری راوی مجہول ہے۔ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب مایکون من الفتن، حدیث: ۳۹۵۱۔ مسند احمد: ۵/ ۲۴۰۔

تَطْوِيْلاً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَهَا هٰكَذَا، قَالَ: إِنِّيْ صَلَّيْتُ صَلاَةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، سَأَلْتُ اللّٰهَ ثَلاَثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَن لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ غَرْقًا فَأَعْطَانِيْهَا. وَسَأَلْتُهُ أَن لَّا يُسَلِّطَ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَن لَّا يُلْقِي بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّ عَلَيَّ.

نے نماز مکمل کر لی اور آپ نے ایک طویل نماز ادا فرمائی۔ میں نے عرض کی: (اللہ کے رسول) میں نے آپ کو بڑی طویل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ کو (پہلے کبھی) اس طرح نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے ترغیب وترہیب والی نماز ادا کی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں تو اس نے میری دو دعائیں قبول کر لیں اور ایک قبول نہیں فرمائی۔ میں نے اس سے دعا کی کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو میری یہ دعا اس نے قبول فرمالی، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط نہ کرنا تو اس نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ اور میں نے یہ دعا مانگی کہ ان کی باہمی خانہ جنگی نہ ہو تو اس نے میری یہ دعا رد کر دی۔''

فوائد:......ا۔ کسی خاص چیز کی طلب کی خاطر خلوص دل سے نماز کا اہتمام کیا جائے، پھر بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر دعا کی جائے تو ایسی دعا حتی الامکان قبول ہوتی ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کی دعا کے فیض سے تمام امت مسلمہ قحط سالی کا شکار نہیں ہوسکتی۔ تمام امت ایک ساتھ غرق نہیں ہوگی اور کفار امت مسلمہ کا کلی خاتمہ نہیں کر سکتے۔ البتہ مسلمانوں کی باہمی لڑائی اور آپس کی خونریزی سے مسلمانوں کی ہیبت وسطوت ختم ہو جائے گی اور اپنی ہلاکت کا یہ خود سامان کریں گے اور مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں بے وزن، بے وقت اور ناقدرے ہوگئے ہیں ضرورت اس امر کی ہے، مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کیا جائے، آپس کی لڑائیاں ختم کی جائیں، ایک دوسرے کو کفر وشرک قرار دینے والی توپوں کے دہانے بند کیے جائیں یوں اس امت کی عزت ووقار بحال ہوسکتا ہے۔ ورنہ اربوں کی تعداد میں مسلمان ہونے کے باوجود خاک کا ڈھیر ثابت ہوں گے۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ.........

(۱۲۱۹) اسناده صحیح، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۸۔ حدیث: ۳۵۷۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۸۵۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۶۵۹۔ مسند احمد: ۴/ ۱۳۰۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذٰلِكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ فَادْعُهُ وَقَالَا فَأَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ قَالَ بُنْدَارٌ فَيُحْسِنُ وَقَالَا وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ فَتَقْضِيْ لِيْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ۔ زَادَ اَبُوْ مُوْسٰى وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ قَالَ ثُمَّ كَأَنَّهُ شَكَّ بَعْدُ فِيْ: وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ.

''حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگا: آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت و سلامتی عطا فرما دے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دعا مؤخر کر دیتا ہوں (تم صبر کرنا) تو یہ (تمہارے حق میں) بہت بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔'' جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے کہ ''اس شخص نے عرض کی: آپ دعا فرما دیں جناب ابو موسیٰ اور محمد بن بشار کی روایت میں یہ ہے کہ تو آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ''اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا'' پھر دونوں راویوں نے کہا: اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگو۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف تیرے نبی محمد نبی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد (ﷺ)! میں نے آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف توجہ کی، اپنی اس ضرورت و حاجت کے پورا کرانے کے لیے، تاکہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ اے اللہ! (اپنے نبی کی) سفارش میرے لیے قبول فرما۔ ابوموسیٰ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور اس نے میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرمالی۔ فرماتے ہیں گویا کہ بعد میں ان الفاظ میں شک ہو گیا: ''وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ'' (اس لیے بعد میں بیان نہیں کرتے تھے۔)

فوائد :......ا۔ کسی اہم چیز کے حصول اور مشکلات و مصائب کے تدارک کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا اور اس کے بعد حاجت برآری کی دعا کرنا مشروع ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کی زندگی میں آپ کی ذات کا وسیلہ جائز تھا، لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا وسیلہ پکڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں، بلکہ اجماع خفی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قحط سالی کے خاتمے کے لیے عباس بن عبدالمطلب کا وسیلہ پکڑا اور ان سے بارش طلبی کی دعا کرائی تھی۔ لہٰذا زندہ نیک لوگوں

سے دعا کرنا جائز ہے۔

٥٣٨..... بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کا بیان

١٢٢٠۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ أَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ أَبِي الْوَلِيْدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَيُّوبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ..........

أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِيْ فِيْ فُلَانَةٍ۔ تُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا۔ خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْضِ لِيْ بِهَا۔ أَوْ قَالَ۔ اقْدُرْهَا لِيْ.

''ابوایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منگنی کا پیغام چھپا کر رکھ، پھر وضو کر اچھی طرح پھر نماز پڑھ جتنی اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر پھر یہ دعا مانگو، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ......فَاقْضِ لِيْ بِهَا: اے اللہ بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے پس اگر تو فلاں عورت کو (اس کا نام لو) میرے لیے میرے دین ودنیا اور میری آخرت کے حق میں بہتر سمجھتا ہے تو وہ اسے میرے مقدر میں کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری عورت میرے لیے میرے دین ودنیا اور میری آخرت کے حق میں بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ فرما دے، یا فرمایا: اسے میرے مقدر میں کر دے۔''

❀❀❀❀

(١٢٢٠) اسنادہ ضعیف، ایوب بن خالد ضعیف اور اس کا والد مجہول العین راوی ہے۔ الضعیفہ: ٢٨٧٥۔ مسند احمد: ٥/ ٤٢٣۔ صحیح ابن حبان: ٤٠٢٩۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَمَا فِيْهَا مِنَ السُّنَنِ

نماز چاشت اور اس میں جو مسنون چیزیں ہیں ان کے ابواب کا مجموعہ

۵۳۹..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلَاةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز پر محافظت کی وصیت کا بیان

١٢٢١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلٰثٍ لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَبَدًا، أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحٰى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی، میں انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا، ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے نماز چاشت ادا کرنے کی وصیت فرمائی، اور سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت کی اور ہر مہینے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔''

١٢٢٢۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ، بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى الْوِتْرِ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی۔ ہر مہینے تین روزے رکھنے، اور یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں، اور چاشت کی دو رکعات پڑھنے کی وصیت فرمائی۔''

فوائد :......١۔ ان احادیث میں نماز چاشت ادا کرنے، جو شخص رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہو سکے اس کے لیے سونے سے قبل وتر ادا کرنے اور ہر ماہ تین روزے رکھنے کی ترغیب ہے اور یہ تینوں کام مستحب ہیں۔

(١٢٢١) تقدیم تخریجه برقم: ١٠٨٣۔

(١٢٢٢) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب صلاة الضحی فی الحضر، حدیث: ١١٧٨۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ٧٢١۔ من طریق ابی عثمان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ۔

۲۔ نماز چاشت کم از کم دو رکعت ہے اور دو رکعت نماز چاشت ادا کرنے سے اس کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔

۳۔ نماز چاشت کو مستقل ادا کرنا جائز و مشروع ہے۔

۵۴۰..... بَابُ فِيْ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى إِذْ هِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ

نماز چاشت کی فضیلت کا بیان کیونکہ یہی صلوٰۃ اوابین (بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کی نماز) ہے

۱۲۲۳۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ - عَنِ الْعَوَّامِ - هُوَ ابْنُ حَوْشَبٍ - حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ، أَن لَّا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَأَن لَّا أَدَعَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى فَإِنَّهَا صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دوست اور خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی، میں انہیں نہیں چھوڑوں گا، یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں اور یہ کہ میں نماز چاشت کی دو رکعات کو ترک نہ کروں کیونکہ وہی نماز اوابین ہے۔ اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔''

۱۲۲۴۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحَافِظُ عَلٰى صَلَاةِ الضُّحٰى إِلَّا أَوَّابٌ. قَالَ: وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُتَابِعْ هٰذَا الشَّيْخُ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى إِيْصَالِ هٰذَا الْخَبَرِ. رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ مُرْسَلًا، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَوْلَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز چاشت کی حفاظت اور اہتمام صرف اوّاب (بہت زیادہ توبہ کرنے والا شخص) ہی کرتا ہے اور فرمایا کہ اور یہی نماز اوابین ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس خبر کو موصول بیان کرنے میں شیخ اسماعیل بن عبداللہ کی متابعت کسی راوی نے نہیں کی۔ اس روایت کو دراوردی نے محمد بن عمرو کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ سے مرسلاً بیان کیا ہے اور اسے حماد بن سلمہ نے بھی محمد بن عمرو کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ کے قول کی حیثیت سے بیان کیا ہے۔ (یعنی اسے موقوف بیان کیا ہے)

(۱۲۲۳) صحیح، الصحیحۃ: ۱۱۶٤۔ مسند احمد: ۲/ ۵۰۵۔ سنن الدارمی: ۱۷٤۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۲/ ۲۸۱، ٦۳۰۷.

(۱۲۲٤) اسنادہ حسن، الصحیحۃ: ۱۹۹٤۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۳۱٤۔ معجم اوسط طبرانی: ٤۳۲۲۔ الكامل لابن عدی.

فوائد :......ان احادیث میں چاشت کی فضیلت کا بیان ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور اس نماز کی توفیق اور حفاظت بہت زیادہ پرہیز گار ہی کرتے ہیں۔

۵۴۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰی وَالْبَيَانُ أَنَّ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى تُجْزِئُ مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِي كُتِبَتْ عَلٰى سُلَامَى الْمَرْءِ فِي كُلِّ يَوْمٍ

نمازِ چاشت کی فضیلت کا بیان اور اس بات کا بیان کہ چاشت کی دو رکعات اس صدقے سے کفایت کر جاتی ہیں جو ہر روز انسانی جوڑوں پر واجب ہوتا ہے

۱۲۲۵۔نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، ثَنَا مَهْدِيٌّ۔ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ۔ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ.......

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ، قَالَ: يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ وَعَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْهُ صَدَقَةٌ. فَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ وَتَحْمِيْدَةٍ، وَتَكْبِيْرَةٍ، وَتَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَتُجْزِءُ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ رَكْعَتَا الضُّحٰى.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر تحلیل (لا الٰــــہ الاَّ اللّٰہُ) اور تحمید (اَلْحَمدُ لِلّٰہِ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) اور (ہر تسبیح سبحان اللہ) کہنا صدقہ بن جاتا ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ بن جاتا ہے۔ اور ان سب سے چاشت کی دو رکعت کفایت کر جاتی ہیں۔''

۵۴۲..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ السُّلَامٰى وَهِيَ الْمَفَاصِلُ الَّتِيْ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ الَّتِيْ تُجْزِءُ رَكْعَتَا الضُّحٰى مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ عَلٰى تِلْكَ الْمَفَاصِلِ كُلِّهَا

انسانی جوڑوں کی اس تعداد کا بیان جن پر صدقہ واجب ہوتا ہے اور چاشت کی دو رکعت ان جوڑوں پر واجب صدقے سے کافی ہو جاتی ہیں

۱۲۲۶۔نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

(۱۲۲۵) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی، حدیث: ۷۲۰۔ سنن ابی داود: ۱۲۸۶۔ مسند احمد: ۵/ ۱۶۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۰/ ۲۹۱، ۲۹۴۱۱۔

(۱۲۲۶) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، حدیث: ۵۲۴۲۔ مسند احمد: ۵/ ۳۵۴، ۳۵۹۔

أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصَلاً، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهُ صَدَقَةً. قَالَ: وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ تُدْفِنُهَا أَوِ الشَّيْءُ تُنْحِيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ. فَإِنْ لَّمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اس پر واجب ہے کہ وہ ہر جوڑ کا صدقہ ادا کرے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (اتنا زیادہ) صدقہ کرنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں پڑی بلغم کو دفنا دے یا راستے سے (تکلیف دہ) کوئی چیز ہٹا دے، اگر تو یہ بھی نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعت تجھے کفایت کر جائیں گی۔''

فوائد:......شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ احادیث نماز چاشت کی عظمت واہمیت اور اس کی تاکید پر دلالت کرتی ہیں اور دو رکعت نماز چاشت تین سو ساٹھ جوڑوں کے صدقہ سے کفایت کرتی ہیں، جب اس نماز کی اتنی اہمیت ہے تو یہ اس لائق ہے کہ اس پر مواظبت و مداومت کی جائے، نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ بکثرت تسبیح وتحمید وتہلیل کرنا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا، مسجد میں پڑے بلغم کو دفنانا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا اور من جملہ امور اطاعت بجا لانا مستحب اعمال ہیں۔ ان سے انسان پر ہر دن کے صدقات لازمہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۶۹)

۵۴۳..... بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِ صَلٰوةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز کو لیٹ کرنے کے استحباب کا بیان

۱۲۲۷۔حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، نَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفِ الشَّيْبَانِيْ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى قَوْمٍ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ حِيْنَ أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ إِذْ رَمَضَتِ الْفِصَالُ. وَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا

زید بن ارقم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم پر نکلے اس حال میں کہ وہ لوگ مسجد قباء میں سورج چڑھنے کے بعد چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اوابین کی نماز اس وقت (پڑھنی چاہیے) ہے جب اونٹنی کا بچہ تپش محسوس کرے۔ امام ابوبکر نے زید بن ارقم سے دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

(۱۲۲۷) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ الاوابین حین ترمض الفصال، حدیث: ۷۴۸۔ مسند احمد: ۴/ ۳۷۴۔ سنن الدارمی: ۱۴۵۷۔ مسند عبد بن حمید: ۲۵۸.

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

فوائد:......ا۔ الرمضاء گرم ریت جو دھوپ کی شدت سے سخت گرم ہو جائے۔

۲۔ اَلْفِصَالُ فَصِيْلٌ کی جمع ہے، اس کا معنی ہے اونٹ کے بچے۔

۳۔ اَوَّابِيْن، اَوَّابٌ کی جمع مطیع، نیکی کی طرف رجوع کرنے والا۔ اگرچہ نماز چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال آفتاب تک ہے لیکن اس کا افضل وقت حدیث میں مذکورہ وقت جب گرمیوں میں گرم ریت میں اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں، (یعنی دس گیارہ بجے کا وقت) ہے۔

۵۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاةِ الضُّحَى رِجَاءَ الْإِجَابَةِ

چاشت کی نماز میں قبولیت کی امید پر اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا بیان

۱۲۲۸۔نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ بُكَيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَهُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، فَسَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَقْتُلَ أُمَّتِي بِالسِّنِيْنَ فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا فَأَبَى عَلَيَّ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنْ لَّا يَبْتَلِيَ أُمَّتِي بِالسِّنِيْنَ.

''انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر کے دوران آٹھ رکعات چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ جب آپ نماز مکمل کر کے پھرے تو فرمایا: میں نے یہ نماز ڈرتے ہوئے اور رغبت کرتے ہوئے پڑھی ہے، میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی ہیں۔ تو اس نے دو عطا کر دی ہیں اور ایک روک لی ہے۔ میں نے پہلی چیز یہ مانگی کہ اللہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک مت کرنا، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ دوسری چیز رب تعالیٰ سے یہ مانگی کہ میری امت پر ان کے دشمن کو غلبہ مت دینا، اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (یعنی دعا قبول فرمائی)۔ تیسری چیز یہ مانگی کہ اللہ تعالیٰ انہیں مختلف

(۱۲۲۸) صحیح لغیرہ، مسند احمد: ۳/ ۱۴۶۔ سنن کبری نسائی: ۴۸۹۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۳۱۴۔

فرقوں میں تقسیم نہ فرمانا تو یہ بات مجھ پر اللہ نے رد کر دی۔

جناب احمد بن عبدالرحمٰن کے الفاظ ہیں کہ اللہ میری امت کی آزمائش قحط سالی کے ساتھ نہ کرنا۔"

۵۴۵..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى عِنْدَ الْقُدُوْمِ مِنَ السَّفَرِ

سفر سے واپسی پر نماز چاشت پڑھنے کا بیان

۱۲۲۹۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ الْعَطَّارُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ غَيْبَةٍ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صرف سفر سے واپسی پر ہی نماز چاشت ادا کیا کرتے تھے۔"

۱۲۳۰۔ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَطُّ إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْمُخْبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِيْ يَجِبُ قَبُوْلُ خَبَرِهِ وَشَهَادَتِهِ مَنْ يُخْبِرُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ وَكَوْنِهِ، لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ، وَإِنَّمَا يَقُوْلُ الْعُلَمَاءُ لَمْ يَفْعَلْ فُلَانٌ كَذَا وَلَمْ يَكُنْ كَذَا عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَالْمُسَاهَلَةِ فِي الْكَلَامِ، وَإِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ أَنَّ فُلَانًا لَمْ يَفْعَلْ كَذَا عِلْمِيْ، وَإِنَّ كَذَا لَمْ يَكُنْ عِلْمِيْ، وَابْنُ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعات ادا فرماتے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اسی جنس اور قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ وہ مخبر اور شاہد جس کی خبر اور شہادت قبول کرنا واجب ہے، وہ وہ ہے جو کسی چیز کو دیکھنے، اسے سننے یا اس کے واقع ہونے کی خبر وشہادت دیتا ہے، اس سے مراد وہ مخبر یا شاہد نہیں جو کسی چیز کی نفی کرتا ہے (کہ وہ واقع نہیں ہوئی) بے شک علمائے کرام کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا، اور یہ کام اس طرح نہیں ہوا، وہ یہ بات چشم پوشی کرتے اور تساہل برتتے ہوئے کہہ

(۱۲۲۹) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۲۵۱۹.

(۱۲۳۰) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى، حديث: ۷۱۷- سنن ابی داود: ۱۲۹۳- سنن كبرى نسائى: ۴۰۳- مسند احمد: ۶/ ۳۱. ۱/ ۱۲۳۰- سنن نسائى: ۲۱۸۶- شمائل ترمذى: ۲۹۱- وانظر الحديث السابق.

عُمَرَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ غَيْبَةٍ، أَيْ لَمْ أَرَهُ صَلّٰى وَلَمْ يُخْبِرْنِي ثِقَةٌ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ غَيْبَةٍ، وَهٰكَذَا خَبَرُ عَائِشَةَ، رَوَاهُ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَ الْجَرِيْرِيُّ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا أَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مُغِيْبِهِ، حَدَّثَنَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا كَهْمَسٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، نَا الْجَرِيْرِيُّ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي فِي خَبَرِ كَهْمَسٍ وَ الْجَرِيْرِيِّ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّهَا تَكَلَّمَتْ بِهَا عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَالْمُسَاهَلَةِ، وَإِنَّمَا مَعْنَاهَا مَا قَالُوْا فِي خَبَرِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى صَلَاةَ الضُّحٰى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَقْدُمُ فِيْهِ مِنَ الْغَيْبَةِ، سَأَذْكُرُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ،

دیتے ہیں۔ اور بلاشبہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ میرے علم کے مطابق فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا اور میرے علم کے مطابق فلاں کام نہیں ہوا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ صرف سفر سے واپسی ہی پر نماز چاشت پڑھتے تھے تو اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور نہ مجھے کسی ثقہ آدمی نے بتایا ہے کہ آپ سفر سے واپسی کے علاوہ بھی نماز چاشت پڑھتے تھے۔'' اور اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔ اس روایت کو کہمس بن حسن اور جریری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نماز چاشت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، الا یہ کہ آپ سفر سے (واپس) تشریف لاتے (تو ادا کرتے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہمس اور جریری کی روایت کے یہ الفاظ اسی طرح ہیں جسے میں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات تسامح اور تساہل کرتے ہوئے فرمائی ہے۔ اور ان الفاظ کا معنی وہی ہے جیسا کہ خالد الحذا کی روایت میں ہے کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور ان کی اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دن میں بھی نماز چاشت ادا کی ہے۔ میں عنقریب یہ روایات اس کتاب میں ان کے مقام پر بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ لہٰذا وہ روایت جسے قبول کرنا اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے وہ اس شخص کی روایت ہے جس نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز چاشت ادا کی ہے۔ نہ کہ اس شخص کی روایت جو کہتا ہے کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔''

فَالْخَبَرُ الَّذِیْ یَجِبُ قُبُوْلُهُ وَیُحْكَمُ بِهٖ هُوَ
خَبَرُ مَنْ أَعْلَمَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّى الضُّحٰى
لَا خَبَرُ مَنْ قَالَ: أَنَّهُ لَمْ یُصَلِّ .

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ نماز چاشت پر مداومت نہیں کرتے تھے۔ البتہ سفر سے واپسی اس کا اہتمام کرتے تھے۔

۲۔ آپ نماز چاشت پر عدم مواظبت اس خطرہ کے پیش نظر کرتے تھے، کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ ہو جائے، لیکن اب چونکہ یہ خدشہ نہیں اور آپ ﷺ نے نماز چاشت کے اہتمام کی تاکید و ترغیب بھی بیان فرمائی ہے، لہٰذا اس کا اہتمام و مداومت مستحب فعل ہے۔

۵۴۶..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِی الْجَمَاعَةِ، وَفِیْهِ بَیَانُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى الضُّحٰى فِیْ غَیْرِ الْیَوْمِ الَّذِیْ كَانَ یَقْدُمُ فِیْهِ مِنَ الْغَیْبَةِ

نمازِ چاشت با جماعت ادا کرنے کا بیان، اور اس میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نمازِ چاشت ادا کی ہے۔

۱۲۳۱۔وَأَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْفَقِیْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِیُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِیُّ قِرَاءَةً عَلَیْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰى، قَالَا، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ...........

عَنْ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِیْ بَیْتِهٖ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَقَامُوْا وَرَاءَهُ فَصَلُّوْا فِیْ بَیْتِهٖ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِیْ بَیْتِهٖ یَعْنِی بَیْتَ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ .

''حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں نماز چاشت پڑھی تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، سب نے ان کے گھر میں نماز چاشت ادا کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کے گھر سے مراد حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا گھر ہے۔

فوائد:......ا۔ نماز چاشت با جماعت ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

(۱۲۳۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من لم یرد السلام علی الامام، حدیث: ۸۳۹، ۸۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر، حدیث: ۲۶۳/ ۳۳ بمعناه، سنن نسائی: ۱۲۳۸۔ سنن ابن ماجه: ۷۵٤.

۲۔ نماز چاشت کے بعد خاص دعا کرنا اور اس نماز کو دعا کی قبولیت کا وسیلہ بنانا جائز ہے۔

۵۴۷..... بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الضُّحٰى، وَهٰذَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْحُكْمَ لِلْمُخْبِرِ الَّذِيْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ

چاشت کے وقت نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان، اور یہ اس بات کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں کہ حکم اس خبر دینے والے کی خبر کے مطابق لگایا جائے گا جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دیتا ہے نہ کہ اس کی خبر کے مطابق جو کسی چیز کی نفی کررہا ہو۔

۱۲۳۲۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى. قَالَ الْمَخْرَمِيُّ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ، قَالَ فِي الْخَبَرِ: إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَهٰذِهِ صَلَاةُ الضُّحٰى.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے۔ جناب مخرمی کہتے ہیں کہ ہمیں (ہمارے استاد نے) اس طرح مختصر روایت بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت عاصم بن ضمرہ کی روایت کا اختصار ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں یہ روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔ اس روایت میں ہے: جب سورج مشرقی جانب اتنا بلند ہوتا جتنا عصر کے وقت مغربی جانب بلند ہوتا ہے تو آپ دو رکعات ادا فرماتے اور یہی چاشت کی نماز ہے۔''

فوائد:...... نبی ﷺ نماز چاشت کا اہتمام کرتے تھے اس پر دوام اختیار نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا نماز چاشت کو کبھی کبھار چھوڑنا بھی جائز و مباح ہے۔

۵۴۸..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ صَلَّى الضُّحٰى فِيْ غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَقْدُمُ فِيْهِ مِنْ غَيْبَةٍ

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنے کا بیان، اور یہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نماز چاشت ادا فرمائی ہے

(۱۲۳۲) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۱/ ۸۹۔ سنن کبری نسائی: ۴۷۱۔ وقد تقدم برقم: ۱۲۳۲.

١٢٣٣ ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الضُّحٰى إِلَّا أُمَّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ.

''جناب عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ بے شک انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے دن ان کے پاس تشریف لائے، تو آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعات ادا کیں، میں نے آپ کو اس نماز سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر آپ رکوع اور سجود مکمل کرتے تھے۔''

فوائد:......١۔ نماز چاشت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت مسنون ہے۔

٢۔ کبھی کبھار نماز چاشت انتہائی مختصر کہ اس میں قراءت اور رکوع و سجود میں مسنون اذکار کی کم از کم مشروع حد ہی زیر عمل آئے، جائز ہے۔

٥٤٩..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ رَكْعَاتِ اللَّاتِيْ صَلَّاهُنَّ صَلَاةَ الضُّحٰى

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی جو آٹھ رکعات ادا فرمائیں، آپ ان میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

١٢٣٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، ثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ صَلّٰى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ كَانَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیں تھیں، آپ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے۔''

(١٢٣٣) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب صلاة الضحى فى السفر، حدیث: ١١٧٦ـ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحى، حدیث: ٨٠/ ٣٣٦ـ سنن ترمذی: ٤٧٤ـ مسند احمد: ٦/ ٣٤٢ـ سنن الدارمی: ١٤٦٠.

(١٢٣٤) اسناده ضعيف، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاة الضحى، حدیث: ١٢٩٠ـ سنن ابن ماجه: ١٣٢٣.

۵۵۰..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِي صَلَاةِ الضُّحٰى

نماز چاشت میں قیام، رکوع اور سجدہ برابر مقدار میں کرنے کا بیان

۱۲۳۵۔نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ......... عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِيْ عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَتْنِيْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَأَمَرَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، لَا أَدْرِيْ أَقِيَامُهُ فِيْهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوْعُهُ أَمْ سُجُوْدُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مُتَقَارِبٌ، قَالَتْ: فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

''جناب عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا اور میری شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے یہ بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت پڑھی ہے، لیکن مجھے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی شخص نہ مل سکا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن سورج بلند ہونے کے بعد (ان کے گھر) تشریف لائے، تو آپ نے ایک کپڑا لانے کا حکم دیا، چنانچہ ایک چادر سے آپ کے لیے پردہ کر دیا گیا تو آپ نے غسل کیا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا فرمائیں، مجھے معلوم نہیں کہ ان رکعات میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا آپ کا رکوع یا آپ کے سجدے، یہ تمام چیزیں قریب قریب تھیں، فرماتی ہیں: ''پھر میں نے اس سے پہلے اور بعد میں آپ کو نماز چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔''

فوائد:......۱۔ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مسنون ومباح ہے۔

۲۔ نماز چاشت کی رکعات کے قیام اور رکوع وسجود کی طوالت میں قدر مشترک مستحب عمل ہے۔

اشراق، چاشت، ضحیٰ اور اوابین ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں وقت مختلف ہونے سے اس کا نام مختلف ہو جاتا ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۳۵) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی، حدیث: ۸۱/ ۳۳۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۷۹۔ مسند احمد: ۶/ ۳۴۲۔ مسند الحمیدی: ۳۲۲.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ

۵۵۱..... بَابُ تَقْصِيرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ فِي التَّطَوُّعِ

نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنے والے کا اجر وثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے کم ہو جانے کا بیان

۱۲۳۶۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُكْتَبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْقَائِمِ أَفْضَلُ، وَصَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر وثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف ہے۔''

۵۵۲..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى فِي الصَّلَاةِ قَاعِدًا فَجَعَلَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا كَالصَّلَاةِ قَائِمًا فِي الْأَجْرِ.

بیٹھ کر نماز پڑھنے کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ کو عطا کی ہے کہ آپ کی بیٹھ کر ادا کی گئی نماز کا اجر وثواب کھڑے ہو کر ادا کی گئی نماز کے برابر بنایا ہے۔

۱۲۳۷۔حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ

(۱۲۳۶) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب صلاة القاعد، حدیث: ۱۱۱۵۔ سنن ابی داود: ۹۵۱۔ سنن ترمذی: ۳۷۱۔ سنن نسائی: ۱۶۶۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۳۱۔ مسند احمد: ۴/ ۴۳۵۔

بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيٰى..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا، قُلْتُ: حُدِّثْتُ أَنَّكَ تَقُوْلُ: إِنَّ صَلَاةَ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ، قَالَ: أَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى. لَمْ يَقُلْ بُنْدَارٌ. قَالَ: أَجَلْ!.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کی: مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے: بے شک بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میں تم میں سے کسی ایک شخص کی طرح نہیں ہوں، یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب بندار نے یہ نہیں کہا۔ ''ہاں!''

فوائد:......نفل نماز میں قیام کی قدرت رکھنے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اس نماز کا نصف اجر ملے گا، لیکن قیام سے عاجز آنے کی صورت میں بیٹھ کر نوافل ادا کرنے سے ثواب میں کمی واقع نہیں ہوتی، بلکہ اسے کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے، البتہ قیام پر قادر شخص کا بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا صحیح نہیں، اس کا اسے ثواب حاصل نہیں ہوگا، بلکہ اس سے وہ گناہ گار ہوگا۔ (کیونکہ فرض نماز کے لیے قیام واجب ہے۔) (شرح النووی: ٦/ ١٣)

٥٥٣..... بَابُ التَّرَبُّعِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا

نماز میں چارزانو بیٹھنے کا بیان جبکہ نمازی بیٹھ کر نماز پڑھے

١٢٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چوکڑی مار کر بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

فوائد:...... مکرر ٩٧٨۔

(١٢٣٧) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة، قائمًا وقاعدًا، حديث: ٧٣٥۔ سنن ابى داود: ٩٥٠۔ سنن نسائى: ١٦٦٠۔ مسند احمد: ٢/ ١٦٢۔ سنن الدارمى: ١٣٨٤.

(١٢٣٨) تقدم تخريجه برقم: ٩٧٨.

٥٥٤..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِن لَّمْ يَكُنْ بِالْمَرْءِ عِلَّةٌ مِنْ مَرَضٍ لاَ يَقْدِرُ عَلَى الصَّلاَةِ قَائِمًا

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ نمازی کو کوئی ایسی بیماری یا تکلیف بھی نہ ہو جس کے باعث وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو

١٢٣٩۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ صَدْرَانَ ، قَالاَ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ.........

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرَ صَلاَتُهُ جَالِساً . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَ ابْنُ صَدْرَانَ: حَتّٰى كَانَ كَثِيْرٌ مِنْ صَلاَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے پہلے اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔“ جناب ابن رافع اور ابن صدران کے الفاظ یہ ہیں: ”حتیٰ کہ آپ کی اکثر نمازیں اس حال میں ادا ہوئیں کہ آپ بیٹھے ہوتے۔“

٥٥٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُكْثِرُ مِنَ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِن لَّمْ يَكُنْ بِهِ مَرَضٌ بَعْدَمَا أَسَنَّ وَحَطَمَهُ النَّاسُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ جب عمر زیادہ ہوگئی اور لوگوں (کی پریشانی اور فکر) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو آپ کسی مرض کے بغیر بھی اکثر نفل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔

١٢٤٠۔ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا دَخَلَ فِي السِّنِّ ، فَإِذَا بَقِيَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلاَثُوْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ آيَةً ، قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بوڑھے ہونے کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، پھر جب سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں، تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان آیات کی تلاوت کرتے، پھر رکوع میں چلے جاتے۔“ جبکہ

(١٢٣٩) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ١١٦/ ٧٣٢۔ شمائل ترمذی: ٢٨٢۔ سنن نسائی: ١٦٥٧۔ مسند احمد: ٦/ ١٦٩۔

(١٢٤٠) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب اذا صلی قاعدا ثم صح، حدیث: ١١١٨۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ٧٣١۔ سنن ابی داود: ٩٥٣۔ سنن نسائی: ١٦٥٠۔ سنن ابن ماجه: ١٢٢٧۔ مسند احمد: ٦/ ٤٦۔ مسند الحمیدی: ١٩٢۔

رَكَعَ ، غَيْرَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا دَخَلَ فِي السِّنِّ .

جناب علی بن حجر رحمہ اللہ کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز تہجد میں بیٹھ کر تلاوت نہیں کرتے تھے حتی کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی (تو بیٹھ کر تلاوت کر لیتے تھے)۔''

١٢٤١ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، ثَنَا كَهْمَسٌ ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ كِلَاهُمَا..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: قَالَتْ: نَعَمْ! بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ .

''جناب عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ''جب لوگوں (کی فکروں) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو اس کے بعد پڑھ لیتے تھے۔'' جناب الدورقی کے الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: ہاں، جب لوگوں (کی پریشانیوں اور فکروں) نے آپ کو بوڑھا اور کمزور کر دیا تو اس کے بعد (آپ بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔)''

فوائد:......١۔ بڑھاپے اور عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہیں اور اس سے نماز کے اجر و ثواب میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

٢۔ تندرست و جوان آدمی کے لیے کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنا افضل ہے، اور کسی علت و عارض کے بغیر بیٹھ کر نوافل پڑھنے سے نماز کا نصف اجر ملتا ہے۔

٥٥٦..... بَابُ التَّرَتُّلِ فِي الْقِرَاءَةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِساً

جب آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنے کا بیان

١٢٤٢ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ..........

(١٢٤١) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة، قائما وقاعدا حديث: ٧٣٢۔ مسند احمد: ٦/ ١٧١۔ وقد تقدم برقم: ٥٣٩.

(١٢٤٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث: ٧٣٣۔ سنن ترمذی: ٢٧٣۔ سنن نسائی: ١٦٥٩۔ مسند احمد: ٦/ ٢٨٥۔ موطا امام مالك: ١/ ١٠٥.

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ جَالِسًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ جَالِسًا، فَيَقْرَأُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا. لَمْ يَقُلِ ابْنُ هَاشِمٍ فِيْ سُبْحَتِهِ.

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، حتی کہ جب آپ اپنی وفات سے ایک سال پہلے کے عرصے میں تھے تو آپ نے اپنی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنی شروع کر دی، (جب) آپ کوئی سورت تلاوت کرتے تو اسے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے حتی کہ وہ طویل ترین سورت سے بھی طویل ہو جاتی۔ جناب ابن ہشام نے ''اپنی نفل نماز میں'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد:......ا۔ بڑھاپے کی وجہ سے، جس میں انسان قیام پر قادر نہ ہو، بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ حالت قیام وقعود میں قرآن کی قراءت میں تجویدی قواعد ملحوظ رکھنا اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا افضل ہے، خواہ قیام ونماز کا دورانیہ طویل تر ہو۔

۵۵۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجُلُوْسِ لِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ لِبَعْضٍ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک ہی رکعت میں کچھ قراءت بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے

۱۲۴۳۔نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ مَرَّةً، أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا، وَكَانَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ رَكَعَ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اور جب سورت سے تیس یا چالیس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان آیات کی تلاوت کرتے، پھر رکوع کرتے۔''

۱۲۴۴۔حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ أَبِيْ هِشَامٍ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ أَرْبَعِيْنَ اٰيَةً.

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قراءت فرماتے، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اتنی دیر قیام کرتے (اور تلاوت

(۱۲۴۳) تقدم تخریجه برقم: ۱۲۴۰.

(۱۲۴۴) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث. ۷۳۱/ ۱۱۳۔ سنن نسائی: ۱۶۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۲۶۔ مسند احمد: ۶/ ۲۱۷.

کرتے) جتنی دیر میں انسان چالیس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔ (پھر رکوع کرتے)''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ایک رکعت میں قراءت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے، خواہ وہ پہلے قیام کرے، پھر بیٹھے یا بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑا ہو، شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا یہی موقف ہے۔ البتہ بعض سلف نے اس صورت سے منع کیا ہے لیکن ان کا موقف غلط ہے۔

۲۔ نوافل میں طول قیام مستحب ہے اور طول قیام کثرت رکعات سے افضل ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ١١)

٥٥٨..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِفَةِ صَلَاتِهِ جَالِسًا، حَسِبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنَّهُ خِلَافُ هٰذَا الْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کے متعلق مروی اس حدیث کا بیان جس کے بارے میں بعض علمائے کرام کا خیال ہے کہ وہ حدیث ہماری ذکر کردہ حدیث کے خلاف ہے۔

١٢٤٥۔حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ . فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا جَالِسًا ، فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ .

''جناب عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا: آپ رات کو کافی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کافی دیر تک بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے، چنانچہ جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ قراءت بیٹھ کر کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھے بیٹھے کر لیتے۔''

١٢٤٦۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ۔ عَنْ بُدَيْلٍ وَ أَيُّوْبَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا

''جناب عبداللہ بن شقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو کافی

(١٢٤٥) تقدم تخريجه برقم: ١١٦٧.

(١٢٤٦) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث: ١٠٧/ ٧٣٠۔ سنن ابى داود: ٩٥٥۔ سنن نسائى: ١٦٣٧۔ مسند احمد: ٦/٢٢٧.

قَـائِـمًا ، فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا ، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِداً رَكَعَ قَاعِداً .

دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، لہٰذا جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔''

١٢٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ثَنَا حُمَيْدٌ.......

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهُ سَـأَلَهَـا عَـنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا . فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلاً طَـوِيْلاً قَـائِـماً ، فَـإِذَا صَـلّٰـى قَاعِدًا رَكَعَ قَـاعِدًا ، وَإِذَا صَلّٰى قَائِماً رَكَعَ قَائِماً . فَقَالَ أَبُـوْ خَـالِـدٍ: فَـحَدَّثْتُ بِهِ هِشَّامَ بْنَ عُرْوَةَ ، فَـقَـالَ: كَـذَبَ حُمَيْدٌ وَكَذَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: مَا صَـلّٰـى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَـاعِدًا قَطُّ حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَقْرَأُ السُّـوَرَ فَإِذَا بَقِيَ مِنْهَا اٰيَاتٌ قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَـعَ ، هٰـكَذَا ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: السُّوَرُ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: قَـدْ أَنْـكَرَ هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ خَبَرَ عَبْـدِالـلّٰـهِ بْـنِ شَقِيْقٍ إِذْ ظَاهِرُهُ كَانَ عِنْدَهُ خِلَافَ خَبَـرِهِ عَـنْ أَبِيْـهِ عَنْ عَـائِشَةَ وَهُوَ عِـنْـدِيْ غَيْرُ مُخَالِفٍ لِخَبَرِهِ لِأَنَّ فِيْ رِوَايَةِ خَـالِـدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ: فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ ،

''جناب عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، تو جب آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کر لیتے، اور جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے۔ ابوخالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ہشام بن عروہ کو بیان کی تو انہوں نے کہا: حمید کو غلطی لگی ہے، اور عبداللہ بن شقیق نے بھی درست نہیں کہا، مجھے میرے والد (حضرت عروہ) نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے کبھی بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی حتی کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے تو آپ سورتوں کی تلاوت (بیٹھ کر) کرتے، اور جب ان کی کچھ آیات باقی رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے اور رکوع کرتے۔'' ابوبکر نے اسی طرح کہا ہے کہ آپ ''سورتیں'' پڑھتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جناب ہشام بن عروہ نے عبداللہ بن شقیق کی روایت کا انکار کیا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک عبداللہ کی خبر کا ظاہری مفہوم ان کی روایت کے خلاف ہے جبکہ میرے نزدیک وہ ان کی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خالد کی عبداللہ کے واسطے سے

(١٢٤٧) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ١٠٩/ ٧٣٠۔ سنن ابن ماجه: ١٢٢٨۔ مسند احمد: ٦/ ٢٣٦، ٢٤١.

وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ ، فَعَلَى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ هٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ خَبَرِ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، لِأَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا خَالِدٌ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَانَ جَمِيعُ الْقِرَاءَةِ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِداً وَإِذَا كَانَ جَمِيعُ الْقِرَاءَةِ قَائِماً رَكَعَ قَائِماً وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ صِفَةَ صَلَاتِهِ إِذَا كَانَ بَعْضُ الْقِرَاءَةِ قَائِمًا وَبَعْضُهَا قَاعِداً وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ عُرْوَةُ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ إِذَا كَانَتِ الْقِرَاءَةُ فِي الْحَالَتَيْنِ جَمِيْعاً بَعْضُهَا قَائِماً وَبَعْضُهَا قَاعِداً ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ إِذَا كَانَتْ قِرَاءَتُهُ فِي الْحَالَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا . وَلَمْ يَذْكُرْ عُرْوَةُ وَلَا أَبُوْ سَلَمَةَ وَلَا عَمْرَةُ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي يَقْرَأُ فِيْهَا قَائِماً وَقَاعِداً وَيَرْكَعُ قَائِماً . وَذَكَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُهَا قَائِماً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ”جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو آپ رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کرتے اور جب آپ بیٹھ کر تلاوت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر کرتے۔“ ان الفاظ کے لحاظ سے یہ حدیث حضرت عروہ اور عمرہ کی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خالد کی روایت کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ساری قراءت بیٹھ کر کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے، اور جب آپ کی ساری قراءت کھڑے ہو کر ہوتی تو آپ رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جناب عبداللہ بن شقیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی وہ کیفیت بیان نہیں کی جس میں کچھ قراءت آپ نے بیٹھ کر کی اور کچھ قراءت کھڑے ہو کر کی۔ بلاشبہ یہ کیفیت حضرت عروہ، ابوسلمہ اور عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت دونوں طرح ہوتی، کچھ قراءت کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر تو پھر انہوں نے بیان کیا کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع کرتے تھے۔ جبکہ آپ کی قراءت دونوں طریقوں سے ہوتی تھی۔ لیکن حضرت عروہ، ابوسلمہ اور عمرہ نے یہ بیان نہیں کیا کہ جس نماز میں آپ بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر (دونوں طریقوں سے) قراءت کرتے تھے اور رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے، آپ اس نماز کی ابتداء کیسے کرتے تھے، (کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر) جبکہ ابن سیرین نے عبداللہ بن شقیق کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت بیان کی ہے، اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے۔ کہ اس نماز کی ابتداء کھڑے ہو کر کرتے تھے۔“

١٢٤٨ ـ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ....

(١٢٤٨) سنن نسائي، كتاب قيام الليل، باب كيف يفعل اذا افتتح الصلاة قائما، حديث : ١٦٤٨ ـ مسند احمد : ٦/ ٢٠٤ ـ من طريق وكيع بهذا الاسناد، صحيح مسلم : ١١٠/ ٧٣٠ ـ من طريق ابن سيرين به.

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِماً وَقَاعِداً، فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَائِماً رَكَعَ قَائِماً، وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا، فَعَلٰى هٰذَا الْخَبَرِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَائِماً ثُمَّ قَعَدَ وَقَرَأَ انْبَغٰى لَهُ أَنْ يَّقُوْمَ فَيَقْرَأُ بَعْضَ قِرَاءَ تِهٖ ثُمَّ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا افْتَتَحَ صَلاَتَهُ قَاعِداً قَرَأَ جَمِيْعَ قِرَاءَ تِهٖ ثُمَّ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا افْتَتَحَ صَلاَتَهُ قَاعِداً قَرَأَ جَمِيْعَ قِرَاءَ تِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ قَاعِدٌ اِتِّبَاعاً لِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جناب ابن سیرین، عبداللہ بن شقیق کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز) کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر بھی پڑھا کرتے تھے۔ تو جب آپ کھڑے ہو کر نماز کی ابتدا کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، نماز کی ابتدا بیٹھ کر کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ روایت گزشتہ تمام روایات کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ چنانچہ اس روایت کے مطابق جب نمازی، نماز کی ابتدا کھڑے ہو کر کرے، پھر بیٹھ جائے اور قراءت کرے تو اس کے لیے مناسب اور لائق بات یہ ہے کہ وہ کھڑے ہو کر کچھ قراءت کرے اور پھر کھڑے کھڑے رکوع کر لے۔ اور جب وہ اپنی نماز کی ابتداء بیٹھ کر کرے اور ساری قراءت بیٹھ کر کرے تو پھر اسے رکوع بھی بیٹھ کر کرنا چاہئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اتباع اور پیروی کرتے ہوئے۔''

فوائد:......ا۔کسی شرعی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل ادا کرنا جائز ہیں اور بیٹھ کر نوافل پڑھنے کی صورت میں بیٹھ کر رکوع وسجود مسنون ہیں اور حالت قیام میں نماز پڑھنے کی صورت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع وسجود کے مسنون طریقے کے مطابق رکوع وسجود مسنون ہیں۔

۵۵۹..... بَابُ تَقْصِيرِ أَجْرِ صَلاَةِ الْمُضْطَجِعِ عَنْ أَجْرِ صَلاَةِ الْقَاعِدِ

لیٹ کے نماز پڑھنے والے کے اجر وثواب میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے اجر وثواب سے کمی کا بیان

۱۲۴۹۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، قَالاَ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُسَيْنٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلاَةُ النَّائِمِ عَلٰى

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لیٹ کر نماز پڑھنے والے کا

(۱۲۴۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۳۶.

نِصْفِ صَلاَةِ الْقَاعِدِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ قَبْلُ أَنَّ الْعَرَبَ تُوْقِعُ اسْمَ النَّائِمِ عَلَى الْمُضْطَجِعِ وَعَلَى النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ، وَإِنَّمَا أَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: وَصَلَاةُ النَّائِمِ: الْمُضْطَجِعُ لاَ زَائِلُ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ، إِذْ زَائِلُ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ لاَ يَعْقِلُ الصَّلَاةَ فِيْ وَقْتِ زَوَالِ الْعَقْلِ.

اجر و ثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ عرب نائم (سونے والا) کا اطلاق لیٹنے والے شخص پر بھی کرتے ہیں اور اس سونے والے پر بھی کرتے ہیں جس کی عقل و شعور نیند کی وجہ سے زائل ہو چکی ہو۔ بے شک مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان: ''سونے والے کی نماز'' میں مراد لیٹنے والا ہے نہ کہ جس کی عقل و شعور نیند کی وجہ سے ختم ہو چکی ہو۔ کیونکہ نیند کی وجہ سے جس شخص کی عقل ختم ہو چکی ہو وہ اس حالت میں نماز کو نہیں سمجھتا (تو پھر اسے ادا کیسے کرے گا۔)

فوائد: ......نفل نماز کے بارے نمازی کو اختیار ہے کہ وہ نوافل کھڑے ہو کر، بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرے پھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنا افضل ہے بیٹھ کر نوافل پڑھنے سے قیام کے نصف کے برابر اجر ملتا ہے اور لیٹ کر نوافل پڑھنے سے نصف النصف ثواب حاصل ہوتا ہے۔

٥٦٠..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْعَامَّةُ، إِذِ الْعَامَّةُ إِنَّمَا تَأْمُرُ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعاً أَنْ يُّصَلِّيَ مُسْتَلْقِياً عَلَى قَفَاهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعاً أَنْ يُّصَلِّيَ عَلَى جَنْبٍ

لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی کیفیت کا بیان، عوام کے خیال کے برخلاف، کیونکہ عوام لیٹ کر نماز پڑھنے والے پر چت لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے لیٹ کر نماز پڑھنے والے کو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

١٢٥٠۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ جَمِيْعاً عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ بِي الْبَاصُوْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِماً فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِساً فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کی کیفیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر تمہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اگر

(١٢٥٠) تقدم تخريجه برقم: ٩٥٠.

جَنْبٍ . وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، قَالَ: كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ .

تمہیں اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل (لیٹ کر) پڑھ لو) امام ابن مبارک رحمہ اللہ کی روایت میں ''باصور'' کی بجائے ''بواسیر'' کے لفظ آئے ہیں(معنی دونوں کے ایک ہیں۔)''

فوائد:......مکرر ۹۷۹۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۵٦۱..... بَابُ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ لِلْمُسَافِرِ خِلاَفَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ التَّطَوُّعَ لِلْمُسَافِرِ بِالنَّهَارِ

مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان، ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

۱۲۵۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أُمِّ هَانِيءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ الضُّحٰى ثَمَانِ رَكْعَاتٍ قَدْ خَرَّجْتُهُ مِنْ قَبْلُ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیدہ ام ہانی کی یہ حدیث میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے دن چاشت کی آٹھ رکعات ادا کی تھیں۔''

فوائد:...... مکرر ۱۲۳۳۔

۵٦۲..... بَابُ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ صَلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ

سفر میں فرض نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۵۲۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ.......... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ فَغَفَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک سفر میں) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے آخری پہر آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا تو ہم بیدار نہ ہو سکے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنی سواری کے سر کو پکڑ لے (اور یہاں سے چل پڑے) کیونکہ اس جگہ شیطان ہمارے پاس آ گیا ہے اور اس نے ہمیں (نماز سے) غافل کر دیا ہے (چنانچہ کچھ آگے جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا۔

(۱۲۵۱) تقدم تخریج برقم: ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۵.

(۱۲۵۲) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۹۸۸.

فَصَلَّى الْغَدَاةَ . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِيْ نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

(فجر کی) دو سنتیں ادا کیں، پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔'' میں یہ واقعہ اس جگہ کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی بیان کر چکا ہوں، جس میں نبی کریم ﷺ کے صبح کی نماز سے سوئے رہ جانے کا تذکرہ ہے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا تھا۔''

فوائد :......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۸۸ میں بیان ہوئی ہے، لیکن یہاں اس حدیث کا مستدل یہ ہے کہ دوران سفر فجر کی سنتوں کا التزام لازم ہے اور نبی ﷺ نے سفر و حضر میں ان دو رکعت کو کبھی ترک نہیں کیا، لہٰذا دوران سفر فجر کی سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

١٢٥٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ قَالاَ ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَراً فَلَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ . ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَ أَبُوْ يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ - هُوَ فُلَيْحٌ - عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمْ أَرَهُ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ان سفروں میں) سورج کے زوال کے وقت دو رکعات چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔'' جناب یونس بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے آپ کو ظہر سے پہلے دو رکعات چھوڑتے کبھی نہیں دیکھا۔''

١٢٥٤۔ وَقَدْ رَوٰى الْكُوْفِيُّوْنَ أُعْجُوْبَةً عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنِّيْ خَائِفٌ أَنْ لَّا تَجُوْزَ رِوَايَتُهَا إِلَّا تَبْيِيْنَ عِلَّتِهَا . لَا إِنَّهَا أُعْجُوْبَةٌ فِي الْمَتْنِ إِلَّا أَنَّهَا أُعْجُوْبَةٌ فِي الْإِسْنَادِ فِيْ هٰذِهِ

''امام صاحب فرماتے ہیں: کوفیوں نے حضرت ابن عمر سے ایک عجوبہ (حیرت انگیز، طرفہ تماشا) بیان کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ اسے بیان کرنا جائز نہیں ہوگا الا یہ کہ اس کی علت بیان کی جائے یہ عجوبہ متن میں نہیں ہے بلکہ اس قصے کی سند میں ہے۔

(١٢٥٣) اسناده ضعيف، ابوبسرۃ غفاری راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، كتاب صلاة السفر، باب التطوع فى السفر، حديث: ١٢٢٢۔ سنن ترمذی: ٥٥٠۔ مسند احمد: ٤/ ٢٩٢.

(١٢٥٤) اسناده صحيح، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی راوی ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ماجاء فى التطوع فى السفر، ح: ٥٥٢۔ مسند احمد: ٢/ ٩٠.

الْقِصَّةِ، رَوَوْا عَنْ نَافِعٍ وَ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلاَثاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعِشَاءَ أَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْغَدَاةَ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلاَثاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ لاَ يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلاَ سَفَرٍ وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْغَدَاةَ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَهَا رَكْعَتَيْنِ. نَاهُ أَبُو الْخَطَّابِ، نَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ وَ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوَى هٰذَا الْخَبَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْهُمْ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَ فِرَاسٌ وَ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، مِنْهُمْ مَنِ اخْتَصَرَ الْحَدِيْثَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ بِطُوْلِهِ. وَهٰذَا الْخَبَرَ لاَ يَخْفَى عَلَى عَالِمٍ بِالْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَا غَلَطٌ وَسَهْوٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُنْكِرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ وَيَقُوْلُ لَوْ كُنْتُ

کوفیوں نے حضرت نافع اور عطیہ بن سعد العوفی کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر اور سفر میں نمازیں پڑھی ہیں۔ تو میں نے آپ کے ساتھ حضر میں نماز ظہر چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ عصر کی چار رکعات ادا کیں اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا اور مغرب کی تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں اور عشاء کی چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ اور نماز فجر دو رکعات اور اس سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیں اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ نماز ظہر دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات پڑھیں۔ نماز عصر دو رکعات ادا کی اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، مغرب کی نماز تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دن کے وتر ہیں۔ یہ حضر اور سفر میں کم نہیں ہوتی۔ اور نماز عشاء دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات ادا کیں، صبح کی نماز دو رکعات اور اس سے پہلے بھی دو رکعات (سنتیں) ادا کیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں: ''ہمیں یہ روایت ابو الخطاب نے مالک بن سعید کے واسطے سے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی ہے اور وہ نافع اور عطیہ بن سعد عوفی کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔'' یہ روایت اہل کوفہ کی ایک جماعت نے عطیہ کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے بیان کی ہے۔ ان میں اشعث بن سوار، فراس اور حجاج بن ارطاۃ شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ راوی اسے مختصر اور کچھ تفصیل کے ساتھ مکمل حدیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث کسی محدث پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف غلط طور پر منسوب کی گئی ہے۔ کیونکہ

مُتَطَوِّعاً مَا بَالَيْتُ أَنْ أُتِمَّ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ.

حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، تو سفر میں نفل نماز پڑھنے سے انکار کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے تو پھر مجھے فرض نماز ہی مکمل اور پوری پڑھ لینی چاہیے تھی۔ نیز انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ سفر میں فرض نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

١٢٥٥۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ.......... عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ.

''جناب عبداللہ بن سراقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

١٢٥٦۔وَحَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ ۔ نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ.......... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ: أَنَّهُ رَأَى حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَمَعَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ السَّفَرِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَقِيْلَ: إِنَّ خَالَكَ يَنْهٰى عَنْ هٰذَا فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ، لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا، قُلْتُ: أُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ: صَلِّ بِاللَّيْلِ مَا بَدَا لَكَ.

''عثمان بن عبداللہ بن سراقہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب حفص بن عاصم کو سفر میں نفل نماز پڑھتے دیکھا اور اس سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ تو ان سے کہا گیا: آپ کے ماموں (عبداللہ بن عمر) اس سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ یہ کام نہیں کرتے تھے۔ آپ فرض نماز سے پہلے اور بعد میں (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی: میں رات کو (نفل) نماز پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: رات کو جتنی چاہو (نفل) نماز پڑھ لو۔''

١٢٥٧۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا عِيْسَى بْنُ حَفْصٍ، ح، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا يَحْيَى

(١٢٥٥) اسناده صحيح على شرط البخاري، مسند احمد: ٣/ ١٨۔ مسند عبد بن حميد: ٨٤٤.

(١٢٥٦) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

بْنُ سَعِيْدٍ..........

عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصٍ - يَعْنِي ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: نَا أَبِيْ، وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طُنْفُسَةٍ لَهُ، فَرَأَى قَوْماً يُسَبِّحُوْنَ - يَعْنِي يُصَلُّوْنَ - قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّياً قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا. صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُنْكِرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ وَيَقُوْلُ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحاً لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، فَكَيْفَ يَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَطَوَّعُ بِرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ يُنْكِرُ عَلٰى مَنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَالِمٌ وَحَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ أَعْلَمُ بِابْنِ عُمَرَ وَأَحْفَظُ لِحَدِيْثِهِ مِنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ.

''عیسیٰ بن حفص بن عاصم کہتے ہیں مجھے میرے والد گرامی جناب حفص بن عاصم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے نماز ظہر اور عصر کی دو رکعات پڑھیں۔ پھر وہ اپنے قالین یا گدے کی طرف تشریف لے گئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو نفل پڑھتے ہوئے دیکھا: انہوں نے پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی نفل پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اس (فرض نماز) سے پہلے یا بعد میں (نفل) نماز پڑھنی ہوتی تو میں اسے (فرض نماز کو) ہی مکمل پڑھ لیتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ کی صحبت میں رہا ہوں، آپ (سفر میں) دو رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی صحبت بھی میں نے اختیار کی ہے وہ بھی اس طرح (صرف فرض نماز دوگانہ) ادا کرتے تھے۔'' یہ جناب یحییٰ بن حکیم کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، تو سفر میں فرض نماز کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے تو میں فرض نماز مکمل ادا کر لیتا۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو سفر میں نماز ظہر کے فرضوں کے بعد دو رکعت سنت پڑھتے ہوئے دیکھیں اور پھر اس شخص کو منع کریں جو نبی کریم ﷺ کے اس فعل کے مطابق عمل کرے؟ حضرت سالم اور حفص بن عاصم رحمہما اللہ حضرت ابن

(۱۲۵۷) صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب من لم يتطوع في السفر، حديث: ۱۱۰۲ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، حديث: ۶۸۹ـ سنن ابی داود: ۱۲۲۳ـ سنن نسائی: ۱۴۵۹ـ سنن ابن ماجه: ۱۰۷۱ـ مسند احمد: ۲/ ۵۶.م

رضی اللہ عنہ کی حدیث کو عطیہ بن سعد کی نسبت زیادہ جاننے والے اور یاد رکھنے والے ہیں (ان کی روایات درج ذیل ہیں جو عطیہ کی روایات کے مخالف ہیں۔)

١٢٥٨ - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي..........

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ سَجْدَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَا بَعْدَهَا حَتّٰى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. وَكَانَ لَا يَتْرُكُ الْقِيَامَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

"حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھتے تھے حتی کہ آدھی رات ہو جاتی تو اٹھ کر نفل ادا کرتے۔ اور وہ رات کو نماز تہجد کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔"

١٢٥٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ..........

حَفْصَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ تَرْكِهِ السُّبْحَةَ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ سَبَّحْتُ مَا بَالَيْتُ أَنْ أُتِمَّ الصَّلَاةَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: هَلْ سَأَلْتَ أَنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا سَأَلَهُ عَنْهُ حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ؟ قَالَ سَالِمٌ: لَا، إِنَّا كُنَّا نَهَابُهُ عَنْ بَعْضِ الْمَسْأَلَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخَبَرُ سَالِمٍ وَحَفْصٍ يَدُلَّانِ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهْمٌ. وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَاهِمٌ فِي جَمْعِهِ بَيْنَ نَافِعٍ وَعَطِيَّةَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ

"جناب حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سفر میں ان کے نفل نماز نہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے تھے تو میں اپنی فرض نماز ہی مکمل کر لیتا۔ امام زہری کہتے ہیں: میں نے حضرت سالم سے کہا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہی مسئلہ پوچھا تھا جو حضرت حفص بن عاصم نے ان سے پوچھا تھا؟ حضرت سالم نے فرمایا: نہیں، بے شک ہم ان سے بعض مسائل پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت سالم اور حفص کی روایات دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عطیہ بن سعد کی روایت وہم

(١٢٥٨) صحيح، تفرد به ابن خزيمه:

(١٢٥٩) تقدم تخريجه برقم: ١٢٥٧.

فِـي التَّطَـوُّعِ فِـي السَّفَـرِ إِلَّا أَنَّ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُحْتَجَّ بِـالْإِنْكَارِ عَلَى الْإِثْبَاتِ . وَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰـهُ وَإِن لَّـمْ يَـرَ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّـمَ مُتَطَوِّعاً فِي السَّفَرِ ، فَقَدْ رَاٰهُ غَيْرُهُ يُـصَـلِّـيْ مُتَطَوِّعاً فِي السَّفَرِ وَالْحُكْمُ لِمَنْ يُخْبِرُ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا لِـمَنْ لَمْ يَرَهُ، هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ قَدْ بَيَّنْتُهَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا .

ہے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کو سفر میں نفل نماز کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں نافع اور عطیہ کو جمع کرنے میں وہم ہوا ہے۔ مگر یہ مسئلہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق ہم بیان کر چکے ہیں کہ (کسی راوی کے کسی چیز کے) انکار سے اس کے اثبات کے خلاف دلیل نہیں لی جا سکتی۔ اگر حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں نفل نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو ان کے علاوہ صحابہ کرام نے آپ کو سفر میں نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ لہٰذا ترجیح اس صحابی کی حدیث کو ہوگی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نفل نماز ادا کرتے) دیکھا ہے، نہ کہ اس صحابی کی روایت کو جس نے آپ کو (سفر میں نفل نماز پڑھتے) نہیں دیکھا۔'' اس مسئلہ کو میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں۔

فوائد :......۱۔ سفر میں فجر کی سنتوں کے سوا باقی موکدہ سنتوں کا اہتمام مکروہ ہے۔ اور سفر میں موکدہ سنتوں کا اہتمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، لہٰذا سفر میں سنن ونوافل کا عدم اہتمام اولیٰ وافضل ہے۔

۲۔ دوران سفر نماز وتر کا اہتمام مستحب فعل ہے، لہٰذا حضر میں جتنی رات کی نماز معمول ہے اس کے مطابق سفر میں بھی اس معمول کا اہتمام درست ہے۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا معمول یہ تھا کہ یہ حضرات دوران سفر فقط قصر نماز یعنی دو رکعت فرض نماز کا اہتمام کرتے تھے، فرض نماز سے قبل یا بعد میں نوافل وسنن کا اہتمام نہیں کرتے تھے اور یہی طریقہ افضل ہے۔

۵۶۳..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ تَوْدِيعِ الْمَنَازِلِ

منازل (پڑاؤ کی جگہ) سے رخصتی کے وقت سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ ، نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ۔ وَكَانَ لَهُ مُرُوَّةٌ وَعَقْلٌ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

(۱۲۶۰) اسنادہ ضعیف، عبدالسلام بن ہاشم ابوحفص سخت ضعیف راوی ہے۔ الضعیفۃ: ۱۰۴۷۔ سنن الدارمی: ۲۶۸۱۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔

يَنْزِلُ مَنْزِلاً إِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ.

اکرم ﷺ جس منزل پر بھی پڑاؤ ڈالتے تو اس سے رخصت ہوتے وقت دو رکعات ادا فرماتے۔''

۵۶۴..... بَابُ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْأَرْضِ

سفر کے دوران رات کے وقت نفل نماز زمین پر ادا کرنے کا بیان

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ الْيَمَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ۔ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ ۔ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَشْرَ رَكْعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ يُصَرِّحُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَخْبَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ فِيْ نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی سواری بٹھائی، پھر آپ اس سے اترے اور دس رکعات ادا کیں اور ایک وتر ادا کیا، آپ نے دو دو رکعات ادا کیں، پھر ایک وتر ادا کیا، پھر فجر کی دو سنتیں ادا کیں، اور ہمیں نماز فجر پڑھائی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' یہ روایت صراحت کر رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں فجر کی دو سنتیں ادا کی ہیں۔ اور وہ روایات جو ہم نے کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز سے سوئے رہ گئے تھے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تھا اور آپ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں پھر نماز فجر پڑھائی۔ (وہ بھی سفر میں نفل نماز پڑھنے کے جواز کی دلیل ہیں۔)

فوائد:......۱۔ سفر میں رات کی نماز کا اہتمام کرنا اور حضر میں قیام اللیل کا جو معمول ہو، سفر میں اس کا اہتمام جائز ومباح ہے۔

۲۔ رات کے نوافل دو دو رکعت پڑھنا اور آخر میں وتر پڑھنا افضل طریقہ ہے اور نیز قیام اللیل کے سنت سے ثابت تمام طریقے جائز ہیں۔

۳۔ سفر میں سواری اور سواری سے اتر کر زمین پر رات کے نوافل کا اہتمام کرنے کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔

❀❀❀❀

(۱۲۶۱) اسناده ضعيف، تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۵.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ
فِي السَّفَرِ عَلَى الدَّوَابِّ
سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر بیٹھ کر پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ

۵٦۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالْمُصَلِّي الرَّاحِلَةُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ حُكْمَ الْوِتْرِ حُكْمُ الْفَرِيْضَةِ وَأَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ كَصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

سفر میں سواری پر وتر پڑھنا جائز ہے، سواری کا منہ جدھر بھی ہو، اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ وتر کا حکم فرض نماز کا ہے اور وتر فرض نماز کی طرح سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۱۲٦۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ ......

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے، آپ کا منہ چاہے جدھر بھی ہوتا۔ اور اس پر وتر بھی پڑھتے تھے مگر آپ اس پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔“

فوائد:...... مکرر ۱۰۹۰۔

۵٦٦..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا بیان جس سے استدلال کرنے میں بعض کم علم لوگوں سے غلطی ہوئی ہے، ان کا خیال ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے

۱۲٦۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ........

(۱۲٦۲) تقدم تخریجه برقم: ۱۰۹۰.

(۱۲٦۳) تقدم تخریجه برقم: ۹۷٦.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ، فَإِذَا أَرَادَ الْمَكْتُوْبَةَ أَوِ الْوِتْرَ أَنَاخَ فَصَلّٰى بِالْأَرْضِ ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ دَالٌّ عَلٰى خِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ ، وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ جَائِزٍ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، وَهٰذَا غَلَطٌ وَإِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهٖ . وَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَ مَنْ يُمَيِّزُ بَيْنَ الْأَخْبَارِ يُضَادُّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ ، بَلِ الْخَبَرَانِ جَمِيْعاً مُتَّفِقَانِ مُسْتَعْمِلَانِ ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَخْبَرَ بِمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ ، وَيَجِبُ عَلٰى مَنْ عَلِمَ الْخَبَرَيْنِ جَمِيْعاً إِجَازَةَ كِلَا الْخَبَرَيْنِ . قَدْ رَأَى ابْنُ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَأَدّٰى مَا رَأٰى ، وَرَأٰى جَابِرٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ فَأَوْتَرَ بِالْأَرْضِ فَأَدّٰى مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائِزٌ ، أَنْ يُوْتِرَ الْمَرْءُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَائِزٌ أَنْ يُنِيْخَ رَاحِلَتَهٗ فَيَنْزِلَ فَيُوْتِرَ عَلَى الْأَرْضِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا وَلَمْ يُزْجِرْ عَنْ أَحَدِهِمَا بَعْدَ فِعْلِهٖ ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ . وَلَوْ لَمْ يُوْتِرِ النَّبِيُّ صَلَّى

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (نفل) نماز پڑھتے رہتے، آپ کی سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا، پھر جب آپ فرض نماز یا وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنی سواری کو بٹھا دیتے اور زمین پر نماز ادا کرتے۔''
امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ حدیث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے خلاف دلیل ہے۔ اس نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے جبکہ یہ بات کہنے والے کی غلطی اور غفلت کی دلیل ہے۔ یہ روایت ہمارے اور روایات کے باہمی فرق کو سمجھنے والے علمائے کرام کے نزدیک حضرت ابن عمر کی روایت کے متضاد اور مخالف نہیں ہے۔ بلکہ دونوں روایات متفق اور قابل عمل ہیں۔ دونوں صحابہ کرام نے وہی خبر دی ہے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے، لہٰذا جو شخص یہ دونوں روایات جان لے اسے دونوں روایات پر عمل کو جائز قرار دینا چاہیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے اور اسی طرح یہ مسئلہ بیان کر دیا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سواری بٹھا کر زمین پر وتر پڑھتے دیکھا تو اسی طرح بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ سواری کے اوپر وتر ادا کرے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ اپنی سواری بٹھا کر زمین پر اتر کر وتر پڑھ لے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دونوں طریقوں سے وتر ادا کیے ہیں، اور دونوں میں سے کسی ایک طریقے سے اپنے فعل مبارکہ کے بعد منع نہیں فرمایا۔ اور یہ جائز اختلاف کی قسم ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ نے زمین پر وتر نماز نہ پڑھی ہوتی اور صرف سواری پر وتر ادا کیے ہوتے تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَدْ أَوْتَرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَانَ غَيْرُ جَائِزٍ لِلْمُسَافِرِ الرَّاكِبِ أَن يَنْزِلَ فَيُوتِرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَلٰكِنْ لَمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعاً كَانَ الْمُوْتِرُ بِالْخِيَارِ فِي السَّفَرِ إِنْ أَحَبَّ أَوْتَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَإِنْ شَاءَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ سُنَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْجُوْراً إِذَا أَمْكَنَ اسْتِعْمَالُهُ، وَإِنَّمَا يُتْرَكُ بَعْضُ خَبَرِهِ بِبَعْضٍ إِذَا لَمْ يُمْكِنِ اسْتِعْمَالُهَا جَمِيْعاً وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَدْفَعُ الْاٰخَرَ فِيْ جَمِيْعِ جِهَاتِهِ، فَيَجِبُ حِيْنَئِذٍ طَلَبُ النَّاسِخِ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَالْمَنْسُوْخِ مِنْهُمَا، وَيُسْتَعْمَلُ النَّاسِخُ دُوْنَ الْمَنْسُوْخِ. وَلَوْ جَازَ لِأَحَدٍ أَن يَّدْفَعَ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ، بِخَبَرِ جَابِرٍ، كَانَ أَجْوَزَ لِاٰخَرَ أَن يَّدْفَعَ خَبَرَ جَابِرٍ بِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لِأَنَّ أَخْبَارَ ابْنِ عُمَرَ فِي وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَكْثَرُ أَسَانِيْدَ وَأَثْبَتُ وَأَصَحُّ مِنْ خَبَرِ جَابِرٍ، وَلٰكِنْ غَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَن يَّدْفَعَ أَحَدَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ بِالْاٰخَرِ بَلْ يُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعاً عَلٰى مَا بَيَّنَّا، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

سوار مسافر کے لیے یہ جائز نہ ہوتا کہ وہ سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتا، لیکن جب نبی کریم ﷺ نے دونوں طرح ہی وتر ادا کیے ہیں۔ تو سفر میں وتر پڑھنے والے کو اختیار ہے، اگر چاہئے تو اپنی سواری پر پڑھ لے اور اگر چاہے تو سواری سے اتر کر زمین پر پڑھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کی کوئی سنت بھی چھوڑی نہیں جا سکتی جبکہ اس پر عمل کرنا ممکن ہو اور آپ کی کسی حدیث کو دوسری کے مقابلے میں اس وقت چھوڑا جائے گا جب دونوں پر بیک وقت عمل کرنا ممکن نہ ہو اور ایک حدیث دوسری کو ہر طریقے سے رد کرتی ہو (ان میں جمع ممکن ہی نہ ہو) جب عمل ممکن نہ ہو تو اس وقت دونوں حدیثوں میں سے ناسخ اور منسوخ کو تلاش کیا جائے گا اور پھر منسوخ کی بجائے ناسخ پر عمل کیا جائے گا اور اگر کسی شخص کے لیے حضرت جابر کی حدیث کے ساتھ حضرت ابن عمر کی حدیث کو رد کرنا جائز ہے تو کسی دوسرے شخص کے لیے حضرت جابر کی حدیث کو حضرت ابن عمر کی حدیث کے ساتھ رد کرنا بلاولیٰ جائز ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں مروی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حضرت جابر کی حدیث کی نسبت بہت ساری اسانید سے مروی ہے جو زیادہ مضبوط اور صحیح ہیں، لیکن کسی عالم کے لیے ان دو حدیثوں میں سے کسی ایک کو دوسری کی وجہ سے رد کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق دونوں پر عمل کرنا چاہئے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسانید ''کتاب الکبیر'' میں بیان کی ہیں۔''

٥٦٧..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالرَّاكِبِ

سفر میں سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے خواہ سواری کا منہ سوار سمیت جدھر بھی ہو

١٢٦٤۔حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالا: حَدَّثَنَا أَبُوْخَالِدٍ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَقَالا: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے، آپ کی سواری آپ کو لے کر جس طرف بھی منہ کر لیتی۔ جناب عبداللہ بن سعید کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:" آپ اپنی سواری پر نماز پڑھتے رہے، خواہ آپ کی سواری آپ کو لے کر جدھر بھی منہ کر لیتی۔" جناب ابوکریب اور عبداللہ بن سعید کہتے ہیں: اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔"

١٢٦٥۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

"حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس کا منہ جدھر بھی ہوتا۔"

فوائد:......

۱۔ سفر میں سواری پر نوافل پڑھنا جائز ہیں، خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت ہو اور یہ عمل مباح بالاجماع جائز ہے بشرطیکہ معصیت کا سفر نہ ہو۔(نووی: ٥/ ٢٠٩)

۲۔ وتر پڑھنا سنت ہے واجب نہیں، کیونکہ فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔

۳۔ نماز خوف یا کسی شرعی عذر کے تحت سواری پر فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔

(١٢٦٤) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة، حديث: ٧٠٠۔ مسند احمد: ٢/ ١٢٤۔ وانظر الحديث الآتي.

(١٢٦٥) صحيح بخاري، كتاب التقصير، باب صلاة التطوع على الدواب، حديث: ١٠٩٣۔ صحيح مسلم: ٧٠١۔ مسند احمد: ٣/ ٤٤٥۔ سنن الدارمي: ١٥١٤.

٥٦٨..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ إِذَا كَانَتْ مُتَوَجِّهَةً نَحْوَ الْقِبْلَةِ

ان علماء کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی سواری پر نفل نماز صرف اس وقت پڑھی ہے جب آپ کی سواری قبلہ رخ چل رہی ہوتی تھی۔

١٢٦٦۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبَسْطَامِيُّ ، قَالاَ ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلٰى تَبُوْكَ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی سواری پر تبوک کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

١٢٦٧۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا مِنْ مَكَّةَ ، فَنَزَلَتْ: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مکہ مکرمہ سے (مدینہ منورہ کی طرف) منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ١١٥) ''تم جس طرف بھی منہ کرو گے وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔''

٥٦٩..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْحُمُرِ ، وَيَخْطُرُ بِبَالِيْ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْحِمَارَ لَيْسَ بِنَجِسٍ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ إِذِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّجِسِ غَيْرُ جَائِزٍ

سفر میں گدھوں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں یہ خیال آرہا ہے کہ گدھا ناپاک نہیں ہے اگرچہ اس کا گوشت نہیں کھایا جاتا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے

١٢٦٨۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيٰى ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ

(١٢٦٦) اسناده صحيح على شرط مسلم، انفرد بهذا الطريق، صحيح بخاري، كتاب العمل فى الصلاة، باب لا يرد السلام فى الصلاة، حديث: ١٢١٧۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام فى الصلاة، حديث: ٥٤٢۔ من طريق آخر عن جابر رضي الله عنه، وانظر ما تقدم برقم: ٦٧٦۔

(١٢٦٧) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة، حديث: ٣٣/ ٧٠٠۔ سنن نسائي: ٤٩٢۔ مسند احمد: ٢/ ٢٠۔

بْنُ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ۔ أَوْ عَلٰى حِمَارَةٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ نَحْوَ خَيْبَرَ۔ يَعْنِي التَّطَوُّعَ۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ الْبَصْرِيُّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھے یا گدھی پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کا چہرہ مبارک خیبر کی طرف تھا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ محمد بن دینار، الطاحی البصری ہیں۔

۵۷۰..... بَابُ الْإِيْمَاءِ بِالصَّلَاةِ رَاكِباً فِي السَّفَرِ

سفر میں سوار ہونے کی حالت میں نماز اشارے کے ساتھ پڑھنے کا بیان

۱۲۶۹۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ أَنْ تُصَلِّيْ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ فِي السَّفَرِ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا يُوْمِيْ بِرَأْسِهِ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ۱۱۵) ''پس تم جدھر بھی منہ کرو گے وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔'' کہ تم سفر میں نماز پڑھ لو، تمہاری سواری تمہیں لے کر جس طرف چاہے منہ کر لے۔ (لہٰذا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس ہوئے تو آپ اپنی سواری پر اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔''

فوائد:......۱۔ دوران سفر سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے اور سواری پر نوافل ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا لازم نہیں، بلکہ سواری کا رخ جس سمت ہو، اسی سمت کو منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ سواری کا رخ قبلہ کے مخالف سمت میں ہو جائے، اس سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

۲۔ فرض نماز یا نوافل زمین پر ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا صحت نماز کی شرط ہے جب کہ دوران سفر سواری پر نوافل ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ کسی بھی سمت منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص فرض نماز ادا کرنا چاہے گا تو وہ سواری سے اتر کر زمین پر فرض نماز ادا کرے گا۔ سواری پر فرض نماز نہیں ہوتی۔

(۱۲۶۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۶۷.

۵۷۱..... بَابُ صِفَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ رَاكِبًا

سوار ہونے کی حالت میں نماز میں رکوع وسجود کرنے کی کیفیت کا بیان

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يُصَلِّي النَّوَافِلَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ وَلٰكِنَّهُ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَيُوْمِئُ إِيْمَاءً.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ اپنی سواری پر ہر سمت میں نوافل پڑھ رہے تھے، لیکن آپ رکوع کی نسبت دونوں سجدوں کے لیے زیادہ جھکتے، اور آپ اشارہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔''

فوائد :......سواری پر نماز پڑھنے کی صورت میں رکوع وسجود کا اشارے سے اہتمام مشروع ہے اور رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکنا مسنون ہے۔ نیز زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی حالت میں بھی یہی عمل ملحوظ رکھنا چاہیے۔

❀❀❀❀

(۱۲۷۰) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳/ ۲۹۶۔ وقد تقدم برقم: ۹۷۶

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُنْهٰى عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيهِنَّ

ان اوقات کے ابواب کا مجموعہ جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے۔

۵۷۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ذکر کے ساتھ جن سے مراد خاص ہے

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ۔ قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ رُفَيْعاً أَبَا الْعَالِيَةِ...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رِجَالٌ، أَحْسِبُهُ قَالَ: مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ عُمَرُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِي سَاعَتَيْنِ، بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: قَالَ حَدَّثَنِي نَفَرٌ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ عُمَرُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چند افراد نے بیان کیا، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گھڑیوں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ نماز عصر کے بعد حتی کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ جناب صنعانی کے الفاظ یہ ہیں: '' مجھے چند لوگوں نے حدیث بیان کی، ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔''

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ۔ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ ۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ..........

(۱۲۷۱) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الصلاۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، حدیث: ۵۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الاوقات التی نھی عن الصلاۃ فیھا، حدیث: ۸۲۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۰۔ مسند احمد: ۱/ ۵۰.

(۱۲۷۲) صحیح مسلم۔ حدیث: ۲۸۶/ ۸۲۶۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ الصلاۃ العصر، حدیث: ۱۸۳۔ سنن نسائی: ۵۶۳.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ- وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ- أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

۵۷۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلاَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ لاَ الْمَكْتُوْبَةَ وَجَمِيْعَ التَّطَوُّعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک: ''صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک بھی کوئی نماز نہیں ہے'' سے آپ کی مراد بعض نفلی نماز ہے، فرض نماز اور تمام نوافل مراد نہیں ہیں۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا دَالَّةٌ وَإِجْمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعاً عَلَى أَنَّ النَّاسِيَ إِذَا نَسِيَ صَلاَةً مَكْتُوْبَةً فَذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ أَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ، أَنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الْعَصْرِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، إِذْ لَوْ كَانَ نَهْيُهُ عَنْ جَمِيْعِ الصَّلاَةِ فَرْضِهَا وَتَطَوُّعِهَا لَمْ يُجْزِ أَنْ تُصَلَّى فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلاَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا لَهَا فَذَكَرَهَا فِيْ أَحَدِ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ، وَالدَّلِيْلُ الثَّانِيْ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لاَ كُلَّهَا، سَأُبَيِّنُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللهُ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: ''کہ جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو وہ اسے جب یاد آئے پڑھ لے۔'' یہ فرمان اور تمام مسلمانوں کا اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ بھول جانے والا جب فرض نماز بھول جائے پھر اسے نماز صبح یا نماز عصر کے بعد یاد آئے تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ اس نماز کو سورج طلوع ہونے سے پہلے ادا کر لے اگر اسے وہ نماز فجر کے بعد یاد آئی ہو۔ اور اگر نماز عصر کے بعد یاد آئی تو سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کر لے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب

ہونے تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر آپ کی یہ ممانعت تمام فرض اور نفل نمازوں کو شامل ہوتی تو نماز صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک فرض نماز پڑھنا جائز نہ ہوتا اگر چہ نمازی اس فرض نماز کو بھول جانے والا ہوتا ہے اور پھر اسے یہ نماز ان دو اوقات میں یاد آتی ہے۔ اس بات کی دوسری دلیل کہ نبی کریم ﷺ کی مراد بعض نفل نماز ہے، تمام نفل نہیں ہیں، میں عنقریب اسے اسی کتاب میں اس کے مقام پر بیان کر دوں گا۔ ان شاء اللہ۔

۵۷۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحَرِّی الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت قصد و کوشش کے ساتھ نماز پڑھنا منع ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السَّكْتَ لَا يَكُوْنُ خِلَافَ النُّطْقِ وَلَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ عَلٰى مَا يَتَوَهَّمُهُ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ، إِذْ لَوْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَكَانَ فِيْ قَوْلِهِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّيْ مُتَحَرِّياً بِصَلَاتِهِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خاموشی نطق کے خلاف نہیں ہوتی اور خاموشی سے نطق کے خلاف دلیل لینا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ علم کے دعوے دار بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کیونکہ اگر خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: نماز صبح کی بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں'' میں سورج کے طلوع کے وقت نماز پڑھنے کے جواز کی دلیل ہوتی اگر چہ نمازی قصد و ارادے کے ساتھ اس وقت نماز پڑھتا۔

۱۲۷۳۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَرَزَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نماز کی ادائیگی کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس کا قصد و ارادہ نہ کرو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔'' نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو اس کے برابر ہونے تک نماز سے رکے رہو۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو اس کے مکمل

(۱۲۷۳) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، حدیث: ۵۸۲، ۵۸۳، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الاوقات التی نهی عن الصلاة فیها، حدیث: ۸۲۹۔ سنن نسائی: ۵۷۲۔ مسند احمد: ۲/ ۱۳۔

يَسْتَوِى، فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوْا عَنِ الصَّلاَةِ حَتّٰى يَغِيْبَ. وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. وَقَالَ: أَبُوْ كُرَيْبٍ: فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانَ.

غروب ہونے تک نماز سے رک جاؤ۔ یہ بندار کی حدیث ہے اور جناب ابوکریب کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''بے شک وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔''

١٢٧٤ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي صُفْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ..........

سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُصَلُّوْا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلاَ حِيْنَ تَغْرُبُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ. وَفِي خَبَرِ الصُّنَابَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهٰى عَنِ الصَّلاَةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ قَدْ نَهٰى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ. وَكَذَا خَبَرُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: حَتّٰى تَرْتَفِعَ. خَرَّجْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب سورج طلوع ہورہا ہواور غروب ہورہا تو تم نماز مت پڑھو، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے'' اور جناب صنابحی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''بے شک سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کے سینگ ہوتے ہیں۔ پھر جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے۔'' اس میں یہ دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس گھڑی میں (سورج کے طلوع کے وقت) نماز پڑھنے سے منع کیا تو سورج کے طلوع کے بعد بھی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے حتی کہ وہ بلند ہو جائے۔ اسی طرح جناب عمرو بن عبسہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔'' میں نے یہ دو احادیث اس باب کے علاوہ ایک اور باب میں بھی بیان کی ہیں۔''

٥٧٥..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَوُّعِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ

دوپہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان حتی کہ سورج ڈھل جائے

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْاِحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ غَيْرُ جَائِزٍ، إِذْ لَوْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَجَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِأَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ صَلاَةَ

(١٢٧٤) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ١٥ـ شرح معاني الأثار طحاوى: ١/ ١٥٢.

بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَنْ يُّقَالَ: قَدْ سَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ عَنِ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ إِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ، فَيُقَالُ: الصَّلَاةُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ جَائِزَةٌ أَوْ يُقَالُ: هٰذِهِ الْأَخْبَارُ خِلَافُ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ فِيْهَا النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ.

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اگر خاموشی کے ساتھ نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ کی ان احادیث سے دلیل لینا جائز ہوتا: صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان فرامین میں دوپہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت سے خاموشی اختیار کی ہے، لہٰذا اس وقت نفل نماز پڑھنا جائز ہے، یا یہ کہا جائے کہ یہ احادیث ان احادیث کے خلاف ہیں جن میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔

١٢٧٥ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلاً أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَأْمُرُنِيْ أَنْ لَّا أُصَلِّيَ فِيْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ: إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ: حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى يَنْتَصِفَ النَّهَارُ،

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا رات اور دن کی گھڑیوں میں کوئی ایسی گھڑی بھی ہے جس میں آپ مجھے نماز نہ پڑھنے کا حکم دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے رکے رہو۔'' جناب ابن عبدالحکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر (اس کے بعد) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شریک ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے حتیٰ کہ دوپہر ہو جائے۔

(١٢٧٥) دیکھیے عیاض بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ تاہم شواہد کے شاہد حسن ہے۔ الصحيحة: ١٣٧١ـ مسند ابی یعلی: ٦٥٨١ـ ومن طريقه صحيح ابن حبان: ١٥٥٠ـ من طريق ابن وهب سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة، ١٢٥٢ـ من طريق اخر عن سعيد المقبري.

فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهُ حِينَئِذٍ تُسْعَرُ جَهَنَّمُ، وَشِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى يُصَلَّى الْعَصْرُ، فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. قَالَ يُونُسُ، قَالَ: صَلَوَاتٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى يُصَلَّى الصُّبْحُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَوْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ كَمَا يَزْعُمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ الدَّلِيلُ عَلَى الْمَنْصُوصِ لَجَازَ أَنْ يُحْتَجَّ بِأَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِبَاحَةُ الصَّلَاةِ عِنْدَ بُرُوزِ حَاجِبِ الشَّمْسِ قَبْلَ أَنْ تَرْتَفِعَ، وَبِإِبَاحَةِ الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ، وَلٰكِنْ غَيْرُ جَائِزٍ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْفِقْهَ وَيُدَبِّرُ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَانِدُ الْاِحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ. وَلَا بِمَا يَزْعُمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ الدَّلِيلُ عَلَى الْمَنْصُوصِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَذْهَبِ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذَا

چنانچہ جب دوپہر ہو جائے تو تم سورج ڈھلنے تک نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور شدید گرمی جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور جب سورج ڈھل جائے تو (اس وقت کی) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے اور شریک ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ عصر کی نماز پڑھی جائے۔ پھر جب تم عصر کی نماز پڑھ لو تو پھر سورج غروب ہونے تک نماز سے رکے رہو۔'' جناب یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نمازیں (اس وقت قبول ہوتی ہیں) اور ابن عبدالحکم کے الفاظ یہ ہیں: پھر نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں، اس میں حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے حتیٰ کہ صبح کی نماز ادا کی جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ خاموشی منصوص پر دلیل ہے تو پھر نبی کریم ﷺ کی ان احادیث سے دلیل لینا جائز ہوتا کہ آپ نے نماز فجر کی بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا سورج کا کنارہ نکل آنے پر اور اس کے بلند ہونے سے پہلے نماز پڑھنا جائز ہوتا۔ اور جب سورج آسمان کے وسط میں برابر ہو جائے تو اس کے ڈھلنے سے پہلے بھی نماز جائز ہوتی۔ لیکن یہ اس شخص کے نزدیک جائز نہیں ہے جو دینی فہم و فراست رکھتا ہو، نبی کریم ﷺ کی احادیث میں غور و فکر کرنے والا ہو اور خاموشی سے نطق کے خلاف دلیل لینے میں ہٹ دھرم اور عناد پرست نہ ہو۔ اور نہ وہ خاموشی کو منصوص کی دلیل قرار دینے پر مصر ہو جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کے مذہب کے مطابق نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک: ''صبح کی نماز

الْجِنْسِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ دَالٌّ عِنْدَهُ عَلَى أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ فَالصَّلَاةُ جَائِزَةٌ، وَزَعَمَ أَنَّ هٰذَا هُوَ الدَّلِيْلُ الَّذِيْ لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ. وَمَذْهَبُنَا خِلَافُ هٰذَا الْأَصْلِ، نَحْنُ نَقُوْلُ: إِنَّ النَّصَّ أَكْثَرُ مِنَ الدَّلِيْلِ. وَجَائِزٌ أَنْ يُنْهٰى عَنِ الْفِعْلِ إِلٰى وَقْتٍ وَغَايَةٍ. وَقَدْ لَا يَكُوْنُ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ إِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَالْغَايَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْفِعْلَ مُبَاحٌ بَعْدَ مَضْيِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَتِلْكَ الْغَايَةِ، إِذَا وُجِدَ نَهْيٌ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، وَلَمْ يَكُنِ الْخَبَرَانِ إِذَا رُوِيَا عَلٰى هٰذِهِ الْقِصَّةِ مُتَهَاتِرَيْنَ مُتَكَاذِبَيْنَ مُتَنَاقِضَيْنَ عَلٰى مَا يَزْعُمُ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ. وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ مِنْ قَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ فَحَرَّمَ اللّٰهُ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا عَلَى الْمُطَلِّقِ فِيْ نَصِّ كِتَابِهِ ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ وَهِيَ إِذَا نَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، لَا تَحِلُّ لَهُ وَهِيَ تَحْتَ زَوْجٍ ثَانٍ، وَقَدْ يَمُوْتُ عَنْهَا أَوْ يُطَلِّقُهَا أَوْ يَنْفَسِخُ النِّكَاحُ بِبَعْضِ الْمَعَانِي الَّتِي يَنْفَسِخُ النِّكَاحُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ قَبْلَ الْمَسِيْسِ، وَلَا تَحِلُّ أَيْضًا لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنَ

کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے'' ان کے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ اوران کا خیال ہے کہ یہ ایسی دلیل ہے جس میں دوسرا کوئی احتمال نہیں ہے۔ اور ہمارا مذہب اس اصل کے خلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلاشبہ نص کی قوت اور حیثیت دلیل کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اور یہ جائز ہے کہ ایک کام سے ایک وقت اور مدت تک روک دیا جائے اور اس مخصوص کام کی مخصوص مدت و وقت تک ممانعت میں اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ وقت اور مدت گزر جانے پر وہ کام جائز ہو گا۔ جبکہ اس وقت کے گزر جانے کے بعد اس کی منع کی دلیل موجود ہو اور اس مسئلہ میں مروی دونوں روایات باہم متضاد، متناقض اور ایک دوسری کی نفی کرنے والی بھی نہ ہوں۔ جیسا کہ اسی مسئلہ میں ہمارے بعض مخالفین کا خیال ہے۔ اسی قسم سے یہ مسئلہ بھی ہے جسے میں نے اپنی کتاب معانی القرآن میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ (البقرة: ٢٣٠) ''پھر اگر وہ (خاوند) اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ (عورت) اس کے لیے حلال نہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔'' لہٰذا قرآن مجید کی اس نص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تین طلاقوں والی بیوی کو اس کے خاوند پر حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔ اور جب وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے گی تو وہ اس شخص کے نکاح میں ہوتے ہوئے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم بستری کرنے سے پہلے ہی وہ شخص فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے

الزَّوْجِ الثَّانِي مَسِيسٌ، ثُمَّ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ أَوْ طَلَاقٌ أَوْ فَسْخُ نِكَاحٍ، ثُمَّ تَعْتَدُّ بِهٖ، فَلَوْ كَانَ التَّحْرِيْمُ إِذَا كَانَ إِلٰى وَقْتِ غَايَةٍ، كَالدَّلِيْلِ الَّذِيْ لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ، أَنْ يَكُوْنَ الْمُحَرَّمُ إِلٰى وَقْتِ غَايَةٍ، صَلّٰى لَا بَعْدَ الْوَقْتِ، لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ، لَكَانَتِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا إِذَا تَزَوَّجَهَا زَوْجًا غَيْرَهُ، حَلَّتْ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَبْلَ مَسِيْسِ الثَّانِي إِيَّاهَا، وَقَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ أَوْ طَلَاقٌ مِنْهُ، وَقَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَمَنْ يَفْهَمُ أَحْكَامَ اللّٰهِ يَعْلَمُ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَحَتّٰى يَكُوْنَ هُنَاكَ مَسِيْسٌ مِنَ الزَّوْجِ إِيَّاهَا، أَوْ مَوْتُ زَوْجٍ، أَوْ طَلَاقُهُ، أَوِ انْفِسَاخُ النِّكَاحِ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ عِدَّةٌ تَمْضِي، هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيْلَةٌ سَأُبَيِّنُهَا فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَاعْتَرَضَ بَعْضُ مَنْ لَا يُحْسِنُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ فَادَّعٰى فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا أَنْسَانَا قَوْلَ مَنْ ذَكَرْنَا قَوْلَهُ، فَزَعَمَ أَنَّ النِّكَاحَ هٰهُنَا الْوَطْءُ، وَزَعَمَ أَنَّ النِّكَاحَ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ، عَقْدٌ، وَوَطْءٌ، وَزَعَمَ أَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾، إِنَّمَا أَرَادَ الْوَطْءَ، وَهٰذِهِ فَضِيْحَةٌ لَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا قَطُّ مِمَّنْ شَاهَدْنَاهُمْ وَلَا حُكِيَ لَنَا عَنْ أَحَدٍ تَقَدَّمَنَا مِمَّنْ يُحْسِنُ لُغَةَ الْعَرَبِ

دے یا نکاح کسی ایسی وجہ سے فسخ ہو جائے جن کی بنیاد پر نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں بھی وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی حتی کہ دوسرا خاوند اس سے ہم بستری کر لے۔ پھر خاوند کے فوت ہونے، طلاق دینے یا نکاح فسخ ہونے کی صورت میں وہ عدت گزارے گی (پھر پہلے خاوند سے نکاح کرنا جائز ہوگا) چنانچہ اگر یہ حرمت ایک محدود وقت تک ہو، اس دلیل کی طرح جس میں دوسرا کوئی احتمال نہیں تو حرام کی گئی چیز ایک مقرر وقت تک ہوتی اور وہ نماز پڑھتا (اس کے وقت ہی میں) وقت کے بعد نہیں۔ اس میں دوسرا احتمال نہ ہوتا۔ پس تین طلاقوں والی عورت جب دوسرے خاوند سے شادی کر لیتی تو وہ پہلے خاوند کے لیے دوسرے خاوند کی ہم بستری سے پہلے ہی حلال ہو جاتی اور دوسرے خاوند کی وفات یا اس سے طلاق اور اس کی عدت گزرنے سے پہلے ہی پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ عورت (پہلے خاوند کے لیے) حلال نہیں ہوتی حتی کہ وہ دوسرے خاوند سے شادی کر لے اور وہ اس عورت سے ہم بستری کر لے، پھر وہ خاوند فوت ہو جائے، یا وہ طلاق دے دے یا ان کا نکاح فسخ ہو جائے، پھر اس کی عدت پوری ہو جائے۔'' عنقریب میں یہ طویل مسئلہ کتاب العلم میں بیان کر دوں گا، ان شاء اللہ۔ علم وفقہ سے ناواقف بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے اور اس آیت میں ایسا دعویٰ کیا ہے، جس نے ہمیں گذشتہ قول بھلا دیا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اس آیت میں نکاح سے مراد وطی ہے۔ نیز اس کا دعویٰ ہے کہ نکاح کے دو معانی ہیں: ا۔ عقد یعنی نکاح کرنا ۲۔ وطی کرنا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ ''حتی کہ

مِنْ أَهْلِ الْإِسْلاَمِ وَلاَ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ أَطْلَقَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ . أَن يَّقُوْلَ: جَامَعَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا ، وَلاَ سَمِعْنَا أَحَدًا يُجِيْزُ أَن يُّقَالَ: وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا ، وَإِنَّمَا أَضَافَ إِلَيْهَا النِّكَاحَ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ كَمَا تَقُوْلُ الْعَرَبُ: تَزَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجاً . وَلَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا يَقُوْلُ: وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَلاَ جَامَعَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا . وَمَعْنَى الْآيَةِ عَلٰى مَا أَعْلَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُحَرِّمُ الشَّيْءَ فِيْ كِتَابِهِ إِلٰى وَقْتٍ وَغَايَةٍ ، وَقَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الشَّيْءُ حَرَاماً بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَيْضاً .

وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے'' سے مراد وطی ہے (کہ وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے وطی وہم بستری کر لے) یہ ایسی شرم ناک اور رسوا کن بات ہے جو ہم نے کسی عربی شخص سے نہیں سنی، جن کو ہم نے دیکھا ہے اور ان کا عہد پایا ہے۔ اور نہ ہمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہم سے پہلے کسی شخص نے ایسی معیوب بات کی ہو جو اہل اسلام میں سے لغت عرب کو جانتا ہو اور اس میں مہارت رکھتا ہو۔ پرانے لوگوں نے بھی اس لفظ کا اطلاق اس طرح نہیں کیا کہ جَامَعَتِ الْمَرأَةُ زَوْجَهَا (عورت نے اپنے خاوند سے ہم بستری کی) ہم نے کسی کو نہیں سنا کہ وہ یہ کہنا درست قرار دیتا ہو کہ (وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا) " عورت نے اپنے خاوند سے وطی کی'' بلکہ اس موقع پر اس کی طرف نکاح کی نسبت کی جاتی ہے جیسا کہ عرب لوگ کہتے ہیں: تزوجت المراة زوجا (عورت نے خاوند سے شادی کی) ہم نے کسی عربی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ عورت نے اپنے خاوند سے وطی کی یا عورت نے اپنے خاوند کے ساتھ جماع وہم بستری کی۔ اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی چیز کو ایک وقت اور مدت تک حرام قرار دیتے ہیں، اور کبھی وہ چیز اس وقت کے بعد بھی حرام ہوتی ہے۔

فوائد :......ا۔ تین اوقات میں نوافل سنن اور غیر سببی نمازیں پڑھنا مکروہ ہے۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ((ثَلاَثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ ، اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا ، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ ، وَحِيْنَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ ، وَحِيْنَ تَضَيَّفَ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ .)) رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ (۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا، وقتیکہ وہ بلند ہو جائے۔ (۲) جب دوپہر کا سایہ ٹھہر جائے حتیٰ کہ سورج مائل ہو جائے۔ (۳) سورج غروب ہونے کے لیے مائل ہوتا وقتیکہ وہ غروب ہو جائے۔

(مسلم: ۸۳۱، ابوداؤد: ۳۱۹۲، ترمذی: ۱۰۳۰)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان اوقات میں نماز پڑھنا اور مردوں کو دفنانا حرام ہے۔ (نیل الاوطار: ۴/ ۴۲۹)

۳۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان اوقات میں غیر سببی نماز پڑھنے کی کراہت پر امت کا اجماع ہے اور اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ ان اوقات میں فرض نماز، جن کی ادا باقی ہے، پڑھنا جائز ہیں، پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ ان اوقات میں سببی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد، سجدہ تلاوت وشکر، نماز عید، نماز کسوف، نماز جنازہ اور اور فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء جائز ہے یا نہیں، چنانچہ شافعی اور کچھ علماء کا موقف ہے کہ ان اوقات میں بلا کراہت سببی نمازیں جائز ہیں۔ (شرح النووی: ۶/ ۱۱۰)

۴۔ نماز فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے سوا کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج روشن ہونے کی صورت میں دو رکعت نماز پڑھنا مشروع ہے، طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز شروع کرنا حرام ہے۔

۵۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ نَهْيٌ خَاصٌّ لَا عَامٌّ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهُ، وَقَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ فِي الْبَابِ الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا النَّهْيِ نَهْياً عَنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا نماز صبح کے بعد طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع کرنا، یہ ایک خاص ممانعت ہے، عام نہیں، آپ کی مراد بعض نفلی نمازوں سے منع کرنا تھا تمام نفلی نمازوں سے منع کرنا مراد نہیں۔ اور میں گزشتہ باب میں یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس سے آپ کی مراد فرض نماز سے منع کرنا بھی نہیں تھا

۱۲۷۶۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَلَّى

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت اس لیے پڑھی تھیں کیونکہ آپ نماز ظہر

(۱۲۷۶) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۶/ ۳۰۹، ۳۰۶۔ سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر، حدیث: ۵۸۰، ۵۸۱۔

بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئاً.

کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھ سکے تھے۔"

١٢٧٧ـأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ..........

أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ صَلَاةٍ هٰذِهِ؟ مَا كُنْتَ تُصَلِّيْهَا. قَالَ: إِنَّهُ قَدِمَ وَفْدٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَشَغَلُوْنِي عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ أَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ. خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ تَطَوَّعَ بِرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَوْ كَانَ نَهْيُهُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ عَنْ جَمِيْعِ التَّطَوُّعِ لَمَا جَازَ أَنَّ يَقْضِيَ رَكْعَتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَيَقْضِيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّمَا صَلَّاهُمَا اِسْتِحْبَاباً مِنْهُ لِلدَّوَامِ عَلٰى عَمَلِ التَّطَوُّعِ لِأَنَّهُ أَخْبَرَ ﷺ: أَنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا. وَكَانَ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ.

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے دو رکعات ادا کیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کونسی نماز ہے؟ آپ یہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس بنی تمیم کا ایک وفد آیا تھا تو انہوں نے مجھے ان دو رکعات کی ادائیگی سے مشغول کر دیا تھا جو میں نمازِ ظہر کے بعد ادا کرتا تھا۔" میں نے اس روایت کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ادا کی ہیں۔ ان دو رکعات کی قضا دیتے ہوئے جو آپ ظہر کے بعد پڑھتے تھے۔ اور اگر عصر کے بعد غروب آفتاب تک تمام نفلی نمازوں کی ادائیگی آپ نے منع کی ہوتی تو پھر یہ جائز نہ ہوتا کہ آپ جو دو رکعات ظہر کے بعد پڑھتے تھے ان کی قضا عصر کے بعد دیتے بلاشبہ آپ نے یہ دو رکعات نفلی عمل پر ہمیشگی اختیار کرتے ہوئے استحباب کے طور پر ادا کی تھیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا: بے شک افضل ترین عمل ہمیشگی والا ہے۔" اور آپ جب کوئی عمل کرتے تھے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرنا پسند کرتے تھے۔"

١٢٧٨ـوَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا، قَالَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ ـ..........

(١٢٧٧) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب المواقيت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر، حديث: ٥٨٠ـ مسند احمد: ٦/ ٢٩٣ـ مسند الحميدی: ٢٩٥ـ مسند عبد بن حميد: ١٥٣١.

(١٢٧٨) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبی ﷺ حديث: ٨٣٥ـ سنن نسائی: ٥٧٩.

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فِي بَيْتِهَا، قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شَغَلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا.

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعات کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں عصر کے بعد ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ وہ دو رکعات عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر ان دو رکعات کی ادائیگی سے مشغول ہو گئے یا آپ انہیں ادا کرنا بھول گئے تو آپ نے انہیں عصر کے بعد ادا کیا پھر آپ نے ان دو رکعات کو ہمیشہ ادا کیا، اور آپ جب کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تو اس پر ہمیشگی اور دوام اختیار کرتے تھے۔''

فوائد :......۱۔ ظہر کی سنتیں کسی کی وجہ سے رہ جائیں تو انہیں عصر کے بعد پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ سورج روشن ہو اور پیلاہٹ کا شکار نہ ہو۔

۲۔ نماز عصر کے بعد دو رکعت نماز کی علت یہ تھی کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی فوت شدہ دو سنتیں ادا کی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو عمل شروع کرتے اسے دوام بخشتے تھے۔

۱۲۷۹۔ وَفِي خَبَرِ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِلرَّجُلَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ: إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ جِئْتُمَا وَالْإِمَامُ يُصَلِّي فَصَلِّيَا مَعَهُ تَكُوْنُ لَكُمَا نَافِلَةً سَأُخَرِّجُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِتَمَامِهِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ السُّوَائِيِّ عَنْ

''جناب یزید بن اسود السوائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد دو آدمیوں سے فرمایا: جب تم اپنی رہائش گاہوں پر نماز پڑھ لو پھر تم (مسجد میں) آؤ جبکہ امام نماز پڑھا رہا ہو تو تم اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔ میں عنقریب یہ روایت مکمل بیان کر دوں گا، ان شاء اللہ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس شخص کو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جو نماز فجر اپنی رہائش گاہ پر پڑھ چکا تھا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ امام کے ساتھ اس کی نماز نفل ہو جائے گی لہٰذا اگر نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے کی

(۱۲۷۹) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فیمن صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ، حدیث: ۵۷۵۔ سنن ترمذی: ۲۱۹۔ سنن نسائی: ۸۵۹۔ مسند احمد: ۴/ ۱۶۰۔ سنن الدارمی: ۱۳۶۷۔

أَبِيْهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ أَمَرَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ رَحْلِهِ أَنْ يُّصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ صَلَاتَهُ تَكُوْنُ مَعَ الْإِمَامِ نَافِلَةً، فَلَوْ كَانَ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ نَهْياً عَامًّا لَا نَهْيًا خَاصًّا، لَمْ يُجِزْ لِمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْلِ أَنْ يُّصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ فَيَجْعَلُهَا تَطَوُّعًا . وَأَخْبَارُ النَّبِيِّ ﷺ: سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً، فِيْهَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَخَّرَ الْعَصْرَ أَوِ الْفَجْرَ أَوْ هُمَا، إِنَّ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُّصَلِّيَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعاً لِوَقْتِهِمَا ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَ الإِمَامِ وَيَجْعَلُ صَلَاتَهُ مَعَهُ سُبْحَةً، وَهٰذَا تَطَوُّعٌ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ . وَقَدْ أَمْلَيْتُ قَبْلُ خَبَرَ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ وَهُوَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ زَجَرَ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْ يَّمْنَعُوْا أَحَدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

ممانعت عام ہوتی، خاص نہ ہوتی تو جو شخص اپنی رہائش گاہ میں فجر پڑھ چکا ہو اس کے لیے امام کے ساتھ (دوبارہ) نماز فجر کو نفل بناتے ہوئے ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔ نیز نبی کریم ﷺ کی یہ احادیث کہ عنقریب تم پر ایسے حکمران اور امراء مقرر ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کریں گے۔ تو تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل شمار کر لو۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب امام نماز عصر، یا نماز فجر، یا دونوں کو مؤخر کر کے ادا کرتا ہو تو آدمی پر واجب ہے کہ وہ دونوں نمازیں ان کے وقت پر ادا کر لے۔ پھر امام کے ساتھ بھی ادا کر لے اور امام کے ساتھ پڑھنے والی نماز کو نفل بنا لے۔ اور یہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز ہوگی اور میں اس سے پہلے حضرت قیس بن قہد کی حدیث بھی لکھوا چکا ہوں۔ وہ بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بنی عبد مناف اور بنی عبدالمطلب کو منع کیا ہے کہ وہ بیت اللہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں نماز پڑھنے والے کو روکیں۔''

فوائد :......۱۔ جو شخص انفرادی طور پر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو، پھر مسجد میں باجماعت مل جائے، تو اسے جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے اور اس کی یہ نماز باجماعت نفل اور تنہا ادا کی گئی نماز فرض شمار ہوگی۔

۲۔ اگر کوئی شخص فجر و عصر کی فرض نماز پڑھ لینے کے بعد مسجد میں داخل ہو اور وہاں جماعت کھڑی ہو تو نماز میں شامل ہونا مستحب فعل اور یہ عمل فجر و عصر کے بعد نوافل ادا کرنے کی ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

۱۲۸۰ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ح وَثَنَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ ، قَالاَ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَابَاهُ يُخْبِرُ..........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُ عَطَاءٍ هٰذَا: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ، يَا بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلاَ أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، غَيْرَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ الْمِقْدَامِ قَالَ: إِنْ كَانَ لَكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ، وَقَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اے بنی عبدالمطلب! اگر تمہیں (بیت اللہ کے انتظام و انصرام میں سے) کچھ ذمہ داری اور اختیار ملا ہے تو مجھے ہرگز یہ اطلاع نہ ملے کہ تم نے کسی شخص کو اس بیت اللہ میں دن یا رات کی کسی گھڑی میں بھی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ یہ ابن جریج کی روایت کے الفاظ ہیں۔ جبکہ احمد بن مقدام کے الفاظ یہ ہیں: اگر تمہیں اس انتظام و انصرام میں سے کچھ ذمہ داری ملی ہے۔ اور کہا رات یا دن کی جس گھڑی میں (چاہے، نماز پڑھ لے۔)

فوائد:......ا۔طواف کعبہ کے بعد طواف کی دو سنتیں نماز کے ممنوعہ اوقات میں پڑھنا جائز ہیں اور جن لوگوں نے نماز فجر کے بعد طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، ان میں ابن عمر، ابن زبیر، عطاء، طاؤس، ابن عباس، حسن، حسین، مجاہد، قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر شامل ہیں۔ نیز عطاء، شافعی اور ابوثور کا بھی یہی مذہب ہے۔

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ باقی علاقوں کے بجائے مکہ میں ممنوعہ اوقات میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (عون المعبود: ۵/ ۲۵۷)

۳۔ نماز کے ممنوعہ اوقات میں طواف کرنا اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ اگر یہ ممنوع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد مناف کو نہی عن المنکر کے اس فریضہ سے سبکدوش نہ کرتے۔

۵۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا دَاوَمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَعْدَمَا صَلاَّهُمَا مَرَّةً لِفَضْلِ الدَّوَامِ عَلَى الْعَمَلِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد ان پر ہمیشگی اختیار کی ہے، عمل پر ہمیشگی اختیار کرنے کی فضیلت کی وجہ سے

۱۲۸۱۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ

(۱۲۸۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب الطواف بعد العصر، حدیث: ۱۸۹۴۔ سنن ترمذی: ۸۶۸۔ سنن نسائی: ۵۸۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۴۔ مسند احمد: ۴/ ۸۰۔ مسند الحمیدی: ۵۶۱۔

الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى قَالُوْا، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ، قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً، وَ أَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي عَمَّارٍ. وَقَالَ يُوْسُفُ: قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً. فَأَمَّا الدَّوْرَقِيُّ فَإِنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَقُلْ: هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئاً مِنَ الْأَيَّامِ؟.

''حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک کیسا ہوتا تھا، کیا آپ (عبادت وعمل کے لیے) کچھ دن مخصوص کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل مبارک ہمیشگی والا ہوتا تھا۔ اور تم میں سے کون (عمل کرنے کی اتنی) استطاعت رکھتا ہے جتنی استطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب تھی۔'' یہ ابو عمار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب یوسف کے الفاظ یہ ہیں: انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل مبارک ہمیشگی اور دوام والا ہوتا تھا۔ جبکہ جناب الدورقی نے اپنی روایت میں یہ کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسے ہوتی تھی۔ اور یہ الفاظ بیان نہیں کیے: کیا آپ کچھ دنوں کو (عمل وعبادت کے لیے) خاص کرتے تھے؟

١٢٨٢۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عِنْدِيْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: فُلَانَةَ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں عورت ہے جو اپنی (نفل) نماز (کی کثرت) کی وجہ سے مشہور ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جاؤ، تم پر تمہاری طاقت کے مطابق

(١٢٨١) صحيح بخاری، كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، حديث: ٦٤٦٦۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب فضيلة العمل الدائم، حديث: ٧٨٢۔ سنن ترمذی: ٣١٠۔ مسند احمد: ٦/ ٤٣.

(١٢٨٢) صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب احب الدين الى الله ادومه، حديث: ٤٣۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم، حديث: ٧٨٥۔ سنن نسائی: ١٦٤٣۔ سنن ابن ماجه: ٤٢٣٨۔ شمائل ترمذی: ٢١١۔ مسند احمد: ٦/ ٤٦، ٥١.

قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

عمل کرنا واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب عطا کرتے) نہیں تھکتے حتیٰ کہ تم ہی (عمل کرتے) تھک جاؤ گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ''آپ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی اختیار کرتا۔''

۱۲۸۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَاوَمَ وَإِنْ قَلَّ، وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا. وَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ﴾.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو وہ عمل سب سے زیادہ محبوب تھا جس پر ہمیشگی اور دوام اختیار فرماتے اگرچہ وہ تھوڑا ہوتا۔ نیز نبی کریم ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے۔ اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ﴾ (المعارج: ۲۳) (سچے مومن وہ ہیں) جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔''

فوائد:...... نبی ﷺ کا عصر کے بعد مستقل دو رکعت نماز جاری رکھنے کی حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے ظہر کی فوت شدہ دو سنتیں نماز عصر کے بعد ادا کیں تو پھر آپ ﷺ کا یہ معمول ہو گیا کیونکہ آپ ﷺ جو عمل شروع کرتے اس کو ہمیشہ جاری رکھتے تھے اور عصر کے بعد مستقل دو رکعت نماز پڑھنے میں بھی یہی حکمت پنہاں تھی۔

۵۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ غَيْرَ مُرْتَفِعَةٍ فَدَانَتْ لِلْغُرُوْبِ

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جسے میں نے بیان کیا ہے، اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے اس وقت منع کیا ہے جبکہ سورج بلند نہ ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو جائے

۱۲۸۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ، قَالَا،

(۱۲۸۳) مسند احمد: ٦/ ٨٤۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، حدیث: ۱۹۷۰ باختصار وانظر تخریج الحدیث: ۱۶۲۶۔

ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ ـ وَهُوَ ابْنُ يَسَافٍ ـ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ.........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ مُرْتَفِعَةً.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عصر کے بعد نماز نہ پڑھی جائے الا یہ کہ سورج سفید (روشن) اور بلند ہو۔''

۱۲۸۵۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ.........

عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تُصَلُّوْا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم عصر کے بعد نماز نہ پڑھو، الا یہ کہ تم نماز اس حال میں پڑھو کہ سورج ابھی بلند ہو۔''

۱۲۸۶۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ ـ هُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى سَوَاءً، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي بِمَكَّةَ يَعْنِيْ أَمْ غَيْرَهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: وَهْبُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الشَّعْبِيُّ أَيْضاً وَهِلَالُ بْنُ يَسَافٍ.

''جناب عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے ابو موسیٰ کی طرح روایت بیان کرتے ہیں، امام سفیان فرماتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم مکہ مکرمہ کے لیے ہے یا دیگر شہروں کے لیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث غریب ہے۔'' میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہب بن اجدع کے مجہول اور غیر معروف ہونے کی حالت ختم ہو چکی ہے کیونکہ ان سے امام شعبی اور ہلال بن یساف نے بھی روایت بیان کی ہے۔

فوائد:......ان احادیث میں دلیل ہے کہ نماز عصر کے بعد سورج کے روشن اور چمکدار رہنے تک فوت شدہ فرض نماز، سنتیں، نوافل اور نماز پڑھنا مطلق جائز ہے۔(عون المعبود: ٤/ ١١٣)

(١٢٨٤) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب التطوع، باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة، حديث: ١٢٧٤۔ سنن نسائى: ٥٧٤۔ مسند احمد: ١/ ٨٠۔ صحيح ابن حبان: ١٥٤٥.

(١٢٨٥) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

(١٢٨٦) اسناده صحيح، مسند احمد: ١/ ١٣٠.

۵۷۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

غروب آفتاب کے وقت اور نماز مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے

۱۲۸۷ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، نَا الْجَرِيْرِيُّ وَ كَهْمَسٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا سَعِيْدُ الْجَرِيْرِيُّ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا سُلَيْمٌ ـ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ ـ ثَنَا كَهْمَسٌ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ. زَادَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: فَكَانَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان (نفل) نماز ہے۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: جو پڑھنا چاہے، (وہ پڑھ لے) یہ ابوکریب اور احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ ابوکریب نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: لہٰذا حضرت عبداللہ بن بریدہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔''

۱۲۸۸ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ، قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان دے دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جلدی جلدی ستونوں کو سترہ بنا کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھ رہے ہوتے۔ اور اذان اور اقامت کے درمیان کچھ (زیادہ) وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''حضرت

(۱۲۸۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب کم بین الاذان والاقامة، حدیث: ۶۲۴ـ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب بین کل اذانین صلاة، حدیث: ۸۳۸ـ سنن ابی داود: ۱۲۸۳ـ سنن ترمذی: ۱۸۵ـ سنن نسائی: ۶۸۲ـ مسند احمد: ۵/ ۵۷.

(۱۲۸۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب کم بین الاذان والاقامة، حدیث: ۶۲۵ـ سنن نسائی: ۶۸۳ـ مسند احمد: ۳/ ۲۸۰ـ سنن الدارمی: ۱۴۴۱ـ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتین قبل صلاة المغرب، حدیث: ۸۳۷ـ من طریق اخر.

شَيْئاً كَثِيْرًا.

اس کا مطلب ہے کہ زیادہ طویل وقفہ نہیں ہوتا تھا۔‘‘

١٢٨٩ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ، خَشِيَ أَن يَحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا اللَّفْظُ مِنْ أَمْرِ الْمُبَاحِ، إِذْ لَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَمْرِ الْمُبَاحِ لَكَانَ أَقَلُّ الْأَمْرِ أَن يَّكُوْنَ سُنَّةً إِن لَّمْ يَكُنْ فَرْضًا، وَلٰكِنَّهُ أَمْرُ إِبَاحَةٍ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ لِأَمْرِ الْإِبَاحَةِ عَلَامَةٌ، مَتٰى زَجَرَ عَنْ فِعْلٍ ثُمَّ أَمَرَ بِفِعْلِ مَا قَدْ زَجَرَ عَنْهُ، كَانَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ أَمْرَ إِبَاحَةٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ زَاجِرًا عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ بَيَّنْتُ، فَلَمَّا أَمَرَ بِالصَّلٰوةِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ صَلَاةَ تَطَوُّعٍ كَانَ ذٰلِكَ أَمْرَ إِبَاحَةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ زَاجِرًا عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى مَغْرِبَ الشَّمْسِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ بَيَّنْتُ، فَلَمَّا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

’’حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھو، پھر فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرو، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: جو پڑھنا چاہیے۔ آپ کو یہ خدشہ ہوا کہ کہیں لوگ اسے لازمی نہ سمجھ لیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ مباح امر کے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ مباح امر سے نہ ہوتے تو کم از کم سنت ہوتے، اگر چہ فرض نہ بھی ہوتے، لیکن یہ امر اباحت و جواز کے لیے ہے۔ اور میں اپنی کتابوں کے کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ مباح امر کی علامت یہ ہوتی ہے کہ جب آپ کسی کام سے منع فرمائیں۔ پھر اسی ممنوع کام کو کرنے کا حکم دیں تو یہ حکم مباح ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا، اس معنی اور مفہوم پر جسے میں بیان کر چکا ہوں، پھر جب آپ نے غروب آفتاب کے بعد نفل نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یہ حکم اباحت اور جواز کے لیے ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا (حاجی کو) احرام کی پابندیوں سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرنے کا حکم دینا، مباح حکم ہے کیونکہ حالت احرام میں خشکی کا شکار کرنا ممنوع تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ﴿غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ (المائدہ: ١) ’’جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو‘‘ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک کی وجہ سے: ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ

(١٢٨٩) صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب الصلاة قبل المغرب، حديث: ١١٨٣ ـ سنن ابی داود: ١٢٨١ ـ مسند احمد: ٥/ ٥٠ ـ صحيح ابن حبان: ١٥٨٦.

صَلَاةِ تَطَوُّعٍ كَانَ ذٰلِكَ أَمْرَ إِبَاحَةٍ، وَأَمْرُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْاِصْطِيَادِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ مِنَ الْإِحْرَامِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ، إِذْ كَانَ اصْطِيَادُ صَيْدِ الْبَرِّ فِي الْإِحْرَامِ مَنْهِيًّا عَنْهُ، لِقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: ﴿غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾. وَبِقَوْلِهٖ: ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾، وَبِقَوْلِهٖ: ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ فَلَمَّا أَمَرَ بَعْدَ الْإِحْلَالِ بِاصْطِيَادِ صَيْدِ الْبَرِّ كَانَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ أَمْرَ إِبَاحَةٍ، قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ.

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (المائدة: ٩٦) ''اور جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تمہارے لیے خشکی کا شکار حرام کیا گیا ہے۔'' اور اس ارشاد باری تعالیٰ کی وجہ سے: ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ (المائدة: ٩٥) ''تم حالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو۔'' لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے احرام کھولنے پر خشکی کا شکار کرنے کا حکم دیا تو یہ حکم اباحت و جواز کے لیے ہے۔ (فرض یا واجب نہیں) میں نے یہ قسم کتاب معانی القرآن میں بیان کی ہے۔

فوائد:......دو اذانوں سے مقصود اذان و اقامت ہیں نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ وقت مغرب اور نماز مغرب کے درمیان دو رکعت نماز پڑھنا مستحب فعل ہے اور یہی مذہب راجح ہے نیز اگر آپ ﷺ نماز مغرب سے قبل نماز پڑھنے کے حکم میں تیسری مرتبہ اختیار نہ دیتے تو نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں فرض ٹھہرتیں۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ الْمَسَاجِدِ وَبِنَائِهَا وَتَعْظِيمِهَا

مساجد کے فضائل، ان کی تعمیر اور ان کی تعظم و تکریم کے متعلق ابواب کا مجموعہ

٥٨٠..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَسْجِدٍ بُنِيَ فِي الْأَرْضِ وَالثَّانِيْ، وَذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ بَيْنَ أَوَّلِ بِنَاءِ مَسْجِدٍ وَالثَّانِيْ

زمین پر تعمیر کی گئی پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کا بیان اور پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کی درمیانی مدت اور وقفے کا بیان

١٢٩٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الأَعْمَشِ.........

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِيْ نَجْلِسُ فِي الطَّرِيْقِ، فَيُعْرِضُ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ، قَالَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى، قَالَ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ.

''جناب ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد بزرگوار راستے میں بیٹھ کر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں: (ایک دفعہ) انہوں نے سجدہ والی آیت تلاوت کی تو سجدہ بھی کیا۔ میں نے ان سے عرض کی: کیا آپ راستے میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، روئے زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام (بیت اللہ)۔ میں نے پوچھا. پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا: پھر مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں جہاں نماز کا وقت ہو جائے (وہیں) تم نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔''

(١٢٩٠) تقدم تخريجه برقم: ٧٨٧.

فوائد:...... مکرر ۷۸۷۔

۵۸۱..... بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ إِذَا كَانَ الْبَانِيُّ يَبْنِي الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ لَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً

مساجد بنانے کی فضیلت کا بیان جبکہ مسجد بنانے والا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تعمیر کرے، ریا کاری اور شہرت کا حصول اس کے پیش نظر نہ ہو۔

۱۲۹۱۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ- ثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ.........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔''

۵۸۲..... بَابٌ فِي فَضْلِ الْمَسْجِدِ وَإِنْ صَغُرَ الْمَسْجِدُ وَضَاقَ

مسجد (بنانے کی) فضیلت کا بیان اگرچہ چھوٹی اور تنگ ہو

۱۲۹۲۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسٰى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرِيٌّ مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا أَجَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ بَنٰى مَسْجِداً كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ. قَالَ يُوْنُسُ: مِنْ سَبُعٍ وَلَا طَائِرٍ، وَقَالَ: كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے پانی کا کنواں کھدوایا، جس سے جاندار جن، انسان اور پرندے پیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسے اجروثواب عطا کریں گے۔ اور جس شخص نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔'' جناب یونس کے الفاظ یہ ہیں: ''جو درندہ یا پرندہ بھی پیے

(۱۲۹۱) صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب فضل بناء المساجد، حدیث: ۴۴/ ۵۳۳۔ سنن ترمذی: ۳۱۸۔ سنن ابن ماجه: ۷۳۶۔ مسند احمد: ۱/ ۶۱۔

(۱۲۹۲) اسناده صحیح، سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، باب من بنی لله مسجدا، حدیث: ۷۳۸۔

گا۔'' اور کہا: ''چڑیا کے گھونسلے جتنی مسجد''

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ مسجد کے تعمیر کرنے والے کا جنت میں گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ خواہ مسجد چھوٹی اور چند نمازیوں پر مشتمل ہو، بشرطیکہ رضائے الٰہی ملحوظ اور شہرت وریا کاری مطلوب نہ ہو، ورنہ یہی بیش قیمت عمل جزا کی بجائے سزا کا روپ دھار لے گا۔

۲۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرے اس کی مثل جنت میں گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(ا) مسجد تعمیر کرنے والے کا اس مسجد کی مثل جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا، لیکن جنت کے گھر کی وسعت کی فضیلت معلوم نہیں ہے کہ (یہاں فقط تشبیہ مقصود ہے) جبکہ جنت کی چیزیں ایسی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا احساس جاگزیں ہوا ہے (یعنی یہاں فقط تشبیہ مقصود ہے باقی اس کی تعمیر کا انداز، خوبصورت وزیبائش اور حسن وعمدگی دنیا کی مسجد سے کہیں جاذب نظر، پرکشش اور عمدہ تر ہوگی۔)

(ب) دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ایسے گھر کا جنت کے محلات سے ایسے افضل ہوگا جیسے دنیوی گھروں سے مسجد افضل ہوتی ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۴)

۵۸۳..... بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ إِذْ هِيَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ

مساجد کی فضیلت کا بیان کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین جگہیں ہیں۔

۱۲۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُكْتَلٍ وَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہروں میں پسندیدہ ترین جگہیں اس کی مساجد ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک بد ترین جگہیں بازار ہیں۔''

فوائد :......مسجدیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین جگہیں اس لیے ہیں کہ یہ نیکیوں کی آماجگاہیں ہیں اور ان کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے اور بازار مبغوض ترین مقامات ہیں، کیونکہ یہاں دھوکہ وملاوٹ ہوتی ہے سود چلتا ہے، جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں وعدہ خلافی کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اعراض ہوتا ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۷۰)

(۱۲۹۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح، حدیث: ۶۷۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۰۰.

۵۸۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ

محلوں میں مساجد تعمیر کرنے کے حکم کا بیان

۱۲۹۴۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرِ بْنِ الْخُمْسِ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مساجد تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث میں ہر محلّہ میں مسجد تعمیر کرنے کی ترغیب ہے اور اس حکم میں حکمت یہ ہے کہ ہر محلّہ میں مسجد ہو تو اہل محلّہ کا نماز باجماعت میں شامل ہونا سہل ہے، کیونکہ اگر مسجد دوسرے محلّہ میں ہو تو بسا اوقات نماز باجماعت میں شامل ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کا اس اجر سے محروم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز ہر محلّہ میں مسجد نمازیوں کی کثرت اور اہل محلّہ کی اصلاح کا باعث بنتی ہے۔

۵۸۵..... بَابُ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

مساجد کو خوشبو سے معطر کرنے کا بیان

۱۲۹۵۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّهَا بِيَدِهِ - يَعْنِي النُّخَامَةَ أَوِ الْبُزَاقَ -، ثُمَّ لَطَخَهَا بِالزَّعْفَرَانِ، دَعَا بِهِ. قَالَ فَلِذٰلِكَ صُنِعَ الزَّعْفَرَانُ فِي الْمَسَاجِدِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے بلغم یا تھوک کو رگڑ کر صاف کر دیا پھر اس پر زعفران منگوا کر اس کی لیپ کر دی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: ''اسی لیے مساجد میں زعفران لگایا جاتا ہے۔''

۱۲۹۶۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ، ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

(۱۲۹۴) اسناده صحيح على شرط مسلم، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب تطهير المساجد و تطييبها، حديث: ۷۵۸۔ سنن ابی داود: ۴۵۵۔ سنن ترمذی: ۵۹۴۔ مسند احمد: ۶/ ۲۷۹.

(۱۲۹۵) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد، حديث: ۴۷۹۔ مطولا بنحوه.

(۱۲۹۶) اسناده جيد، الصحيحة: ۳۰۵۰۔ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب كراهية النخامة في المسجد، حديث: ۷۶۲۔ سنن نسائی، كتاب المساجد، باب تخليق المساجد، حديث: ۷۲۹.

نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَحَكَّتْهَا، فَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوْقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحْسَنَ هٰذَا، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ.

اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ رخ ناک کی ریزش لگی دیکھی تو آپ کا چہرہ مبارک (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو گیا، تو ایک انصاری عورت آئی، اس نے اس گندگی کو کھرچ کر صاف کر دیا، اور اس کی جگہ پر زعفران سے بنی خوشبو لگا دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کتنا بہترین کام ہے!! امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث نہایت غریب ہے۔''

فوائد:......۱۔ مساجد کو پاک صاف رکھنے اور خوشبو وغیرہ سے معطر رکھنے کا حکم ہے۔ اس سے نمازی حضرات شاداں و فرحاں رہتے اور طبیعتوں میں انبساط پیدا ہوتا ہے اور لوگ دلجمعی سے عبادت بجالاتے ہیں۔

۲۔ مساجد میں تھوکنا، رینٹ پھینکنا اور گندگی بکھیرنا گناہ ہے اور جہاں رینٹ یا آلائش لگی ہو اس حصہ کو صاف کر کے وہاں خوشبو لگانا مستحب فعل ہے۔ گزشتہ حدیث میں ہے کہ گندگی کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا جبکہ اس حدیث میں ہے کہ انصاری عورت نے اس گندگی کو صاف کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں ایک ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں احادیث ایک دوسری کی مخالف نہیں ہیں۔

۵۸۶...... بَابُ فَضْلِ إِخْرَاجِ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۲۹۷۔نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِيْ فَلَمْ أَرَ ذَنْباً هُوَ أَعْظَمُ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ أَوْ اٰيَةٍ أُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر میری امت کے اجر و ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت دی گئی (اس نے یاد کی) پھر اس نے اسے بھلا دیا (اسے یاد رکھا نہ اس پر عمل کیا۔)

(۱۲۹۷) اسنادہ ضعیف، ابن جریج مدلس راوی ہے اور سماع کی تصریح نہیں نیز سند میں انقطاع ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کنس المسجد، حدیث: ٤٦١.

٥٨٧..... بَابُ ذِكْرِ بَدْءِ تَحْصِيبِ الْمَسْجِدِ كَانَ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَسَاجِدَ إِنَّمَا تُحْصَبُ حَتَّى لَا يَقْذِرَ الطِّينُ وَالْبَلَلُ الثِّيَابَ إِذَا مُطِرُوا، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ.

مسجد میں کنکریاں بچھانے کی ابتداء کا بیان، اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں کنکریاں اس لیے بچھائی جائیں گی تاکہ بارش کی وجہ سے کیچڑ اور تری (پانی) سے کپڑے خراب نہ ہوں۔ اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو۔

١٢٩٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي قُشَيْرٍ ـ حَدَّثَنِي.........

أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا بَدْءُ هٰذَا الْحَصَا فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مُطِرْنَا مِنَ اللَّيْلِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْمِلُ فِي ثَوْبِهِ الْحَصَا فَيُلْقِيهِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: نِعْمَ الْبِسَاطُ هٰذَا، قَالَ: فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ . ، قَالَ، قُلْتُ: مَا كَانَ بَدْءُ هٰذَا الزَّعْفَرَانِ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَإِذَا هُوَ بِنُخَاعَةٍ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، وَقَالَ: مَا أَقْبَحَ هٰذَا! قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ الَّذِي تَنَخَّعَ فَحَكَّهَا، ثُمَّ طَلَى عَلَيْهَا الزَّعْفَرَانَ. قَالَ: إِنَّ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: قُلْتُ: مَا بَالُ أَحَدِنَا إِذَا قَضَى حَاجَتَهُ نَظَرَ إِلَيْهَا إِذَا قَامَ عَنْهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ

''جناب ابوالولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مسجد میں یہ کنکریاں بچھانے کی ابتدا کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: ایک رات ہم پر بارش ہوئی، تو ہم نماز پڑھنے کے لیے مسجد آئے، تو آدمی اپنے کپڑے میں کنکریاں اٹھا کر لے آتا اسے بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیتا۔ پھر جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ''یہ کیا ہے؟ تو صحابہ کرام نے صورت حال آپ کو بتا دی، آپ نے فرمایا: یہ بہت اچھا بچھونا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے کنکریاں بچھانا شروع کر دیں۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: ''یہ زعفران لگانا کب شروع ہوا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو اچانک آپ نے مسجد کے قبلہ میں ناک کی ریزش دیکھی۔ تو آپ نے اسے کھرچ دیا اور فرمایا: یہ کتنی قبیح اور گندی حرکت ہے۔'' چنانچہ جس شخص نے وہ ریزش پھینکی تھی وہ آیا اور اس نے اسے صاف کر دیا اور پھر اس پر زعفران کا لیپ کر دیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس سے بہتر اور احسن حرکت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا وجہ ہے جب ہم میں

(١٢٩٨) اسناده ضعيف، ابوالولید راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب في حصى المسجد، حديث: ٤٥٨ ـ اخبار المدينة لابن شيبة: ٤٢ .

يَقُوْلُ لَهُ: أُنْظُرْ إِلٰى مَا نَحَلْتَ بِهِ إِلٰى مَا صَارَ.

سے کوئی شخص قضائے حاجت (پیشاب، پاخانے) سے فارغ ہوتا ہے تو اٹھتے وقت اس کی طرف دیکھتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بے شک ایک فرشتہ کہتا ہے: ''جو چیز تم نے حاصل کی تھی اس کے انجام کو دیکھ۔''

۵۸۸..... بَابُ تَقْمِيْمِ الْمَسَاجِدِ وَالْتِقَاطِ الْعِيْدَانِ وَالْخِرَقِ مِنْهَا وَتَنْظِيْفِهَا

مساجد میں جھاڑو دینے، تنکے اور چیتھڑے اٹھانے اور صفائی ستھرائی کرنے کا بیان

۱۲۹۹۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَتْ، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: فَهَلَّا آذَنْتُمُوْنِيْ. فَأَتٰى قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، وہ فوت ہوگئی (اور صحابہ کرام نے اسے دفن کر دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گم پایا تو کچھ دنوں کے بعد اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی؟ پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔''

۱۳۰۰۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ الْقَطْوَانِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَلْتَقِطُ الْخِرَقَ وَالْعِيْدَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسجد سے چیتھڑے اور تنکے وغیرہ اٹھایا کرتی تھی، پھر اس کی قبر پر نماز پڑھنے تک باقی حدیث بیان کی۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔

۲۔ جب خادم یا دوست غائب ہو تو اس کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔

(۱۲۹۹) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کنس المسجد والتقاط الخرق، حدیث: ۴۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی القبر، حدیث: ۹۵۶۔ سنن ابی داود: ۳۲۰۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۵۲۷۔ مسند احمد: ۲/ ۳۵۳۔

(۱۳۰۰) اسنادہ حسن، صحیح الترغیب: ۲۷۶۔

۳۔ کسی محسن کو دعا کے ذریعے پورا بدلہ دیا جائے۔

۴۔ اہل خیر کے جنازہ میں شرکت کی ترغیب مشروع ہے۔

۵۔ جو شخص کسی میت کی نماز جنازہ ادا نہ کر سکے وہ اس کی قبر پر جنازہ پڑھ سکتا ہے، یہ عمل جائز ہے۔

۶۔ موت کی اطلاع دینا درست ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۷۱۶)

۵۸۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّوَالِّ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں گم شدہ چیزوں کا اعلان کرنا منع ہے

۱۳۰۱۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا، حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ مَرْثَدٍ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، ح وَثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانَ الشَّيْبَانِيِّ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ.........

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدْتَّ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ. هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو ایک شخص کہنے لگا: سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے؟ (کس نے اسے دیکھا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تو اونٹ نہ پائے، بلاشبہ مساجد تو انہی کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں (عبادت اور ذکر الٰہی کے لیے)'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔

۵۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلٰى نَاشِدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَّا يُؤَدِّيَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو یہ بددعا دینے کے حکم کا بیان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ واپس نہ دلائے۔

۱۳۰۲۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ شَهِدَ............

(۱۳۰۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، حدیث: ۵۶۹۔ سنن ابن ماجه: ۷۶۵۔ عمل اليوم والليلة نسائي: ۱۷۴۔ مسند احمد: ۵/ ۳۶۰.

(۱۳۰۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، حدیث: ۵۶۸۔ سنن ابی داود: ۴۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۷۶۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۲۰.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَهُ: لاَ أَدَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ سَالِمٌ الدَّوْسِيُّ، يُقَالُ لَهُ: سَبَلاَنُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ اسے یہ (بددعا) دے دے: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ چیز واپس نہ دلائے، کیونکہ مساجد اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔''

١٣٠٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ..........

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَجُلاً يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَغَضِبَ وَسَبَّهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا كُنْتَ فَحَّاشاً يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ. قَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ.

''جناب ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا، تو آپ سخت غضب ناک ہوئے اور اسے برا بھلا کہا۔ تو ایک شخص نے ان سے عرض کی: اے ابن مسعود! آپ تو فحش گوئی نہیں کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہمیں (ایسے موقع پر) ایسے ہی کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔''

فوائد :......١۔ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرانا اور اسی طرح خرید وفروخت، مزدوری کرانا اور عقود طے کرنا ممنوع فعل ہے اور مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٥٤)

٢۔ جو شخص مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرائے اس کے لیے یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز واپس نہ لوٹائے۔

٣۔ مسجد یا مسجد سے باہر گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرانا حرام ہے البتہ مسجد سے باہر کھڑے ہو کر مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے والوں سے گمشدہ چیز کے بارے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

٤۔ اگر کسی شخص کو گم شدہ چیز ملے تو وہ حاضرین مسجد کو مطلع کر سکتا ہے۔ یہ عمل بھی پسندیدہ نہیں کیونکہ مساجد ذکر الٰہی، عبادات اور علم و مذاکرہ علم کے لیے تعمیر ہوئی ہیں، لہٰذا اس کے لیے مسجد کا بیرون حصہ استعمال کیا جائے۔

(١٣٠٣) اسناده جيد.

۵۹۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد میں خرید وفروخت منع ہے

۱۳۰۴۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالاَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.........

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَى وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَن يُنْشَدَ فِيهِ الشِّعْرُ، وَأَن يُنْشَدَ فِيهِ الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ کہ اس میں شعر پڑھے جائیں، اور اس میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا جائے، نیز جمعہ والے دن نماز جمعہ سے قبل (گفتگو کے لیے) حلقے بنانے سے منع کیا ہے۔''

۵۹۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ أَن لَّا تَرْبَحَ تِجَارَتُهُمَا، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى الْبَيْعِ يَنْعَقِدُ وَإِنْ كَانَا عَاصِيَيْنِ بِفِعْلِهِمَا.

مسجد میں خرید وفروخت کرنے والوں کو یہ بددعا دینے کے حکم کا بیان کہ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہو اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی خرید وفروخت منعقد ہو جائے گی اگرچہ وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے

۱۳۰۵۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لاَ أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يُنْشِدُ فِيهِ الضَّالَّةَ، فَقُولُوا: لاَ أَدَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَوْ لَمْ يَكُنِ الْبَيْعُ يَنْعَقِدُ لَمْ يَكُنْ بِقَوْلِهِ ﷺ: لاَ أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مسجد میں کسی شخص کو کوئی چیز بیچتے ہوئے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو یہ بددعا دو: ''اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے، اور جب تم اس میں کسی کو گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو یہ بددعا دو: ''اللہ تمہیں یہ چیز واپس نہ لوٹائے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر (مسجد میں تجارت کرنے

(۱۳۰۴) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ البیع والشراء...... حدیث: ۳۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ۷۴۹۔ سنن ابی داود: ۱۰۹۷۔ سنن نسائی: ۷۱۵۔ مسند احمد: ۲/ ۱۷۹۔

(۱۳۰۵) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب النھی عن البیع فی المسجد، حدیث: ۱۳۲۱۔ سنن کبری نسائی: ۹۹۳۳۔ سنن الدارمی: ۱۴۰۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۵۰۔

مَعْنًى.

والوں کی) خرید و فروخت منعقد ہی نہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے کچھ معنی باقی نہیں رہتے: ''اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔''

۵۹۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ - عِلْمِي - خَاصٌّ.

مساجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت کا بیان - میرے علم کے مطابق اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

۱۳۰۶ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ..........

عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَالْابْتِيَاعِ، وَأَنْ يُنْشَدَ الضَّوَالُّ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ لِلْحَدِيْثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ - يَعْنِيْ فِي الْمَسْجِدِ.

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے، گم شدہ چیزوں کے اعلان کرنے، شعر پڑھنے اور جمعہ والے دن نماز سے پہلے گفتگو کے لیے حلقے بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ مسجد میں خرید و فروخت، گمشدہ چیز کا اعلان کرانا، اشعار کہنا اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حلقے بنانا حرام ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۱۶۲)

۲۔ مساجد میں بیع و شراء حرام ہے اور جو شخص کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا دیکھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ بائع اور مشتری کو یہ کلمات (لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ) اللہ تعالیٰ تیری تجارت نفع بخش نہ بنائے کہے۔

(سبیل السلام: ۲/ ۴۶)

۵۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ بَعْضِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا عَنْ جَمِيْعِهَا

اس روایت کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں بعض اشعار پڑھنے سے منع کیا ہے۔ تمام قسم کے اشعار سے منع نہیں فرمایا

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ أَنْ يَهْجُوَ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُؤَيَّدَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا دَامَ مُجِيْبًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد میں مشرکین کی ہجو اور مذمت کرنے کی اجازت دی تھی۔

(۱۳۰۶) اسناده حسن، تقدم تخريجه برقم: ۱۳۰۴.

اوران کے لیے دعا کی تھی کہ اللہ ان کی مدد روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ فرمائے جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں مشرکین کو جواب دیتے رہیں۔

۱۳۰۷۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ مَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا عَنْ سَعِيدٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَجِبْ عَنِّي، اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟، قَالَ: نَعَمْ. وَحَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: وَثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا مِثْلَهُ. وَقَالَ سَعِيدٌ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ، فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت عمر نے ان کی طرف (غصے سے) دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کی: میں (اس وقت بھی) شعر پڑھا کرتا تھا جبکہ اس میں تم سے افضل ہستی موجود ہوتی تھی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان) میری طرف سے (مشرکین کی ہجو کا) جواب دو، اے اللہ! اس کی مدد روح القدس کے ساتھ فرما؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (میں نے آپ کا یہ فرمان سنا ہے) جناب سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں اس مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا جبکہ اس میں تم سے افضل شخصیت موجود تھی۔“ جناب حسن کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ”میں شعر پڑھا کرتا تھا (جبکہ) اس مسجد میں تم سے بہتر و اعلیٰ ہستی موجود تھی۔

فوائد:......۱۔ گذشتہ احادیث میں مساجد میں اشعار کہنے کی ممانعت ہے اور حدیث الباب میں اشعار کہنے کا اثبات ہے۔ یہ احادیث باہم متعارض لگتی ہیں اور ان کی تطبیق یہ ہے کہ دور جاہلیت اور باطل پرستوں کے اشعار کہنا ممنوع ہے اور جو شخص دور جاہلیت کے اشعار اور باطل اشعار سے سالم ہوں، مساجد میں ایسے اشعار پڑھنے کی اجازت ہے۔ (فتح الباری: ۱/۷۱۰)

(۱۳۰۷) صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة صلوات الله علیهم، حدیث: ۳۲۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حدیث: ۲۴۸۵۔ سنن ابی داود: ۵۰۱۴۔ سنن نسائی: ۷۱۷۔ مسند الحمیدی: ۱۱۰۵۔

۲۔ مسجد میں مباح اشعار کہنا جائز ہیں اور اگر وہ اسلام اور اہل اسلام کی مدح پر، کفار کی ہجو وتذلیل اور ان سے لڑائی پر مشتمل ہوں تو ایسے اشعار کہنا مستحب ہیں اور حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار اسی قبیل سے ہوتے تھے۔

(شرح النووی: ١٦/ ٤٤، ٤٥)

٥٩٥..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا لَمْ يُدْفَنْ

مسجد میں تھوکنا منع ہے جبکہ اسے دفن نہ کیا جائے

١٣٠٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حُسْنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُّ فِي مَسَاوِيِّ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ.

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے میری امت کے اچھے اور برے اعمال دکھائے گئے میں نے ان کے عمدہ اور اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا عمل دیکھا۔ اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوک دیکھی جسے دبایا نہیں گیا تھا۔"

فوائد:...... مسجد میں تھوکنا اور رینٹ نکالنا گناہ ہے اور اگر اسے دفن نہ کیا جائے، تو اس مذمت میں آلائش نکالنے والا ہی خاص نہیں۔ بلکہ اس مذمت میں صاحب آلائش اور ہر وہ شخص شامل ہے جو اس کو دیکھ کر زائل نہ کرے۔

٥٩٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِدَفْنِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ لِيَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلْبُزْقِ

مسجد میں تھوک کر اسے دبانے کے حکم کا بیان تاکہ وہ تھوکنے کا کفارہ بن جائے

١٣٠٩۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا مُحَمَّدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيَّ۔ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِي وَ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ جَمِيْعاً عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(١٣٠٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن البصاق فى المسجد، حديث: ٥٥٣۔ الادب المفرد للبخارى: ٢٣٠۔ مسند احمد: ٥/ ١٨٠۔ صحيح ابن حبان: ١٦٣٨.

(١٣٠٩) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب كفارة البزاق فى المسجد، حديث: ٤١٥۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن البصاق فى المسجد، حديث: ٥٥٢۔ سنن ابى داود: ٤٧٤۔ سنن ترمذى: ٥٧٢۔ سنن نسائى: ٧٢٤.

وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا . وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ وَكِيْعٍ ، قَالَ: التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ .

فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔'' جناب ابن علیہ اور وکیع کی روایت میں ''اَلْبُزَاقُ'' کی جگہ ''التَّفْلُ'' کے الفاظ ہیں۔ معنی ایک ہی ہیں یعنی ''تھوکنا''۔

۵۹۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْمَاقِ الْحَفْرِ لِلنُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ناک کی ریزش دبانے کے لیے گہرا گڑھا کھودنے کے حکم کا بیان

۱۳۱۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا أَبُوْ مَوْدُوْدٍ ۔ وَهُوَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَبَزَقَ فِيْهِ أَوْ تَنَخَّمَ ، فَلْيَحْفِرْ فِيْهِ فَلْيُبْعِدْ ، فَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِيْ ثَوْبِهٖ ، ثُمَّ يَخْرُجْ بِهٖ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا، اور اس نے تھوکا یا ناک کی ریزش پھینکی تو اسے چاہیے کہ وہ گہرا گڑھا کھودے اور اس میں دفن کر دے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسے اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے باہر لے جانا چاہیے۔''

۵۹۸..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أُمِرَ بَدَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ أُمِرَ بِهِ كَيْ لَا يَتَأَذّٰى بِذٰلِكَ النُّخَامَةِ مُؤْمِنٌ أَنْ يُّصِيْبَ جِلْدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ فَيُؤْذِيْهِ.

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر مسجد میں بلغم کو دبانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ یہ بلغم کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے تکلیف نہ پہنچائے

۱۳۱۱۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدٍ ۔ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ عَتِيْقٍ ۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ..........

سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْ نُخَامَتَهُ أَنْ يُّصِيْبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ ثَوْبَهُ فَيُؤْذِيْهِ .

'' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ناک کی ریزش نکالے تو وہ اپنی ناک کی گندگی کو چھپا دے تاکہ وہ کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے

(۱۳۱۰) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث: ٤٧٧ ـ مسند احمد: ٢/ ٣٢٤.

(۱۳۱۱) اسناده حسن، مسند احمد: ۱/۱۷۹.

تکلیف نہ دے۔''

فوائد:......۱۔ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔

۲۔ وقت حاجت مسجد میں تھوکنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس صورت میں اسے دفن کرنا یا زائل کرنا لازم ہے، ورنہ وہ گناہ گار ہوگا۔

۳۔ اگر مسجد میں مٹی، ریت یا کنکریاں دستیاب ہوں تو تھوک دفنا دیا جائے بصورت دیگر اسے مسجد سے نکالنا لازم ہے۔

۵۹۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَخُّمِ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں قبلہ رخ بلغم پھینکنا منع ہے

۱۳۱۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ يَعْلَى عَنْ أَبِيْ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ح وَثَنَا الْجَوْهَرِيُّ أَيْضًا، نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَمْ يَرْفَعْهُ أُوْلٰئِكَ - مَنْ تَنَخَّمَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بُعِثَ وَهِيَ فِيْ وَجْهِهِ.

'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جس شخص نے مسجد کے قبلہ رخ بلغم پھینکی وہ اس حال میں (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا کہ وہ بلغم اس کے چہرے پر لگی ہوگی۔''

۱۳۱۳۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، ثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ صَاحِبُ النُّخَامَةِ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ فِيْ وَجْهِهِ.

'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' قبلہ رخ بلغم پھینکنے والے کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ بلغم اس کے چہرے پر لگی ہوگی۔''

۱۳۱٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ جَيْشٍ.........

(۱۳۱۲) اسناده صحيح، وانظر الحديث الاتي۔ صحيح، وانظر الحديث الآتي.

(۱۳۱۳) صحيح، صحيح ابن حبان: ۱٦۳٦۔ مسند البزار، الكشف: ٤۱۳.

(۱۳۱٤) تقدم تخريجه برقم: ۹۲۵.

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفَلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قبلہ کی جانب تھوکا تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان لگی ہوگی۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۲۵ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۶۰۰..... بَابُ حَكِّ النُّخَامَةِ مِنْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

مسجد کے قبلہ میں بلغم لگی ہو تو اسے کھرچ دینے کا بیان

۱۳۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَّ بُزَاقاً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ. وَقَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَكَّ مِنَ الْقِبْلَةِ بُصَاقاً أَوْ نُخَاماً أَوْ مُخَاطاً.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں لگے تھوک کو رگڑ کر صاف کر دیا۔ جناب ابوکریب کی روایت میں ہے: ''آپ نے قبلہ کی جانب سے تھوک یا ناک کی ریزش یا بلغم کو کھرچ کر صاف کیا۔''

فوائد:......مسجد میں تھوک، رینٹ یا گندگی وغیرہ ہو تو اسے زائل کرنا چاہیے اور امام و ماموم میں سے جو شخص مسجد میں غلاظت دیکھے وہ اس کو زائل کر دے۔ ورنہ اس قباحت اور گناہ میں وہ بھی شامل ہوگا۔

۶۰۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بِالسِّهَامِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ قَبْضٍ عَلٰى نُصُوْلِهَا.

مساجد سے تیروں کی پیکان تھامے بغیر گزرنا منع ہے

۱۳۱۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا.........

ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

''ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کیا تم

(۱۳۱۵) مسند احمد: ۶/ ۱۳۸۔ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب كراهية النخامة في المسجد، حديث: ۷۶۴۔ صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب حك البزاق باليد من المسجد، حديث: ۴۰۷۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ۵۴۹.

(۱۳۱۶) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب ياخذ بنصول النبل اذا مر في المسجد، حديث: ۴۵۱۔ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب امر من مر بسلاح في مسجد...... حديث: ۲۶۱۴۔ سنن نسائي: ۷۱۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۷۷۔ مسند احمد: ۳/ ۳۰۸۔ مسند الحميدي: ۱۲۵۲۔

أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ، قَالَ: نَعَمْ . هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ .

نے سیدنا جابر بن عبداللہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: جو کہ مسجد سے تیر لے کر گزر رہا تھا۔ ان کی پیکانوں کو پکڑ لو۔ عمرو بن دینار نے کہا: ہاں (میں نے یہ حدیث حضرت جابر سے سنی ہے۔)'' یہ حدیث مخزومی کی ہے۔

١٣١٧۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نَا شُعَيْبٌ ، نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلاً كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَلَّا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنِصَالِهَا .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، جو کہ مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا، کہ وہ تیروں کے پیکان پکڑ کر مسجد سے گزرے۔''

٦٠٢..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أُمِرَ بِالْإِمْسَاكِ عَلَى نِصَالِ السَّهْمِ إِذَا مَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ.

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے مسجد میں تیروں کے پیکان پکڑ کر گزرنے کا حکم دیا گیا ہے

١٣١٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ............

عَنْ أَبِي مُوْسَى: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيْبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ ، أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ عَلَى نُصُوْلِهَا .

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے تیر لے کر گزرے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کے پھل اپنے ہاتھ میں پکڑ لے، تاکہ کسی مسلمان کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔'' یا فرمایا: ''ان کے پھلوں کو پکڑ لے۔''

(١٣١٧) سنن ابی داود، كتاب الجهاد، باب فی النبل یدخل فی المسجد، حدیث : ٢٥٨٦۔ مسند احمد : ٣/ ٣٥٠۔ وانظر الحديث السابق.

(١٣١٨) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب المرور فی المسجد، حدیث : ٤٥٢۔ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب امر من مر بسلاح فی مسجد، حدیث : ٢٦١٥۔ سنن ابی داود : ٢٥٨٧۔ سنن ابن ماجه : ٣٧٧٨۔ مسند احمد : ٤/ ٣٩٧.

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں مسلمان کے قلیل وکثیر خون کی تعظیم اور حرمت مسلم کی تاکید کا بیان ہے۔ نیز مسجد میں اسلحہ لے جانا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۷۰۶)

۲۔ ان احادیث میں اسلحہ پکڑنے کے ادب کا بیان ہے کہ اسلحہ پکڑ کر مسجد میں یا بازار کے درمیان سے گزرتے وقت تیر کا پھالا اور اسلحہ کی نوک اس کے قابو میں ہونی چاہیے تاکہ کسی انسان کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

۷۰۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْطَانِ الرَّجُلِ الْمَكَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَفِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ، لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِمَوْضِعٍ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ﴾

کسی آدمی کو مسجد میں اپنے لیے جگہ مخصوص کرنا منع ہے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسجد پر اسی کا حق ہے جو اس میں پہلے آتا ہے۔ کسی شخص کو مسجد کے کسی حصے پر دوسرے کی نسبت زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ﴾ (سورہ الجن: ۱۸)

''بے شک مساجد اللہ کے لیے ہیں''

۱۳۱۹۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى وَ أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ مَحْمُوْدٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ أَوِ الْمُقَامَ كَمَا يُوَطِّنُهُ الْبَعِيْرُ۔ يَعْنِيْ فِي الْمَسْجِدِ۔

''حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے، درندے کی طرح (بازو) پھیلانے اور مسجد میں کسی آدمی کو اس طرح اپنے لیے مخصوص جگہ یا مقام مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ مخصوص کرتا ہے۔

فوائد:...... مکرر ۶۶۲۔

۷۰۴..... بَابُ الْأَمْرِ بَتَوْسِعَةِ الْمَسَاجِدِ إِذَا بُنِيَتْ.

کشادہ اور وسیع مساجد بنانے کے حکم کا بیان

۱۳۲۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، نَا زَيْدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ دِرْهَمٍ، حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْهِ.........

(۱۳۱۹) تقدم تخريجه برقم: ۶۶۲.

(۱۳۲۰) اسناده ضعيف، الضعيفة: ۱۵۲۹.

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْماً مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْنُوْنَ مَسْجِداً، فَقَالَ لَهُمْ: أَوْسِعُوْهُ، تَمْلَؤُوْهُ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک قوم کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ مسجد بنا رہے تھے۔ تو آپ نے انہیں حکم دیا: اسے کشادہ بناؤ تم اسے (اپنی تعداد سے) بھر دو گے۔''

۶۰۵..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّبَاهِيْ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَتَرْكِ عِمَارَتِهَا بِالْعِبَادَةِ فِيْهَا

مساجد کی تعمیر میں فخر و مباہات اور انہیں عبادت کے ساتھ آباد نہ کرنا مکروہ ہے۔

۱۳۲۱۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ بِبَغْدَادَ۔ وَأَصْلُهُ بَصْرِيٌّ۔ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ، ....

قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ: انْطَلَقْنَا مَعَ أَنَسٍ نُرِيْدُ الزَّاوِيَةَ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بِمَسْجِدٍ فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَقَالَ أَنَسٌ: لَوْ صَلَّيْنَا فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَإِنَّ بَعْضَ الْقَوْمِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ الْآخَرَ، قَالُوْا: أَيُّ مَسْجِدٍ فَذَكَرْنَا مَسْجِداً، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ، لَا يُعَمِّرُوْنَهَا إِلَّا قَلِيْلًا أَوْ قَالَ: يُعَمِّرُوْنَهَا قَلِيْلًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الزَّاوِيَةُ قَصْرٌ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلٰى شَبَهٍ مِنْ فَرْسَخَيْنِ .

''حضرت ابوقلابہ جرمی بیان کرتے ہیں کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ زاویہ مقام کی طرف جا رہے تھے تو ہم ایک مسجد کے پاس سے گزرے جبکہ صبح کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اس مسجد میں نماز پڑھ لیں (تو بہتر ہے) کیونکہ کچھ لوگ تو دوسری مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کونسی مسجد؟ تو ہم نے ایک مسجد کا ذکر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ وہ مساجد پر فخر کا اظہار کریں گے۔ وہ اسے آباد نہیں کریں گے مگر بہت تھوڑا۔ یا فرمایا: وہ اسے بہت کم آباد کریں گے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''زاویہ'' بصرہ سے دو فرسخ کے فاصلے پر ایک محل ہے (جہاں پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زمین اور گھر تھا۔)

۶۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّبَاهِيَ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مساجد کے بارے میں فخر و مباہات کا اظہار کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

۱۳۲۲۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا حَمَّادُ بْنُ

(۱۳۲۱) اسنادہ ضعیف، ابو عامر الخزار راوی ضعیف ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۳۲۲.

سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ بِالْمَسَاجِدِ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد کے بارے میں فخر و مباہات کا اظہار کریں گے۔"

١٣٢٣۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، وَ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ مساجد (کی تعمیر و تزئین) میں فخر و مباہات کرنے لگیں۔"

فوائد:......۱۔قرب قیامت لوگ مساجد کی تعمیر میں رضائے الٰہی کے بجائے مساجد کی خوب تزئین و آرائش، انتہائی عمدہ معیار اور خوبصورت ڈیزائننگ ملحوظ رکھیں گے اور مساجد کی تزئین و آرائش پر فخر کریں گے، یعنی ایک مسجد کے لوگ کہیں گے کہ ہماری مسجد بلند تر، خوبصورت ترین اور اعلیٰ معیار تعمیر کی آئینہ دار ہے، جب کہ دیگر لوگ اپنی اپنی مساجد پر فخر کریں گے اور ذاتی تشہیر پر زور دیں گے، اصل مقصود مساجد کی آبادکاری ناپید ہو جائے گا۔

۲۔ مساجد کی بے جا تزئین و آرائش مکروہ فعل ہے۔

٢٠٧..... بَابُ صِفَةِ بِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِهِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی کیفیت کا بیان

١٣٢٤۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ، نَا يَعْقُوبُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ - ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ......

عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اینٹوں سے بنی ہوئی تھی، اس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں سے ڈالی گئی تھی اور اس کے ستون کھجور کی

(١٣٢٢) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب فى بناء المسجد، حديث: ٤٤٩۔ سنن نسائى: ٦٩٠۔ سنن ابن ماجه: ٧٢٩۔ مسند احمد: ٣/ ١٢٤۔ سنن الدارمى: ١٤٠٨.

(١٣٢٣) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

(١٣٢٤) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب بنيان المسجد، حديث: ٤٤٦۔ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب فى بناء المسجد، حديث: ٤٥١۔ مسند احمد: ٢/ ١٣٠.

النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُوْ بَكْرٍ شَيْئاً وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ، وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ، وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَباً، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ، فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً، وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ حِجَارَةً مَنْقُوْشَةً، وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَصَّةَ.

لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد میں) اس میں کچھ اضافہ نہیں کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ (کر کے اسے کشادہ اور وسیع) کیا۔ اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے تعمیر کیا اور اس کے ستون لکڑی سے دوبارہ بنوائے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا۔ انہوں نے اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں، اور اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے تعمیر کرائے، اور اس کی چھت ساگوان کی عمدہ لکڑی سے ڈالی۔'' محمد بن یحییٰ کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ''اور اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے بنوائے۔'' اور انہوں نے چونے کا ذکر نہیں کیا۔''

فوائد :......ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ مسجد کی تعمیر میں مسنون طریقہ میانہ روی اختیار کرنا اور اس کی زیبائش کی تحسین میں غلو ترک کرنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں کثرت فتوحات اور مالی وسعت کے باوجود انہوں نے مسجد نبوی کو تبدیل نہ کیا اور مسجد کی تجدید کی ضرورت تب پیش آئی جب کھجور کے تنے بوسیدہ ہوگئے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور مال کی بہتات کے باوجود انہوں نے مسجد کو خوبصورت بنایا، لیکن اس حسن میں تزئین وآرائش اور تحسین میں غلو نہیں تھا اور اس پر بھی بعض صحابہ نے ان کے اس کام میں نکتہ چینی کی اور سب سے پہلے جس شخص نے مساجد کی تزئین وآرائش کی وہ ولید بن عبدالملک بن مروان تھے یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آخری دور تھا اور اکثر اہل علم فتنہ کے ڈر کی وجہ سے خاموش رہے اور سنت کے خلاف اس کام کی مخالفت نہ کی۔ (فتح الباري: ١/ ٦٩٩)

٧٠٨..... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ إِذْ هِيَ مِنْ حُقُوْقِ الْمَسَاجِدِ

مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان، کیونکہ یہ نماز مساجد کے حقوق میں سے ہے

١٣٢٥۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(١٣٢٥) صحيح، الارواء: ٤٦٧ ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع، حديث: ١٠١٢.

دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْأَمْرُ أَمْرُ فَضِيْلَةٍ لاَ أَمْرُ فَرِيْضَةٍ ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ قَالَ الرَّجُلُ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لاَ . إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ ، فَأَعْلَمَ أَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَتَطَوُّعٌ لاَ فَرْضٌ .

نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ ایک طویل باب ہے۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حکم فضیلت وثواب کے لیے ہے۔ فرض ووجوب کے لیے نہیں۔ اس کی دلیل حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جب آپ نے پانچ نمازوں کی فرضیت بیان کی تو ایک شخص نے سوال کیا: کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل نماز پڑھو۔ اس طرح آپ نے بیان فرما دیا کہ نماز پنجگانہ کے علاوہ نفل نمازیں ہیں، فرض نہیں۔

فوائد :......۱۔ دو رکعت تحیۃ المسجد کا اہتمام مستحب فعل اور باجماع المسلمین یہ عمل مسنون ہے، البتہ قاضی عیاض نے داؤد ظاہری اور ان کے اصحاب سے وجوب نقل کیا ہے۔

۲۔ مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۳۔ جس وقت بھی مسجد میں داخل ہوں مساجد میں داخل ہوتے وقت تحیۃ المسجد کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ شافعیہ اسی مذہب کے قائل ہیں، لیکن ابوحنیفہ اوزاعی اور لیث نے ممنوعہ اوقات میں تحیۃ المسجد کے اہتمام کو مکروہ قرار دیا ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٢٢٠)

٧٠٩..... بَابُ كَرَاهَةِ الْمُرُوْرِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُصَلّٰى فِيْهَا وَالْبَيَانِ أَنَّهُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

مساجد میں نماز پڑھے بغیر ان سے گزرنا مکروہ ہے، اور اس بات کا بیان کہ یہ عمل قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

١٣٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَوَدِيُّ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ يُوْسُفُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْبَجَلِيُّ وَقَالاَ ، قَالَ: ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ.........

(١٣٢٦) صحیح، الصحیحة: ٦٤٩۔ معجم کبیر طبرانی: ٩٤٨٨، ٩٤٨٩۔ مسند احمد: ١/ ٣٨٧، ٤٠٥ من طریق اخر باختصار، مستدرك حاکم ١/ ٤٤٦.

أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: لَقِيَ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. وَأَنَّ لَا يُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى مَنْ يَعْرِفُ، وَأَنَّ يَبْرُدَ الصَّبِيُّ الشَّيْخَ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

''جناب ابو جعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ملا تو اس نے کہا: اے ابن مسعود! السلام علیک۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا اور اس میں دو رکعات بھی ادا نہیں کرے گا، اور آدمی اپنے جاننے والوں ہی کو سلام کرے گا۔ اور بچہ بزرگوں کو حقیر اور کم تر سمجھے گا۔'' جناب احمد بن عثمان کی روایت میں ہے: حضرت عبداللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''

فوائد: ...... مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز نہ پڑھنا اور جان پہچان والے افراد کے سوا ناواقف لوگوں کو سلام نہ کہنا مکروہ فعل، ہے۔

٦١٠..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ جُلُوْسِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي الْمَسْجِدِ

جنبی شخص اور حائضہ عورت کا مسجد میں بیٹھنا منع ہے

١٣٢٧۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْأَفْلَتُ بْنُ خَلِيْفَةَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دُجَاجَةَ قَالَتْ، سَمِعْتُ........

عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهُ بُيُوْتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئاً، رِجَاءَ أَنْ يَنْزِلَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ، فَقَالَ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کرام کے گھروں کے رخ مسجد کی طرف تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ان گھروں کے رخ مسجد کی طرف سے تبدیل کر دو۔ پھر نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو صحابہ نے ابھی تک کچھ تبدیلی نہیں کی تھی۔ اس امید پر کہ اس سلسلے میں ان کے لیے رخصت نازل ہو جائے گی۔ آپ نے پھر فرمایا: ''ان گھروں کے دروازے مسجد سے (دوسری طرف) موڑ دو، بے شک میں جنبی شخص اور حائضہ عورت کے لیے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا۔''

(١٣٢٧) اسنادہ ضعیف، جسرہ راویہ مجہول ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب في الجنب يدخل المسجد، حديث: ٢٣٢.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

مسجد میں نماز اور ذکر اللہ کے علاوہ مباح کاموں کے ابواب کا مجموعہ

٦١١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِنْزَالِ الْمُشْرِكِينَ الْمَسْجِدَ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ أَرْجَا لِإِسْلَامِهِمْ وَأَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ إِذَا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ وَالذِّكْرَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾

مسجد حرام (بیت اللہ) کے علاوہ مسجد میں مشرکوں کو ٹھہرانا جائز ہے جبکہ یہ چیز قرآن مجید اور ذکر الٰہی سننے کے بعد ان کے اسلام لانے کی امید دلائے اور ان کے دلوں کو خوب نرم کرنے کا باعث بن سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾(التوبہ: ٢٨) ''ایمان والو! مشرک تو ہیں ہی پلید، لہٰذا وہ اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔''

١٣٢٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ، ح وَثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا، ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: أَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَكُوْنَ أَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ.

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثقیف قبیلہ کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تا کہ یہ چیز ان کے دلوں کو خوب نرم کر دے (اور وہ اسلام قبول کرلیں۔)

٦١٢..... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُوْلِ عَبِيْدِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَهْلِ الذِّمَّةِ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَيْضاً

مسجد حرام اور دیگر مساجد میں اہل ذمہ اور مشرکوں کے غلاموں کا داخل ہونا جائز ہے

١٣٢٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،

(١٣٢٨) اسنادہ ضعیف، حسن بصری مدلس راوی ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داود، کتاب الخراج، باب ما جاء فی خبر الطائف، حدیث: ٣٠٢٦۔ مسند احمد: ٧/ ٢١٨.

أَخْبَرَنِي ....

أَبُوْ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ قَالَ: إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا أَوْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

''جناب ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (التوبہ: ۲۸) ''بلاشبہ مشرکین پلید ہیں، لہٰذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں'' کی تفسیر کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: مگر یہ کہ وہ غلام ہو یا اہل ذمہ کا کوئی فرد ہو (تو وہ مسجد حرام میں داخل ہوسکتا ہے۔)''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حدود حرم میں مشرکین کا داخلہ بند ہے البتہ خدام اور ذمی مشرک حدود حرم میں داخل ہوسکتے ہیں یہ اس پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔

۶۱۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کی رخصت کا بیان

۱۳۳۰- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَعْزَبُ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی میں رات کو سویا کرتا تھا حالانکہ میں کنوارا تھا۔''

فوائد :...... جوان مردوں کا مسجد میں سونا اور مسجد کو مسکن بنانا جائز ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے۔ نیز اصحاب صفہ کا مسجد نبوی ہی مسکن تھی۔ پھر مسجد میں جوان مرد کے سونے سے وہ محتلم بھی ہوسکتا ہے سو حالت جنابت واحتلام میں مسجد میں ٹھہرنا مکروہ ہے اس حالت میں فوراً مسجد سے نکل کر غسل جنابت کرنا چاہیے اور حالت طہارت میں جتنی دیر چاہے مسجد میں قیام وآرام جائز ہے۔

۶۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مُرُوْرِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ جُلُوْسٍ فِيْهِ

جنبی شخص کو مسجد میں بیٹھے بغیر گزرنے کی رخصت ہے

۱۳۳۱- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُوْالزُّبَيْرِ......

(۱۳۲۹) اسناده صحيح، تفسير عبدالرزاق، تفسير ابن كثير: ۳/ ۵٤۰.

(۱۳۳۰) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب نوم الرجال في المسجد، حديث: ٤٤۰- صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عبدالله بن عمر رضي الله عنهما، حديث: ۲٤۷۹- سنن نسائي: ۷۲۳- سنن ابن ماجه: ۷۰۱- مسند احمد: ۲/ ۱۲.

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ جُنُبٌ مُجْتَازاً.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں مسجد میں چل کر گزر جاتا تھا۔''

٧١٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْخِبَاءِ وَاتِّخَاذِ بُيُوتِ الْقَصَبِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں عورتوں کے لیے خیمے اور بانس کے حجرے بنانے کی رخصت کا بیان

١٣٣٢۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ وَلِيدَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ، فَأَعْتَقُوهَا وَكَانَتْ عِنْدَهُمْ، فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ يَوْماً عَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ سُيُورٍ حُمْرٍ، فَوَقَعَ مِنْهَا، فَمَرَّتِ الْحِدْيَاةُ، فَحَسِبَتْهُ لَحْماً فَخَطِفَتْهُ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاتَّهَمُوهَا بِهِ، فَفَتَّشُوهَا حَتّٰى فَتَّشُوا قُبُلَهَا، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ مَرَّتِ الْحِدْيَاةُ فَأَلْقَتِ الْوِشَاحَ، فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ فَقَالَتْ لَهُمْ: هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ، وَهَا هُوَ ذِي كَمَا تَرَوْنَ، فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَتْ، فَكَانَ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ خِبَاءٌ، أَوْ حِفْشٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَجْلِسُ إِلَيَّ، فَلَا تَكَادُ تَجْلِسُ مِنِّي مَجْلِسَةً إِلَّا قَالَتْ: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا إِلَّا أَنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي فَقُلْتُ لَهَا: مَا بَالُكِ لَا تَجْلِسِينَ مِنِّي مَجْلِساً

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت کسی عربی قبیلے کی لونڈی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا اور وہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ ایک روز ان کی ایک لڑکی گھر سے باہر گئی۔ اس نے سرخ رنگ کے چمڑے کا کمر بند ہار پہنا ہوا تھا۔ تو اس کا وہ کمر بند ہار گر گیا، وہاں سے ایک چیل گزری تو اس نے اسے گوشت سمجھ کر اچک لیا (اور چلی گئی) قبیلہ والوں نے اسے تلاش کیا مگر انہیں کمر بند ہار نہ ملا۔ انہوں نے اس کی چوری کا الزام اس لونڈی پر لگا دیا۔ پھر اس کی تلاشی لی حتی کہ اس کی شرم گاہ میں بھی تلاش کیا گیا۔ وہ اسی تلاش اور تحقیق میں تھے کہ چیل وہاں سے گزری تو اس نے وہ کمر بند ہار پھینک دیا۔ وہ ہار ان کے درمیان آ کر گرا، تو اس لونڈی نے انہیں کہا: یہی وہ ہار ہے جس کا الزام تم نے مجھ پر لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بالکل بری تھی۔ اور اب وہ تمہارے سامنے پڑا ہے، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی، تو اس کا خیمہ یا جھونپڑی مسجد میں (لگا دی گئی) تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''وہ میرے پاس آ کر بیٹھا کرتی تھی، اور جب بھی میرے پاس آ کر بیٹھتی وہ یہ شعر

(١٣٣١) اسنادہ ضعیف، اس کی سند ابو الزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن الدارمی: ١١٧٨۔

(١٣٣٢) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم المرأۃ فی المسجد، حدیث: ٤٣٩۔ صحیح ابن حبان: ١٦٥٣۔

مِنِّيْ مَجْلِساً إِلَّا قُلْتِ هٰذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي الْحَدِيْثَ. قَدْ خَرَّجْتُ ضَرْبَ الْقِبَابِ فِي الْمَسَاجِدِ لِلِاعْتِكَافِ فِيْ كِتَابِ الْاِعْتِكَافِ.

پڑھتی: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا إِلَّا أَنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ ''اور کمر بند ہار کی (گمشدگی اور بازیابی) کا دن میرے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ مگر یہ کہ اس نے مجھے سرزمین کفر سے نجات عطا فرما دی۔'' میں نے اسے کہا: ''کیا وجہ ہے کہ تم جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ شعر پڑھتی ہو؟'' تو اس نے مجھے یہ واقعہ بیان کیا۔ ''میں نے اعتکاف کے لیے مساجد میں گنبد نما خیمے لگانے کے متعلق احادیث کتاب الاعتکاف میں بیان کی ہیں۔''

فوائد:......ا۔ جس مسلمان مرد یا عورت کا ذاتی مسکن نہ ہو وہ مسجد میں دن اور رات کے وقت سو سکتا ہے بشرطیکہ فتنہ کا ڈر نہ ہو۔

۲۔ مسجد میں خیمے وغیرہ کا سایہ حاصل کرنا مباح ہے۔

۳۔ جس علاقے میں انسان پر مصائب ڈھائے گئے ہوں اس علاقے کو چھوڑنا بہتر ہے۔ کیونکہ ممکن ہے اسے اس سے بہتر جگہ میسر آئے۔

۴۔ مظلوم کی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے، خواہ مظلوم کافر ہی ہو۔

٦١٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ضَرْبِ الْأَخْبِيَةِ لِلْمَرْضٰى فِي الْمَسْجِدِ وَتَمْرِيْضِ الْمَرْضٰى فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں مریضوں کے لیے خیمے لگانے اور ان کی تیمار داری مسجد میں کرنے کی رخصت کا بیان

١٣٣٣۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَعْداً رُمِيَ فِيْ أَكْحُلِهِ، فَضَرَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءً فِي الْمَسْجِدِ، لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ، قَالَ فَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو (جنگ خندق میں) ہفت اندام کی رگ میں تیر لگ گیا (اور وہ شدید زخمی ہو گئے) نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا تا کہ قریب رہ کر ان کی تیمار داری کر سکیں۔ راوی

(١٣٣٣) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب، حدیث: ٤١٢٢۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب جواز قتال من نقض العهد، حدیث: ١٧٥٦٩۔ سنن نسائی: ٧١١.

تَعْلَمُ أَنَّ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ، أَنْ أُجَاهِدَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوْهُ وَفَعَلُوْا وَفَعَلُوْا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنْ قَدْ وُضِعَتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْ هٰذَا الْكَلْمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَوْتِي فِيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذِ انْفَجَرَ كَلْمُهُ، فَسَالَ الدَّمُ مِنْ جُرْحِهِ حَتّٰى دَخَلَ خِبَاءَ الْقَوْمِ، فَنَادَوْا يَا أَهْلَ الْخِبَاءِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ، فَنَظَرُوْا فَإِذَا لَبَّتُهُ قَدِ انْفَجَرَ مِنْ كَلْمِهِ وَإِذَا الدَّمُ لَهُ هَدِيْرٌ.

کہتے ہیں: ان کا زخم بھرنے لگا۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: ''اے اللہ: تو خوب جانتا ہے کہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ میں تیرے دین کے لیے ایسے لوگوں سے جہاد کروں جنھوں نے تیرے نبی ﷺ کو جھٹلایا اور اسے (مکہ مکرمہ سے) نکال دیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف دیں۔ میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔ لہٰذا میرے اس زخم کو جاری کر دے تاکہ میری موت (شہادت) اسی زخم کی وجہ سے ہو جائے۔ راوی کہتا ہے: وہ اسی حال میں تھے کہ ایک رات ان کا زخم پھوٹ پڑا، ان کا خون اس قدر بہہ نکلا کہ وہ دوسرے لوگوں کے خیمے میں داخل ہو گیا۔ تو انہوں نے پکار کر پوچھا: اے خیمے والو! یہ کیا چیز تمہاری طرف سے ہمارے خیمے میں آ رہی ہے؟ انہوں نے دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا سینہ زخم کی وجہ سے پھٹ چکا تھا اور ان کا خون تیز آواز کے ساتھ نکل رہا تھا۔''

فوائد:..... مسجد میں مریضوں کی رہائش کا بندوبست کرنا جائز ہے تاکہ تیمارداری میں آسانی رہے۔

نوٹ: ..... عہدِ نبوی میں مسجد نبوی کئی قسم کے اغراض ومقاصد کے لیے استعمال ہوتی تھی۔

۷۱۶..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَتَكْفِيرِ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا بِهَا.

بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کا بیان

۱۳۳۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَنْمَاطِيُّ، نَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا أَيُّوْبُ ـ يَعْنِي ابْنَ سُوَيْدٍ ـ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ ـ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ ـ عَنْ أَبِيْ بُسْرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ.........

(۱۳۳٤) صحیح، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی الصلاة فی بیت المقدس، حدیث: ۱٤۰۸۔ سنن نسائی: ٦٩٤۔ مسند احمد: ۲/ ۱۷٦۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ بُنْيَانِ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰهَ حُكْماً يُصَادِفُ حُكْمَهُ، وَمُلْكاً لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَا يَأْتِي هٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا، وَأَنَا أَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ انہیں اپنے حکم کے موافق حکم عطا فرمائے، اور ایسی بادشاہت وحکومت عطا فرمائے جو ان کے بعد کسی کو نصیب نہ ہو اور جو شخص بھی اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کی نیت سے آئے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی دو دعائیں تو قبول ہوگئی تھیں اور مجھے امید ہے کہ ان کی تیسری دعا بھی قبول کی جائے گی۔''

فوائد:......۱۔ بیت المقدس کے بانی سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں۔

۲۔ مسجد کی تعمیر اور نیک کام کی تکمیل پر خاص دعا کرنا جائز ہے اور یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

۳۔ بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے انسان کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں اور یہ انعام سلیمان علیہ السلام کی دعا کا ثمر ہے۔

۶۱۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْوُسْطٰى الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا عَلَى التَّكْرَارِ وَالتَّأْكِيْدِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا فِيْ جُمْلَةِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

اس درمیانی نماز کا بیان جس کی حفاظت ونگہداشت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان جملہ نمازوں کی حفاظت کے حکم کے بعد دوبارہ تاکید کے ساتھ دیا ہے جن میں یہ بھی شامل تھی

وَهٰذَا مِنْ وَاوِ الْوَصْلِ الَّتِيْ نَقُوْلُ إِنَّمَا عَلٰى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّأْكِيْدِ، لَا مِنْ وَاوِ الْفَصْلِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ تَكُوْنَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى لَيْسَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ فَالصَّلَاةُ الْوُسْطٰى كَانَتْ دَاخِلَةً فِي الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ فِيْ أَوَّلِ الذِّكْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ عَلٰى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّأْكِيْدِ . وَقَدِ اسْتَقْصَيْتُ هٰذَا الْجِنْسَ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ عِنْدَ ذِكْرِ اعْتِرَاضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَيْنَا فَادَّعٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْإِيْمَانِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ بِوَاوِ اسْتِئْنَافٍ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾

اور (آیت میں مذکور) یہ واؤ وصل کے لیے ہے جس کا معنی تکرار اور تاکید ہے، یہ واؤ فصل کے لیے نہیں ہے کیونکہ یہ محال ہے کہ درمیانی نماز جملہ نمازوں میں شامل نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾

(البقرة: ۲۳۸) ''تم تمام نمازوں خصوصاً درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔'' لہٰذا درمیانی نماز ان جملہ نمازوں میں شامل تھی جن کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے آیت کے شروع میں دیا ہے۔ پھر فرمایا: اور درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو۔ اور یہ تکرار تاکید کے لیے ہے۔ اور میں نے یہ قسم کتاب الایمان میں معترض کے اعتراض کے جواب میں ذکر کی ہے۔ جس میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ﴾ (البقرہ: ۲۸) (وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔) میں واؤ استنافیہ کے ساتھ ایمان اور نیک اعمال میں فرق کیا ہے۔

۱۳۳۵۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا، نَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: مَا لَهُمْ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جنگ احزاب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھرے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔''

۱۳۳۶۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ.........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: مَلَأَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق والے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کے دل اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا۔''

۱۳۳۷۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ.........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کافروں نے ہمیں درمیانی نماز، نماز عصر سے مشغول

(۱۳۳۵) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة، حدیث: ۲۹۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاة الوسطی......، حدیث: ۶۲۷۔ سنن ابی داود: ۴۰۹۔ مسند احمد: ۱/ ۱۲۲۔ سنن الدارمی: ۱۲۳۲۔

(۱۳۳۶) اسناده حسن، سنن ابن ماجه، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی صلاة العصر، حدیث: ۶۸۴۔ مسند احمد: ۱/ ۱۵۰۔

(۱۳۳۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاة الوسطی، حدیث: ۲۰۵/۶۲۷۔ مسند احمد: ۱/ ۸۱۔ وانظر الحدیث السابق: ۱۳۳۵۔

مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ، أَوْ قَالَ: بُيُوْتَهُمْ نَاراً. وَقَالَ الْأَشَجُّ: بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا، ثُمَّ صَلَّى بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ، زَادَ سَلْمٌ: بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

کر دیا تھا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں یا فرمایا: ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔ جناب الاشج کی روایت میں ہے: ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، پھر آپ نے (عصر کی نماز) دو عشاؤں کے درمیان پڑھی ۔ جناب سلم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز عصر پڑھی)۔

۱۳۳۸۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صلاۃ وسطی (درمیانی نماز) نماز عصر ہے اور اس کے اہتمام کی قرآن میں خاص تاکید وارد ہوئی ہے، لہٰذا صلاۃ وسطی کی تعیین میں دیگر مختلف اقوال درست نہیں ہیں اور صلاۃ وسطی نماز عصر ہے یہی قول راجح ہے۔

۲۔ نماز عصر میں بلا عذر تاخیر اور ضیاع باعث گناہ ہے اور اس بارے میں سخت وعید ہے، لیکن کسی واقعی عذر کی وجہ سے نماز عصر رہ جائے تو گناہ نہیں ہے۔

۳۔ جن کفار و مشرکین کی وجہ سے نماز عصر چھوٹ جائے ان پر لعنت کرنا اور ان کی ہلاکت کی دعا کرنا جائز ہے۔

۶۱۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السَّهَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

نماز عشاء کے بعد جاگنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جن کی مراد خاص ہے

۱۳۳۹۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ..........

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا يُحِبُّ الْحَدِيْثَ

''حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء سے پہلے سونا ناپسند کرتے تھے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا پسند

(۱۳۳۸) اسناده صحيح، مصنف ابن ابی شيبة: ۲/ ۵۰۶ ح: ۸۶۲۴۔ عنه موقوفا، تفسير ابن كثير: ۱/ ۵۱۶.

(۱۳۳۹) صحيح بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء، حديث: ۵۶۸۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب التكبير بالصبح...... حديث: ۶۴۷۔ مطولا، مسند احمد: ۴/ ۴۲۱۔ وقد تقدم برقم: ۳۴۴.

بَعْدَهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَدَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعَتَمَةِ .

نہیں فرماتے تھے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جناب شقیق بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے عشاء کے بعد بات چیت کرنا سخت معیوب قرار دیا۔"

۱۳۴۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ثَنَا جَرِيْرٌ ، كِلَاهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا.........

أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَعْمَرٍ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: يَعْنِي بِالْجَذْبِ الذَّمِ .

"امام صاحب اپنی سند کے ساتھ جناب عبدالصمد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: جَــدَبَ کا معنی مذمت کرنا، معیوب قرار دینا ہے۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۳۴۶ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُنَاظِرَ فِيْهِ، يُسْمَرُ فِيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عشاء کے بعد گفتگو کے لیے جاگنے کی ممانعت ان کاموں کی وجہ سے ہے جو انسان کے لیے ضروری نہ ہوں، مسلمانوں کے مسائل میں مشورہ وغیرہ کے لیے جاگا جا سکتا ہے

۱۳۴۱۔وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ مُوْسَى ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ جِئْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا

"جناب ابراہیم اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ میدان عرفات میں کھڑے تھے، اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور

(۱۳۴۰) صحیح، الصحیحة : ۲۴۳۵ـ سنن ابن ماجه، کتاب الصلاة، باب النهی عن النوم قبل صلاة العشاء، حدیث : ۷۰۳ـ مسند احمد : ۱/ ۳۸۸، ۴۱۰ـ صحیح ابن حبان : ۲۰۲۹.

(۱۳۴۱) اسناده صحیح، تقدم تخریجه برقم: ۱۱۵۶.

رَجُلاً يُمْلِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ. فَغَضِبَ عُمَرُ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَاكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ.

میں وہاں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قرآن مجید کو زبانی لکھواتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے مسائل و امور میں رات کے وقت مشورہ کیا کرتے تھے۔"

١٣٤٢ـ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ حَتّٰى يُصْبِحَ مَا يَقُوْمُ فِيْهَا إِلَّا إِلٰى عُظْمِ صَلَاةٍ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ. ثَنَاهُ بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بَعْدَ الْعِشَاءِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ لِيَتَّعِظُوْا مِمَّا قَدْ نَالَهُمْ مِنَ الْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مِنَ الْعِقَابِ فِي الْآخِرَةِ لِمَا عَصَوْا رُسُلَهُمْ وَلَمْ يُؤْمِنُوْا، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا يَعْلَمُ أَنَّ السَّامِعَ يَنْتَفِعُ بِهِ مِنْ أَمْرِ دِيْنِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ،

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت اسی قسم کے متعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رات کے وقت) ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں بیان کرتے تھے حتی کہ صبح ہو جاتی آپ اس دوران صرف بڑی نماز (یعنی فرض نماز) کے لیے اٹھتے تھے۔" حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو عشاء کے بعد بنی اسرائیل کے حالات بیان کیا کرتے تھے تا کہ وہ عبرت و نصیحت حاصل کریں، بنی اسرائیل کو ملنے والے دنیاوی عذاب سے اور اس اخروی عذاب سے جو اُن کی رسولوں کی نافرمانی کرنے اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ لہٰذا آدمی کے لیے عشاء کے بعد ایسی مفید گفتگو کرنا جائز ہے جس سے سامعین کو دینی فائدہ ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ مسلمانوں کے امور میں سے کسی معاملہ میں عشاء کے بعد گفتگو کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کے دین و دنیا میں جلدی یا تاخیر سے فائدہ ہوتا۔ آپ اپنے صحابہ کرام کو بنی اسرائیل کے حالات و واقعات بیان کرتے تھے تا کہ وہ آپ کی گفتگو سے مستفید ہوں۔ لہٰذا آپ کے فعل مبارک میں

(١٣٤٢) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب العلم، باب الحديث عن بني اسرائيل، حديث: ٣٦٦٣ـ مسند احمد: ٤/ ٤٣٧ـ صحيح ابن حبان: ٦٢٢٢.

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْمُرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي الْأَمْرِ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا يَرْجِعُ إِلٰى مَنْفَعَتِهِمْ عَاجِلاً أَوْ اٰجِلاً، دِيْناً وَدُنْيَا، وَكَانَ يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لِيَنْتَفِعُوْا بِحَدِيْثِهِ، فَدَلَّ فِعْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ كَرَاهَةَ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِمَا لاَ مَنْفَعَةَ فِيْهِ دِيْناً وَلاَ دُنْيَا، وَيَخْطُرُ بِبَالِيْ أَنَّ كَرَاهَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاِشْتِغَالَ بِالسَّمْرِ لِأَنَّ ذٰلِكَ يَثْبُطُ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ، لِأَنَّهُ إِذَا اشْتَغَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بِالسَّمْرِ ثَقُلَ عَلَيْهِ النَّوْمُ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ، وَإِنِ اسْتَيْقَظَ لَمْ يَنْشُطْ لِلْقِيَامِ.

اس بات کی دلیل ہے کہ عشاء کے بعد وہ گفتگو ناپسندیدہ ہے جس میں دینی اور دنیاوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور میرے خیال میں آپ ﷺ کا عشاء کے بعد گفتگو کو ناپسند کرنا اس لیے بھی ہوسکتا ہے کہ یہ نماز تہجد میں سستی اور غفلت کا سبب بنتی ہے، کیونکہ جب انسان ابتدائی رات میں گفتگو میں مشغول رہے گا تو رات کے آخری پہرا سے گہری نیند آئے گی تو وہ بیدار نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر بیدار ہو بھی جائے تو نماز تہجد کے لیے چاق و چوبند نہیں ہوگا۔"

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کے ابواب کا مجموعہ

۶۲۱..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ رَكْعَةً وَاحِدَةً لِتَكُوْنَ لِلْإِمَامِ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ، وَتَرْكِ الطَّائِفَتَيْنِ قَضَاءَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ. وَفِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى جَوَازِ فَرِيْضَةٍ لِلْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّي نَافِلَةً.

شدید خوف کی حالت میں امام کا مقتدیوں کے ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھانے کا بیان

تا کہ امام کی دو رکعات ہو جائیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور دونوں گروہ دوسری رکعت خود ادا کریں گے، اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی فرض نماز اس امام کے پیچھے ادا کر سکتے ہیں جو نفل نماز پڑھ رہا ہو

۱۳۴۳۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ..........

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا، قَالَ: فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، صَفًّا خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَكَانَ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوْا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى. وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي

''حضرت ثعلبہ بن زہدم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے تو انہوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے اور لوگوں نے ان کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ ایک صف ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے سامنے صف آراء ہوگئی۔ تو جو لوگ ان کے پیچھے کھڑے تھے، حضرت حذیفہ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ ان کی جگہ جا کر صف آراء ہو گئے، اور وہ لوگ آئے تو انہیں بھی ایک

(۱۳۴۳) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب صلاة السفر، باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة، حديث: ۱۲۴۶۔ سنن نسائی: ۱۵۳۱۔ مسند احمد: ۵/ ۳۸۵، ۳۹۹۔

الشَّعْثَاءِ. وَلَمْ يَقُلْ: وَلَمْ يَقْضُوْا.

رکعت پڑھائی۔ اور انہوں نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔ جناب ابو الشعثاء کی روایت میں یہ الفاظ موجود نہیں کہ انہوں نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔"

١٣٤٤ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، حَدَّثَنَا يَعْنِي مُحَمَّدٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالاَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِيْ قَرَدٍ، قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: مِثْلُ صَلاَةِ حُذَيْفَةَ. وَذَكَرَ بُنْدَارٌ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ، وَقَالَ فِيْ آخِرِهِ: وَلَمْ يَقْضُوْا. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ عَقِبِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ سُفْيَانُ.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد مقام پر نماز (خوف) پڑھائی۔ جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز جیسی اور جناب بندار نے حضرت حذیفہ کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور اس کے آخر میں یہ الفاظ روایت کیے: اور انہوں نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔"

١٣٤٥ ـ وَحَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلاَةِ حُذَيْفَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى، قَالَ، ثَنَا سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ..........

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَنِي بِنَحْوِهِ.

"جناب قاسم بن حسان رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز جیسی روایت بیان کی ہے۔"

١٣٤٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلاَةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے حضر میں چار رکعات، سفر میں دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض

(١٣٤٤) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب صلاة الخوف، حديث: ١٥٣٤ ـ مسند احمد: ١/ ٢٣٢ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٦٠.

(١٣٤٥) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب صلاة الخوف، حديث: ١٥٢٢، بدون المتن، مسند احمد: ٥/ ١٨٣ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٥٩.

(١٣٤٦) تقدم تخريجه، برقم: ٣٠٤.

کی ہے۔"

۶۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَمْ تَقْضِ الطَّائِفَتَانِ شَيْئًا، وَالْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَإِنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِيْ حَرَسَتْ مِنَ الْعَدُوِّ كَانَتْ أَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَلْفَهُ.

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نماز (خوف) ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھائی تھی اور دونوں گروہوں نے (اس کے بعد) نماز کی تکمیل نہیں کی تھی، جبکہ دشمن نبی کریم ﷺ اور قبلہ شریف کے درمیان تھا۔ اور جس گروہ نے دشمن سے حفاظت کی تھی وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے صف آراء تھا، آپ کے پیچھے نہیں تھا

۱۳۴۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا، ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ أُوْلٰئِكَ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز خوف پڑھائی، ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ لہٰذا آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے پیچھے کھڑے تھے، ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی، پھر یہ لوگ آگے بڑھ کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور وہ آ کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کرائے، پھر آپ نے (تشہد کے بعد) سلام پھیر دیا، اس طرح آپ کی دو رکعت اور ان کی ایک ایک رکعت ہوگئی۔"

۱۳۴۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، ثَنَا الْحَكَمُ وَ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ سَلَّمَ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں یہ الفاظ بیان

(۱۳۴۷) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب صلاة الخوف، حديث: ۱۵۴۶۔ مسند احمد: ۳/ ۲۹۸.

(۱۳۴۸) انظر الحديث السابق.

نہیں کیے: ''پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔''

۱۳۴۹۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ ثَنَا رَوْحٌ ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ الْحَنَفِيِّ .... عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔''

فوائد :......۱۔نمازِ خوف کی مشروعیت پر علماء کا اتفاق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ (النساء: ۱۰۲)

''اور جب آپ ان میں موجود ہوں ان کے لیے نماز کھڑی کریں تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، پھر جب وہ سجدہ کریں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے چاہتے ہیں کہ کاش! تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غفلت کرو تو وہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں۔ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف لاحق ہو یا تم بیمار ہو تو اس بات میں گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار رکھ دو اور اپنے بچاؤ کا سامان کرو، بلاشبہ اللہ نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں نمازِ خوف کی کیفیت کے بارے چھ یا سات احادیث منقول ہیں، ان میں سے انسان جس بھی طریقے پر عمل کر لے جائز ہے۔

(فقه السنه ۱/ ۲۶۳)

۲۔ نمازِ خوف کا ایک طریقہ احادیث الباب میں منقول ہے کہ امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت نماز پڑھائے اور ہر گروہ امام کی اقتدا میں ایک ایک رکعت ادا کرے۔ یوں امام کی دو رکعت اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوگی۔ نمازِ خوف کا یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

۶۲۳..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ، وَالْخَوْفُ أَقَلُّ مِمَّا ذَكَرْنَا، إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَافْتِتَاحِ كِلْتَا الطَّائِفَتَيْنِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ وَرُكُوعِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ مَعًا.

نمازِ خوف کی کیفیت کا بیان، اور خوف اس سے کم ہو جتنا ہم نے بیان کیا ہے، جبکہ دشمن مسلمانوں اور قبلہ شریف کے درمیان صف آراء ہو۔ دونوں گروہوں کے ساتھ نماز شروع کرنے اور امام کے ساتھ ہی رکوع

کرنے کا بیان

١٣٥٠ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعاً، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ، حَتّٰى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولٰئِكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ حَتّٰى قَامُوْا مَعَ أُوْلٰئِكَ وَتَخَلَّلَ أُوْلٰئِكَ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، رَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ جَمِيْعاً ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ سَجَدَ أُوْلٰئِكَ سَجْدَتَيْنِ، كُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو نماز خوف پڑھائی تو ان سب کے ساتھ رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے قریب والی صف نے سجدہ کیا جبکہ دوسری صف کھڑی رہی۔ حتی کہ جب آپ (اور پہلی صف والے) اٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے خود ہی دو سجدے کر لیے پھر پہلی صف والے پیچھے ہٹ کر ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور وہ ان کے درمیان سے نکل کر پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سب کے ساتھ (دوسرا) رکوع کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی قریبی صف والوں نے سجدے کیے۔ پھر جب ان لوگوں نے سجدے سے اپنے سر اٹھا لیے تو پچھلی صف والوں نے بھی سجدے کیے۔ اس طرح سب لوگوں نے رکوع نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیے اور دو سجدے خود بخود کر لیے۔ اور دشمن قبلہ کی جانب صف آراء تھا۔''

٦٢٤..... بَابٌ فِي صِفَةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَالْخَوْفُ أَشَدُّ مِمَّا تَقَدَّمَ ذَكَرْنَا لَهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا وَإِبَاحَةِ افْتِتَاحِ الصَّفِّ الثَّانِي صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قُعُوْدٌ وَافْتِتَاحِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قِيَامٌ.

نماز خوف کی کیفیت کے متعلق ایک اور باب جبکہ خوف اس سے شدید ہو جتنا ہم نے گزشتہ باب میں بیان کیا ہے دوسری صف کا امام کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز شروع کرنا جائز ہے اور پہلی صف والوں کا امام کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز شروع کرنا جائز ہے

(١٣٥٠) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في صلاة الخوف، حديث: ١٢٦٠ - صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حديث: ٣٠٨/ ٨٤٠ - سنن نسائي: ١٥٤٩ - مسند احمد: ٣/ ٣٧٤.

١٣٥١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ إِبَانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ الْمِصْرِيَانِ، قَالاَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيْلُ أَبُوْ سَعْدٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِن وَّرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِي خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُعُوْدٌ، وُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ، فَرَكَعَ فَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي خَلْفَهُ، وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا أَيْضاً، وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ. ثُمَّ قَامَ وَقَامُوْا وَنَكَسُوْا خَلْفَهُمْ حَتَّى كَانُوْا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ قُعُوْدٌ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نمازِ خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے جبکہ ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ ان سب کے چہرے رسول اللہ ﷺ کی طرف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہہ کر نماز شروع کی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ نے بھی رکوع کیا جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا رہا۔ پھر آپ نے سجدے کیے تو انہوں نے بھی سجدے کیے جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا ہوا تھا پھر آپ پر کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہو گئے اور پیچھے چلے گئے حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر بیٹھ گئے۔ دوسرا گروہ (آگے) آیا تو آپ نے انہیں بھی ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی، جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے تشہد (کے بعد) سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے تو انہوں نے خود اپنے لیے ایک رکعت دو دو سجدوں کے ساتھ ادا کر لی۔ (اور تشہد کے بعد سلام پھیر لیا!)''

فوائد :......اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو اور سخت خوف نہ ہو تو حدیث الباب میں مذکورہ طریقہ کے مطابق نمازِ خوف جائز ہے۔

٦٢٥..... بَابٌ فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَالْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ

نمازِ خوف کی کیفیت کا بیان جبکہ دشمن قبلہ شریف کے پیچھے ہو

وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، وَهٰذَا أَيْضاً الْجِنْسُ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ مِنْ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ

(١٣٥١) منكر، صحيح ابن حبان: ٢٨٧٧ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٢٦.

فَرِيْضَةً خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّيْ نَافِلَةً، إِذْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعاً وَلِلْمَأْمُوْمِيْنَ فَرِيْضَةً.

اور امام ہر گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا۔ اور یہ مسئلہ بھی اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے، جسے میں نے بیان کیا ہے کہ نفل نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز جائز ہے۔ کیونکہ (چار میں سے) کوئی سی دو رکعت آپ کی نفل تھیں اور مقتدیوں کی فرض تھیں۔

۱۳۵۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، وَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں، پھر دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے چار رکعات پڑھیں اور ہر گروہ کو دو رکعات پڑھائیں۔"

۱۳۵۳۔ نَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: صَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَائِفَةٌ تَحْرُسُ فَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ هٰؤُلَاءِ الْمُصَلُّوْنَ، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُنَا فِيْ سِمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں جبکہ دوسرا گروہ حفاظت و نگہبانی کر رہا تھا، پھر آپ نے سلام پھیرا تو یہ نمازی چلے گئے اور دوسرے آ گئے، تو آپ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب محدثین کا حضرت حسن بصری کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف ہے۔"

(۱۳۵۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة الخوف، حدیث: ۸۴۳۔ مسند احمد: ۳/ ۳۶۴۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع، ۴۱۳۶۔ تعلیقا.

(۱۳۵۳) اسناده ضعیف، حسن بصری، مدلس راوی ہیں اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ سنن نسائی، کتاب صلاة الخوف، حدیث: ۱۵۵۳ سنن کبری بیهقی: ۳/ ۲۵۹.

فوائد :......ان احادیث میں نمازِ خوف کے ایک تیسرے طریقہ کا بیان ہے کہ امام ہر گروہ کو دو دو رکعت نماز پڑھائے، یوں امام کی چار رکعت اور ہر گروہ کی دو دو رکعت نماز ہوگی۔ نمازِ خوف کا یہ طریقہ بھی مسنون ہے۔

٦٢٦..... بَابٌ فِي صَلاَةِ الْخَوْفِ أَيْضاً إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَالرُّخْصَةِ لِلطَّائِفَةِ الْأُوْلَى فِي تَرْكِ اسْتِقْبَالِهَا الْقِبْلَةَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى لِتَحْرُسَ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الْعَدُوِّ وَقَضَاءِ الطَّائِفَتَيْنِ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ.

نمازِ خوف کا ایک اور باب، جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، تو پہلے گروہ کو پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے گروہ کی دشمن سے حفاظت کرنے کے لیے استقبالِ قبلہ ترک کر دینے کی رخصت ہے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہوں کا دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان

١٣٥٤۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ خَلْفَهُ رَكْعَةً، وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَلَّوْا، فَوَاجَهُوا الْعَدُوَّ، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نمازِ خوف پڑھائی تو آپ نے اپنے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی جبکہ ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا۔ پھر وہ گروہ اٹھ گیا جنہوں نے نماز پڑھی تھی، اور دشمن کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لی۔“

١٣٥٥۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا مَعْمَرٌ بِنَحْوِهِ.

”امام صاحب نے ایک اور سند ذکر کی ہے۔“

فوائد :......ان احادیث میں نمازِ خوف کے چوتھے طریقہ کا بیان ہے کہ امام ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھا کر

(١٣٥٤) صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، حديث: ٤١٣٣۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حديث: ٨٣٩۔ سنن ابي داود: ١٢٤٣۔ سنن ترمذي: ٥٦٤۔ سنن نسائي: ١٥٣٩۔ مسند احمد: ٢/ ١٤٧.

(١٣٥٥) انظر الحديث السابق.

سلام پھیر دے، دونوں گروہ اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کرلیں، نماز خوف کا یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

٦٢٧..... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضاً إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَإِتْمَامِ الطَّائِفَةِ الْأُوْلَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ قَبْلَ الْإِمَامِ

نمازخوف کا ایک اور باب، جب دشمن قبلہ کے پیچھے ہو اور پہلے گروہ کا امام سے پہلے دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان

١٣٥٦۔أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالاَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ: فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ، وُجُوْهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُوْنَ إِلَى مَقَامِ أُوْلٰئِكَ، وَيَجِيْءُ أُوْلٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، فَهِيَ لَهُ اثْنَتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ إِلَّا مَا ذَكَرْتُ مِمَّا خَالَفَهُ أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ لَفْظِ الْحَدِيْثِ إِنَّمَا زَادَ أَبُوْ مُوْسٰى لِأَنْفُسِهِمْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ فَقَطْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ: سَأَلْتُ يَحْيٰى

'' حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہوگا اور مسلمانوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہوگا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے ان کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوگا چنانچہ امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔'' جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے:'' پھر وہ کھڑے ہوں گے اور رکوع کریں گے، اور جناب بندار کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں:'' تو وہ خود ہی رکوع کرلیں گے اور اپنی جگہ خود ہی اپنے لیے دو سجدے کرلیں گے۔ پھر یہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ پر چلا جائے گا۔ وہ گروہ آئے گا تو امام انہیں ایک رکوع اور دو سجدے کرائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعت اور ان کی ایک رکعت تو جائے گی، پھر وہ دوسری رکعت پڑھ لیں گے، جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: وہ اپنے لیے ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھ لیں گے۔'' یہ جناب بندار کی حدیث ہے سوائے ان الفاظ کے جن میں ابوموسیٰ نے ان سے اختلاف کیا ہے، میں نے انہیں بیان کردیا ہے، جناب ابوموسیٰ نے صرف دو جگہوں پر لِأَنْفُسِهِمْ

(١٣٥٦) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات الرقاع، حدیث: ٤١٣١۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ الخوف، حدیث: ٨٤١۔ سنن ترمذی: ٥٦٥۔ سنن نسائی: ١٥٥٤۔ سنن ابن ماجہ: ١٢٥٩۔ مسند احمد: ٣/ ٤٤٨۔

عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ .

(خود اپنے لیے پڑھ لیں گے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے بندار رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے امام یحییٰ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث جناب شعبہ رحمہ اللہ سے بیان کی۔"

۱۳۵۷۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ بُنْدَارٌ ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، وَقَالَ لِي يَحْيٰى: أُكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَلٰكِنَّهُ مِثْلَ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ . وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَ لِي يَحْيٰى: سَمِعْتَ مِنِّي حَدِيْثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَاكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ: بِنَحْوِهِ .

"حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: بندار کہتے ہیں: جناب یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح بیان کی۔ اور مجھے یحییٰ نے کہا: اس کے ایک جانب لکھو: مجھے حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح اور جناب ابوموسیٰ کہتے ہیں: مجھے جناب یحییٰ نے کہا: کیا تم نے مجھ سے یحییٰ بن سعید کی نماز خوف کے بارے میں حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: تو اس کے پہلو میں لکھو، اسی طرح۔"

۲۲۸..... بَابُ انْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُوْلَى جَالِسًا لِتَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِهِ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ جَالِساً قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لِيَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ.

امام کا بیٹھ کر پہلے گروہ کا انتظار کرنا تا کہ وہ دوسری رکعت مکمل کرلیں اور اس کا بیٹھ کر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا تا کہ وہ بھی دوسری رکعت مکمل کرلیں

۱۳۵۸۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ وَ أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْرَمِيِّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا شُعْبَةُ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّهُ قَالَ: فِي صَلَاةِ

"حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے طریقے کے

(۱۳۵۷) انظر الحدیث السابق.

(۱۳۵۸) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳/ ۴۴۸۔ وقد تقدم برقم: ۱۳۵۶۔

الْخَوْفِ تَقُوْمُ طَائِفَةٌ وَرَاءَ الْإِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يَقْضُوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ إِلٰى مَكَانِ أَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ أَصْحَابُهُمْ إِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يُصَلُّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

متعلق بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا جبکہ دوسرا گروہ ان کے پیچھے (دشمن کے سامنے) کھڑا رہے گا، امام اپنے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کو ایک رکوع اور دو سجدے کرائے گا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے گا حتی کہ وہ دوسری رکعت دوسجدوں سمیت پوری کریں گے۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ ان کی جگہ آ جائیں گے، تو امام انہیں بھی ایک رکعت دوسجدوں کے ساتھ پڑھائے گا، پھر وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے گا حتی کہ وہ دوسری رکعت اور دو سجدے ادا کر لیں گے، پھر امام (اس گروہ کے ساتھ) سلام پھیر دے گا۔"

١٣٥٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا . . . ، قَالَا، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا.

"حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔"

١٣٦٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْمَخْرَمِيُّ أَيْضاً، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ أَبِيْهِ بِنَحْوِهِ. هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الْمَخْرَمِيُّ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ.

"امام صاحب حضرت سہل کی حدیث کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔"

٦٢٩..... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضاً، وَالرُّخْصَةِ لِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنْ تُكَبِّرَ مَعَ الْإِمَامِ وَهِيَ غَيْرُ مُسْتَقْبِلَةِ الْقِبْلَةِ

نمازِ خوف کے متعلق ایک اور باب، دونوں گروہوں میں سے ایک کے لیے رخصت ہے کہ وہ قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی امام کے ساتھ تکبیر کہہ لے

(١٣٥٩) مسند احمد: ٣/ ٤٤٨ـ وقد تقدم برقم: ١٣٥٦.

(١٣٦٠) انظر الحديث السابق.

إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَانْتِظَارِ الْإِمَامِ قَائِماً بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِلطَّائِفَةِ الَّتِي كَبَّرَتْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَهُمْ بِهَا الْإِمَامُ وَانْتِظَارِ الطَّائِفَةِ الْأُولَى قَاعِداً بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، لِتَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ لِيَجْمَعَهُمْ جَمِيعاً بِالسَّلَامِ فَيُسَلِّمُونَ إِذَا سَلَّمَ إِمَامُهُمْ.

جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، اور پہلی رکعت سے فراغت کے بعد امام کا کھڑے ہو کر اس گروہ کے انتظار کرنے کا بیان جس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر تکبیر کہہ لی تھی، تو وہ گروہ پہلی رکعت ادا کرے گا جو وہ امام کے ساتھ نہیں پڑھ سکے تھے، اور دوسری رکعت سے فارغ ہو کر سلام پھیرنے سے پہلے امام پہلے گروہ کا انتظار بیٹھ کر کرے گا تا کہ وہ دوسری رکعت پوری کر لیں اور امام ان سب کو سلام پھیرنے کے لیے اکٹھا کرے پھر وہ امام کے ساتھ سلام پھیر لیں گے۔

١٣٦١ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ ثَنَا حَيْوَةُ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ، هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ. قَالَ: مَتَى؟ قَالَ: كَانَ عَامُ غَزْوَةِ نَجْدٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوا مَعَهُ جَمِيعاً الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، وَرَكَعَ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي

''حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ مروان بن حکم سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! اس نے دریافت کیا: کب؟ تو انہوں نے فرمایا: غزوہ نجد والے سال پڑھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا، جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا، ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا تو تمام لوگوں نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر لی، جو آپ کے ساتھ کھڑے تھے انہوں نے بھی اور جو دشمن کے سامنے تھے انہوں نے بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی اور آپ کے ساتھ والے گروہ نے بھی ایک رکعت ادا کی، پھر آپ نے اور آپ کے قریبی گروہ نے سجدے کیے، جبکہ دوسرا گروہ

(١٣٦١) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب صلاة السفر، باب من قال يكبرون جميعا، حديث: ١٢٤٠ـ سنن نسائي: ١٥٤٤ـ مسند احمد: ٢/ ٣٢٠.

تَلِيْهِ، وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيْهِ، فَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ، ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

دشمن کے سامنے صف آرا تھا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی قریبی صف کھڑی ہوگئی۔ تو وہ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ اور وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے سامنے صف آراء تھا تو انہوں نے رکوع کیا اور (دو) سجدے بھی کر لیے جبکہ اس دوران رسول اللہ ﷺ بدستور کھڑے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے دوسری رکعت پڑھی تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا اور سجدے کیے، پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے سامنے کھڑا تھا، تو انہوں نے (خود ہی) دوسرا رکوع اور سجدے کر لیے، جبکہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی (پہلا گروہ) بیٹھے رہے، پھر سلام پھیرا، رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں نے اکٹھے سلام پھیرا۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی دو رکعات ہوگئیں اور دونوں گروہوں کے ہر شخص کی بھی دو دو رکعات ہوگئیں۔''

١٣٦٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ الْأَزْهَرِ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ نَوْفَلٍ۔ وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِيْ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ۔.........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، قَالَ، فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ صَدْعَيْنِ، فَذَكَرَ

''حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ مروان بن حکم ان سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھ رہا تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ فرماتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم

(١٣٦٢) اسناده حسن، سنن ابی داود: ١٢٤١ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٧٨ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد.

الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَذَكَرَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ: وَأَخَذَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي صَلَّتْ خَلْفَهُ أَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ مَشَوا الْقَهْقَرٰى عَلٰى أَدْبَارِهِمْ حَتّٰى قَامُوْا مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: فَقَامَ الْقَوْمُ وَقَدْ شَرَكُوْهُ فِي الصَّلَاةِ.

کیا پھر مذکورہ بالا حدیث کی مثل بیان کیا اور دوسری رکعت میں یہ بیان کیا کہ اس گروہ نے اسلحہ پکڑا لیا جس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی، پھر وہ الٹے پاؤں چلتے ہوئے پیچھے گئے حتی کہ وہ دشمن کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے۔'' اور حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کیے کہ لوگ اٹھ گئے اس حال میں کہ وہ سب آپ کے ساتھ نماز میں شرکت کر چکے تھے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں نمازِ خوف کی پانچویں صورت کا بیان ہے، کہ امام ایک گروہ کو ایک رکعت نماز پڑھا کر بیٹھ جائے اور دوسری رکعت وہ اپنے تئیں ادا کر لیں پھر سلام پھیرے بغیر یہ جماعت دشمن کے مقابل چلی جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے بالمقابل ہے وہ امام کی اقتدا میں ایک رکعت ادا کرے، پھر امام بیٹھ جائے اور یہ لوگ اپنے طور دوسری رکعت ادا کریں پھر آخر میں امام کے ساتھ دونوں گروہ ایک ساتھ سلام پھیر لیں یوں امام اور مقتدیوں کی دو دو رکعت ہو جائیں گی، نمازِ خوف کا یہ طریقہ بھی مسنون ہے اور امام ابوحنیفہ نے نمازِ خوف کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

۲۔ نمازِ خوف کی صورت میں اگر دشمن قبلہ کی مخالفت سمت میں ہے تو مقتدی دوران نماز قبلہ کی مخالف سمت رخ کر سکتے ہیں، اس سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا، خوف کی صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں، بلکہ کسی اور جانب بھی رخ کر کے نماز پڑھنے کی رخصت ہے۔

۶۳۰...... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَانْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُوْلٰى بَعْدَ سَجْدَةٍ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى لِيَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِ الثَّانِيَةَ حَتّٰى تَرْكَعَ رَكْعَةً لِتَلْحَقَ بِالْإِمَامِ فَتَسْجُدَ مَعَهُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يَنْتَظِرُهُمُ الْإِمَامُ قَائِمًا لِتَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَجَمَعَ الْإِمَامُ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيْعاً بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَيَكُوْنُ فَرَاغُ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ جَمِيْعًا مِنَ الصَّلَاةِ مَعاً.

نمازِ خوف کے متعلق ایک اور باب، امام پہلی رکعت کا ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے گروہ کا انتظار کرے گا تا کہ وہ دوسرا سجدہ کر لے، اور دوسرے گروہ کا انتظار کرے گا تا کہ وہ ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ مل جائے تو وہ ان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرے گا، پھر امام کھڑا ہو کر ان کا انتظار کرے گا تا کہ وہ دوسرا سجدہ کر لیں، اور امام دونوں گروہوں کو دوسری رکعت کے لیے جمع کرے گا، اس طرح امام اور مقتدی اکٹھے نماز سے فارغ ہوں گے

۱۳۶۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

عُرْوَةَ..........

عَـنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ ، قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الـنَّـاسَ صَدْعَيْنِ فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَرَاءَ هُ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ ، قَـالَـتْ: فَـكَبَّـرَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ وَكَبَّرَتِ الـطَّـائِـفَةُ الَّـذِيْـنَ صَـفُّوْا خَلْفَهُ ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَـعُـوْا ، ثُـمَّ سَـجَدَ فَسَجَدُوْا ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَـهُ فَـرَفَعُوْا ، ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِساً وَسَجَدُوْا لِأَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ ، ثُـمَّ قَـامُـوْا فَـنَكَصُوْا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُوْنَ الْـقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوْا مِنْ وَّرَائِهِمْ ، وَأَقْبَلَتِ الـطَّـائِـفَةُ ، قَـالَ أَحْـمَدُ: الْأُخْرٰى ، وَقَـالاَ جَـمِيْـعًا: فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَـكَبَّـرُوْا ، ثُـمَّ ، رَكَعُوْا لِأَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُـوْلُ الـلّٰــهِ ﷺ سَــجْـدَتَــهُ الـثَّـانِيَةَ ، فَسَـجَدُوْا . زَادَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: فَسَجَدُوْا مَـعَـهُ . ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِـيْ رَكْعَتِهِ ، وَسَـجَـدُوْا لِأَنْـفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ قَـامَـتِ الـطَّائِفَتَانِ جَمِيْعاً ـ وَقَالاَ ـ فَصَفُّوْا خَـلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَـرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَرَكَـعُـوْا جَـمِيْـعـاً ، ثُـمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا جَـمِيْـعـاً . قَـالَ أَبُوْ الْأَزْهَرِ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَفَـعُـوْا مَـعَـهُ ، وَقَـالَ مُـحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر نماز خوف پڑھائی تو رسول اللہ نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا، ایک گروہ نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے صف آرا ہو گیا۔ پھر آپ نے اللہ اکبر کہا تو آپ کے پیچھے صف بنانے والے گروہ نے بھی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دی، آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا۔ آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک (سجدے سے) اٹھایا تو انہوں نے بھی اپنے سر اٹھائے، پھر رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما رہے اور انہوں نے دوسرا سجدہ خود ہی کر لیا، پھر وہ اٹھے اور اپنی ایڑیوں پر مڑ گئے اور الٹے پاؤں چلتے ہوئے ان کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے، دوسرا گروہ آگے آ گیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بنا لی، انہوں نے تکبیر کہہ کر نماز شروع کی، پھر خود ہی رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دوسرا سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ (پہلا) سجدہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی (دوسری) رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنا دوسرا سجدہ خود ہی کر لیا۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے ان کے ساتھ رکوع کیا تو ان سب نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ نے (سجدے سے) سر مبارک اٹھایا تو انہوں نے بھی اپنے سر اٹھا لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام بہت تیزی کے ساتھ کیا اور حسب طاقت پوری کوشش کے

(١٣٦٣) اسناد حسن، سنن ابی داود، كتاب صلاة السفر، باب من قال يكبرون جميعا، حديث: ١٢٤٢ ـ مسند احمد: ٦/ ٢٧٥.

وَرَفَعُوْا مَكَانَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَقَالاَ جَمِيْعاً، كَانَ ذٰلِكَ مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَرِيْعاً جِدًّا لاَ يَأْلُوْا أَنْ يُّخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَرِكَهُ النَّاسُ فِي صَلاَتِهِ كُلِّهَا.

ساتھ تخفیف کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو انہوں نے بھی سلام پھیر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے جبکہ آپ کی ساری نماز میں لوگ شرکت کر چکے تھے۔"

۶۳۱..... بَابُ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْخَوْفِ، وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ تَحْمِلُ مَعْنَيَيْنِ

نمازِ خوف کے لیے اقامت کہنے کا بیان۔ میں کتاب معانی القرآن میں بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ (النساء: ۱۰۲) آپ انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں۔" کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

أَيْ صَلَّيْتَ لَهُمْ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي أَيْ أَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ، وَأَعْلَمْتُ أَنَّ هٰذَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا: أَنَّ الْعَرَبَ تَضِيْفُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ، كَمَا تَضِيْفُهُ إِلَى الْفَاعِلِ، فَإِذَا أَمَرَ الْإِمَامُ الْمُؤَذِّنَ بِالْإِقَامَةِ جَازَ أَنْ يُّقَالَ: أَقَامَ الصَّلَاةَ إِذْ هُوَ الْآمِرُ بِهَا، فَأُقِيْمَ بِأَمْرِهِ.

"(۱) آپ انہیں نماز پڑھائیں (۲) دوسرا معنی یہ ہے کہ آپ نماز کی اقامت کا حکم دیں تاکہ لوگ نماز کے لیے جمع ہوں۔ اور میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ اس معنی کے لحاظ سے یہ اس جنس سے ہوگا جس کے متعلق میں اپنی کتب میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ عرب فعل (کام) کی نسبت کام کا حکم دینے والے کی طرف کرتے ہیں جیسا کہ وہ کام کی نسبت فاعل (کرنے والے کی طرف) کرتے ہیں لہٰذا جب امام مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دے گا تو یہ کہنا جائز ہوگا کہ امام نے نماز کی اقامت کہی ہے کیونکہ اقامت کہنے کا حکم اسی نے دیا ہے اور وہ اسی کے حکم سے کہی گئی ہے۔"

۱۳۶٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَادِ الْعَجَلِيُّ، نَا يَزِيْدُ۔ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ۔ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، قَالَ أَنْبَأَنِيْ..........

يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

"جناب یزید الفقیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر

(۱۳٦٤) اسناده ضعيف، عبدالرحمن مسعودی کا حافظہ خراب ہو گیا تھا، تاہم اس کے شواہد بھی ہیں، سنن نسائی، کتاب صلاة الخوف، حديث: ۱۵٤۷.

يُسْأَلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ أَقَصْرٌ هُمَا ؟ قَالَ: لَا، إِنَّ الرَّكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، وَإِنَّمَا الْقَصْرُ وَاحِدَةٌ عِنْدَ الْقِتَالِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِيْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا، فَقَامُوْا مُقَامَ أُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ، فَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ، وَسَلَّمَ أُوْلَئِكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُ جَابِرٍ: أَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، أَرَادَ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ.

بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا سفر میں دو رکعت نماز قصر ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں ۔ بے شک سفر میں دو رکعات نماز قصر نہیں ہے، بلکہ قصر نماز تو جنگ کے وقت ایک رکعت ادا کرنا ہے۔ پھر فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کی اقامت کہی گئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ایک گروہ کھڑا ہو گیا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے صف آرا تھا آپ نے اپنے پیچھے کھڑے گروہ کو ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی۔" پھر وہ چلے گئے۔ اور ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر وہ گروہ آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے اد کرائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والوں نے بھی سلام پھیر دیا اور (دشمن کے سامنے کھڑے) گروہ نے بھی سلام پھیر لیا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: سفر میں دو رکعات نماز قصر نہیں۔ ان سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ دو رکعات مسافر کی نماز قصر نہیں ہے (بلکہ مسافر کی مکمل نماز ہے)۔

فوائد :......نمازِ خوف کے باجماعت اہتمام کے لیے دیگر نمازوں کی طرح اقامت کہنا مشروع ہے البتہ جب خوف شدید تر اور جنگ جوش میں ہو اور نماز باجماعت کی فرصت میسر نہ ہو تو بلا اقامت منفرد طور پر بھی نماز کا اہتمام جائز ہے۔

۶۳۲...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقِتَالِ وَالْكَلَامِ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَبْلَ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ، إِذَا خَافُوْا غَلَبَةَ الْعَدُوِّ

نمازِ خوف کے دوران نماز کی تکمیل سے پہلے لڑائی اور گفتگو کرنے کی رخصت ہے جبکہ دشمن کے غلبے کا ڈر پیدا ہو جائے۔

۱۳۶۵۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رِجَاءٍ، أَخْبَرَنَا

إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ..........

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُوْلِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، وَكَانَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا. مُرْ أَصْحَابَكَ فَيَقُوْمُوْا طَائِفَتَيْنِ، طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ خَلْفَكَ، فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُوْنَ جَمِيْعاً، ثُمَّ تَرْكَعُ وَيَرْكَعُوْنَ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَيَرْفَعُوْنَ جَمِيْعاً، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْكَ، وَتَقُوْمُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ قَامَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَكَ، وَخَرَّ الْآخَرُوْنَ سُجَّدًا، ثُمَّ تَرْكَعُ فَيَرْكَعُوْنَ جمِيعاً، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيْكَ، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى قَائِمَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، ثُمَّ تُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَتَأْمُرُ أَصْحَابَكَ إِنْ هَاجَمَهُمْ هَيْجٌ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ.

''جناب سلیم بن عبد السلوالی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے اور ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ انہوں نے دیگر صحابہ سے پوچھا: آپ میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پھر نماز خوف کا طریقہ بتاتے ہوئے کہا: اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ دو گروہوں میں کھڑے ہو جائیں ایک گروہ دشمن کے سامنے صف آرا ہو جائے اور دوسرا گروہ آپ کے پیچھے صف بنا لے۔ پھر تم تکبیر کہو تو وہ سب بھی تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دیں۔ پھر تم رکوع کرو تو وہ بھی رکوع کریں، پھر تم سر اٹھاؤ تو وہ سب بھی سر اٹھائیں پھر تم سجدہ کرو تو تیرے قریب والا گروہ سجدہ کر لے۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھا لو تو تمہارے قریب والے لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسرے گروہ والے سجدہ کر لیں۔ پھر تم رکوع کرو تو وہ سب بھی رکوع کر لیں۔ پھر تم سجدے کرو تو تمہارے قریب والا گروہ بھی سجدے کر لے جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے۔ پھر جب تم اپنا سر سجدوں سے اٹھا لو تو دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والے لوگ سجدہ کر لیں، پھر تم ان کے ساتھ مل کر سلام پھیر دو، اور تم اپنے ساتھیوں کو حکم دو کہ اگر ان پر زوردار حملہ ہو جائے تو ان کے لیے جنگ کرنا اور بات چیت کرنا حلال ہو جائے گا۔''

(١٣٦٥) اسنادہ ضعیف، ابواسحاق مدلس راوی ہے اور سماع کی تصریح نہیں ہے۔ مسند احمد: ٥ / ٤٠٦.

٦٣٣..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلاةِ الْخَوْفِ رُكْبَاناً وَمَشَاةً فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَاناً﴾

شدید خوف کی حالت میں نماز خوف سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے ادا کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (البقرة: ٢٣٩) ''پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سوار ہی (نماز پڑھ لو)''

١٣٦٦ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسٰى بْنِ الطَّبَاعِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاةِ الْخَوْفِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ، صَلُّوْا رِجَالاً قِيَاماً عَلٰى أَقْدَامِهِمْ، أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا. قَالَ: نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوٰى أَصْحَابُ مَالِكٍ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: قَالَ نَافِعٌ: لا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان سے نماز خوف کے متعلق سوال کیا جاتا، تو وہ طویل حدیث بیان کرتے اور فرماتے: ''پھر اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو تم اپنے قدموں پر کھڑے یا سوار ہو کر، قبلہ رخ ہو کر یا قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی نماز پڑھ لو۔'' جناب نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مالک کے شاگردوں نے یہ روایت ان سے بیان کی تو انہوں نے کہا: جناب نافع نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے بیان کرتے ہیں۔''

١٣٦٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الشَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ عَنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ مَالِكٍ.

''امام صاحب نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک سے امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت بیان کی ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اگر دشمن کا زیادہ خوف ہو اور نماز باجماعت کا اہتمام ناممکن ہو اور نماز کے چھوٹ جانے کا وقت ہے تو پیادہ و سوار اپنے طور پر نماز کا اہتمام کرلیں، یہ طریقہ نماز جائز ہے اور اس صورت میں قبلہ

(١٣٦٦) تقدم تخريجه برقم: ٩٨٠.

(١٣٦٧) تقدم تخريجه برقم: ٩٨٠.

رخ ہونا لازم نہیں، بالکل جس سمت بھی رخ ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے اور شدید ترین خوف کی صورت میں نماز کا وقت چلا بھی جائے گا تو گناہ نہیں، بلکہ امن کی صورت میں فوت شدہ نمازوں کو قضا کر کے پڑھنا جائز ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق میں کیا تھا۔

۶۳۴..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْمَغْرِبَ بِالْمَأْمُوْمِيْنَ صَلَاةَ الْخَوْفِ

امام کا مقتدیوں کو نماز مغرب نماز خوف پڑھانے کا بیان

۱۳۶۸۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ رَكْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ.

''حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز مغرب (نماز خوف کے طور پر) تین رکعات پڑھائیں، پھر آپ نماز سے فارغ ہو گئے، دوسرا گروہ آیا تو آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں، اس طرح نبی کریم ﷺ کی چھ رکعات ہو گئیں اور صحابہ کرام کی تین تین رکعات ہوئیں۔''

۶۳۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ وَضْعِ السَّلَاحِ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ إِذَا كَانَ بِالْمُصَلِّيْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كَانَ مَرِيْضاً

نمازِ خوف میں ہتھیار اتار کر رکھ دینے کی رخصت کا بیان جبکہ نمازی کو بارش کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہو یا وہ بیمار ہو

۱۳۶۹۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى - وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى﴾، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ﴿إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى﴾ (النساء: ۱۰۲)

(۱۳۶۸) اسناده ضعیف، حسن بصری مدلس کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔

(۱۳۶۹) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة النساء، باب ﴿ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی﴾ حدیث: ۴۵۹۹۔ سنن کبری نسائی: ۱۱۰۵۶۔ مستدرك حاکم: ۲/ ۳۲۰.

بْنُ عَوْفٍ: كَانَ جَرِيْحاً .

''اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو (ہتھیار اتار کر نماز پڑھ لو)'' اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔''

فوائد :......اس آیت میں مجاہدین کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ بارش اور بیماری کی وجہ سے اسلحہ اتار سکتے ہیں ان کی غفلت کی وجہ سے انہیں اس خطرے کے پیش نظر دفاع اختیار کرنے کا حکم دیا گیا کہ ان کی غفلت کی وجہ سے دشمن ان پر یکبارگی حملہ نہ کر دے۔(فتح الباری: ۸/ ۳۳٤)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف کے ابواب کا مجموعہ

۶۳۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَالدَّلِيلِ أَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَأَنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی شخص کی موت کی وجہ سے ان دونوں کو گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

۱۳۷۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ.........

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فِيْ قَوْلِهٖ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا، دَلَالَةٌ عَلٰى حُجَّةِ مَذْهَبِ الْمُزَنِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ خَالَفَهُ فِيْهَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا فِي الْحَالِفِ إِذَا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَقَالَ: إِذَا وَلَدْتُّمَا وَلَدًا، فَأَنْتُمَا طَالِقَتَانِ، قَالَ الْمُزَنِيُّ إِذَا وَلَدَتْ إِحْدَاهُمَا وَلَداً طُلِّقَتَا، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ الْمَرْأَتَيْنِ لَا تَلِدَانِ

''حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، لہٰذا جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو'' اس میں امام مزنی رحمہ اللہ کے مذہب کی دلیل و حجت موجود ہے۔ اس مسئلہ میں جس میں ہمارے اصحاب محدثین نے ان کی مخالفت کی ہے کہ قسم کھانے والے کی جب دو بیویاں ہوں اور وہ ان سے کہے: جب تم دونوں بچہ پیدا کرو گی تو تم دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔ امام مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب ان میں سے ایک عورت نے بچے کو جنم دے دیا تو دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ بات

(۱۳۷۰) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب لا تنکسف الشمس لموت احد، حدیث: ۱۰۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر النداء بصلاة الکسوف...... حدیث: ۹۱۱۔ سنن نسائی: ۱۴۶۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۶۱۔ مسند احمد: ۴/۱۲۲۔ مسند الحمیدی: ۴۵۵.

جَمِيْعاً وَلَداً وَاحِداً، وَإِنَّمَا تَلِدُ وَاحِداً امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، فَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا، إِنَّمَا أَرَادَ إِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوْفَ إِحْدَاهُمَا فَصَلُّوْا إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ كَمَا لَا تَلِدُ امْرَأَتَانِ وَلَدًا وَاحِداً.

یقینی ہے کہ دونوں عورتیں بیک وقت ایک ہی بچے کو جنم نہیں دے سکتیں۔ بلکہ ایک عورت ایک بچے کو ہی جنم دے گی۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو۔'' اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جب تم ان میں سے کسی ایک کا گرہن دیکھو تو نماز پڑھو، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ سورج اور چاند کو بیک وقت گرہن نہیں لگتا، جس طرح کہ دو عورتیں ایک ہی بچے کو جنم نہیں دے سکتیں۔''

٦٣٧..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ كُسُوْفَهُمَا تَخْوِيْفٌ مِنَ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيَاتِ إِلَّا تَخْوِيْفًا﴾

اس بات پر دلالت کرنے والی روایت کا بیان کہ سورج اور چاند گرہن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيَاتِ إِلَّا تَخْوِيْفًا﴾ (الاسراء: ٥٩)

''اور ہم تو نشانیاں صرف ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔''

١٣٧١۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ..........

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعاً يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَقَامَ، حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّيْ بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئاً

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے، اس ڈر سے کہ کہیں یہ قیامت ہی نہ ہو۔ آپ اٹھ کر مسجد میں تشریف لے آئے اور آپ نے کھڑے ہو کر نہایت طویل قیام، رکوع اور سجدوں کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی، میں نے آپ کو ایسی طویل ترین نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر (نماز کے بعد) آپ نے فرمایا: بلا شبہ یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ تعالیٰ

(١٣٧١) صحيح بخاری، كتاب الكسوف، باب الذكر فی الكسوف، حديث: ١٠٥٩۔ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف، حديث: ٩١٢۔ سنن نسائی: ١٥٠٤.

فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ .

انہیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہٰذا جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس سے دعا و التجا اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے کی طرف جلدی کرو۔''

فوائد :......نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ سورج گرہن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند ابراہیم کی وفات کی وجہ سے ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد ہے کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت وحیات پر گرہن زدہ نہیں ہوتے) ان کے اس نظریہ کی تردید کے طور پر فرمایا۔ علماء بیان کرتے ہیں اس فرمان نبوی کی حکمت یہ ہے کہ بعض گمراہ قسم کے اہل جاہلیت سورج اور چاند کی تعظیم کرتے تھے اور آپ نے وضاحت فرمادی کہ یہ دنوں اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں اور مخلوق ہیں، یہ صانع نہیں، بلکہ یہ باقی مخلوقات کی طرح ہیں اور باقی کی مخلوقات کی مثل ان میں بھی نقص وتغیر واقع ہوتا ہے۔ اور بعض گمراہ نجومی یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ سورج اور چاند کو کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے۔ سو آپ نے اس اعتقاد کو بھی باطل قرار دیا۔ (کہ کسی عظیم انسان کی موت کی وجہ سے سورج اور چاند گرہن نہیں لگتے بلکہ اللہ تعالیٰ گرہن کی وجہ سے انسانوں کو ڈرانا چاہتے ہیں۔)

(شرح النووی: ٦/ ٢٠٠)

٢۔ سورج اور چاند گرہن کے وقت کثرت سے ذکر و دعا کرنی چاہیے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے اور استغفار کرنا چاہیے اور نماز کسوف کا اہتمام کرنا چاہیے اور یہ سلسلہ اتنی دیر جاری رکھنا چاہیے جب تک گرہن ختم نہیں ہوتا۔

٦٣٨..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنبَرِ وَالْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ إِلَى أَن يَّنْجَلِيَ

گرہن کے وقت منبر پر خطبہ دینے کا بیان اور تسبیح، تحمید اور تکبیر کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کا بیان حتی کہ گرہن صاف ہو جائے

١٣٧٢۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيْعٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ............

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو لوگ کہنے لگے: سورج گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے ہوا

(١٣٧٢) اسناد ضعیف، ابو بحر عبدالرحمٰن بکراوی ضعیف راوی ہے۔ سنن کبری بیهقی: ٣/ ٣٤١.

إِبْـرَاهِيْمَ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَخَطَبَ النَّـاسَ ، فَـقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِـنْ اٰيَـاتِ الـلّٰهِ ،فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاحْمَدُوا الـلّٰهَ ، وَكَبِّرُوْا ، وَسَبِّحُوْا ، وَصَلُّوْا ، حَتّٰى يَـنْـجَـلِيَ كُسُوْفُ أَيِّهِمَا انْكَسَفَ . قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

ہے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا: اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہٰذا جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرو (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھو) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھو، اور اس وقت تک نماز پڑھو جب تک ان میں سے جسے گرہن بھی لگا ہے اس کا گرہن صاف نہ ہو جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ (منبر سے) اترے تو دو رکعات نماز پڑھائی۔"

٦٣٩..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ فِي الْكُسُوْفِ

گرہن کے وقت دعا، تسبیح، تکبیر اور تحمید پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان

١٣٧٣۔أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ إِيَاسٍ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ: بَيْنَمَا أَرْتَـمِـيْ بِـأَسْهُمٍ لِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ ، إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّـمْـسُ فَـنَبَذْتُهَا ، وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ وَهُوَ قَـائِـمٌ ، رَافِـعٌ يَـدَيْـهِ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمِدُ وَيَـدْعُـوْا حَتّٰـى انْـجَـلَتْ ، وَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ .

" حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے تیروں کے ساتھ تیراندازی کی مشق کر رہا تھا، اچانک سورج کو گرہن لگ گیا میں نے تیر پھینک دیے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا، میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کھڑے تھے، اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے، تسبیح، تکبیر تحمید اور دعا کر رہے تھے حتی کہ گرہن دور ہو گیا، اور آپ نے دو سورتیں پڑھ کر دو رکعات پڑھائیں۔"

فوائد:......١۔ چاند اور سورج گرہن کی صورت میں اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کسوف میں شامل ہو جانا چاہیے۔

٢۔ نماز کسوف میں ہاتھ اٹھا کر تکبیر و تہلیل، ذکر و اذکار اور استغفار کرنا مسنون اور مطلوب نماز یہی چیزیں ہیں۔

٣۔ یہ سلسلہ گرہن چھٹنے تک جاری رکھنا مسنون ہے۔

(١٣٧٣) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر النداء بصلاة الکسوف...... حدیث: ٩١٣۔ سنن ابی داود: ١١٩٥۔ سنن نسائی: ١٤٦١۔ مسند احمد: ٥/ ٦١.

٦٤٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ مَعَ الصَّلاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت دعا اور نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

١٣٧٤ـ أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ نَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ، وَلَاثَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا تُصَلُّوْنَ فَلَمَّا كَشَفَ عَنْهَا، خَطَبَنَا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَأَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ.

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ جلدی کی وجہ سے اپنی چادر کو کھینچے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے دو رکعات پڑھائیں جس طرح کہ تم نماز پڑھتے ہو، پھر جب سورج گرہن چھٹ گیا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا دھمکاتا ہے، اور لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم ان دونوں میں سے کسی کو گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ تمہاری یہ مشکل دور ہو جائے۔''

فوائد:......مکرر ١٣٧٠ـ

٦٤١..... بَابُ النِّدَاءِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوْفِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَّا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن میں اعلان کرنا کہ نماز کے لیے آؤ جو جمع کرنے والی ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ سورج گرہن کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی۔

١٣٧٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

(١٣٧٤) صحيح بخاری، كتاب الكسوف، باب الصلاة فی كسوف الشمس، حديث: ١٠٤٠ـ ١٠٤٨ـ سنن نسائی: ١٥٠٣ـ مسند احمد: ٥/ ٣٧.

(١٣٧٥) صحيح بخاری، كتاب الكسوف، باب النداء بالصلاة الجامعة، حديث: ١٠٤٥ـ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف......، حديث: ٦١٠ـ سنن نسائی: ١٤٨٠ـ مسند احمد: ٢/ ١٧٥.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّهُ لَمَّا كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ أَيْضاً عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا: بے شک جمع کرنے والی نماز (تیار ہے) (اس) کے لیے آؤ۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح اس روایت کو معاویہ بن سلام نے بھی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔''

۱۳۷۶۔وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى. حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِى أَسْوَدَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ.........

عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ مَتِيْنٌ، يُرِيْدُ: أَنَّهُ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

''امام صاحب نے حجاج الصواف کی سند بیان کی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حجاج الصواف ثقہ اور حافظ ہے۔''

فوائد: ......نمازِ کسوف کے لیے ان الفاظ سے الصلاة جامعة ندا کہنا مشروع ہے، البتہ نمازِ کسوف کے لیے عام نماز کی طرح اذان دینا مشروع نہیں۔

۶۴۲...... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ وَتَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا

نمازِ کسوف میں قراءت کی مقدار کا بیان، اور اس میں طویل قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ، قَالَ، قَالَ الشَّافِعِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وَثَنَا أَبُوْمُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ ـ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا اور صحابہ کرام آپ کے

(۱۳۷۶) انظر الحدیث السابق.

(۱۳۷۷) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف جماعة، حدیث: ۱۰۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی ﷺ......، حدیث: ۹۰۷۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۹۔ سنن نسائی: ۱۴۹۴۔ مسند احمد: ۱/ ۲۹۸.

فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً نَحْواً مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ ذَاكَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الرُّكُوْعِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا۔ قَالَ الرَّبِيْعُ: شَيْئاً۔ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَأَنَّكَ تَكَعْكَعْتَ، وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: تَكَعْكَعْتَ. فَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، وَقَالُوْا، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْداً، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا۔ قَالَ الرَّبِيْعُ۔ وَرَأَيْتُ أَوْ أُرِيْتُ النَّارَ، وَقَالَ الْاٰخَرَانِ، وَرَأَيْتُ النَّارَ، وَقَالُوْا، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَراً، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، قَالَ الرَّبِيْعُ، قَالُوْا: لِمَ؟ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: مِمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ. قِيْلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ،

ساتھ موجود تھے۔ آپ نے (نمازِ کسوف پڑھائی) تو سورہ بقرہ کی مقدار کے برابر طویل قیام کیا، پھر آپ نے بڑا طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے (سرمبارک) اٹھایا تو بڑا طویل قیام کیا، جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے۔ پھر آپ نے ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے لمبا رکوع کیا جو (پہلی رکعت کے) رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سرمبارک اٹھایا۔ پھر آپ نے طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا جو اس پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے اور نماز ختم کی اس حال میں کہ سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا۔ (فراغت کے بعد) آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو گرہن کسی شخص کی موت یا اس کی زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ (دوران نماز) کوئی چیز پکڑی، پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے جنت دیکھی تو اس کے انگوروں کا ایک خوشہ پکڑنے کی کوشش کی۔ اگر میں وہ خوشہ لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا) اور میں نے جہنم بھی دیکھی تو میں نے آج جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر جہنمی عورتیں ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: عورتوں کے کفر کرنے کی وجہ سے۔ عرض کی گئی: کیا وہ اللہ تعالیٰ

وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئاً، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْراً قَطُّ. قَالَ أَبُوْ مُوْسَى، قَالَ رَوْحٌ: وَالْعَشِيْرُ الزَّوْجُ.

کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے (جہنم میں کثرت سے ہیں؟) آپ نے فرمایا: وہ اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہیں، حسن سلوک کا شکریہ ادانہیں کرتیں، اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ طویل عرصہ تک حسن سلوک سے پیش آؤ، پھر وہ تمہاری طرف سے کوئی تکلیف پائے تو وہ کہہ دیتی ہے: میں نے کبھی تمہاری طرف سے خیرو بھلائی نہیں پائی۔'' جناب روح بیان کرتے ہیں کہ: عشیر کا معنی شوہر ہے۔''

۶۴۳...... بَابُ تَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الْأَوَّلِ وَالتَّقْصِيْرِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الثَّانِي عَنِ الْأَوَّلِ.

پہلے قیام میں طویل قراءت کرنے اور دوسرے قیام میں پہلے سے مختصر قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۸۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْكَباً لَهُ قَرِيْباً، فَلَمْ يَأْتِ حَتّٰى كُسِفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْتُ فِيْ نِسْوَةٍ، فَكُنَّا بَيْنَ يَدَيِ الْحُجْرَةِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ سَرِيْعاً، وَقَامَ مُقَامَهُ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ وَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ

'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر ایک قریبی جگہ پر تشریف لے گئے، پھر آپ کے واپس آنے سے پہلے ہی سورج کو گرہن لگ گیا، میں چند عورتوں کے ساتھ باہر نکلی، (ابھی) ہم حجرے کے سامنے ہی تھیں کہ آپ اپنی سواری سے (اتر کر) تیزی کے ساتھ تشریف لائے، اور آپ اپنی نماز پڑھانے والی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے اللہ اکبر کہا۔ (اور نماز شروع کر دی) آپ نے بڑا طویل قیام کیا، پھر ایک طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے رکوع

(۱۳۷۸) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب التعوذ من عذاب القبر فی الکسوف، حدیث: ۱۰۴۹، ۱۰۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف، حدیث: ۹۰۱۔ سنن نسائی: ۱۴۷۷۔ مسند الحمیدی: ۱۷۹۔ موطا امام مالک: ۱/ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔

السُّجُوْدَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْداً دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَانْصَرَفَ فَكَانَتْ صَلاَتُهُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَجَلَسَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ.

أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

کیا تو طویل رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا، پھر سجدے سے سر اٹھایا، پھر پہلے سجدے سے مختصر سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے، آپ نے ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے اور نماز مکمل کر دی، اس طرح آپ کی نماز میں چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور سورج (اس وقت تک) روشن ہو چکا تھا۔''

فوائد :......۱۔ نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو قیام مسنون ہیں، پہلا قیام طویل تر پھر دوسرا اس سے کچھ کم ہو، پھر دوسری رکعت کا قیام اول رکعت کے قیام ثانی سے کچھ مختصر اور دوسری رکعت کا آخری قیام قیام اول سے مختصر ہونا چاہیے۔

۲۔ نماز کسوف میں طویل تر تلاوت کرنا مشروع ہے اور رکوع وسجود کی طوالت قیام طوالت کے مطابق ہونی چاہیے۔

۶۴۴..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ صَلاَةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي بْنَ صَدَقَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ- وَهُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ- عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلاَةِ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً يَجْهَرُ

'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ نے جہری قراءت کی، پھر آپ نے

(۱۳۷۹) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب کیف القراءة فی الکسوف، حدیث: ۵۶۳، مختصرا وانظر الحدیث المتقدم: ۱۱۸۷.

فِيْهَا ، ثُمَّ رَكَعَ عَلٰى نَحْوِ مَا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ، ثُمَّ رَكَعَ عَلٰى نَحْوِ مَا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْأُوْلٰى، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: وَذٰلِكَ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ كَانَ مَاتَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ.

اپنی قراءت کی مقدار کے برابر (لمبا) رکوع کیا، پھر (رکوع سے سر مبارک) اٹھایا تو (پھر اپنی پہلی قراءت جتنی قراءت کی) پھر اپنی قراءت کی مقدار کے برابر رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سجدے کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کے لیے اٹھے تو پھر اسی طرح (قراءت اور رکوع) کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا لہٰذا جب گرہن لگے تو نماز کی طرف لپکو (تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ مشکل حل کرے) روای کہتے ہیں: ''اس دن (رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر) ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تھی تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ سورج گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔''

فوائد:......۱۔ نمازِ کسوف میں بلند آواز سے قراءت مشروع ہے اور یہی موقف راجح ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ نمازِ کسوف کی ہر رکعت کے قیام اول میں سورۂ فاتحہ کی قراءت مشروع ہے۔ اور ہر رکعت کے قیام ثانی میں قراءت پڑھنے کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ شافعیہ، مالک اور جمہور مالکیہ کا مذہب ہے کہ قیام ثانی میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کے سوا نماز باطل ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۳۵۱)

۶۴۵..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الرُّكُوْعِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کی ہر رکعت میں رکوع کی تعداد کا بیان

۱۳۸۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَكُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ، فَصَلّٰى بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شدید گرمی والے دن سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو نماز

(۱۳۸۰) صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ حديث: ۹۰٤۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۹۔ سنن نسائی: ۱٤۷۹۔ مسند احمد: ۳/ ۳۷٤.

الْقِيَامَ، حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْواً مِنْ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ: وَإِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ.

پڑھائی تو آپ نے (اس قدر) طویل قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد طویل قیام کیا، پھر آپ نے دو سجدے کیے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو پہلے کی طرح (طویل قیام) کیا۔ اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے، پھر آپ نے فرمایا: بلا شبہ مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ”بے شک عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن کسی عظیم اور بڑے شخص کی وفات کی وجہ سے لگتا ہے اور بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو وہ تمہیں دکھاتا ہے، لہٰذا جب ان دونوں کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ صاف اور روشن ہو جائے۔“

١٣٨١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً شَدِيْدَ الْحَرِّ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ يَتَأَخَّرُ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجْدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ، فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفاً، وَلَوْ شِئْتُ

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں شدید گرمی والے دن سورج گرہن لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو نماز کسوف پڑھائی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگ گئے پھر آپ نے رکوع کیا تو اسے بھی طویل کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو اسی (پہلی رکعت) کی طرح کیا۔ پھر آپ نے آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ اس طرح چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے، پھر فرمایا: مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ میں نے اس سے انگوروں کا ایک خوشہ پکڑنا چاہا۔ اور اگر

(١٣٨١) انظر الحديث السابق.

لَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصَرَتْ يَدَيَّ عَنْهُ، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَجَعَلْتُ أَتَأَخَّرُ خِيفَةً تَغْشَاكُمْ، وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيكُمُوهَا اللّٰهُ، فَإِذَا خَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ. لَمْ يَقُلْ لَنَا بُنْدَارٌ: الْقَمَرَ. وَفِي خَبَرِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوعَيْنِ.

میں چاہتا تو میں اسے پکڑ لیتا۔ پھر میں نے اس میں ایک خوشہ لینا چاہا تو میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکا۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے اس ڈر سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ اور میں نے ایک سیاہ فام طویل حمیری عورت بھی دیکھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھے رکھا نہ اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے آزاد کیا، کہ وہ زمینی کیڑے مکوڑے کھا لیتی (اس طرح وہ بھوکی پیاسی مرگئی) اور میں نے ابوثمامہ عمرو بن مالک کو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچتے ہوئے دیکھا اور لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ بے شک سورج اور چاند کو گرہن کسی بڑے سردار کی موت کی وجہ سے ہی لگتا ہے۔ اور بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے، لہٰذا جب گرہن لگے تو سورج کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔'' جناب بندار نے ''القمر'' کا لفظ ہمیں بیان نہیں کیا۔ جناب عطاء اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رکعت میں دو رکوع کیے تھے۔''

۱۳۸۲۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ، قَالَ وَقَدْ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، نَا أَبِي وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجْدَاتٍ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے تھے۔''

۱۳۸۳۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ۔ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ۔، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ، قَالَ، أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ، قَالَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ..........

(۱۳۸۲) صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، حديث: ۷/ ۹۰۱۔ سنن نسائی: ۱۴۷۲۔ مسند احمد: ۶/ ۷۶.

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَاماً شَدِيْدًا، يَقُوْمُ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْمُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلاثَ رَكْعَاتٍ، فَرَكَعَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَنَّ رِجَالاً يَوْمَئِذٍ لَيُغْشٰى عَلَيْهِمْ، حَتّٰى سِجَالَ الْمَاءَ لَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ، مِمَّا قَامَ بِهِمْ، يَقُوْلُ إِذَا كَبَّرَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوْا إِلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَنْجَلِيَا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے نماز (کسوف پڑھائی) اور صحابہ کرام کو بڑا طویل قیام کرایا۔ آپ نے صحابہ کو قیام کرایا، پھر رکوع کیا، پھر قیام کرایا، پھر رکوع کیا، اس طرح آپ نے دو رکعات ادا کیں، ہر رکعت میں تین رکوع کیے، آپ نے تیسرا رکوع کیا، پھر سجدہ کیا حتی کہ اس دن آپ کے طویل قیام کی وجہ سے کچھ صحابہ بے ہوش ہو گئے اور ان پر پانی کے ڈول ڈالے گئے۔ آپ جب تکبیر کہتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے لہٰذا آپ نے سورج روشن ہونے تک نماز ختم نہ کی۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور فرمایا: ''بلا شبہ سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لیکن یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، جب انہیں گرہن لگے تو تم اللہ (کے ذکر) کی طرف جلدی کرو حتی کہ یہ دونوں روشن اور صاف ہو جائیں۔''

١٣٨٤ ۔ وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ: سِتُّ رَكْعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ .

''جناب عبدالملک کی عطاء کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے۔'' آپ نے چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ ادا کیے۔''

١٣٨٥ ۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا ، يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ طَاوُسٍ..........

(١٣٨٣) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف، حدیث: ٦/ ٩٠١ ۔ سنن ابی داود: ١١٧٧ ۔ سنن نسائی: ٣ ١٢٩.

(١٣٨٤) انظر الحديث اللآتی، برقم: ١٣٨٦ .

(١٣٨٥) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر من قال انه رکع ثمان رکعات، حدیث: ٩٠٩ ۔ سنن نسائی: ١٤٦٩ ۔ سنن ابی داود: ١١٨٣ ۔ سنن ترمذی: ٥٦٠ ۔ مسند احمد: ١/ ٣٤٦.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوْفٍ، فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِي الْكِتَابِ الْكَبِيْرِ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُّصَلِّيَ فِي الْكُسُوْفِ كَيْفَ أَحَبَّ وَشَاءَ مِمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عَدَدِ الرُّكُوْعِ، إِنْ أَحَبَّ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوْعَيْنِ، وَإِنْ أَحَبَّ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ، وَإِنْ أَحَبَّ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، لِأَنَّ جَمِيْعَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ صِحَاحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ مَرَّاتٍ لَا مَرَّةً وَاحِدَةً .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نمازِ کسوف پڑھائی، آپ نے قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر آپ نے تلاوت کی پھر رکوع کیا، پھر آپ نے قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر قرآن پڑھا، پھر رکوع کیا، پھر آپ نے سجدے کیے، دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔''
امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ان روایات کی اسانید کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہیں۔ لہٰذا آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق نمازِ کسوف میں جتنے رکوع پسند کرے اور چاہے ادا کر لے۔ اگر وہ ہر رکعت میں دو رکوع کرنا پسند کرے تو دو رکوع کر لے۔ اور اگر چاہے تو ہر رکعت میں تین رکوع کرے۔ اور اگر پسند کرے تو ہر رکعت میں چار رکوع کرے۔ کیونکہ یہ تمام روایات نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہیں۔ اور یہ روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ نماز کسوف پڑھی ہے۔''

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں نمازِ کسوف کی مختلف صورتوں کا بیان ہے اور بعض روایات میں ایک رکعت میں تین بعض میں چار اور بعض میں پانچ رکوعات کا بیان ہے، لیکن اکثر روایات میں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو رکعتوں میں چار رکوعات کا بیان ہے، چنانچہ شافعی، مالک، لیث، احمد، ابوثور اور جمہور علماء رحمہم اللہ نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے کہ نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو قیام اور دو رکوع مسنون ہیں۔

۲۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ موقف راجح ہے اور باقی روایات صحیح روایات کے مخالف اور معلل وضعیف ہیں۔ نیز علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسی موقف کو ترجیح دی ہے اور باقی روایات کو شاذ قرار دیا ہے۔

(شرح النووی: ۶/ ۱۹۷)

۳۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر سورج گرہن کے متعدد واقعات ہوں تو جن روایات میں کثرت رکوعات کا بیان ہے ان کو حجت پکڑنا درست ہے کیونکہ اس صورت میں روایات میں اختلاف نہیں ہے۔ لیکن اگر واقعہ ایک ہی ہے تو ترجیح کی صورت اختیار کرنا لازم ہے، اور جن روایات میں ہر رکعت میں دو رکوعات کا بیان ہے وہ ترجیح بین الاحادیث

کے اعتبار سے راجح ہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۳۴۷)

۶۴۲..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ كُلِّ رُكُوْعٍ وَبَيْنَ الْقِيَامِ الَّذِيْ قَبْلَهُ مِنْ صَلاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف میں ہر رکوع کو اس سے پہلے قیام کے برابر کرنے کا بیان

۱۳۸۶۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَاتَ فِيْهِ ابْنُهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ، كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْواً مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ انْحَدَرَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثَلاثَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْواً مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ فِيْ صَلاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، فَقَضَى الصَّلاةَ وَقَدْ أَضَاءَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جس دن رسول اللہ ﷺ کا لخت جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوا، اس دن سورج کو گرہن لگا۔ تو آپ نے لوگوں کو چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ ادا کرائے، آپ نے تکبیر کہی پھر طویل قراءت کی، پھر اپنی قراءت کے برابر طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو پہلی قراءت سے کچھ کم قراءت کی پھر آپ نے اپنی قراءت کی مقدار کے برابر طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو اپنی دوسری قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر اس قراءت کے برابر رکوع کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر آپ نے نیچے جھک کر دو سجدے کیے، پھر آپ (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہو گئے اور سجدے کرنے سے پہلے تین رکوع کیے، ان میں سے ہر رکوع اپنے بعد والے سے طویل ہوتا تھا مگر آپ کا رکوع آپ کے قیام کے برابر ہوتا تھا۔ پھر آپ اپنی نماز میں پیچھے ہٹے تو لوگوں کی صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں۔ پھر آپ آگے بڑھے تو صفیں بھی آگے بڑھ گئیں۔ پھر آپ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی

(۱۳۸۶) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی ﷺ..... حدیث: ۱۰/ ۹۰۴۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۸۔ مسند احمد: ۳/ ۳۱۷۔

مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ .

نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان دونوں کو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھا کرو حتی کہ سورج روشن ہو جائے۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازِ کسوف کا ہر قیام اور اس کے بعد کا رکوع طوالت میں ایک جیسا ہونا چاہیے اور بعد والا قیام و رکوع پہلے والے قیام و رکوع سے کم طویل ہونا چاہیے۔

٦٤٧...... بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، فِي كُلِّ رُكُوعٍ يَكُونُ بَعْدَهُ قِرَاءَةٌ، أَوْ بَعْدَ سُجُودٍ فِيْ اٰخِرِ رُكُوعٍ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ

رکوع کرتے وقت اللہ اکبر کہنے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان "یہ ہر اس رکوع کے بعد ہوگا جس کے بعد قراءت ہو یا ہر رکعت کے آخری رکوع کے بعد جس کے بعد سجدے ہوں، (تحمید کہی جائے گی)

١٣٨٧ـ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ السُّلَمِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِيُّ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ ، فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں سورج گرہن لگا تو مسجد میں تشریف لے گئے، آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی طویل قراءت فرمائی۔ پھر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا اور طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا پھر آپ نے کھڑے ہو کر طویل قراءت کی مگر یہ پہلی قراءت سے کم تھی،

(١٣٨٧) صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب اذا انفلتت الدابة في الصلاة، حديث: ١٢١٢ـ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، حديث: ٣/ ٩٠١ـ سنن ابی داود: ١١٨٠ـ سنن نسائی: ١٤٧٣ـ سنن ابن ماجه: ١٢٦٣

الْأُوْلٰی ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً ، هُوَ أَدْنٰی مِنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنٰی عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ .

پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا، اور یہ رکوع پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر آپ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی، اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کر لیے۔ آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا بیان کی ۔ پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم ان دونوں (میں سے کسی ایک) کو گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھنے میں جلدی کرو۔"

۶۴۸..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَبَعْدَ قَوْلِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ.

نمازِ کسوف میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگنے اور اللہ اکبر کہنے کا بیان

۱۳۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰی الْحَنَشَ عَنْ عَلِيٍّ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰی حَنَشاً..........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ۔ قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی عَلِيٌّ بِالنَّاسِ ، بَدَأَ فَقَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ أَوْ نَحْوَهَا ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قَدْرِ السُّوْرَةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ: فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورج گرہن لگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی انہوں نے نماز شروع کی تو سورہ یٰسٓ یا اس جیسی کوئی سورت پڑھی، پھر انہوں نے سورت کی مقدار کے برابر لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا پھر سورت کی مقدار برابر

(۱۳۸۸) اسناده ضعيف، حنش بن المعتمر راوی میں کلام ہے۔ مسند احمد: ۱/ ۱۴۳.

حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ قَدْرَ السُّوْرَةِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ، ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ قِرَاءَتِهِ أَيْضًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّهُ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، مِثْلُ خَبَرِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

کھڑے ہو کر دعا کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے۔ پھر اپنی قراءت کے برابر لمبا رکوع کیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلی رکعت کی طرح تمام کام کیے۔ پھر حاضرین کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت علی نے ہر رکعت میں چار رکوع کیے تھے۔ جیسا کہ طاؤس کی حضرت ابن عباس سے روایت میں ذکر ہوا ہے۔

فوائد: ......ا۔ نمازِ کسوف کے ہر قیام کے بعد رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہنا اور ہر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا مشروع ہے۔

۲۔ نمازِ کسوف کے قیام ثانی میں قیام اول کی مثل تلاوت کی جائے گی البتہ قیام ثانی میں دعا اور تکبیرات کا اہتمام کرنا بھی مشروع ہے۔

۶۴۹..... بَابُ تَطْوِيْلِ السُّجُوْدِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف میں طویل سجدے کرنے کا بیان

۱۳۸۹۔ أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْماً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دن سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے (اتنا طویل) قیام کیا کہ گویا آپ رکوع نہیں کرنا چاہتے تھے پھر آپ نے رکوع کیا حتیٰ کہ آپ رکوع سے سر اٹھانا نہیں چاہتے تھے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو (آپ اتنی دیر کھڑے رہے گویا) آپ سجدہ نہیں کرنا چاہتے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ گویا سر اٹھانا ہی نہیں چاہتے تھے۔ پھر آپ نے

(۱۳۸۹) تقدم تخریجه برقم: ۹۰۱.

يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ .

اپنا سر مبارک اٹھایا تو آپ (دیر تک بیٹھے رہے) سجدہ کرنا ہی نہ چاہتے تھے پھر آپ نے سجدہ کیا تو گویا آپ سر مبارک اٹھانا ہی نہیں چاہتے تھے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جیسے نمازِ کسوف میں قیام طویل سے طویل تر ہوتا ہے اسی لحاظ سے رکوع و سجود کا دورانیہ بھی طویل تر ہونا چاہیے، نمازِ کسوف میں یہی طریقہ مسنون و مستحب ہے۔

٦٥٠...... بَابُ تَقْصِيرِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ عَنِ الْأُوْلَى فِيق صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں دوسرا سجدہ پہلے سے مختصر کرنا

١٣٩٠۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكُسُوْفِ ، وَقَالَ: فِي الْخَبَرِ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ، ثُمَّ رَفَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نمازِ کسوف کے بارے میں طویل حدیث مروی ہے، اور اس حدیث میں ہے:''پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ پھر دوسرا سجدہ کیا جو پہلے سجدے سے مختصر تھا۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔''

١٣٩١۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا.......... سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُقْبَةَ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

''امام صاحب حضرت سعید بن عبدالرحمٰن کی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں۔ جو پچھلی روایت کے ہم معنی ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جیسے نمازِ کسوف میں قیام ثانی قیام اول سے کم طویل ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا سجدہ پہلے سجدہ سے مختصر ہونا چاہیے۔

٦٥١...... بَابُ الْبُكَاءِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کے سجدوں میں رونے اور دعا کرنے کا بیان

١٣٩٢۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ..........

(١٣٩٠) تقدم تخريجه برقم: ١٣٧٨. (١٣٩١) تقدم تخريجه برقم: ١٣٧٨. (١٣٩٢) تقدم تخريجه برقم: ٩٠١.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْماً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ ، فَقَامَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ أَنْ يَّرْكَعَ ، ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَّسْجُدَ ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهُ ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ: رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ؟ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ؟ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ . فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ ، فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ تَعَاطَيْتُ قِطْفاً مِنْ قُطُوْفِهَا ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهَا ، فَخِفْتُ أَنْ يَّغْشَاكُمْ ، فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ؟ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَلَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ؟ قَالَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا الْحِمْيَرِيَّةَ السَّوْدَاءَ الطَّوِيْلَةَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ كَانَتْ تَحْبِسُهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا ، وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَا تَتْرُكُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ، فَرَأَيْتُهَا كُلَّمَا أَدْبَرَتْ نَهَشَتْهَا وَكُلَّمَا أَقْبَلَتْ نَهَشَتْهَا فِي النَّارِ ، وَرَأَيْتُ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک روز سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تو آپ نے اتنا طویل قیام کیا گویا آپ رکوع نہیں کرنا چاہتے ۔ پھر آپ نے (اس قدر طویل) رکوع کیا کہ جیسے آپ اپنا سر مبارک اٹھانا ہی نہیں چاہتے ۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا (تو دیر تک کھڑے رہے) جیسے آپ سجدہ کرنا نہیں چاہتے، پھر آپ نے سجدہ کیا تو جیسے آپ اپنا سر اٹھانا ہی نہیں چاہتے۔ آپ پھونکیں مار رہے تھے اور رو رو کر یہ دعا مانگ رہے تھے:'' اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان میں موجود ہوں تو انہیں عذاب نہیں دے گا؟ اے میرے رب! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو ان کو عذاب نہیں دے گا، اس حال میں کہ ہم تجھ سے بخشش کا سوال کرتے ہوں۔'' پھر جب آپ نے دو رکعات پڑھائیں تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تعریفات اور اس کی ثناء بیان کی ۔ اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہٰذا جب ان دونوں (میں سے کسی ایک) کو گرہن لگے تو تم جلدی جلدی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ، پھر فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی حتیٰ کہ اگر میں چاہتا تو ہاتھ بڑھا کر اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ لے لیتا۔ اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی تو میں نے پھونکیں مارنا شروع کر دیں، میں ڈرا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ اور میں نے یہ دعا کرنی شروع کر دی ۔ اے میرے پروردگار: کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب

صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَخَا بَنِي دَعْدَعٍ يُدْفَعُ فِي النَّارِ بِعَصَا ذِي شُعْبَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ فِي النَّارِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، وَيَقُوْلُ: إِنِّي لَا أَسْرِقُ إِنَّمَا يَسْرِقُ الْمِحْجَنُ، فَرَأَيْتُهُ فِي النَّارِ مُتَّكِئاً عَلَى مِحْجَنِهِ.

تک کہ میں ان میں موجود ہوں؟ اے میرے رب! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس حال میں عذاب نہیں دے گا جبکہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: میں نے جہنم میں بلی والی سیاہ فام لمبی حمیری عورت کو دیکھا، جس نے بلی کو باندھے رکھا، اسے نہ خود کچھ کھلایا پلایا نہ اسے آزاد کیا کہ وہ زمینی کیڑے مکوڑے کھا لیتی (لہٰذا وہ بھوکی پیاسی مرگئی) تو میں نے اس عورت کو دیکھا کہ جب بھی وہ پیچھے ہٹتی، بلی اس کا گوشت نوچتی، اور جب بھی آگے آتی، تو بھی بلی اپنے دانتوں سے اس کا گوشت نوچتی۔ اور میں نے بنی دعدع قبیلے کے ایک فرد دوسبتی جوتوں والے کو بھی دیکھا اسے دوشاخوں والی لاٹھی کے ساتھ جہنم میں دھکیلا جا رہا تھا۔ اور میں نے جہنم میں اس خم دار لاٹھی والے کو بھی دیکھا جو اپنی خم دار لاٹھی کے ساتھ حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا: بے شک میں تو چوری نہیں کرتا، چوری تو میری خم دار لاٹھی کرتی ہے، لہٰذا میں نے اسے جہنم میں خم دار لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔"

فوائد:......١۔ نمازِ کسوف میں گڑگڑانا، آہ وزاری کرنا اور رو رو کر دعائیں کرنا جائز ومسنون فعل ہے۔

٢۔ جنت اور جہنم مخلوق ہیں اور ان کا وجود ہے۔، خیالاتی اور تصوراتی چیزیں نہیں۔

٣۔ نبی ﷺ کی حیات اہل ایمان کے لیے بیش قیمت سرمایہ تھی کہ آپ کی زندگی میں اہل ایمان عذاب الٰہی سے محفوظ تھے۔

٤۔ جاندار چیزوں پر مظالم ڈھانا اور چوری کرنا کبیرہ گناہ ہیں اور ان گناہوں کی سزا آتش جہنم ہے لہٰذا دیگر کبائر کی طرح ان گناہوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

٦٥٢..... بَابُ طُوْلِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوْفِ.

نمازِ کسوف میں دوسجدوں کے درمیان طویل بیٹھنے کا بیان

١٣٩٣۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُؤَمَّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتّٰى قِيْلَ لَا يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ فَجَلَسَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ نے بڑا طویل قیام کیا حتی کہ کہا گیا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا حتی کہ کہا گیا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا تو بڑی دیر تک قیام کیا حتی کہ سمجھا جانے لگا کہ آپ سجدہ نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا حتی کہ خیال کیا جانے لگا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا تو بڑی دیر تک بیٹھے رہے حتی کہ سمجھا جانے لگا کہ آپ (دوسرا) سجدہ نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اس طرح کیا، پھر سورج کا گرہن ختم ہوگیا۔ (اور وہ روشن ہوگیا۔)''

فوائد:......نمازِ کسوف میں دو سجدوں کے درمیان جلسہ استراحت بھی قیام، رکوع اور سجود کے حساب سے طویل تر ہونا چاہیے۔

۶۵۳..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ إِلَى اللّٰهِ فِي الْجُلُوْسِ فِيْ اٰخِرِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدِ انْجَلَتْ قَبْلُ

نمازِ کسوف کے آخر میں تشہد میں بیٹھ کر سورج روشن ہونے تک دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کا اظہار کرنا۔ جبکہ سورج اس سے پہلے (دوران نماز میں) روشن نہ ہوا ہو۔

۱۳۹۴۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نَا زُهَيْرٌ، نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ..........

(۱۳۹۳) اسنادہ ضعیف، مؤمل بن اسماعیل راوی خراب حافظے والا ہے۔ صحیح ابن حبان: ۵۵۹۳۔ ببعضہ، سنن کبری بیھقی: ۳/ ۳۲۴.

(۱۳۹۴) اسنادہ ضعیف، تقدم تخریجہ برقم: ۱۳۸۸.

عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ـ وَهٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ ـ قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى عَلِيٌّ بِالنَّاسِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالاَ: قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُوْ يَرْغَبُ حَتّٰى انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُهُ. قَالَ يُوْسُفُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَذٰلِكَ.

''حنش نامی آدمی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ سورج کو گرہن لگا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گرہن کی نماز پڑھائی پھر آگے حدیث بیان کی: ان دونوں نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو جیسا پہلی رکعت میں کیا اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھی اور پھر آپ نے تشہد میں بیٹھ کر (اللہ تعالیٰ کی طرف) رغبت اور دعا شروع کر دی یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا پھر لوگوں کو بتایا کہ رسول اکرم ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ جناب یوسف کے الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔''

فوائد :......نمازِ کسوف میں اللہ تعالیٰ کی طرف والہانہ رغبت کرنا اور جب تک گرہن زائل نہ ہو، دعا، استغفار اور تحمیدات وتکبیرات کا اہتمام کرنا مستحب عمل ہے۔

۶۵۴..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کے بعد امام کا خطبہ دینا

۱۳۹۵ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِيْ قِصَّةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ، وَقَالَ: فَلَمَّا تَجَلَّتْ قَامَ ـ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ إِنَّ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ ـ أَوْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ـ لَوْ

''جناب عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سورج گرہن لگنے کا واقعہ روایت کرتے ہیں، اور کہتے ہیں۔ ''جب سورج روشن ہو گیا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا: آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا:'' بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جنہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اے امت محمدیہ: بے شک اللہ تعالیٰ کو اس وقت بڑی غیرت آتی ہے جب اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرتے ہیں۔ اے امت محمد: اللہ کی قسم یا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

(۱۳۹۵) تقدم تخريجه برقم: ۱۳۷۸.

تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُم قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ ؟ .

میری جان ہے! اگر تم وہ سب کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ رویا کرو۔ خبردار! کیا میں نے (اللہ کا دین) پہنچا دیا ہے؟‘‘

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا مستحب فعل ہے۔

۲۔ صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ نماز کسوف میں خطبہ مشروع نہیں، کیونکہ نماز کسوف کا خطبہ نبی ﷺ سے منقول نہیں لیکن مذکورہ حدیث اور دیگر احادیث جن میں خطبہ کسوف کا بیان ہے اس موقف کی تردید کرتی ہیں۔

(نیل الاوطار: ۳/ ۳۴۵)

۳۔ نماز کسوف کے بعد ایک خطبہ مشروع ہے، اس کے بعد دو خطبوں کا ثبوت نہیں ہے۔

۱۳۹۶۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَطَبَ أَيْضًا قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ فِي الْكُسُوْفِ أَنْ يَخْطُبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ وَبَعْدَهَا .

’’امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز سے پہلے بھی خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ لہٰذا امام کو چاہئے کہ وہ نماز کسوف سے پہلے اور بعد میں خطبہ دے۔‘‘

۶۵۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْدَاثِ التَّوْبَةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. لِمَا سَبَقَ مِنَ الْمَرْءِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا.

سورج گرہن کے وقت آدمی کا اپنے گزشتہ گناہوں اور خطاؤں سے توبہ کرنا مستحب ہے۔

۱۳۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي...... ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبَدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْماً لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ، قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: بَيْنَا أَنَا يَوْماً وَغُلاَمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي عَرَضًا لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ فِي عَيْنِ

’’جناب ثعلبہ بن عباد عبدی بصری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضری دی۔ تو انہوں نے اپنے خطبہ میں بتایا۔ اس دوران میں کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی نشانہ بازی کی مشق کر رہے تھے حتی کہ سورج افق میں دیکھنے والوں کی نظر میں دو یا تین نیزوں کے بقدر رہ گیا تو وہ

(۱۳۹۶) اسناده ضعيف تقدم تخريجه برقم: ۱۳۷۲.

(۱۳۹۷) اسناده ضعيف، ثعلبہ بن عباد مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال اربع ركعات، حديث: ۱۱۸۴۔ سنن ترمذی: ۵۶۲۔ سنن نسائی: ۱۴۸۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۶۴۔ مسند احمد: ۶/ ۱۶.

النَّاظِرِيْنَ مِنَ الْأُفُقِ ، اسْوَدَّتْ حَتّٰى كَأَنَّهَا تَنُّوْمَة ، فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُمَّتِهِ حَدَثًا ، فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ: فَاسْتَقْدَمَ ، فَصَلّٰى بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ ، لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ ، ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ ، وَلَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ ، لَا يَسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ ، قَالَ: ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، قَالَ ، فَسَلَّمَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَشَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَأُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لَمَا أَخْبَرْتُمُوْنِيْ ، حَتّٰى أُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّيْ كَمَا يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تُبَلَّغَ وَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ قَدْ بَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لَمَا أَخْبَرْتُمُوْنِيْ ، قَالَ ، فَقَامَ النَّاسُ ، فَقَالُوْا: شَهِدْنَا أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ

سیاہ ہو گیا گویا کہ وہ کلونجی کا دانہ ہو۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا چلو مسجد میں چلتے ہیں، اللہ کی قسم! سورج کی اس حالت سے رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو کوئی نیا حکم دیں گے۔ لہٰذا ہم مسجد کی طرف چل پڑے اچانک ہم نے دیکھا کہ آپ باہر ہی تشریف فرما ہیں۔ ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے جب آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے تھے۔ حضرت سمرہ کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ آگے بڑھے اور ہمیں اتنی طویل قیام والی نماز پڑھائی کہ اتنی طویل نماز ہم نے کبھی نہ پڑھی تھی۔ آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ نے ہمیں اس قدر طویل رکوع کرایا کہ اتنا طویل رکوع آپ نے ہمیں کبھی نہیں کرایا تھا۔ آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ نے ہمیں اتنا لمبا سجدہ کرایا کہ ہم نے آپ کے ساتھ اتنا طویل سجدہ کبھی نہیں کیا تھا۔ آپ کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، صحابی فرماتے ہیں: دوسری رکعت کے تشہد میں آپ بیٹھے تھے کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور گواہی دی کہ آپ (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں ایک انسان اور اللہ کا رسول ہوں۔ میں تمہیں اللہ کے نام کے ساتھ وعظ و نصیحت کرتا ہوں۔ اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچانے میں کوئی کمی کی ہے تو تم مجھے جواب نہ دینا، حتی کہ میں اپنے رب کے پیغامات اس طرح پہنچا دوں جس طرح پہنچانے کا حق ہے۔ اور اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں تو تم مجھے ضرور بتا دو۔ کہتے ہیں کہ

رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَقَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ. قَالَ، ثُمَّ سَكَتُوْا. قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رِجَالاً يَزْعُمُوْنَ أَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَأَنَّهُمْ كَذَبُوْا، وَلٰكِنَّهَا اٰيَاتٌ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يَفْتِنُ بِهَا عِبَادَهُ، لِيَنْظُرَ مَنْ يُّحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ قُمْتُ أُصَلِّيْ مَا أَنْتُمْ لَاقُوْنَ فِيْ دُنْيَاكُمْ وَاٰخِرَتِكُمْ، وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّاباً اٰخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِيْ يَحْيٰى۔ أَوْ تَحْيَا۔ لِشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّهُ مَتٰى خَرَجَ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللّٰهُ، فَمَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهٖ وَكَذَّبَهُ، فَلَيْسَ يُعَاقِبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهٖ سَلَفَ، وَأَنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدَسِ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ، فَيُزَلْزَلُوْنَ زِلْزَالاً شَدِيْداً، قَالَ، فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُوْدَهُ حَتّٰى إِنَّ جِذْمَ الْحَائِطِ وَأَصْلَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِيْ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ يَسْتَتِرُ بِيْ، تَعَالَ: اقْتُلْهُ. قَالَ: وَلَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ

لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ اور اپنی امت کی خوب خیر خواہی کی ہے اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ پھر وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امابعد! بے شک کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سورج گرہن اور یہ چاند گرہن اور یہ ستاروں کا اپنے مطالع سے زائل ہونا، اہل زمین کے کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلاشبہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، لیکن یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ تاکہ وہ دیکھے کہ ان میں سے کون توبہ کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں جب سے کھڑا نماز پڑھ رہا تھا میں نے ہر وہ چیز دیکھی ہے جو تمہاری دنیا اور آخرت میں تمہیں ملے گی۔ اور بے شک اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس جھوٹے (نبی) نکلیں گے۔ ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا جس کی بائیں آنکھ مٹی ہوگی گویا کہ وہ انصاری بوڑھے ابو یحییٰ یا تحیا کی آنکھ ہے۔ اور بے شک جب وہ نکلے گا تو دعویٰ کرے گا کہ وہی اللہ ہے۔ تو جو شخص اس پر ایمان لے آیا، اور اس کی تصدیق کی اور اس کی پیروی کی تو اس کے گذشتہ نیک اعمال اسے کچھ نفع نہیں دیں گے۔ اور جس شخص نے اس کا کفر کیا اور اسے جھٹلایا تو اس کے گذشتہ کسی عمل کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اور وہ (حرمین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر غالب آ جائے گا۔ اور وہ مومنوں کو بیت المقدس میں محصور کر دے گا تو ان پر بڑا شدید زلزلہ آئے گا۔ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکروں کو شکست دے دیں گے۔ حتیٰ کہ (ٹوٹی ہوئی) دیوار کا باقی حصہ اور درخت کا تنا پکار کر کہے گا: اے

حَتّٰی تَرَوْا أُمُوْرًا یَتَفَاقَمُ شَأْنُهَا فِیْ أَنْفُسِکُمْ، تَسْأَلُوْنَ بَیْنَکُمْ هَلْ کَانَ نَبِیُّکُمْ ذَکَرَ لَکُمْ مِنْهَا ذِکْرًا، وَحَتّٰی تَزُوْلَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا عَلٰی أَثَرِ ذٰلِكَ الْقَبْضِ، وَأَشَارَ بِیَدِهِ. قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُ خُطْبَةً أُخْرٰی، قَالَ، فَذَکَرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ مَا قَدَّمَ کَلِمَةً وَلاَ أَخَّرَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا. قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِیْ فِیْ هٰذَا الْخَبَرِ لاَ یُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ أَعْلَمْنَا أَنَّ الْخَبَرَ یَجِبُ قَبُوْلُهُ خَبَرُ مَنْ یُخْبِرُ بِکَوْنِ الشَّیْءِ، لاَ مَنْ یَنْفِیْ. وَعَائِشَةُ قَدْ خَبَّرَتْ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، فَخَبَرُ عَائِشَةَ یَجِبُ قَبُوْلُهُ، لِأَنَّهَا حَفِظَتْ جَهْرَ الْقِرَاءَةِ وَإِنْ لَّمْ یَحْفَظْهَا غَیْرُهَا، وَجَائِزٌ أَنْ یَکُوْنَ سَمُرَةُ کَانَ فِیْ صَفٍّ بَعِیْدٍ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَوْلُهُ: لاَ یُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ أَیْ لَمْ أَسْمَعْ صَوْتًا عَلٰی مَا بَیَّنْتُهُ قَبْلُ أَنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ: لَمْ یَکُنْ کَذَا، لِمَا لَمْ یُعْلَمْ کَوْنُهُ.

مومن! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، آؤ اسے قتل کر دو۔" اور فرمایا: اس طرح اس وقت تک نہیں ہوگا حتیٰ کہ تم اپنی جانوں میں بڑے سنگین اور شدید امور کو دیکھ لو گے۔ تم آپس میں پوچھو گے کیا تمہارے نبی (ﷺ) نے تمہارے لیے اس کا کچھ تذکرہ کیا ہے۔ حتیٰ کہ اس گرفتاری کے بعد پہاڑ اپنی جگہوں سے ہل جائیں گے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جناب ثعلبہ کہتے ہیں: "پھر میں (حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے) ایک اور خطبے میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے کوئی بات بھی آگے پیچھے نہ کی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس حدیث میں یہ الفاظ کہ آپ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔" یہ مسئلہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جسے ہم بیان کر چکے ہیں کہ جس خبر کو قبول کرنا واجب ہے وہ اس راوی کی خبر ہوتی ہے جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دے، نہ کہ اس شخص کی جو کسی چیز کے نہ ہونے کی خبر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (نماز کسوف میں) جہری قراءت کی ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خبر کو قبول کرنا واجب ہے۔ کیونکہ انہوں نے جہری قرأت کو یاد رکھا ہے اگرچہ ان کے علاوہ راویوں نے اسے یاد نہیں رکھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی قراءت کے وقت آپ سے دور صف میں کھڑے ہوں لہٰذا ان کا یہ کہنا: "آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی" اس کا مطلب ہے کہ مجھے آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔" جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ کہتے ہیں۔" یہ کام نہیں ہوا" یعنی اس کام کے ہونے کا علم نہیں ہو سکا۔"

٦٥٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنے کے حکم کا بیان

١٣٩٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ: ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ. وَهٰذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: وَزَادَ فِيْهِ هِشَامٌ: إِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَتَصَدَّقُوْا وَصَلُّوْا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ آخر میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت و حیات سے گرہن نہیں لگتا، لیکن وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو۔ امام زہری فرماتے ہیں: اس میں ہشام نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: جب تم گرہن لگا دیکھو تو صدقہ خیرات کرو اور نماز پڑھو۔''

١٣٩٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الْأَزْهَرُ- وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهٖ- قَالَ، ثَنَا يُوْنُسُ- يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبَ- ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، أَنَّهَا قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ زَمَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ، وَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّدَقَةِ.

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا۔ پھر طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف لپکو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور صدقہ و خیرات کرو۔''

فوائد:......سورج اور چاند گرہن کے وقت بکثرت ذکر و استغفار کرنے اور بے تحاشا صدقہ کرنے کی ترغیب کا بیان ہے، تاکہ خوف کی حالت چھٹ جائے اور اللہ تعالیٰ انسانوں پر رحم کھاتے ہوئے اس بے چینی کو ختم کر دیں۔

١٤٠٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ..........

(١٣٩٨) سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی صلاة الکسوف، حدیث: ٥٦١ـ مسند احمد: ٦/ ١٦٨ـ وقد تقدم برقم: ١٣٧٩.

(١٣٩٩) اسناده حسن، مسند احمد: ٦/ ٣٥٤.

(١٤٠٠) اسناده ضعیف، مسلم بن خالد زنجی خراب حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهَا كُسِفَتْ لِمَوْتِهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ، وَادْعُوْا وَتَصَدَّقُوْا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورج کو اس دن گرہن لگ گیا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔تو لوگوں نے سمجھا کہ سورج گرہن ان کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (خطاب کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھنے میں جلدی کرو، اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو، دعا کیا کرو اور صدقہ و خیرات کیا کرو۔''

٦٥٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْعِتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان

١٤٠١۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ، نَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ أَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ..........

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ- يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ- عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: أَمَرَ بِعِتَاقَةٍ حِيْنَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ.

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔امام صاحب جناب دراوردی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں الفاظ یہ ہیں: ''آپ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔''

فوائد :......سورج اور چاند گرہن کے وقت کثرت سے صدقہ کرنا مستحب فعل ہے نیز اس وقت گردنیں آزاد کرنا بہترین صدقہ اور افضل عمل ہے اور یہ امر استحباب کے معنی میں ہے۔

(١٤٠١) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب من احب العتاقة فی کسوف الشمس، حدیث: ١٠٥٤۔ سنن ابی داود: ١١٩٢۔ مسند احمد: ٦/ ٣٤٥۔ سنن الدارمی: ١٥٤٠۔

٦٥٨..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ لِمَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ إِذَا انْكَسَفَتْ ؟

سورج کو گرہن لگنے کی علت وسبب کا بیان

١٤٠١- إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَخَالُ أَبَا قِلَابَةَ سَمِعَ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَلَا أَقِفُ أَلْقَبِيصَةَ الْبَجَلِيَّ صُحْبَةٌ أَمْ لَا؟

''بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ میرا خیال نہیں کہ جناب ابوقلابہ نے نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے سنا ہو اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت قبیصہ صحابی ہیں یا نہیں۔''

١٤٠٢- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ، قَالَ، ثَنَا بِخَبَرِ قَبِيصَةَ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنْ قَبِيصَةَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ، وَيُحْدِثُ اللّٰهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ، ثُمَّ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ، فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ لَهُ اللّٰهُ أَمْرًا.

''حضرت قبیصہ بجلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا، پھر فرمایا: ''بلاشبہ سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے دو مخلوقات ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو تبدیلی چاہتا ہے کر لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتے ہیں تو وہ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتی ہے۔ لہٰذا سورج اور چاند میں سے جسے بھی گرہن لگے تو ان کے روشن ہونے تک نماز پڑھو، یا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی نیا حکم لے آئیں۔''

١٤٠٣- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَمَّا خَبَرُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، فَإِنَّ بُنْدَارًا حَدَّثَنَاهُ أَيْضًا، قَالَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ

'' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا پھر راوی نے

(١٤٠١) انظر الحديث السابق.

(١٤٠٢) اسناده ضعيف، ابوقلابہ کے قبیصہ رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ سنن ابی داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال اربع ركعات، حديث: ١١٨٥ - سنن نسائی: ١٤٨٧ - مسند احمد: ٥/ ٦٠.

(١٤٠٣) اسناده ضعيف ايضاً، سنن ابی داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال يركع ركعتين، حديث: ١١٩٣ - مسند احمد: ٤/ ٢٦٩.

الْـحَدِيْثَ وَقَالَ: فَإِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ .

مکمل حدیث بیان کی ۔ اور یہ الفاظ بیان کیے، پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی چیز کے لیے تجلی فرماتے ہیں تو وہ چیز اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کا اظہار کرتی ہے۔''

١٤٠٤ ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُـنْـدَارٌ ، نَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَـنِ الـنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ .

''امام صاحب حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔''

❀❀❀❀

(١٤٠٤) اسناده ضعيف ايضاً، سنن نسائى، كتاب الكسوف، باب: ١٦ ـ نوع أخر، حديث: ١٤٨٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٤٦٢.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

نماز استسقاء اور اس میں وارد سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

٦٥٩..... بَابُ التَّوَاضُعِ وَالتَّبَذُّلِ وَالتَّخَشُّعِ وَالتَّضَرُّعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے لیے جاتے ہوئے، عاجزی وانکساری اختیار کرنے، سادہ لباس پہننے خشوع اور بے بسی ولاچاری کا اظہار کرنے کا بیان

١٤٠٥ـ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ......... إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعاً مُتَبَذِّلاً مُتَخَشِّعاً مُتَضَرِّعاً، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ.

''جناب اسحاق بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امراء میں سے ایک امیر نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں پوچھوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھ سے خود کیوں نہ پوچھ لیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تواضع اختیار کر کے، سادہ لباس پہن کر، خشوع وخضوع کا اظہار کرتے اور لاچاری اور بے بسی کا اظہار کیے ہوئے باہر تشریف لے گئے، تو آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعات ادا کیں اور تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا تھا۔''

٦٦٠..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلّٰى لِلْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے لیے عید گاہ کی طرف نکلنے کا بیان

١٤٠٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الْمَسْعُوْدِيُّ وَيَحْيٰى ـ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ ـ عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ يَحْيٰى وَالْمَسْعُوْدِيُّ

(١٤٠٥) حسن، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب: ١ـ حدیث: ١١٦٥ـ سنن ترمذی: ٥٥٩ـ سنن نسائی: ١٥٢٢ـ سنن ابن ماجہ: ١٢٦٦ـ مسند احمد: ١/ ٢٣٠.

عَنْ أَبِيكَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، يُحَدِّثُ أَبِي..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ کی طرف گئے تو آپ نے پانی (بارش) طلب کرنے کی دعا کی۔ آپ نے اپنی چادر کو الٹایا اور دو رکعات ادا کیں۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نمازِ استسقاء کے لیے عیدگاہ یا کسی کھلے میدان کا رخ کرنا مشروع فعل ہے اور ان احادیث میں ان لوگوں کے موقف کی تردید ہے جو کہتے ہیں: کہ نمازِ استسقاء کے لیے عیدگاہ وغیرہ کا رخ کرنا درست نہیں۔

۲۔ نمازِ استسقاء کے لیے پراگندہ لباس میں نکلنا، خشوع وخضوع اختیار کرنا اور آہ وزاری کرنا مشروع عمل ہے۔

۳۔ استسقاء دو رکعت نماز ہے اور نمازِ عید کی طرح اس کی رکعت بھی دو عدد مشروع ہیں۔ البتہ یہ استدلال کرنا کہ نمازِ استسقاء میں بارہ تکبیرات مشروع ہیں باطل ہے، اس بارے کوئی صریح نص موجود نہیں۔

٦٦١..... بَابُ الْخُطْبَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء سے قبل خطبے کا بیان

١٤٠٧۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ أَصْلِهِ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، قَالَ، قَالَ..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، فَخَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَدَعَى وَاسْتَسْقَى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى بِهِمْ.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اور قبلہ رخ ہوئے، دعا مانگی، اور بارش طلب کی، اور اپنی چادر کو پلٹا اور صحابہ کو نماز پڑھائی۔''

(١٤٠٦) صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء وخروج النبي ﷺ، حديث: ١٠٠٥، ١٠١٢۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١۔ حديث: ٨٩٤۔ سنن ابي داود: ١١٦٧۔ سنن نسائي: ١٥٠٦۔ سنن ابن ماجه: ١٢٦٧۔ مسند احمد: ٤/ ٤٠۔ مسند الحميدي: ٤١٥۔

(١٤٠٧) صحيح بخاري كتاب الاستسقاء، باب استقبال القبلة في الاستسقاء، حديث: ١٠٢٨۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١۔ حديث: ٣/ ٨٩٤۔ سنن ابي داود: ١١٦٦۔ سنن نسائي: ١٥٢١۔ سنن ابن ماجه: ١٢٦٧۔ مسند احمد: ٤/ ٣٨۔

۶۶۲..... بَابُ تَرْكِ الْكَلَامِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے خطبے میں دعا کے دوران بات چیت ترک کر دینے کا بیان

۱۴۰۸۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ..........

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيْهِ: قَالَ أَرْسَلَنِيْ فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلاً مُتَضَرِّعاً مُتَوَاضِعاً، فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

”جناب اسحاق بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں امیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سادہ اور پرانے کپڑے پہن کر، گریہ زاری کرتے اور تواضع و عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے۔ آپ نے تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا تھا۔ اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔“

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز استسقاء میں خطبہ نماز استسقاء سے قبل مشروع ہے۔

۲۔ بارش طلبی کی دعا کے لیے قبلہ رو ہونا مسنون ہے اور اس دوران چادر الٹنا کہ اوپر کے کنارے نیچے اور نیچے کے کنارے اوپر چلے جائیں مشروع ہے۔

۳۔ استسقاء کا خطبہ عام خطبات سے مختلف ہے، اس میں ذکر و دعا استغفار اور گڑگڑا کر بارش طلبی کی ادعیہ کی جاتی ہیں، اس میں وعظ و نصیحت وغیرہ کا اہتمام مسنون نہیں۔

۶۶۳..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ وَلَا يُقَامُ لِلتَّطَوُّعِ وَإِنْ صُلِّيَتِ التَّطَوُّعُ فِي الْجَمَاعَةِ

نماز استسقاء کے لیے اذان اور اقامت ترک کرنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفل نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی، اگرچہ نفل نماز باجماعت ادا کی جائے

۱۴۰۹۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ۔ وَهُوَ ابْنُ رَاشِدٍ۔ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

(۱۴۰۸) سنن نسائی، کتاب الاستسقاء، باب الحال التی یستحب للامام...... حدیث: ۱۵۰۷۔ وقد تقدم برقم: ۱۴۰۵.

(۱۴۰۹) اسنادہ ضعیف، نعمان بن راشد ناقابل حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ الضعیفۃ: ۵۶۲۹۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء: حدیث: ۱۲۶۸۔ مسند احمد: ۲/۳۲۶.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ، بِلاَ أَذَانٍ وَإِقَامَةٍ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور جہری قراءت کی، لیکن اذان اور اقامت نہیں کہلوائی۔"

٦٦٤..... بَابُ خُرُوْجِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ إِلَى الْاِسْتِسْقَاءِ

امام کا لوگوں کو ساتھ لے کر نمازِ استسقاء کے لیے نکلنے کا بیان

١٤١٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

"جناب عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر بارش طلب کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور بلند آواز سے قراءت کی، اور آپ نے اپنی چادر کو الٹایا، اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے بارش کی دعا کی اور قبلہ رخ ہوئے۔"

فوائد:......١۔ جب قحط سالی کا سلسلہ شدید ہو اور بارشوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے، تو امام لوگوں کو نمازِ استسقاء کی ترغیب دے اور کسی کھلے میدان میں نمازِ استسقاء کا اہتمام کرائے۔

٢۔ نمازِ استسقاء دو رکعت ہے اور اس میں جہری قراءت مسنون ہے۔

٦٦٥..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلاَةِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ، وَتَحْوِيْلِ الْأَرْدِيَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

نمازِ استسقاء سے پہلے دعا کے لیے قبلہ رخ ہونے اور نماز سے پہلے چادروں کو الٹانے کا بیان

١٤١١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ......

(١٤١٠) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١ـ حديث: ١١٦١ـ سنن ترمذی: ٥٥٦ـ مسند احمد: ٣٩/٤.

(١٤١١) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب قيام الليل، باب ترك رفع اليدين فی الدعاء فی الوتر، حديث: ١٧٤٩ـ صحيح بخاری، كتاب الاستسقاء، باب رفع الامام يده فی الاستسقاء، حديث: ١٠٣١ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء فی الاستسقاء، حديث: ٨٩٦ من طريق أخر عنه.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ. قَالَ شُعْبَةُ، قُلْتُ لِثَابِتٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارش طلب کرنے کی دعا کے علاوہ اور کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔ امام شعبہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ثابت سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ (بڑی تعجب والی بات ہے۔) میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث حضرت انس سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ (بڑی تعجب خیز بات ہے)۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب معمر کی امام زہری سے روایت میں یہ الفاظ پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ: اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔''

فوائد :......۱۔ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے جبکہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ آپ سے کئی جگہوں میں دیگر ادعیہ میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہاتھ اٹھانے میں جتنا مبالغہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی دعا میں کرتے تھے، اتنے زیادہ ہاتھ کسی اور دعا میں نہیں اٹھاتے تھے۔

۲۔ استسقاء کے لیے دعا اور چادروں کو الٹنا نماز استسقاء سے قبل مشروع ہے اور نماز استسقاء بارش طلبی کی دعا کے بعد ادا کی جائے گی۔

۶۶۲..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

دعائے استسقاء میں دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

۱۴۱۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى هٰكَذَا، وَمَدَّ يَدَيْهِ، وَجَعَلَ بَاطِنَهَا مَا يَلِي الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے استسقاء اس طرح کی، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے، اور ان کی ہتھیلیاں زمین کی طرف کیں حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔''

(۱۴۱۲) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، حدیث: ۸۹۶۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۱۔ مسند احمد: ۳/ ۱۲۳، ۱۵۳۔

١٤١٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَرَكَةَ ـ وَهُوَ أَبُو الْوَلِيْدِ ـ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادًّا يَدَيْهِ، حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. قَالَ سُلَيْمَانُ: ظَنَنْتُهُ يَدْعُوْ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس قدر) ہاتھ پھیلائے ہوئے دیکھا کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ جناب سلیمان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میرا خیال ہے کہ آپ استسقاء کے لیے دعا مانگ رہے تھے۔''

٦٦٧..... بَابُ صِفَةِ تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ إِذَا كَانَ الرِّدَاءُ ثَقِيْلاً.

استسقاء میں چادر پلٹنے کی کیفیت کا بیان جبکہ چادر بھاری ہو

١٤١٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ وَيَحْيٰى عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ يَحْيٰى وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْكَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، قَالَ، أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ أَبِيْ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى، فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنَا جَعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ، أَوْ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ، أَمْ كَيْفَ جَعَلَهُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ جَعَلَ الْيَمِيْنَ الشِّمَالَ وَالشِّمَالَ الْيَمِيْنَ.

'' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے تو آپ نے بارش کی دعا کی۔ آپ نے اپنی چادر کو پلٹا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ حدیث کے راوی ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباد بن تمیم سے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کیا تھا یا اس کے نیچے والے حصے کو اوپر کیا تھا، یا اسے کیسے پلٹا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ آپ نے دائیں جانب کو بائیں جانب اور بائیں جانب کو دائیں جانب کیا تھا۔''

فوائد:..... بارش طلبی کی دعا میں ہاتھ اٹھانے کا طریقے عام ادعیہ میں ہاتھ اٹھانے سے دوطرح مختلف ہے:

(١٤١٣) اسناده جيد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، حديث: ١٢٧١ـ سنن كبرى نسائي: ١٨٣٤ـ مسند احمد: ٢/ ٢٣٥.

(١٤١٤) تقدم تخريجه برقم: ١٤٠٦.

۱۔ بارش طلبی کی دعا میں ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین کی طرف اور پشت آسمان کی طرف ہوگئی، اس سے یہ نیک شگون لیا جاتا ہے کہ قحط سالی کا خاتمہ ہو جائے اور شادابی کا دور دورہ ہو۔

۲۔ ہاتھوں کو بہت زیادہ کھینچا اور پھیلایا جائے گا، حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے، جب کہ دیگر ادعیہ میں یہ طریقہ مسنون نہیں ہے۔

٦٦٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَوَّلَ رِدَاءَ هُ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ لِاَنَّ الرِّدَاءَ ثَقُلَ عَلَيْهِ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَّجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹتے وقت دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں جانب کو دائیں طرف اس لیے کیا تھا کیونکہ آپ کی چادر بھاری تھی تو آپ کے لیے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کرنا مشکل ہو گیا تھا

١٤١٥ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَا، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ ـ عَنْ عُمَارَةَ ـ وَهُوَ ابْنُ غَزِيَّةَ ـ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ.........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ زَيْدٍ، قَالَ: اسْتَسْقٰى رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَـلَيْـهِ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّـأْخُـذَهَـا بِـأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهَا أَعْلَاهُ، فَلَمَّا ثَـقُـلَـتْ عَـلَيْـهِ قَـلَّبَهَـا عَلٰى عَاتِقَيْهِ. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ: عَلٰى عَاتِقِهِ.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز استسقاء پڑھی تو آپ کے اوپر ایک سیاہ دھاری دار چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نچلے حصے سے پکڑ کر اسے اوپر کرنے کا ارادہ کیا لیکن جب وہ آپ پر بھاری ہوگئی (اور آپ ارادے کے مطابق اس کو اوپر نیچے نہ کر سکے) تو آپ نے اسے اپنے کندھوں پر ہی پلٹ لیا۔''

فوائد :......۱۔ بارش طلبی کی دعا کے دوران امام اور لوگوں کا اپنی چادریں پلٹنا (دائیں ہاتھ سے چادر کا نچلا بایاں کنارا اور بائیں ہاتھ سے چادر کا دایاں نچلا کنارا پکڑ کر چادر پلٹنا کہ چادر کا نچلا حصہ اوپر، اوپر کا حصہ نیچے چلا جاتا اور اندرونی حصہ باہر اور بیرونی حصہ اندر کی جانب چلا جائے مستحب فعل ہے۔

۲۔ اگر چادر بھاری ہو اور ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پلٹنا مشکل ہو تو اسے کندھوں پر پلٹنا ہی مستحب و مشروع ہے۔

(١٤١٥) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٨٥٦ ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ابى داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١ ـ حديث: ١١٦٤.

۶۶۹..... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں دعا کی کیفیت کا بیان

١٤١٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبْحَرَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِيْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً مَرِيًّا مُرِيْعًا، عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِلٍ، نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قحط سالی کی وجہ سے روتی ہوئی خواتین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ نے یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً مَرِيًّا مُرِيْعًا، عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِلٍ، نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ. ''اے اللہ ہمیں ایسی بارش عطا فرما جو ہمارے لیے معاون و مددگار ہو جو خوشگوار اور سبزہ و شادابی لانے والی ہو، جلد آنے والی ہو نہ کہ تاخیر سے آنے والی، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔'' لہٰذا ان پر موسلا دھار بارش برسی۔''

١٤١٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ ہمیں پانی سے سیراب فرما۔''

فوائد :...... بارش طلبی کی دعا میں ان ادعیہ اور دیگر بارش طلبی کی مسنون ادعیہ کا اہتمام مستحب عمل ہے اور امید واثق ہے کہ خلوص دل سے ان ادعیہ کے اہتمام سے ضرور بارش ہوگی۔

۶۷۰..... بَابُ عَدَدِ رَكْعَاتِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کی تعداد رکعات کا بیان

١٤١٨ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ يُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب یونس اور معمر کی امام زہری سے بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ آپ نے دو

(١٤١٦) صحيح، سنن ابی داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، حديث: ١١٦٩.

(١٤١٧) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب الاستسقاء، باب ذكر الدعاء، حديث: ١٥١٧ـ وسياتي مطولا برقم: ١٤٢٣.

(١٤١٨) تقدم تخريجه برقم: ١٤١٠.

رکعت پڑھائی تھیں۔“

فوائد:...... یہ اور دیگر احادیث جو نماز استسقاء کے بارے میں وارد ہیں، دلیل ہیں کہ نماز استسقاء دو رکعت ہے۔

۶۷۱...... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيْرَاتِ فِيْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ كَالتَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

نماز استسقاء میں عیدین کی تکبیرات کی طرح تکبیرات کی تعداد کا بیان

۱۴۱۸/ ۱ ـ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ثوری کی ہشام بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”جس طرح آپ عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔“ (اسی طرح نماز استسقاء میں بھی تکبیرات پڑھی جائیں گی۔)

۱۴۱۹ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ الْمَدِيْنِيْ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ......... إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عُتْبَةَ أَمِيْرَ الْمَدِيْنَةِ، أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: يَا بْنَ أَخِيْ سَلْهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى بِالنَّاسِ؟ قَالَ إِسْحَاقُ: فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى؟ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَخَشِّعاً مُتَبَذِّلاً فَصَنَعَ فِيْهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى.

”جناب اسحاق بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے گورنر جناب ولید بن عتبہ نے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور انہیں کہا: اے میرے بھتیجے! ان سے پوچھ کر آؤ کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کی دعا کی تھی اس دن آپ نے (دعا اور نماز) استسقاء میں کیسے عمل کیا تھا؟ جناب اسحاق فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے ابوالعباس! جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا تھی اس روز آپ نے دعا اور نماز استسقاء میں کیسے عمل کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس روز) نہایت عاجزی اور سادگی کے ساتھ نکلے تو آپ نے نماز استسقاء میں اسی طرح کیا جیسے آپ نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کرتے تھے۔“

(۱۴۱۹) مسند احمد: ۱/ ۲۶۹ ـ من طريق اسماعيل بهذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ۱۴۰۵.

۲۷۲..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ التَّابِعِيْنَ أَنَّ صَلَاةَ النَّهَارِ عَجْمَاءُ، يُرِيْدُ أَنَّهُ لَا يُجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَوَاتِ النَّهَارِ.

اور تابعین کے اس قول کے خلاف دلیل کا بیان کہ دن کی نماز بے آواز ہوگی۔ ان کی مراد یہ ہے کہ دن کی کسی نماز میں بھی بلند آواز سے قراءت نہ کی جائے۔

۱۴۱۹/ ۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''معمر کی زہری سے روایت میں بلند آواز سے قراءت کرنے کے الفاظ آئے ہیں۔''

۱۴۲۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَلَّى النَّاسَ ظَهْرَهُ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَرَأَ فِيْهِمَا، وَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ.

''جناب عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے باہر نکلے تو آپ قبلہ رخ ہوئے اور لوگوں کی طرف اپنی پشت کر لی۔ اپنی چادر کو الٹایا، اور دو رکعت پڑھائیں اور ان میں قراءت کی۔ اور آپ نے ان میں بلند آواز سے قراءت کی۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بارش طلبی کی دعا کے وقت امام کا قبلہ رخ ہونا، لوگ کی طرف پشت کرنا اور چادر الٹنا مستحب فعل ہے اور نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نماز استسقاء میں جہری قراءت کرنے کے استحباب پر علماء کا اجماع ہے اسی طرح ابن بطال نے بھی نماز استسقاء میں جہری قراءت کے مستحب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ۴/ ۷)

۲۷۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِسْقَاءِ بِبَعْضِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَلْدَةِ الَّتِيْ يُسْتَسْقٰى بِهَا بِبَعْضِ قَرَابَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کرنا مستحب ہے، جس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کی جاتی تھی

۱۴۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ،

(۱۴۲۰) صحیح بخاری، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب الجهر بالقراءۃ فی الاستسقاء، حدیث: ۱۰۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب: ۱۔ حدیث: ۴/ ۸۹۴۔ سنن ابی داود: ۱۱۶۲۔ سنن نسائی: ۱۵۱۰۔ مسند احمد: ۴/ ۳۹۔

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا قُحِطُوْا خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالْعَبَّاسِ ، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا إِذَا قَحَطْنَا اسْتَسْقَيْنَا بِنَبِيِّكَ ، فَتَسْقِيْنَا ، وَإِنَّا نَسْتَسْقِيْكَ الْيَوْمَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ - أَوْ نَبِيِّنَا - فَاسْقِنَا ، فَيُسْقَوْنَ . قَالَ الْأَنْصَارِيُّ كَذَا وَجَدْتُّ فِي كِتَابِي بِخَطِّيْ فَيُسْقَوْنَ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کے زمانہ میں) جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوئے تو آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے بارش طلب کرتے۔ آپ دعا کرتے: اے اللہ! جب ہم قحط سالی میں مبتلا ہوتے تھے تو ہم تیرے نبی کے ذریعے سے بارش طلب کرتے تھے تو تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا۔ آج ہم تیرے نبی کے چچا یا ہمارے نبی کے چچا کے ذریعے سے تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) لوگوں کو بارش عطا کر دی گئی۔ جناب محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں اپنی لکھائی سے ''فَيُسْقَوْنَ'' کے لفظ ہی لکھے ہوئے دیکھے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نیک وصالحین اور اہل بیت میں سے زندہ لوگوں سے دعا کرانا اور ان کے وسیلہ سے بارش طلبی کی دعا کرنا اور انہیں سفارشی بنانا مستحب فعل ہے۔

۲۔ مردوں سے بارش طلبی کی سفارش کرانا اور مشکلات میں انہیں پکارنا اور ان سے فریاد طلبی کرنا حرام اور شرک ہے۔ لہٰذا اس قبیح گناہ سے اجتناب برتنا چاہیے۔ نیز زندہ صالحین سے دعا کرانے سے مقصود ان کے تقرب وتقویٰ کی وجہ سے دعا کی قبولیت کے مواقع زیادہ ہیں۔ یہ مقصود نہیں کہ وہ اسی مشکل سے از خود نجات دلاتے ہیں۔ بلکہ نجات دہندہ فقط اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے۔

٦٧٤..... بَابُ إِعَادَةِ الْخُطْبَةِ ثَانِيَةً بَعْدَ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے بعد دوبارہ خطبہ دینا

١٤٢٢۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْرَمَ الطَّائِيُّ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ......

(١٤٢١) صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء، حديث: ١٠١٠۔ صحيح ابن حبان: ٢٨٥٠.

(١٤٢٢) اسناده ضعيف، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، حديث: ١٢٦٨۔ مسند احمد: ٢/ ٣٢٦۔ وقد تقدم برقم: ١٤٠٩.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْماً يَسْتَسْقِي، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلاَ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، قَالَ، ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَى اللّٰهَ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعاً يَدَيْهِ، ثُمَّ قَلَّبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ تَخْلِيطٌ كَثِيرٌ. فَإِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ فَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَدَعَا وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَرَّةً بَعْدَهَا.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن بارش طلب کرنے کے لئے نکلے تو آپ نے ہمیں بغیر اذان اور اقامت کے دو رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور آپ نے اپنا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھ (دعا کے لیے) اٹھائے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹا، اور اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں جانب کر دیا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔” نعمان بن راشد کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے کیونکہ امام زہری سے مروی اس کی روایات بہت زیادہ غلط ملط ہوئی ہیں۔ لہٰذا اگر یہ حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو پھر اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ، دعا اور اپنی چادر کی تبدیلی دو مرتبہ کی ہے۔ ایک مرتبہ نماز سے پہلے اور ایک بار نماز کے بعد۔“

٦٧٥..... بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ والے دن خطبہ کے دوران بارش کی دعا کرنے کا بیان،

إِذَا اشْتُكِيَ إِلَى الْإِمَامِ بِقَحْطِ الْمَطَرِ، وَدُعَاءِ الْإِمَامِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْمُدُنِ وَالْقُرٰى، إِذَا اشْتُكِيَ إِلَيْهِ كَثْرَةُ الْأَمْطَارِ وَخِيفَ هَدْمُ الْبُنْيَانِ وَانْقِطَاعُ السُّبُلِ.

جبکہ امام سے بارش کی قلت کا شکوہ کیا جائے، اور جب امام سے بارشوں کی کثرت کی شکایت کی جائے جس سے عمارتوں کے منہدم ہونے اور راستوں کے منقطع ہونے کا ڈر پیدا ہو جائے تو امام (دوران خطبہ) شہروں اور بستیوں سے بارش رکنے کی دعا کر سکتا ہے۔

١٤٢٣ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ.........

(١٤٢٣) صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء اذا كثر المطر، حديث: ١٠٢١ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، حديث: ٨٩٧ـ سنن نسائي: ١٥١٨.

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ ، فَصَاحُوْا ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ ، وَهَلَكَ الْبَهَائِمُ ، فَادْعُ اللّٰهَ أَن يَّسْقِيَنَا ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا ، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا . قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزْعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ، ثُمَّ إِنَّهَا أُمْطِرَتْ ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَانْصَرَفَ فَلَمْ يَزَلْ يَمْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، صَاحُوْا ، قَالُوْا ، يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَن يَّحْبِسَهَا عَنَّا ، قَالَ ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا . قَالَ فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ ، فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً . قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيْلِ . . .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ والے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ لوگ آپ کی طرف کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! بارش کی شدید قلت ہو چکی ہے۔ درخت سرخ ہو گئے ہیں (سوکھ گئے ہیں)، اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں بارش عطا فرمائے، آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما، اے اللہ ہمیں پانی پلا، حضرت انس فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی ہمیں دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ اچانک ایک چھوٹا سا بادل آیا اور پورے آسمان پر پھیل گیا۔ پھر اس نے بارش برسا دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور نماز پڑھائی اور (گھر) تشریف لے گئے۔ اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر جب آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو لوگ بلند آواز سے عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! گھر منہدم ہو گئے ہیں، اور راستے بند ہو گئے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر (مزید) بارش نہ برسا۔'' حضرت انس کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گئے، مدینہ منورہ کے اردگرد بارش ہوتی رہی جبکہ مدینہ منورہ میں ایک قطرہ بھی بارش نہیں ہوئی۔ میں نے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا تو وہ تاج کی طرح چمک دمک رہا تھا (اور اس کے اردگرد موتیوں کی طرح بارش کے قطرے گر رہے تھے)۔

فوائد:......۱۔ دورانِ خطبہ جمعہ بارش طلبی کی دعا کرنا مسنون ہے۔

۲۔ دورانِ خطبہ دعائے استسقاء کے لیے ہاتھوں کو خوب بلند اٹھانا حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے، مستحب فعل ہے۔

۳۔ دوران خطبہ استسقاء کی دعا کرتے وقت چادر الٹنا مسنون نہیں اور نہ قبلہ رو ہونا مسنون ہے۔

٦٧٦..... بَابُ تَرْكِ الْإِمَامِ الْعَوْدَ لِلْخُرُوْجِ لِصَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ ثَانِياً إِذَا اسْقُوْا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ اسْتَسْقُوْا

امام کا دوسری مرتبہ نماز استسقاء کے لیے نہ نکلنے کا بیان جبکہ پہلی مرتبہ دعا کرنے کے بعد بارش نازل ہو چکی ہو

١٤٢٤۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْبَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ..........

عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعٰى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَاسْقُوْا. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَخْبَارِ اَعْلَمُهُ ((فَاسْقُوْا)) اِلَّا فِيْ خَبَرِ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ.

”حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: جو صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف بارش کی دعا کرنے کے لیے گئے، آپ نے کھڑے ہو کر دعا کی پھر قبلہ رخ ہوئے اور اپنی چادر کو الٹایا تو لوگوں کو بارش عطا کر دی گئی۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”شعیب بن ابی حمزہ کی روایت کے سوا میرے علم کے مطابق کسی اور روایت میں ”فاسقوا“ (انہیں بارش دے دی گئی) کے الفاظ نہیں ہیں۔“

فوائد :......۱۔ نماز استسقاء کے لیے لوگوں کو آبادی سے باہر کسی کھلے میدان میں جمع کرنا اور نماز استسقاء پڑھنا مسنون و مستحب فعل ہے۔

۲۔ اگر ایک نماز استسقاء سے بارش حاصل ہو جائے تو دوبارہ نماز استسقاء کے اہتمام کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر نماز استسقاء کے باوجود بارش نہ ہو تو دوبارہ نماز استسقاء پڑھی جا سکتی ہے۔

❀❀❀❀

(١٤٢٤) صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء قائما، حديث: ١٠٢٣ ـ مسند احمد: ٤/ ٤٠.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَي وَمَا يُحْتَاجُ فِيْهِمَا مِنَ السُّنَنِ

عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جو اُن میں جو ضروری سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

٦٧٧..... بَابُ عَدَدِ رَكْعَاتِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عیدین کی رکعات کی تعداد کا بیان

١٤٢٥ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ح وَثَنَاهُ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زُبَيْدِ الْأَيَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ..........

قَالَ عُمَرُ: صَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چاشت کی نماز دو رکعت ہے، نماز جمعہ دو رکعت ہے، نماز عید الفطر بھی دو رکعت ہے، اور مسافر کی نماز بھی دو رکعت ہے، تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ مکمل، قصر کے بغیر، نمازیں ہیں، اور جس نے (آپ پر) جھوٹ باندھا تو وہ ناکام و نامراد ہو گیا۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عید دو رکعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی دو رکعت نماز ہی ادا کرتے تھے۔

٢۔ نماز عید چھوٹ جانے کی صورت میں بطور قضا دو رکعت نماز ہی ادا کی جائے گی۔ کیونکہ نماز عید دو رکعت ہی ہے اور ادا و قضا دونوں حالتوں میں دو رکعت نماز عید ہی مسنون ہے۔

٦٧٨..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَتَرْكِ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى فَيَأْكُلُ مِنْ ذَبِيْحَتِهٖ إِنْ كَانَ مِمَّنْ يُضَحِّيْ

عید الفطر والے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھا لینے اور عید الاضحیٰ والے دن واپس آنے تک

(١٤٢٥) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب تقصير الصلاة فى السفر، حديث: ١٠٦٤ ـ سنن كبرى نسائى: ٤٩٥ ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٧٢.

کچھ نہ کھانے کا بیان تاکہ اگر اس نے قربانی کرنی ہو تو اپنی قربانی کا گوشت کھائے

١٤٢٦ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، نَا...... ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن کچھ نہ کچھ کھائے بغیر (عید گاہ) نہیں جاتے تھے۔ اور عید الاضحیٰ والے دن قربانی کرنے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔''

فوائد:......عیدالفطر کی نماز سے قبل کھجور وغیرہ تناول کرنا اور عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی کا گوشت تناول کرنا مستحب فعل ہے۔

٧٧٩...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ الْمَرْءُ فَضِيْلَةٌ، وَإِنْ كَانَ الْأَكْلُ مُبَاحًا قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَالْآكِلُ غَيْرُ حَارِجٍ وَلَا آثِمٍ.

اس بات کی دلیل بننے والی روایت کا بیان کہ عید الاضحیٰ والے دن قربانی کرنے تک آدمی کا کچھ نہ کھانا افضل کام ہے اگرچہ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کھانا جائز ہے اور کھانے والے پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے

١٤٢٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: ذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْأَضَاحِيْ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید الاضحیٰ والے دن نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، تو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (اے اللہ کے رسول) میں نے اپنی بکری نماز کے پہلے آنے سے پہلے ہی ذبح کر لی تھی اور کھانا بھی کھا لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بکری تو گوشت کی بکری ہے (قربانی نہیں ہوئی) اور بقیہ حدیث بیان کی ۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کو کتاب الاضاحی میں بیان کیا ہے۔''

(١٤٢٦) اسناده حسن، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، حدیث: ٥٤٢۔ سنن ابن ماجه: ١٧٥٦۔ مسند احمد: ٥/ ٣٥٢.

(١٤٢٧) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الاکل یوم النحر، حدیث: ٩٥٥۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتها، حدیث: ١٩٦١۔ سنن ابی داود: ٢٨٠٠۔ سنن ترمذی: ١٥٠٨۔ سنن نسائی: ١٥٧١۔ مسند احمد: ٤/ ٢٨١.

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے قبل کھانا جائز تو ہے لیکن نماز کے بعد کھانا افضل ہے۔

٦٨٠..... بَابُ اسْتِحْبَابِ أَكْلِ التَّمْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى

عید الفطر والے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھجوریں کھانا مستحب ہے

١٤٢٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ.........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلَى تَمَرَاتٍ، ثُمَّ يَغْدُوْ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن چند کھجوروں کا ناشتہ کرتے پھر (عید گاہ کی طرف) تشریف لے جاتے۔‘‘

٦٨١..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلَى وِتْرٍ مِنَ التَّمْرِ

عید الفطر والے دن طاق عدد میں کھجوروں کے ساتھ ناشتہ کرنا مستحب ہے

١٤٢٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ بِالْفُسْطَاطِ، ثَنَا أَبُوالنَّضْرِ، نَا الْمُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، حَدَّثَنِي.........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْراً.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن چند کھجوریں کھائے بغیر (عید گاہ کی طرف) نہیں نکلتے تھے اور آپ طاق عدد میں کھجوریں تناول فرماتے تھے۔‘‘

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عید الفطر کے دن نماز عید سے قبل طاق کھجوریں کھانا مستحب فعل ہے اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے۔

(١٤٢٨) اسنادہ ضعیف، ابواسحاق مدلس کے سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، حدیث: ٥٤٣۔ سنن الدارمی: ١٦٠١۔ مسند عبد بن حمید: ١٢٣٧۔ وانظر الحدیث الآتی.

(١٤٢٩) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج، حدیث: ٩٥٣۔ سنن ابن ماجه: ١٧٥٤۔ مسنداحمد: ٣/ ٢٦.

۶۸۲..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ تُصَلَّى فِي الْمُصَلَّى لَا فِي الْمَسَاجِدِ، إِذَا أَمْكَنَ الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلَّى.

نمازِ عیدین کے لیے عید گاہ کی طرف جانے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عید گاہ کی طرف جانا ممکن ہو تو نمازِ عیدین عید گاہ ہی میں ادا کی جائے گی، مساجد میں ادا نہیں کی جائے گی

۱۴۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانٍ قَالَا، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ۔ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.......... عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ.

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے، صحابہ کرام کو نمازِ عید پڑھائی، پھر واپس تشریف لے آئے۔"

فوائد:...... نمازِ عید کے لیے عید گاہ جانا مسنون ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے ہر عید عید گاہ میں ادا کی ہے اور آپ ﷺ نے خواتین و حضرات کو نمازِ عید کے لیے عید گاہ جانے کا حکم بھی دیا ہے۔ البتہ کسی عذر کی صورت میں مسجد وغیرہ میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے اس بارے میں وارد احادیث تو ضعیف ہیں، لیکن اصول فقہ کے اس قاعدہ الضرورات تبیح المحظورات ضروریات ممنوع کاموں کو مباح کرتی ہیں۔" کی رو سے عذر کی صورت میں مسجد میں نمازِ عید ادا کرنے کی گنجائش بہر صورت موجود ہے۔

۶۸۳..... بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ فِي الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى فِي الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین کے لیے عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرتے ہوئے جانے کا بیان

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَاَحْسِبُ الْحَمْلَ فِيهِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْغَلَطُ مِنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ.

اگر اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو، کیونکہ اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں کھٹکا ہے، میرے خیال میں اس کا سبب علی بن عبداللہ العمری ہے (کیونکہ وہ ضعیف ہے) اگر ابن وہب کے بھتیجے سے غلطی نہ ہوئی ہو۔

۱۴۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّيْ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

(۱۴۳۰) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، حدیث: ۹۵۶۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب: ۱۔ حدیث: ۸۸۹۔

(۱۴۳۱) اسنادہ ضعیف، عبداللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيدَيْنِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالْعَبَّاسِ، وَعَلِيٍّ، وَجَعْفَرٍ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَأَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، رَافِعًا صَوْتَهُ بِالتَّهْلِيلِ، وَالتَّكْبِيرِ، فَيَأْخُذُ طَرِيقَ الْحَدَّادِينَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى، فَإِذَا فَرَغَ رَجَعَ عَلَى الْحَذَّائِينَ حَتّٰى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے دن حضرت فضل بن عباس، عبداللہ بن عباس، عباس، علی، جعفر، حسن، حسین، اسامہ بن زید، زید بن حارثہ اور حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر بلند آواز سے تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے (عیدگاہ کی طرف) جاتے۔ آپ لوہاروں والے راستے سے عیدگاہ پہنچتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو موچیوں کے راستے سے لوٹتے حتیٰ کہ آپ اپنے گھر پہنچ جاتے۔“

٦٨٤..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نمازعیدین کے لیے اذان اور اقامت نہ کہنے کا بیان

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ لَا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ إِلَّا لِصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ وَإِنْ صُلِّيَتْ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ جَمَاعَةً.

اور یہ مسئلہ اسی جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں نے بتایا تھا کہ اذان اور اقامت صرف فرض نماز کے لیے کہی جاتی ہے اگرچہ نفل نماز باجماعت ہی ادا کی جائے۔“

١٤٣٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفُزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کی نمازیں ادا کی ہیں نہ آپ نے اذان کہلوائی اور نہ اقامت کہلوائی۔“

فوائد:......١۔ نماز عیدین میں اذان واقامت کہنا غیر مشروع فعل ہے۔

عراقی کہتے ہیں تمام علماء کا اس مسئلہ پر عمل ہے اور ابن قدامہ کہتے ہیں: اس بارے علماء کا خاص اختلاف

(١٤٣٠) صحيح بخاری، كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، حديث: ٩٥٦ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب: ١ ـ حديث: ٨٨٩.

(١٤٣٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين، حديث: ٨٨٧ ـ سنن ابی داود: ١١٤٨

نہیں ہے۔(نیل الاوطار: ۳/ ۳۱۳)

۲۔ نمازعیدین سے قبل اشعار، نظمیں اور ترانے وغیرہ پڑھنا بدعت ہے۔

۷۸۵..... بَابُ إِخْرَاجِ الْعَنَزَةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلّٰى

نمازعیدین میں عیدگاہ کی طرف نیزہ لے جانے کا بیان

لِيَسْتَتِرَ بِهَا الْإِمَامُ فِي الْمُصَلّٰى إِذَا صَلّٰى، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ لَمْ يُبَيَّنْ فِيْهِ الْعِلَّةُ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ مِنْ أَجْلِهَا.

تاکہ امام نماز پڑھاتے وقت عیدگاہ میں اسے سترہ بنالے، اس سلسلے میں ایک مجمل روایت کا بیان جس میں وہ علت بیان نہیں ہوئی جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں نیزہ لے کر جاتے تھے۔

۱۴۳۳۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا، وَكَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

''ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (عیدگاہ میں) نیزہ لے کر نکلتے تھے اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے اور نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔''

۱۴۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ..........

عَبْدَاللّٰهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى بِالْحَرْبَةِ، يَغْرِزُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ حِيْنَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (عیدگاہ میں) نیزہ یا (برچھی) گاڑ کر اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔''

۷۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ خَرَّجَهَا إِذْ لَا بِنَاءَ بِالْمُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

اس حدیث کا بیان جو وہ علت کا کرتی ہے جس کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نیزہ لے کر عیدگاہ جایا کرتے تھے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ نے اس لیے نیزہ ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان دنوں عیدگاہ میں ایسی کوئی عمارت نہیں تھی جو نمازی کے لیے سترہ بن سکتی۔

(۱۴۳۳) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الصلاۃ الی الحربۃ، حدیث: ۹۷۲، ۹۵۷۔ وقد تقدم برقم: ۷۹۸.

(۱۴۳۴) تقدم تخریجہ برقم: ۷۹۸.

١٤٣٥ ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَنِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ، خَرَجَ بِالْعَنَزَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى تُرْكَزَ فِي الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُصَلّٰى كَانَ فَضَاءً لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مَبْنِيٌّ يُسْتَتَرُ بِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ والے دن ایک برچھی ساتھ لے کر (عیدگاہ میں) جاتے تھے، آپ نماز پڑھاتے وقت اسے اپنے سامنے گاڑ لیتے تھے۔ اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ عیدگاہ میں کوئی عمارت نہیں تھی کہ جسے سترہ بنا کر نماز پڑھی جائے۔''

فوائد:......ا۔ عیدگاہ میں اسلحہ لے کر چلنا مکروہ فعل ہے لیکن کسی شرعی ضرورت کے تحت عیدگاہ میں اسلحہ لے جانا جائز ہے۔

٢۔ عیدگاہ میں اگر دیوار وغیرہ نہ ہو تو سترہ کے لیے نیزہ یا کسی اور سترہ کا اہتمام کرنا جائز ومستحب ہے۔

٦٨٧..... بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْمُصَلّٰى قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهَا اِقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِنَانًا بِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور اتباع کرتے ہوئے عیدگاہ میں نماز عیدین سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان

١٤٣٦ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى ـ وَأَكْبَرُ عِلْمِيْ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْفِطْرِ ـ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ

''جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ والے دن باہر تشریف لے گئے۔ میرا غالب خیال یہ ہے کہ انہوں نے عید الفطر بیان کیا تھا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

(١٤٣٥) اسناده ضعيف، محمد بن عزیزی ضعیف راوی ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الحربة يوم العيد، حديث: ١٣٠٤ ـ نحوه.

(١٤٣٦) صحيح بخاري، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، حديث: ٩٦٤ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها، حديث: ١٣/ ٨٨٤ ـ سنن ابی داود: ١١٥٩ ـ سنن ترمذی: ٥٣٧ ـ سنن نسائی: ١٥٨٨ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٩١ ـ مسند احمد: ١/ ٣٤٠.

بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَصِخَابَهَا.

آپ نے اس سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ تو عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور ہار اتار کر (حضرت بلال کو) دینے شروع کر دیے۔"

فوائد:...... نماز عید سے قبل مطلق نوافل کا اہتمام کرنا مکروہ ہے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نوافل کا اہتمام مکروہ ہے۔ البتہ نماز عید کے بعد گھر پر دو نفل ادا کرنا مسنون ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعِيْدِ شَيْئًا فِإِذَا رَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ)) "رسول اللہ ﷺ عید سے قبل کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب نماز عید کے بعد اپنے گھر لوٹتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔"

(ابن ماجه: ١٢٩٣، مسند احمد: ٢٨/٣، حاكم: ١/ ٢٩٧ حسن)

٦٨٨..... بَابُ الْبُدْءِ بِصَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

نماز عیدین خطبے سے پہلے ادا کرنے کا بیان

١٤٣٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید والے دن نماز خطبے سے پہلے ادا فرمائی۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عید کا محل خطبہ عید سے قبل ہے اور خطبہ عید نماز عید کے بعد مشروع ہے۔

۲۔ نماز عید پہ خطبہ عید مقدم کرنا بدعت ہے اور اس بدعت کا موجد اول مروان بن حکم ہے۔ تفصیل کے لیے صحیح بخاری کی حدیث ۹۵۶ ملاحظہ کیجیے۔ واضح رہے کہ خطبہ اور تقریر میں شرعاً کوئی فرق نہیں۔

٦٨٩..... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

نماز عیدین میں رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں تکبیرات کی تعداد کا بیان

١٤٣٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ، قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ.........

(١٤٣٧) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب العرض في الزكاة، حديث: ١٤٤٩۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين، حديث: ٢/ ٨٨٤۔ سنن ابی داود: ١١٤٤۔ مسند احمد: ١/ ٢٢٠۔ مسند الحميدی: ٤٧٦.

(١٤٣٨) صحيح لغيره، الارواء: ٣/ ٩٩، ١٠٨.

عَـنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْأَضْحٰى سَبْعاً وَخَمْسًا ، وَفِي الْفِطْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔''

٦٩٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نماز عیدین میں (دونوں رکعتوں کی) قراءتوں کو لگاتار اور مسلسل کیا جائے گا۔

١٤٣٩ ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْطَاهِرٍ نَا اَبُوْبَكْرٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثنا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ اَبِى اُوَيْسٍ ثنا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ.........

عَـنْ اَبِيْـهِ عَنْ جده اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُـكَبِّـرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَـكْبِيْـرَاتٍ وَفِـي الـرَّكْـعَةِ الثَّـانِيَةِ خَمْـسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ .

''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ دونوں عیدوں کی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے۔''

فوائد:......١۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے سوا قراءت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل تکبیر قیام کے علاوہ پانچ تکبیرات مشروع و مستحب ہیں۔

٢۔ قراءت سے قبل دعائے استفتاح سے پہلے اور بعد میں تکبیرات کا اہتمام مسنون ہے۔

٦٩١..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

نماز عیدین میں قراءت کا بیان

١٤٤٠ ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الصُّوْرِيُّ بِالْفُسْطَاطِ ، ثَنَا شُرَيْحُ بْـنُ الـنُّعْمَانِ ، ثَنَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ.........

عَنْ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ: سَأَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ

''حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

(١٤٣٩) انظر الحديث السابق.

(١٤٤٠) صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ما يقرأ في صلاة العيدين، حديث: ٨٩١۔ سنن كبرى نسائي: ١١٤٨٧۔ مسند احمد: ٥/ ٢١٩۔ صحيح ابن حبان: ٢٨٠٩.

الْخَطَّابِ بِمَا قَرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ؟ فَقُلْتُ قَرَأَ: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾، وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هٰذَا الْخَبَرَ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَالَا: إِنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ. قَالَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ الْأَزْهَرِ مِنْ أَصْلِهِ، قَالَ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ فُلَيْحٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین میں کون سی (سورتیں) تلاوت کی تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ آپ نے سورۃ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ اورسورہ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ کی تلاوت کی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے علم کے مطابق اس روایت کوصرف فلیح بن سلیمان نے مسند بیان کیا ہے۔ اس روایت کو امام مالک اور ابن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا تو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔“

١٤٤١۔ وَفِي خَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

”حضرت نعمان بن بشیر اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز عیدین میں) سورہ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) اور سورہ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) کی قراءت کی۔ اور یہ (مختلف قراءت) جائز اختلاف کی قسم سے ہے۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں سورۃ القمر یا سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ ق یا سورۃ الغاشیہ کی قراءت مستحب ہے، البتہ نماز عید میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیۃ کے کثرت اہتمام کی روایات اکثر ہیں۔ نیز ان سورتوں کے علاوہ اور سورتوں کی تلاوت کرنا بھی جائز ہے، البتہ مذکورہ سورتوں کی تلاوت افضل ہے۔

۲۔ خطبہ عید زمین پر لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مسنون ہے۔

۳۔ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ ﷺ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ سے یہ استدلال کہ آپ منبر سے نیچے اتر کے عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تھا، درست نہیں بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی بہ نسبت کچھ بلند جگہ پر تھے، منبر کا استعمال کسی بھی حدیث میں وارد نہیں۔

(١٤٤١) حديث النعمان: انظر رقم الحديث: ١٤٦٣۔ حديث سمرة رضی اللہ عنہ مسند احمد: ٥/ ٧۔ سنن كبرى نسائى: ١٧٨٧.

٦٩٢..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ لِلْخُطْبَةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ

نمازِ عید سے فراغت کے بعد امام کا خطبہ دینے کے لیے لوگوں کی طرف چہرہ کرنے کا بیان

١٤٤٢ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضٍ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُهُ بِتَمَامِهِ بَعْدُ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ ہے کہ جب آپ نے نماز مکمل کر کے سلام پھیرا تو آپ اٹھے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے بعد میں اس روایت کو مکمل بیان کیا ہے۔''

فوائد: ......ا۔ نمازِ عید کا خطبہ ارشاد کرتے وقت امام کا چہرہ سامعین کی طرف ہونا چاہیے۔

۲۔ خطبہ عید سامعین کے بالمقابل کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔

۳۔ خطبہ عید کا محل نمازِ عید کے بعد ہے۔

٦٩٣..... بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدِ

نمازِ عید کے بعد عید والے دن خطبہ دینے کا بیان

١٤٤٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ـ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ـ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ. وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ مَسْعَدَةَ: يَعْنِيْ فِي الْعِيْدِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عید والے دن) نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔ جناب حماد بن مسعدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یعنی عید والے دن (نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے)۔''

٦٩٤..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

عیدین میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان

١٤٤٤ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،

(١٤٤٢) انظر رقم الحديث: ١٤٤٩.

(١٤٤٣) صحيح بخاری، كتاب العيدين، باب المشي والركوب الى العيد، حديث: ٩٥٧ـ مسند احمد: ٩/٢ـ وقد تقدم برقم: ١٤٣٣.

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِيْنَ النِّسَاءُ صَدَقَةً . قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةُ الْفِطْرِ ؟ قَالَ: لَا . وَلٰكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتْخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ .

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی، آپ نے خطبہ سے پہلے نماز سے ابتداء کی، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو (منبر سے) نیچے اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے انہیں اس حال میں وعظ و نصیحت فرمائی کہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا، عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا وہ صدقہ فطر ادا کر رہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ اس وقت عام صدقہ کر رہی تھیں۔ عورتیں اپنی پازیب اور کنگن وغیرہ (حضرت بلال کی چادر میں) ڈال رہی تھیں۔"

فوائد: ......خطبہ عید کے لیے منبر کا اہتمام کرنا بدعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عید گاہ میں منبر لے جانے اور منبر پر خطبہ ارشاد کرنے کے متعلق کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ بلکہ عید گاہ ہی منبر کا سب سے پہلے استعمال مروان بن حکم نے کیا تھا۔ (دیکھیے، حدیث: ۱۴۴۹)

۶۹۵..... بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا عَلَى الْأَرْضِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُصَلّٰى مِنْبَرٌ

جب عید گاہ میں منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان

۱۴۴۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۴۴) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب موعظة الامام النساء یوم العید، حدیث: ۹۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العیدین، حدیث: ۸۸۵۔ سنن ابی داود: ۱۱۴۴۔

(۱۴۴۵) صحیح ابن حبان: ۲۸۱۴۔ من طریق ابی یعلی۔

خَطَبَ يَوْمَ عِيدٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ . أَحْدُهُمَا أَنَّهُ خَطَبَ قَائِماً لاَ جَالِسًا ، وَالثَّانِي أَنَّهُ خَطَبَ عَلَى الْأَرْضِ كَإِنْكَارِ أَبِي سَعِيْدٍ عَلَى مَرْوَانَ لَمَّا أَخْرَجَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ الْمِنْبَرُ .

نے عید والے دن اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس لفظ کے دو معانی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا، بیٹھ کر خطبہ نہیں دیا۔ دوسرا معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ آپ نے زمین پر خطبہ دیا (منبر پر نہیں دیا) جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے مروان کو (عید گاہ کی طرف) منبر نکالنے پر روکا تھا اور اسے فرمایا تھا: (عہد نبوی میں) منبر نہیں نکالا جاتا تھا۔

فوائد:......ا۔ خطبہ عید لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مسنون ہے۔

۲۔ سواری پر خطبہ عید ارشاد کرنا مسنون نہیں، بلکہ اس روایت میں کاتب کی تصحیف ہے کہ اس نے رجلیہ کو غلطی سے راحلتہ لکھ دیا ہے، اصل حدیث یوں ہے اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمَ عِيدٍ عَلَى رِجْلَيْهِ . بلاشبہ نبی ﷺ نے عید کے دن اپنے قدموں پر (کھڑے ہو کر) خطبہ ارشاد فرمایا تفصیل کے لیے دیکھئے الصحیحہ: ۲۹۶۸.

٦٩٦..... بَابُ عَدَدِ الْخُطَبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ

عیدین میں خطبوں کی تعداد اور دو خطبوں کے دوران میں بیٹھ کر فاصلہ اور فرق کرنے کا بیان

١٤٤٦ ۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ...........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ .

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ اور جدائی کرتے تھے۔"

٦٩٧..... بَابُ السُّكُوْتِ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَتَرْكِ الْكَلاَمِ فِيْهِ

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں خاموش رہنے اور بات چیت ترک کرنے کا بیان

١٤٤٧ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا حَفْصٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَمِيعٍ الْعَجَلِيَّ ۔ ثَنَا

(١٤٤٦) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة، حدیث : ٩٢٨ ۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتين قبل الصلاة، حديث : ٨٦١ ۔ سنن ترمذی: ٥٠٦ ۔ سنن نسائی : ١٤١٧ ۔ سنن ابن ماجه: ١١٠٣ ۔ سنن الدارمی: ١٥٥٨.

سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَائِيِّ، قَالَ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِماً ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لاَ يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرٰى، فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَاعِداً فَقَدْ كَذَبَ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ والے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا، پھر آپ تھوڑی دیر بیٹھ گئے اور آپ نے کوئی بات چیت نہیں کی ۔ پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے ۔ لہٰذا جو شخص تمہیں بیان کرے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، تو اس نے جھوٹ کہا ہے۔“

فوائد :......۱۔ یہ احادیث خطبہ جمعہ کے متعلق ہیں جمعہ کے دو خطبے اور دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا مسنون ہے۔

۲۔ نماز عید کا ایک ہی خطبہ ہے اور عید کے دو خطبوں کے متعلق جتنی روایات ہیں سب ضعیف ہیں۔

۳۔ خطبہ عید کو خطبات جمعہ پر قیاس کرنا درست نہیں، کیونکہ خطبہ عید کا محل نماز عید کے بعد اور خطبات جمعہ کا محل نماز جمعہ سے پہلے ہے۔

٦٩٨..... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ وَالْاِقْتِصَادِ فِي الْخُطْبَةِ وَالصَّلاَةِ جَمِيْعاً

خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور خطبہ اور نماز دونوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان

١٤٤٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالاَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ الْحَسَنُ، قَالَ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِماً، وَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، وَيَتْلُوْ اٰيَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ، وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا، وَصَلاَتُهُ قَصْداً

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے تھے اور آپ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے، نیز آپ (خطبہ میں) قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے تھے، اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا اور آپ کی

(١٤٤٧) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، حديث: ٨٦٢۔ سنن ابی داود: ١٠٩٣۔ سنن ترمذی: ٥٠٧۔ سنن نسائی: ١٤١٨۔ سنن ابن ماجه: ١١٠٥.

(١٤٤٨) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس، حديث: ١١٠١۔ سنن نسائی: ١٤١٩۔ سنن ابن ماجه: ١١٠٦۔ مسند احمد: ٥/ ١٠٢، ١٠٦.

غَيْرَ أَنَّ الْحَسَنَ، قَالَ: وَكَانَ يَتْلُوْ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي خُطْبَتِهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ.

نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔'' جناب حسن کی روایت میں ہے: ''اور آپ خطبہ میں منبر پر قرآن مجید کی آیات پڑھتے تھے۔''

فوائد :......ا۔نماز جمعہ کے دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔اور دونوں خطبوں میں قرآن کریم کی آیات تلاوت کر کے لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا مسنون ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کے دونوں خطبوں اور نماز جمعہ میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب عمل ہے۔

٧٩٩..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ وَمَا يَنُوْبُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدِ

خطبہ عید میں صدقہ کرنے کا حکم دینے اور رعایا کے معاملات میں جن امور کا امام حکم دینے کی ضرورت محسوس کرے ان کا بیان

١٤٤٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ، فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا. وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ، حَتّٰى أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى، فَإِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلا کرتے تھے۔آپ نماز سے ابتدا کرتے، پھر جب آپ نماز مکمل کر کے سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوتے جبکہ وہ اپنی اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھے ہوتے۔اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی یا کوئی اور کام ہوتا تو لوگوں کو بیان کر دیتے۔اور اگر کوئی (مالی) ضرورت ہوتی تو انہیں اس کا حکم دیتے۔آپ فرماتے تھے: صدقہ و خیرات کرو، صدقہ دو، صدقہ کرو۔اور صدقہ دینے والی زیادہ تر عورتیں ہوتی تھیں۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔ مروان بن حکم کے دور خلافت تک اسی طرح ہوتا رہا۔پھر (اس کے دور حکومت میں) میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نکلا حتی کہ ہم عیدگاہ پہنچ گئے ہم نے اچانک دیکھا کہ کثیر بن صلت

(١٤٤٩) صحيح بخاري، كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، حديث: ٩٥٦۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين، حديث: ٨٨٩۔ سنن نسائي: ١٥٧٧۔ سنن ابن ماجه: ١٢٨٨۔ مسند احمد: ٣/ ٣٦.

مِنْبَراً مِنْ طِيْنٍ وَلَبِنٍ، وَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَدَهُ، كَأَنَّهُ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ، وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الْمُصَلّٰى، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ، قُلْتُ: أَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ مَرْوَانُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ. فَرَفَعْتُ صَوْتِيْ: كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا تَأْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ.

نے (عید گاہ میں) گارے اور اینٹوں سے منبر بنا دیا تھا۔ اچانک مروان نے مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا شروع کر دیا، گویا کہ وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا تھا اور میں اسے عید گاہ کی طرف کھینچ رہا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ حرکت دیکھی تو میں نے کہا کہ: نماز سے ابتداء کرنے والا عمل کہاں گیا؟ تو مروان نے کہا: اے ابوسعید وہ تو چھوڑ دیا گیا ہے جو آپ کو معلوم ہے۔ پس میں نے بلند آواز سے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس چیز کا مجھے علم ہے تم اس سے بہتر عمل نہیں کر سکتے۔ تین بار یہ بات کہی پھر میں واپس چلا گیا۔''

فوائد:......ا۔ نماز عیدین کے لیے عید گاہ جانا مشروع ہے۔

۲۔ نماز عید خطبہ عید سے قبل مسنون ہے۔

۳۔ خطبہ عید لوگوں کی طرف منہ کر کے اور زمین پر کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مشروع ہے۔

۴۔ خطبہ عید میں حاضرین سے صدقہ کی اپیل کرنا اور انہیں کثرت سے صدقہ کرنے کی ترغیب دینا جائز و مباح ہے۔

۵۔ عید گاہ میں منبر کا انتظام کرنا بدعت ہے، آپ ﷺ سے زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا مسنون ہے۔ اور اس بدعت کا موجد اول مروان بن حکم تھا۔

۶۔ نماز عید سے قبل خطبہ دینا بدعت ہے۔ اور اس بدعت کا موجد بھی مروان ہے۔

۷۔ خلاف سنت کام کو جتنا بھی مزین و آراستہ کیا جائے اس میں خیر و بھلائی کرم فرما نہیں ہو سکتی۔

۷۰۰...... بَابُ إِشَارَةِ الْخَاطِبِ بِالسَّبَّابَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْخُطْبَةِ وَتَحْرِيْكِهِ إِيَّاهَا عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا

خطبے میں دعا کرتے وقت منبر پر شہادت کی انگلی سے خطیب کے اشارہ کرنے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے اسے حرکت دینے کا بیان

۱۴۵۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ......

(۱۴۵۰) اسنادہ ضعیف، اس کی سند میں ابوالحویرث راوی خراب حافظہ والا ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین علی المنبر، حدیث: ۱۱۰۵۔ مسند احمد: ۵/ ۳۳۷۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ. وَلٰكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا: وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يُحَرِّكُهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا أَبُو الْحُوَيْرِثِ مَدَنِيٌّ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر یا منبر کے علاوہ دعا کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں نے آپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور آپ نے اپنی انگشت شہادت کو حرکت دے کر اشارہ کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عبدالرحمان بن معاویہ سے مراد ابوالحویرث مدنی ہے۔''

۷۰۱...... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبے کے دوران میں منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان

١٤٥١ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ......

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ: أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ، رَافِعاً يَدَيْهِ، فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ. رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيْدُ عَلَى أَنْ يُشِيْرَ بِإِصْبَعِهِ.

''حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا برا کرے (انہیں خیر و بھلائی سے دور کرے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ اپنی انگلی سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ خطبہ جمعہ و عید اور دیگر خطبات میں خطبہ ارشاد کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور ادھر ادھر اشارے کرنا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ خطبات میں اشارے کا مسنون طریقہ انگشت شہادت سے اشارہ کرنا ہے۔

۷۰۲...... بَابُ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْقَسِيِّ أَوِ الْعِصِيِّ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران میں منبر پر کمان یا لاٹھی کے ساتھ سہارا لینے کا بیان

١٤٥٢ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ الْحَوْشِيُّ، حَدَّثَنِيْ......

(١٤٥١) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ٨٧٤ـ سنن ابی داود: ١١٠٤ـ سنن ترمذی: ٥١٥ـ سنن نسائی: ١٤١٣ـ مسند احمد: ٤/ ١٣٥.

(١٤٥٢) سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس، حديث: ١٠٩٦ـ مسند احمد: ٤/ ٢١٢.

شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقِ الطَّائِفِيُّ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى - أَوْ مَعَ - رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حُزْنِ الْكَلْفِيُّ، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ، فَشَهِدْنَا الْجُمُعَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ طَيِّبَاتٍ خَفِيْفَاتٍ مُبَارَكَاتٍ.

''جناب شعیب بن رزیق طائفی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جنہیں حکم بن حزن کلفی کہا جاتا ہے، ان کے ساتھ بیٹھا تو انہوں نے ہمیں بیان کرنا شروع کر دیا، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ سات میں سے ساتواں یا نو میں نواں شخص حاضر ہوا۔ ہم جمعہ میں حاضر ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ ایک کمان یا لاٹھی کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریفات بیان کیں اور پاکیزہ، ہلکے پھلکے اور مبارک کلمات کے ساتھ اللہ کی ثناء بیان کی۔''

۷۰۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ، وَلَوْ كَانَتِ الْخُطْبَةُ صَلَاةً مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِمَا لَا يَجُوْزُ فِي الصَّلَاةِ

خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے گفتگو کرنا جائز ہے اور اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اگر خطبہ نماز کی طرح ہوتا تو نبی کریم ﷺ خطبے کے دوران میں ایسی گفتگو نہ فرماتے جو نماز میں جائز نہیں

١٤٥٣ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ - عَنْ قَيْسٍ - وَهُوَ.........

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَأَمَرَنِيْ، فَحَوَّلْتُ إِلَى الظِّلِّ. وَفِي خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: - وَهُوَ يَخْطُبُ لِمَنْ أَخَّرَ الْمَجِيْءَ - اِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ. وَفِي خَبَرِ أَبِي سَعِيْدٍ: فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ

''حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے مجھے حکم دیا، لہٰذا میں سایہ دار جگہ کی طرف چلا گیا اور جناب عبید اللہ بن بشر کی حدیث میں ہے۔'' نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے، دیر سے آنے والے کو فرمایا: (جہاں جگہ ملتی ہے) بیٹھ جاؤ، تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے اور دیر

(١٤٥٣) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في الجلوس في الشمس والظل، حديث: ٤٨٢٢ - الادب المفرد للبخاري: ١١٧٤ - مسند احمد: ٣/ ٤٢٧ - صحيح ابن حبان: ٢٧٨٩.

بِبَعْثٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا. وَفِي خَبَرِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلدَّاخِلِ: هَلْ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: قُمْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوْا. وَفِي أَخْبَارِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ سُلَيْكٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: قُمْ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْأَمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. فَفِي هٰذِهِ الْأَخْبَارِ كُلِّهَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ. وَأَنَّ لِلْخَاطِبِ أَن يَتَكَلَّمَ فِيْ خُطْبَتِهِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَمَا يَنُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ وَيُعَلِّمُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ.

سے بھی آئے ہو۔'' اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے پھر اگر آپ کو کوئی لشکر روانہ کرنے یا کوئی اور ضرورت ہوتی تو آپ لوگوں کو بتا دیتے۔ اور اگر کوئی (مالی) حاجت ہوتی تو انہیں حکم دیتے، آپ فرماتے تھے: صدقہ کرو۔'' ابن عجلان کی عیاض رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، جمعہ والے دن خطبہ کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) داخل ہونے والے سے فرمایا: کیا تم نے نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے۔ اس نے جواب دیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: اٹھو، دو رکعات پڑھ لو، پھر آپ نے لوگوں سے کہا: صدقہ کرو۔'' اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں مذکور حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے قصے میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم نے (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، تو آپ نے فرمایا: اٹھ کر دو رکعت پڑھو۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ والے دن اس حال میں (مسجد) آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا چاہیے ان تمام روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ خطبہ نماز کی طرح نہیں ہے۔ اور خطیب کے لیے جائز ہے کہ وہ خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے مسلمانوں کی ضروریات کے متعلق گفتگو کرے اور انہیں ان کے دینی معاملات سکھائے۔''

فوائد :......۱۔ دوران خطبہ امام حاضرین میں سے کسی شخص سے مخاطب ہوسکتا ہے اور دوران خطبہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا امام کے لیے جائز ہے۔ نیز سامعین کا باہم مخاطب ہونا لغو فعل ہے، البتہ دوران خطبہ سامع امام سے ہم کلام ہوسکتا ہے۔

۲۔ امام کو سامعین کا خیال رکھنا چاہیے اور جو چیز ان کے لیے مضر ہو اس کا مداوا کرنا چاہیے۔

۷۰۴..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْقَارِئَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَاسْتِمَاعِهِ لِلْقِرَاءَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ

امام کا قاری قرآن کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دینا اور تلاوت کو سننے کا بیان، اس حال میں کہ امام منبر پر موجود ہو، قرآن مجید کی تلاوت سن کر منبر پر رو پڑنے کا بیان

۱۴۵۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ، نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلْقَمَةَ كَذَا يَقُوْلُ أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ، ....

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ، حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو تلاوت سناؤں جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، تو میں نے آپ کو سورہ نساء کی کچھ آیات پڑھ کر سنائیں، حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء: ٤١) ''پھر ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اس امت پر گواہ بنائیں گے۔'' تو میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔''

۷۰۵..... بَابُ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِلسُّجُوْدِ إِذَا قَرَأَ الْخَاطِبُ السَّجْدَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ

جب خطیب سجدہ والی آیت کی تلاوت کرے تو (سجدہ کرنے کے لیے) منبر سے نیچے اترنے کا بیان

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ، لِأَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ أَدْخَلَ بَيْنَ أَبِيْ هِلَالٍ وَعِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَلَسْتُ أَرَى الرِّوَايَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ هٰذَا.

اگر اس کے متعلق حدیث صحیح ثابت ہو کیونکہ میرا دل اس کی سند کی طرف سے مطمئن نہیں اس لیے کہ ابن وہب کے بعض شاگردوں نے ابن ابی ہلال اور عیاض بن عبداللہ کے درمیان اس حدیث میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو داخل کر دیا ہے، اس حدیث کو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کیا ہے میرے خیال میں یہ حدیث ابن ابی فروہ سے مروی نہیں

(۱۴۵۴) سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة النساء، حدیث: ۳۰۲۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۴۹۴۔ سنن کبری نسائی: ۸۰۲۲.

١٤٥٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَثَنَا خَالِدٌ ـ هُوَ يَزِيْدُ ـ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، وَهُوَ سَعِيْدٌ ـ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْماً فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ، وَقَرَأَ بِهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ، وَلٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ. فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ نے (دوران خطبہ میں) سورہ ص کی تلاوت کی، پھر جب آپ نے سجدہ والی آیت تلاوت کی تو آپ نے (منبر سے) اتر کے سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ ایک مرتبہ پھر آپ نے اس کی تلاوت فرمائی تو جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو ہم نے سجدہ کرنے کی تیاری کر لی۔ جب آپ نے ہمیں (تیار دیکھا) تو فرمایا: ''بلاشبہ یہ تو ایک نبی (داؤد علیہ السلام) کی توبہ کا مقام ہے۔ لیکن میں نے تمہیں سجدہ کرنے کے لیے تیار دیکھا ہے۔ لہٰذا آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران خطبہ آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت خطبہ منقطع کرنا اور منبر سے اتر کر سجدہ کرنا اور سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ منبر پر براجمان ہونا اور بقیہ خطبہ ارشاد کرنا جائز ہے۔

٧٠٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْخَاطِبِ فِيْ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ

خطیب کے لیے بوقت ضرورت خطبہ روکنے کی رخصت ہے

١٤٥٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ..........

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ

(١٤٥٥) صحيح، الصحيحة: ٢٧١٠ـ سنن ابی داود، كتاب سجود القرآن، باب السجود فی ص، حديث: ١٤١٠ـ سنن الدارمی: ١٥٥٤.

(١٤٥٦) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الامام يقطع الخطبة للامر يحدث، حديث: ١١٠٩ـ سنن ترمذی: ٣٧٧٤ـ سنن ابن ماجه: ٣٦٠٠ـ سنن نسائی: ١٥٨٦ـ مسند احمد: ٥/ ٣٥٤.

عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ، قَالَ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، ﴿إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾، إِنِّي رَأَيْتُ هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ وَحَمَلْتُهُمَا. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَاهُ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ حُسَيْنٍ، وَقَالَ: فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوکر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما چلتے اور گرتے ہوئے (مسجد میں) آئے۔ ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی، تو رسول اللہ ﷺ (منبر سے) اترے اور آپ نے ان دونوں کو اٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (الانفال: ۲۸) ''بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا باعث ہے۔'' بے شک میں نے ان دو بچوں کو چلتے ہوئے گرتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا حتی کہ میں نے نیچے اتر کر انہیں اٹھا لیا۔ زید بن حباب کے واسطے سے جناب حسین کی روایت میں ہے: ''تو میں صبر نہ کر سکا'' پھر آپ نے اپنا خطبہ دوبارہ شروع کر دیا۔''

فوائد:......۱۔ حاجت کے تحت خطبہ منقطع کرنا جائز و مباح ہے۔

۲۔ اولاد اور مال فتنہ ہے جو شرعی اعمال میں کوتاہی کا باعث بنتے ہیں لیکن یہاں یہ مقصود نہیں کہ اولاد اور مال کی محبت میں غیر شرعی کام جائز ہے بلکہ مقصود یہ ہے اگر اولاد وغیرہ سے محبت میں کچھ کمی کوتاہی ہو جائے تو قابل مواخذہ نہیں۔

۳۔ سرخ لباس زیب تن کرنا جائز ہے۔

۷۰۷...... بَابُ إِبَاحَةِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِيُعَلِّمَ بَعْضَ الرَّعِيَّةِ

خطبہ روک کر بعض رعایا کو تعلیم دینا جائز ہے

۱۴۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ -يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيْرَةِ- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، ....

عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ، قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ:

''حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں نے

(۱۴۵۷) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب حدیث التعلیم فی الخطبة، حدیث: ۸۷۶۔ سنن نسائی: ۵۳۷۹۔ الادب المفرد للبخاری: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۵/ ۸۰۔

رَجُلٌ جَاهِلٌ عَنْ دِيْنٍ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ . فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ ، وَتَرَكَ الْخُطْبَةَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خَلَتْ قَوَائِمُهُ مِنْ حَدِيْدٍ ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ قَائِماً .

عرض کی: (میں) ایک دین سے ناواقف شخص ہو، جسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے خطبہ روک دیا۔ پھر ایک کرسی لائی گئی۔ جس کے پائے لوہے سے خالی تھے۔رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے اس علم سے مجھے سکھانا شروع کیا جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا تھا، پھر آپ نے کھڑے ہوکر (بقیہ) خطبہ ارشاد فرمایا۔''

فوائد:......ا۔ کسی شرعی ضرورت کی صورت میں خطبہ اور جمعہ دیگر خطبات قطع کرنا جائز ہے۔

۲۔ کوئی شخص دین سیکھنے کے لیے امام کی خدمت میں حاضر ہو تو ہر صورت اسے دینی تعلیم سے آگاہ کرنا لازم ہے، خواہ انسان خطبہ ارشاد کر رہا ہو۔

۳۔ سائل کا سوال کو خوبصورت اور آراستہ کر کے پیش کرنا جائز ہے۔

۴۔ نبی ﷺ اپنی امت پر انتہائی مشفق و مہربان تھا اور دین اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لیے ہمہ وقت تیار ومصروف رہتے تھے۔

۵۔ تعلیم کے لیے بلند جگہ یا کرسی وغیرہ کا استعمال بہتر ہے، اس سے سامعین کو سمجھنے میں سہولت رہتی ہے۔

۷۰۸..... بَابُ انْتِظَارِ الْقَوْمِ الْإِمَامَ جُلُوْسًا فِي الْعِيْدَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَ النِّسَاءَ وَيُذَكِّرُهُنَّ

نماز عیدین میں خطبے سے فارغ ہوکر لوگوں کا بیٹھ کر امام کا انتظار کرنا تا کہ وہ عورتوں کو وعظ ونصیحت کر لے

۱۴۵۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ، قَالَ وَحَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ عَنِ ابْنِ مَخْلَدٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: شَهِدْتُّ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نمازیں پڑھی ہیں، یہ تمام حضرات نماز خطبے سے پہلے پڑھتے

(۱۴۵۸) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب موعظة الامام النساء، یوم العید، حدیث: ۹۷۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العیدین، حدیث: ۸۸۴۔ مسند احمد: ۱/ ۳۳۱.

قَبْلَ الْخُطْبَةِ . فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ ، فَقَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَةَ ، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا ، لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ: نَعَمْ . قَالَ فَتَصَدَّقْنَ ، قَالَ: فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ، فَقَالَ: هَلُمَّ ، فِدًى لَكُنَّ ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ .

تھے۔ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نیچے تشریف لائے، گویا کہ میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ مردوں کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ فرما رہے تھے، پھر آپ لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ (الممتحنة: ١٢) ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں بیعت کے لیے حاضر ہوں۔'' آخر آیت تک تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا: کیا تم اسی بات پر (قائم) ہو؟ صرف ایک عورت نے جواب دیا۔ ہاں جی! جناب حسن کو معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ عورت کون تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرو خیرات کرو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا پھیلا دیا اور کہا: اپنا صدقہ لاؤ۔ پس عورتوں نے اپنے زیورات اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں۔''

٧٠٩..... بَابُ ذِكْرِ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَذْكِيرِهِ إِيَّاهُنَّ وَأَمْرِهِ إِيَّاهُنَّ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے خطبہ کے بعد امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دینا

١٤٥٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر والے دن کھڑے ہوئے، تو خطبے سے پہلے نماز سے ابتداء کی، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب اللہ کے نبی ﷺ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے

(١٤٥٩) تقدم تخريجه برقم: ١٤٤٤.

فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَ بِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً. قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتْخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرُهُنَّ. قَالَ: أَيْ لَعُمْرِيْ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَالَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ.

تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا۔ جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ جناب ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام عطاء سے پوچھا: کیا یہ صدقہ فطر تھا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ ایک عام صدقہ تھا جو انہوں نے اسی وقت ادا کیا تھا۔ عورت اپنا کنگن یا چھلہ وغیرہ (حضرت بلال کی چادر میں) ڈال رہی تھیں اور وہ (زیورات وغیرہ) صدقہ کر رہی تھیں۔ میں نے جناب عطاء سے پوچھا: کیا آپ کے نزدیک اب بھی امام کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کرے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میری عمر کی قسم! یہ ان پر واجب ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے؟“

١٤٦٠۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَحَثَّهُنَّ عَلٰى طَاعَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَطَةِ النِّسَاءِ سُفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَةَ، فَجَعَلْنَ يَتَبَرَّعْنَ بِقَلَائِدِهِنَّ وَحُلِيِّهِنَّ وَقُرُطِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ

”امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب عبدالملک بن ابی سلیمان کی عطا کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ انہیں وعظ و نصیحت کی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ”تم صدقہ کرو کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہے۔ تو عورتوں کے درمیان سے پچکے رخساروں والی ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک تم شکوے شکایات بہت زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، چنانچہ انہوں نے صدقہ و خیرات کرتے ہوئے اپنے

(١٤٦٠) صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين، حديث: ٤/ ٨٨٥۔ سنن نسائی: ١٥٧٦۔ مسند احمد: ٣/ ٣١٨۔ سنن الدارمی: ١٦٠٢.

بِهِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، ح وَثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ .

گلے کے ہار، زیورات، اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں حضرت بلال کی چادر میں ڈال دیں۔"

۱۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَتَى النِّسَاءَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَهُنَّ إِذِ النِّسَاءُ لَمْ يَسْمَعْنَ خُطْبَتَهُ وَمَوْعِظَتَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس انہیں وعظ و نصیحت کرنے کے لیے اس لیے تشریف لائے تھے کیونکہ عورتیں آپ کا خطبہ اور وعظ و نصیحت سن نہیں سکی تھیں

۱٤٦١ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَرَاٰى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ ، فَأَتَاهُنَّ ، يُذَكِّرُهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ . الْخَبَرَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: پس نبی کریم ﷺ نے خیال کیا کہ آپ عورتوں کو وعظ نہیں سنا سکے، اس لیے آپ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت کی۔" یہ دونوں روایات جنھیں امام عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، صحیح ہیں۔

فوائد:......۱۔ عیدین میں اگر عورتوں تک خطیب کی آواز نہ پہنچے تو عورتوں کو علیحدہ خطبہ ارشاد کرنا اور انہیں وعظ و نصیحت کرنا جائز ہے۔

۲۔ خطبہ عید میں عورتوں کو صدقات و خیرات کرنے کی ترغیب دینا اور انہیں جہنم سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر سے آگاہ کرنا مباح ہے۔

۱۷۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ انْتِظَارِ الرَّعِيَّةِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید والے دن لوگوں کو خطبے کا انتظار نہ کرنے کی رخصت ہے

۱٤٦٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ..........

(۱٤٦١) صحيح بخاري، كتاب العلم، باب عظة الامام النساء وتعليمهن، حديث: ۹۸ـ صحيح مسلم۸۸٤،۲ سنن ابن ماجه: ۱۲۷۳.

(۱٤٦٢) صحيح، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الجلوس للخطبة، حديث: ۱۱۵۵ـ سنن نسائي: ۱۵۷۲ـ سنن ابن ماجه: ۱۲۹۰.

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عِيْدٍ ، صَلّٰى وَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ ، فَمَنْ شَاءَ جَلَسَ لِلْخُطْبَةِ ، وَمَـنْ شَاءَ أَن يَّذْهَبَ ذَهَبَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰـذَا حَـدِيْـثٌ خِرَاسَانِيٌّ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ لَا نَـعْـلَـمُ أَحَـدًا رَوَاهُ غَيْرُ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسَى الشَّيْبَـانِـيِّ ، كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ أَيْضًا عِنْدَ أَبِي عَـمَّـارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسَى ، لَمْ يُحَدِّثْنَا بِهٖ بِنَيْسَابُوْرٍ ، حَدَّثَ بِهٖ أَهْلُ بَغْدَادَ عَلٰى مَا خَبَرَنِي بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ .

''حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید والے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے نماز پڑھائی اور فرمایا: ہم نے نماز ادا کر لی ہے، تو جو شخص چاہے وہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے، اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ خراسانی روایت نہایت غریب ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اسے صرف فضل بن موسیٰ شیبانی نے روایت کیا ہے۔ یہ روایت ابوعمار کے پاس بھی موجود تھی، انہوں نے نیسابور میں ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی، اہل بغداد کو یہ حدیث بیان کی تھی جیسا کہ بعض عراقی علماء نے مجھے بتایا ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ خطبہ عیدین سنت ہے واجب نہیں اور عید کے خطبہ کے وجوب کا کوئی شخص بھی قائل نہیں۔ تاہم صحابہ کا عمل یہی تھا کہ وہ جہاں نماز پڑھتے وہیں بیٹھ کر خطبہ سماعت کرتے۔

۷۱۲..... بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ الْعِيْدَ ثُمَّ الْجُمُعَةَ، وَإِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا جَمِيْعًا بِسُوْرَتَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا.

ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کا جمع ہونا، اور امام کا لوگوں کو پہلے عید کی نماز پھر نماز جمعہ پڑھانے کا بیان، ان دونوں نمازوں میں ایک ہی قسم کی دو سورتیں پڑھنا جائز ہے

۱۴۶۳۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ..........

عَـنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ ، وَقَالَ مَرَّةً: فِي الْعِيْدِ ، بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ، وَهَـلْ أَتَـاكَ حَـدِيْـثُ الْـغَاشِيَةِ ، فَإِنْ وَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَأَ بِهِمَا .

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدین کی نمازوں میں، ایک بار فرمایا: عید میں (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) اور (هَـلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر عید جمعہ کے دن آ جاتی تو آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔''

(۱۴۶۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة، حدیث: ۸۷۸۔ سنن ابی داود: ۱۱۲۲۔ سنن ترمذی: ۵۳۳۔ سنن نسائی: ۱۴۲۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۸۱۔ مسند احمد: ۴/ ۲۷۳۔ مسند الحمیدی: ۹۲۱۔

فوائد :......اگر عید اور جمعہ ایک دن واقع ہوں تو عید و جمعہ کی دونوں نمازوں میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت کرنا جائز و مباح ہے۔

۷۱۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِبَعْضِ الرَّعِيَّةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لاَ أَعْرِفُ إِيَّاسَ بْنَ أَبِي رَمْلَةَ بِعَدَالَةٍ وَلاَ جَرْحٍ.

جب جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جائیں تو بعض لوگوں کو جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ مجھے ایاس بن ابی رملہ کی جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے

۱۴۶۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ..........

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ: أَنَّهُ شَهِدَ مُعَاوِيَةَ وَسَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ شَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. صَلَّى الْعِيْدَ فِيْ أَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْمَعَ فَلْيَجْمَعْ.

''جناب ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے پاس حاضر تھے تو انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی دن میں دو عیدوں (عید اور جمعہ) میں شریک ہوئے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! آپ نے دن کے شروع میں عید کی نماز پڑھائی پھر آپ نے نماز جمعہ کی رخصت دے دی اور فرمایا: جو پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔''

فوائد :......اگر عید جمعہ کے روز آئے تو سامعین کو جمعہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔ اور جمعہ چھوڑنے کی صورت میں سامعین گناہ گار نہیں ہوں گے۔ البتہ جمعہ چھوڑنے کی صورت میں نماز ظہر پڑھنا لازم ہے۔

۷۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ وَالْجُمُعَةُ أَنْ يُّعِيْدَ بِهِمْ وَلاَ يَجْمَعَ بِهِمْ، إِنْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب عید اور جمعہ جمع ہو جائیں تو امام کو رخصت ہے کہ وہ لوگوں کو عید پڑھا دے اور جمعہ نہ پڑھائے، بشرطیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اپنے اس فرمان ''ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سنت کو پالیا ہے'' سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنت ہو

۱۴۶۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَثَنَا

(۱۴۶۴) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب اذا وافق یوم الجمعۃ یوم عید، حدیث: ۱۰۷۰۔ سنن نسائی: ۱۵۹۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۱۰۔ مسند احمد: ۳۷۲/۴۔ سنن الدارمی: ۱۶۱۲۔

يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي بْنَ أَخْضَرَ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيُّ مِنْ بَنِي عَوْفِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ، حَدَّثَنِي.........

وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: شَهِدتُّ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَهُوَ أَمِيْرٌ فَوَافَقَ يَوْمُ فِطْرٍ- أَوْ أَضْحَى- يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَخَرَجَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ وَأَطَالَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ الْجُمُعَةَ. فَعَابَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ وَبَلَغَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا اجْتَمَعَ عِيْدَانِ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ سُنَّةَ أَبِيْ بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ أَوْ عَلِيٍّ. وَلاَ أَخَالُ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَصَابَ السُّنَّةَ فِي تَقْدِيْمِهِ الْخُطْبَةَ قَبْلَ صَلاَةِ الْعِيْدِ، لِأَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ خِلاَفُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِنَّمَا أَرَادَ تَرْكَهُ أَنْ يَجْمَعَ بِهِمْ بَعْدَمَا قَدْ صَلَّى بِهِمْ صَلاَةَ الْعِيْدِ فَقَطْ،

”حضرت وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ میں حاضر تھا جب وہ امیر تھے تو عید الفطر یا عید الاضحیٰ جمعہ کے دن آ گئی تو انہوں نے (عید کے لیے) نکلنے میں تاخیر کی حتی کہ دن چڑھ گیا، پھر وہ باہر نکلے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر بڑا طویل خطبہ دیا۔ پھر انہوں نے دو رکعات پڑھائیں اور نماز جمعہ نہیں پڑھائی، پس بنی امیہ بن عبد شمس کے کچھ لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا اور ان پر عیب لگایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کو پالیا ہے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ”میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہو جائیں تو وہ اسی طرح کرتے تھے۔ یہ جناب احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: ”حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کو پالیا ہے“، ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ انہوں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا ہے۔“ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مردا یہ ہو کہ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان یا علی کے طریقے کو انہوں نے پالیا ہے۔ اور میرا خیال نہیں کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کو انہوں نے سنت کو پالیا“ قرار دیا ہو کیونکہ یہ کام سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، اور عمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کے خلاف ہے۔ بلکہ ان کی مراد صرف جمعہ نہ پڑھانا تھا۔ جبکہ انہوں نے لوگوں کو نماز عید پڑھا

(١٤٦٥) اسناده حسن، سنن نسائي، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في التخلف عن الجمعة...... حديث: ١٥٩٣.

دُوْنَ تَقْدِيْمِ الْخُطْبَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيْدِ. دی تھی۔ ان کی مراد نماز عید سے پہلے خطبہ دینا نہ تھی۔‘‘

فوائد :......ا۔ اگر عید اور جمعہ ایک دن واقع ہوں تو نماز جمعہ کو ترک کرنے اور امام کو جمعہ منعقد نہ کرنے کی رخصت ہے روز عید جمعہ کا انعقاد لازم نہیں۔

۲۔ نماز جمعہ ترک کرنے کی صورت میں نماز ظہر کا اہتمام لازم ہے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے جمعہ کا اہتمام نہ کرنے سے اس بات کی نفی نہیں ہوئی کہ انہوں نے نماز ظہر گھر پر ادا نہ کی ہو۔

۷۱۵..... بَابُ إِبَاحَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَإِنْ كُنَّ أَبْكَارًا ذَوَاتَ خُدُوْرٍ حُيَّضًا كُنَّ أَوْ أَطْهَارًا

عورتوں کا نماز عیدین کے لیے نکلنا جائز ہے اگرچہ وہ کنواریاں، پردہ نشین، حائضہ ہوں یا پاکیزہ

۱۴۶۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، نَا أَيُّوْبُ.........

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ. فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً كَانَتْ أُخْتِيْ مَعَهُ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى، وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. فَسَأَلَتْ أُخْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَلْ عَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ قَالَ: •لِتُلْبِسَهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ

’’حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم اپنی جوان لڑکیوں کو (عید کے لیے) نکلنے سے منع کرتی تھیں۔ ایک خاتون آئیں اور بنی خلف کے محل میں اتریں، اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بیوی تھی، جس صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی، میری بہن چھ غزوات میں ان کے ساتھ تھی، وہ فرماتی ہیں: ہم زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہم میں سے کسی عورت کو گناہ ہوگا اگر وہ چادر نہ ہونے کی وجہ سے نکل نہ سکے؟ آپ نے فرمایا: اس کی سہیلی کو چاہیے کہ وہ اسے اپنی چادروں میں سے کوئی چادر اوڑھنے کے لیے دے دے اور وہ نیکی کے کام اور مومنوں کی دعا میں شریک ہو جائے پھر جب حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں نے ان

(۱۴۶۶) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب تقضي الحائض المناسك كلها...... حديث: ۱۶۵۲۔ صحيح مسلم: ۸۹۰؍۱۲۔ سنن ابي داود: ۱۱۳۸۔ سنن ترمذي: ۵۴۱۔ سنن نسائي: ۳۹۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۰۷۔ مسند احمد: ۵؍۸۴.

عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا ـ أَوْ سَأَلْنَاهَا ـ فَقُلْنَا، سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا؟ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبَا. فَقَالَتْ: نَعَمْ بِأَبَا. قَالَ: لِتَخْرُجَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَتَعْتَزِلُ الْحَائِضُ الْمُصَلّٰى. قُلْتُ لِأُمِّ عَطِيَّةَ: الْحَائِضُ؟ قَالَتْ: أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا؟

سے پوچھا یا ہم نے ان سے پوچھا، ہم نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ ﷺ کو یاد کرتیں تو کہتیں: میرا باپ آپ پر قربان، تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں، میرا والد آپ پرقربان ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: نوجوان، پردہ نشین عورتوں یا نوجوان اور پردہ نشین عورتوں اور حائضہ عورتوں کو (عید کے لیے) نکلنا چاہیے۔ وہ خیر و بھلائی کے کاموں میں شریک ہوں اور مومنوں کی دعا میں حاضر ہوں لیکن حائضہ نماز گاہ سے الگ رہے، میں نے ام عطیہ کو کہا کیا حائضہ بھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا کیا حائضہ میدان عرفات میں (حج کے لیے) حاضری نہیں دیتی اور کیا وہ فلاں فلاں کام میں شریک نہیں ہوتی؟ کیا وہ فلاں فلاں مقام پر حاضر نہیں ہوتی؟''

٧١٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِاعْتِزَالِ الْحَائِضِ إِذَا شَهِدَتِ الْعِيْدَ وَالدَّلِيْلِ أَنَّهَا إِنَّمَا أُمِرَتْ بِالْخُرُوْجِ لِمُشَاهَدَةِ الْخَيْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

حائضہ عورت جب عید میں حاضر ہو تو عید گاہ سے الگ رہنے کے حکم کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اسے صرف خیر و بھلائی کے مشاہدے اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کے لیے نکلنے کا حکم دیا گیا ہے

١٤٦٧ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ ـ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ ـ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَ حَفْصَةَ..........

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ

''حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنواری نوجوان پردہ نشین لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو عید والے دن (عید گاہ کی طرف) نکالا کرتے تھے۔ البتہ حائضہ عورتیں عید گاہ سے الگ رہتی تھیں اور خیر و بھلائی اور مسلمانوں

(١٤٦٧) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب وجوب الصلاة في الثياب، حديث: ٣٥١، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ذكر اباحة خروج النساء في العيدين، حديث: ١٠/ ٨٩٠- سنن ترمذى: ٥٣٩- وانظر الحديث السابق.

وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: فَإِن لَّمْ يَكُنْ لِإِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا.

کی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔ ان میں سے کسی عورت نے پوچھا: اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس چادر نہ ہوتو (وہ کیا کرے)؟ آپ نے فرمایا: اس کی بہن اپنی چادروں میں سے ایک چادر اسے عاریتاً دے دے۔"

فوائد: ......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جوان، ادھیڑ عمر اور حائضہ عورتوں کا عیدگاہ میں پہنچنا واجب اور اس دن کی خیر و برکت کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہاں امر وجوب پر دال ہے کیونکہ کوئی قرینہ صارفہ نہیں جو اس امر کو استحباب پر محمول کرے۔

۲۔ حائضہ عورتوں پر عیدگاہ میں پہنچنا فرض ہے لیکن وہ عیدگاہ میں نماز کی جگہوں سے دور رہیں گی۔

۳۔ جس عورت کے پاس اوڑھنی یا دوپٹہ وغیرہ نہ ہو، اس عذر کی وجہ سے اسے نماز عید میں شامل نہ ہونے کی رخصت نہیں۔ بلکہ وہ کسی سہیلی سے عاریتاً اوڑھنی لے کر نماز عید میں شرکت کرے گی۔

۷۱۷...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ أَتٰى فِيْهِ الْمُصَلّٰى

عیدگاہ سے واپس آتے ہوئے دوسرے راستے سے آنا مستحب ہے

۱۴۶۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ وَ أَبُوْ الْأَزْهَرِ - وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ، قَالَا، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الْمُؤَدِّبُ - نَا فُلَيْحٌ - وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْهِ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لیے تشریف لے جاتے تو واپسی پر وہ راستہ بدل کر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔"

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عیدین سے واپسی کے وقت راستہ تبدیل کرنا مستحب فعل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عیدین سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنا دائمی معمول تھا۔

۷۱۸...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْمَنْزِلِ بَعْدَ الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى

عیدگاہ سے واپس آ کر گھر میں نفل نماز ادا کرنا مستحب ہے

۱۴۶۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ مُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

(۱۴۶۸) صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی العید، حدیث: ۵۴۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۰۱۔ مسند احمد: ۲/ ۳۳۸۔ سنن الدارمی: ۱۶۱۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۸۱۵۔ صحیح بخاری: ۹۸۶ تعلیقاً۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى يَطْعَمَ، فَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا رَجَعَ صَلّٰى فِي بَيْتِهٖ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لاَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلاَةِ شَيْئاً.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن کچھ کھائے بغیر (عید گاہ کی طرف) نہیں جاتے تھے۔ جب آپ جاتے تو لوگوں کو دو رکعات پڑھاتے، پھر جب آپ گھر واپس تشریف لاتے تو آپ گھر میں دو رکعات ادا فرماتے۔ اور آپ نماز سے پہلے کوئی نماز (نفل) نہیں پڑھتے تھے۔''

فوائد :......نماز عیدین سے قبل مطلق نماز پڑھنا اور بعد میں عید گاہ میں نماز پڑھنا مکروہ عمل ہے۔ البتہ نماز عید کے بعد گھر پر دو رکعت نماز پڑھنا مشروع اور مسنون فعل ہے۔

❀❀❀❀

(١٤٦٩) اسناده حسن، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فى الصلاة قبل العيد وبعدها، حديث: ١٢٩٣۔ مسند احمد: ٣/ ٢٨.

كِتَابُ الْإِمَامَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ مُخْتَصَرٌ مِنْ كِتَابِ الْمُسْنَدِ

کتاب المسند سے اختصار کے ساتھ نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتوں کی کتاب

١..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ

تنہا آدمی کی نماز پر باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

١٤٧٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ عُقْبَةَ بْنِ وَسَاجٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ قُدَامَةَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذْكُرُ الْعَدَدَ لِلشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعَبِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُرِيْدَ نَفْيًا لِمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ الْعَدَدِ، وَلَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ أَنَّهَا لَا

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی، اس کے تنہا نماز سے پچیس گنا فضیلت والی ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اس جنس سے تعلق رکھتے ہیں جس کے متعلق میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب جب کسی اجزاء اور شاخوں والی چیز کا عدد بیان کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد اس عدد سے زائد کی نفی کرنا نہیں ہوتا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''پچیس گنا'' سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ باجماعت نماز کا ثواب اس سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔ ہماری اس تاویل و تفسیر کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔''

(١٤٧٠) اسناده صحيح، مسند احمد: ١/ ٤٣٧.

تَفْضُلُ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا الْعَدَدِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ .

١٤٧١ ـ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنَ حَكِيْمٍ حَدَّثَانَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيْعِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعاً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی اس کی تنہا نماز کی ادائیگی سے ستائیس گناہ فضیلت رکھتی ہے۔''

۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخَاطِبُ أُمَّتَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ، مَوَّهَ بِجَهْلِهِ عَلٰى بَعْضِ الْغَبَاءِ، احْتِجَاجاً لِمَقَالَتِهِ هٰذِهِ أَنَّهُ إِذَا خَاطَبَهُمْ بِكَلَامٍ مُجْمَلٍ فَقَدْ خَاطَبَهُمْ بِمَا لَمْ يُفِدْهُمْ مَعْنًى، زَعَمَ

اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل الفاظ میں خطاب نہیں فرماتے۔اس نے اپنے اس قول کے ذریعے سے بعض بے وقوف لوگوں پر اپنی جہالت کے ساتھ حق کو چھپا دیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل کلام کے ساتھ خطاب کریں گے تو گویا آپ نے انہیں بے فائدہ خطاب کیا، یہ اس شخص کا گمان وخیال ہے

١٤٧٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيْعِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِبِضْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی اس کے لیے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل

(١٤٧١) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب فضل صلاة الجماعة، حديث : ٦٤٥ ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حديث : ٦٥٠ ـ سنن ترمذى: ٢١٥ ـ سنن نسائى : ٨٣٨ ـ مسند احمد : ٢/ ٦٥ . انظر الحديث السابق.

(١٤٧٢) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب فضل صلاة الفجر فى جماعة، حديث : ٦٤٨ ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حديث : ٦٤٩ ـ سنن ترمذى: ٢١٦ ـ سنن نسائى : ٨٣٩ ـ مسند احمد : ٢/ ٤٧٣ .

صَلاَةً. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَقَوْلُهُ ﷺ: بِضْعٌ كَلِمَةٌ مُجْمَلَةٌ إِذِ الْبِضْعُ يَقَعُ عَلَى مَا بَيْنَ الثَّلاَثِ إِلَى الْعَشْرِ مِنَ الْعَدَدِ، وَبَيَّنَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهَا تَفْضُلُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ وَلَمْ يَقُلْ لاَ تَفْضُلُ إِلاَّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ، وَأَعْلَمَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَا تَفْضُلُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لفظ ''بضع'' مجمل ہے۔ کیونکہ بضع کا اطلاق تین سے لے کر دس تک کے عدد پر ہوتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان فرمایا کہ نماز باجماعت پچیس گنا افضل ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ پچیس گنا سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتی۔ اور آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں بتایا کہ نماز باجماعت ستائیس درجے افضل ہوتی ہے۔''

فوائد:...... ۱۔ بظاہر یہ احادیث باہم متعارض معلوم ہوتی ہیں کہ بعض روایات ہیں نماز باجماعت پچیس درجے اور بعض میں ستائیس درجے زیادہ ثواب کا بیان ہے امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان متعارض احادیث میں تطبیق کی تین صورتیں ہیں:

(۱) ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ عدد قلیل کا ذکر عدد کثیر کی نفی نہیں کرتا۔ (کہ پچیس کا عدد ستائیس میں شامل ہے) اور جمہور اصولیوں کے نزدیک عدد کے مفہوم کا تعین باطل ہے۔

(۲) ممکن ہے کہ اولاً آپ ﷺ نے قلیل عدد (یعنی پچیس گنا زیادہ ثواب) بیان کیا ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مزید فضیلت سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے مزید فضیلت بیان کر دی۔

(۳) نمازیوں اور نماز کے اعمال کے مختلف ہونے سے مختلف ثواب ملتا ہے سو بعض نماز کو پچیس گنا اور بعض کو ستائیس درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے یہ نماز کی ہیئات، خشوع نمازیوں کی کثرت اور فضیلت اور زمین کے شرف وعظمت کی بدولت ہوتا ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ١٥٠)

۳..... بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

وَالْبَيَانُ أَنَّ صَلاَةَ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ، وَأَنَّ فَضْلَهَا فِي الْجَمَاعَةِ ضِعْفَيْ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ.

اور اس بات کا بیان کہ نماز فجر باجماعت ادا کرنا نماز عشاء باجماعت ادا کرنے سے افضل ہے، اور نماز فجر کا ثواب نماز عشاء باجماعت سے دوگنا ہے۔

١٤٧٣ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ ـ أَصْلُهُ مَدَنِيٌّ سَكَنَ الْكُوْفَةَ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ.........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات نماز تہجد ادا کی۔ اور جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات تہجد ادا کی۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عشاء باجماعت ادا کرنے سے نصف رات کے قیام کے برابر اجر ملتا ہے اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے سے بھی نصف رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔ اور دونوں نمازیں باجماعت ادا کرنے سے مکمل رات کے قیام کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ تاہم تبویب سے معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی نماز با جماعت کا ثواب عشاء کی نماز باجماعت سے زیادہ ہے۔

۴...... بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

نماز فجر میں رات اور دن کے فرشتوں کے جمع ہونے کا بیان

١٤٧٤- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾، قَالَ: تَشْهَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ مُجْتَمِعًا فِيْهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمْلَيْتُ فِيْ أَوَّلِ كِتَابِ الصَّلَاةِ ذِكْرَ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ.

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں ﴿إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (الاسراء: ٧٨) ''بے شک فجر کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔'' کہ آپ نے فرمایا: اس نماز میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے حاضر ہوتے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ''کتاب الصلاۃ'' کے شروع میں نماز فجر اور نماز عصر میں دن اور رات کے فرشتوں کے جمع ہونے کے متعلق روایت لکھوائی ہے۔''

(١٤٧٣) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، حدیث: ٦٥٦- سنن ابی داود: ٥٥٥- سنن ترمذی: ٢٢١- مسند احمد: ١/ ٦٨.

(١٤٧٤) جزء القراءۃ للبخاری: ٢٥١- سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، حدیث: ٣١٢٥- سنن ابن ماجہ: ٦٧٠- سنن کبری نسائی: ١١٢٢٩- مسند احمد: ٢/ ٤٧٤ وانظر ما تقدم برقم: ٣٢١.

فوائد:......اس حدیث میں نماز فجر با جماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ نماز فجر میں دن اور رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں اور نماز کے بعد رات کے فرشتے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں۔

۵..... بَابُ ذِكْرِ الْحَضِّ عَلٰى شُهُوْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ وَلَوْ لَمْ يَقْدِرِ الْمَرْءُ عَلٰى شُهُوْدِهِمَا إِلَّا حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ

نماز عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونے کی ترغیب کا بیان، اگرچہ آدمی ان دونوں نمازوں میں حاضر ہونے کے لیے صرف گھٹنوں کے بل گھسٹ کر چلنے کے سوا کی قدرت نہ رکھتا ہو

۱۴۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ، قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ - يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ - عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هَشَّامٍ - عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو نماز عشاء اور صبح کی نماز کا اجر و ثواب معلوم ہو جائے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

فوائد:......اس حدیث میں ان دو نمازوں (عشا اور فجر) کی جماعت میں شامل ہونے کی انتہائی ترغیب ہے اور ان نمازوں میں شامل ہونے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ کیونکہ ان میں حاضری کی صورت میں رات کے شروع اور آخر کی پر کیف نیند سے نکلنا طبیعت پر سخت گراں ہے اور اسی لیے یہ نمازیں منافقین پر سخت بوجھل ہیں۔ (نووی: ۴/ ۱۵۷)

۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَا كَثُرَ مِنَ الْعَدَدِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً كَانَتِ الصَّلَاةُ أَفْضَلَ.

اس بات کا بیان کہ نماز با جماعت میں جتنے لوگ زیادہ ہوں گے، وہ اتنی ہی افضل ہوگی

۱۴۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ

''جناب ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کی: اے ابومنذر مجھے

(۱۴۷۵) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب الاستهام في الاذان، حدیث: ۶۱۵۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب تسویة الصفوف واقامتها، حدیث: ۴۳۷۔ سنن ترمذی: ۲۲۵۔

(۱۴۷۶) اسناده صحیح، مسند احمد: ۵/ ۱۴۱۔ سنن الدارمی: ۱۲۷۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۵۴۔

حَدِّثْنِي أَعْجَبَ حَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: صَلّٰى لَنَا ۔ أَوْ صَلّٰى بِنَا ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلاَةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلاَنٌ؟ قُلْنَا: لاَ، وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلاَةَ، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلاَنٌ؟ قُلْنَا: لاَ، وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلاَةَ. فَقَالَ: إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلاَةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلاَةُ الْعِشَاءِ وَصَلاَةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، إِنَّ صَفَّ الْمُقَدَّمِ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلاَئِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لاَبْتَدَرْتُمُوْهُ، وَإِنَّ صَلاَتَكَ مَعَ رَجُلٍ أَرْبٰى مِنْ صَلاَتِكَ وَحْدَكَ، وَصَلاَتُكَ مَعَ رَجُلَيْنِ أَرْبٰى مِنْ صَلاَتِكَ مَعَ رَجُلٍ، وَمَا كَانَ أَكْثَرُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَصِيْرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَلَمْ يَقُوْلاَ: عَنْ أَبِيْهِ.

کوئی ایسی پسندیدہ ترین حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر پوچھا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں، اور وہ نماز میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا: کیا فلاں شخص حاضر ہوا ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں، اور وہ نماز میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: بلاشبہ منافقین پر سب سے بھاری نماز، نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ہے۔ اور اگر وہ ان دونوں کے اجر وثواب کو جان لیں تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے، بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی (فضیلت والی) ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم اس کے لیے دوڑتے ہوئے آؤ۔ اور یقیناً تمہاری ایک ساتھی کے ساتھ نماز تمہارے اکیلے کی نماز سے بہتر ہے۔ اور تمہارا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے افضل وبہتر ہے۔ اور جو نماز زیادہ تعداد والی ہو گی تو وہ اللہ تعالیٰ کو اتنی ہی زیادہ محبوب ہوگی۔“

١٤٧٧ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي بَصِيْرٍ يُحَدِّثُ.........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلاَنٌ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَكْثَرُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور پوچھا کیا فلاں آدمی حاضر ہے؟ آگے بقیہ حدیث بیان کی جس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (نماز میں) جتنے آدمی زیادہ ہوں گے اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی۔“

(١٤٧٧) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، حديث: ٥٥٤ ـ مسند احمد: ٥/ ١٤٠ ـ سنن الدارمي: ١٢٦٩.

فوائد :......۱۔ دو آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا اکیلے شخص کی نماز سے زیادہ اجر و ثواب اور گناہوں کی زیادہ تطہیر کا باعث ہے کیونکہ تنہا شخص کی بجائے جماعت پر رحمت اور سکینت نازل ہوتی ہے۔

۲۔ نماز باجماعت میں کثرت عدد قلت عدد سے افضل ہے۔ نماز کے لیے بڑی جماعتوں کی فضیلت کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔ البتہ مطلق جماعت سے ستائیس گنا نماز کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے پھر نمازیوں کی کثرت سے اس میں مزید اضافہ اور اجر و ثواب میں بڑھوتری ہوتی ہے۔

۷..... بَابُ اَمْرِ الْعُمْيَانِ بِشُهُوْدِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ خَافَ الْاَعْمٰى هَوَامَّ اللَّيْلِ وَالسِّبَاعِ اِذَا شَهِدَ الْجَمَاعَةَ

نابینا افراد کو نماز باجماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان، اگر چہ نابینا شخص نماز میں حاضر ہونے کے لیے رات کے کیڑوں مکوڑوں اور درندوں سے خوف کھاتا ہو۔

١٤٧٨ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى.........

عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ . قَالَ: تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَحَيَّ هَلًا .

''حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مدینہ منورہ میں زہریلے کیڑے مکوڑے اور درندے بکثرت ہیں (تو کیا مجھے جماعت چھوڑنے کی رخصت ہے) آپ نے پوچھا: کیا تم حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (آؤ نماز کی طرف، دوڑو کامیابی کی طرف) کی آواز سنتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر (نماز باجماعت میں) حاضر ہوا کرو۔''

۸..... بَابُ أَمْرِ الْعُمْيَانِ بِشُهُوْدِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

نابینا آدمیوں کو جماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان

وَإِنْ كَانَتْ مَنَازِلُهُمْ نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ ، لَا يُطَاوِعُهُمْ قَائِدُوْهُمْ بِإِتْيَانِهِمْ إِيَّاهُمُ الْمَسَاجِدَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ شُهُوْدَ الْجَمَاعَةِ فَرِيْضَةٌ لَا فَضِيْلَةٌ ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يُّقَالَ لَا رُخْصَةَ لِلْمَرْءِ فِي تَرْكِ الْفَضِيْلَةِ .

اگر چہ ان کے گھر مسجد سے دور ہی ہوں اور گو کہ ان کا راہنما انہیں مسجد میں لانے پر ہیشگی نہ کرتا ہو نیز اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز باجماعت میں حاضر ہونا فرض ہے مستحب نہیں کیونکہ مستحب کام کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ آدمی کو اسے

(١٤٧٨) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب التشديد فی ترك الجماعة، حديث : ٥٥٣ـ سنن نسائی : ٨٥٢.

چھوڑنے کی رخصت نہیں۔

۱۴۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ أَبِيْ حَرْبٍ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ بُكَيْرٍ، نَا أَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ..........

عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰتِيَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ. فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِيْ وَلَيْسَ لِيْ قَائِدٌ. قَالَ: أَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاحْضُرْهَا، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: وَلَيْسَ لِيْ قَائِدٌ فِيْهَا اخْتِصَارٌ، أَرَادَ- عِلْمِيْ- وَلَيْسَ قَائِدٌ يُلَازِمُنِيْ كَخَبَرِ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ.

''حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے وقت لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اس نماز سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کو یقیناً میری تکلیف اور عذر کا علم ہے اور میرا کوئی راہنما بھی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر اس میں حاضر ہوا کرو۔'' اور آپ نے انہیں رخصت نہ دی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرا کوئی راہنما نہیں ہے۔'' اس لفظ میں اختصار ہے۔ میرے علم کے مطابق ان کا ارادہ یہ تھا کہ میرا مستقل راہنما کوئی نہیں ہے۔ جیسا کہ ابورزین کی روایت میں ہے (جو درج ذیل ہے)۔''

۱۴۸۰۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْبَكْرٍ نَاهُ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ثَنَا أَسَدٌ ثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. أَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ....

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰه اِنِّيْ شَيْخٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِيْ قَائِدٌ

''جناب ابورزین حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بے شک میں ایک نابینا بوڑھا شخص ہوں، میرا

(۱۴۷۹) اسناده صحيح، مسند احمد: ۳/ ۴۳۳، وانظر الحديث السابق.

(۱۴۸۰) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب التشديد فی ترك الجماعة، حديث: ۵۵۲۔ سنن ابن ماجه: ۷۹۲۔ مسند احمد: ۳/ ۴۲۳. انظر الحديث السابق.

فَلا يُلازِمُنِى فَهَلْ لِى مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَجِدُ لَكَ مِنْ رُخْصَةٍ .

گھر بھی دور ہے۔ اور میرا ایک رہنما ہے جو مستقل میرے پاس نہیں ہوتا، تو کیا میرے لیے (نماز با جماعت میں حاضر نہ ہونے کی) رخصت ہے؟ آپ نے پوچھا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔"

٩..... بَابٌ فِي التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان

١٤٨١ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِى أَبُوْ الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ.........

عَـنْ أَبِـى هُـرَيْرَةَ ، وَ ابْنِ عَجْلانَ وَغَيْرِهِ ، قَـالَ ، قَـالَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِى فَيُقِيْمُوْا الـصَّلاةَ وَاٰمُـرَ فِتْيَانًا فَيَتَخَلَّفُوْا إِلٰى رِجَالٍ يَتَـخَـلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلاةِ ، فَيُحَرِّقُوْنَ عَلَيْهِمْ بُيُـوْتَهُـمْ ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يُدْعٰى إِلٰى عَظْمٍ إِلٰى ثَرِيْدٍ ، أَىْ لَأَجَابَ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کو نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں اور کچھ نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دیں۔ اگر ان میں سے کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ وہ گوشت کی ایک ہڈی یا ثرید کھانے کی دعوت کی طرف بلایا جا رہا ہے تو وہ ضرور قبول کرتا (اور حاضر ہوتا)"

١٤٨٢ـ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: أَمَا خَبَرُ ابْنِ عَجْلانَ الَّذِىْ أَرْسَلَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ عَجْلانَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنِى صَفْوَانُ وَ أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَا ، ثَنَا ابْنُ عَجْلانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

"امام صاحب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔"

(١٤٨١) صحيح بخارى: كتاب الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة، حديث: ٦٤٤ـ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، هديث: ٦٥١ـ سنن نسائى: ٨٤٩ـ مسند احمد: ٢/ ٢٤٤ـ مسند الحميدى: ٩٥٦.

(١٤٨٢) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٧٦ـ سنن الدارمى: ١٢٧٧. انظر الحديث السابق.

فوائد :......ان احادیث سے نماز باجماعت کی فرضیت کی دلیل لی جاتی ہے لیکن جمہور علماء وجوب کے بجائے نماز باجماعت کے سنت موکدہ ہونے کے قائل ہیں اور جن روایات میں نماز باجماعت کی تاکید اور ترک جماعت کی تہدید کا بیان ہے وہ اسے تاکید جماعت پر محمول کرتے ہیں۔

۱۰..... بَابُ تَخَوُّفِ النِّفَاقِ عَلٰى تَارِكِ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت کے تارک شخص پر نفاق کے ڈر کا بیان

۱۴۸۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نِفَاقُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَأَنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَىٰ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خود کو اس حال میں دیکھا کہ نماز باجماعت سے پیچھے صرف واضح اور کھلے نفاق والا شخص ہی رہتا تھا اور ہم نے خود کو اس حال میں بھی دیکھا کہ ایک (بیمار) شخص کو دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا حتی کہ اسے صف میں لا کر کھڑا کر دیا جاتا۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ جن لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جلانے کا ارادہ کیا تھا، وہ منافقین تھے۔

۲۔ نماز باجماعت میں شامل نہ ہونے کو معمول بنا لینا علامات نفاق میں سے ہے اور ایسے شخص کو فکر کرنی چاہیے کہ اس میں نفاق کا مرض جڑ نہ پکڑ چکا ہو۔

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ أَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَتَخَوُّفِ النِّفَاقِ عَلٰى تَارِكِ شُهُوْدِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ

منافقین پر سب سے بھاری نماز کا بیان، اور نماز عشاء اور نماز صبح باجماعت نہ پڑھنے والے پر نفاق کے خدشے کا بیان

۱۴۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

(۱۴۸۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی، حدیث: ۶۵۴۔ سنن ابی داود: ۵۵۰۔ سنن نسائی: ۸۵۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۹۷۔

(۱۴۸۴) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ العشاء فی جماعۃ، حدیث: ۶۵۷۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، حدیث: ۶۵۱۔ سنن ابی داود: ۵۴۸۔ سنن ابن ماجہ: ۷۹۱، ۷۹۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۲۴۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَإِنِّيْ لَأَهُمُّ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ، فَتُقَامُ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيْ، ثُمَّ آخُذَ حُزَمَ النَّارِ فَأُحَرِّقَ عَلَى أُنَاسٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلَاةِ بُيُوْتَهُمْ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ نُمَيْرٍ. وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ، وَقَالَ: ثُمَّ آمُرُ رَجُلًا فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقُ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک منافقوں پر سب سے بھاری نماز عشاء اور نماز فجر ہیں۔ اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان میں کتنا اجرو ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ بے شک میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں نماز پڑھنے کا حکم دوں تو وہ کھڑی کر دی جائے، پھر میں ایک آدمی کو جماعت کرانے کا حکم دوں، اور میں ایندھن کے ڈھیر لے کر نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلادوں۔'' یہ ابن نمیر کی حدیث ہے اور ابو معاویہ کی حدیث کے الفاظ ہیں: میں نے ارادہ کیا ہے؟ اور فرمایا: ''پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے، پھر میں کچھ لوگوں کو جن کے پاس ایندھن کے ڈھیر ہوں انہیں اپنے ساتھ لے کر نماز سے پیچھے رہنے والوں کے پاس جاؤں اور میں ان پر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔''

فوائد:......مکرر۔ ۱۴۷۵

۱۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ۔ قَالَ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، يَقُوْلُ، سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالصُّبْحِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی شخص کو نماز عشاء اور نماز فجر میں موجود نہ پاتے تو ہم اس کے بارے میں برا گمان کرتے (کہ وہ منافق ہو گیا ہے)''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۴۸۳ میں بیان ہوئی ہے کہ فجر وعشا کی نماز سے غائب شخص کے بارے صحابہ کرام یہ بدظنی رکھتے تھے کہ وہ منافق ہو گیا ہے۔ لہٰذا تہمت نفاق سے بچنے کے لیے دیگر نمازوں کی طرح فجر وعشا کی باجماعت نمازوں کا اہتمام از حد ضروری ہے۔

(۱۴۸۵) صحیح، معجم کبیر طبرانی: ۱۳۰۸۵۔ مسند البزار: ۴۶۳۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۴۰۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۱۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۹۹۔

۱۲..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْبَوَادِي وَاسْتِحْوَاذِ الشَّيْطَانِ عَلٰى تَارِكِهَا

بستیوں اور دیہاتوں میں نماز باجماعت ترک کرنے میں سختی کا بیان، اور نماز باجماعت ترک کرنے والے پر شیطان کے غلبے کا بیان

١٤٨٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشٍ الْكُلَاعِيِّ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ، نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، نَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكُلَاعِيُّ..........

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ: أَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قُلْتُ: قَرْيَةٌ دُوْنَ حِمْصَ، قَالَ أَبُوالدَّرْدَاءِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ فَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ. وَقَالَ الْمَسْرُوْقِيُّ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ الذِّئْبَ يَأْخُذُ الْقَاصِيَةَ.

’’جناب معدان بن ابی طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حمص سے پہلے ایک بستی میں ہے۔ حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ’’جس بستی اور گاؤں میں بھی تین شخص موجود ہوں پھر وہاں نماز (باجماعت) قائم نہ کی جائے تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ بھیڑیا دور اور تنہا ہونے والی بھیڑ کو کھا جاتا ہے۔‘‘ جناب مسروقی کی روایت میں ہے۔’’ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بھیڑیا دور اور تنہا ہونے والی بھیڑ (بکری) کو پکڑ لیتا ہے۔‘‘

فوائد:......۱۔ جس بستی میں کم از کم تین مسلمان ہوں ان پر نماز باجماعت کا اہتمام کرنا لازم ہے۔ ورنہ شیطان ان پر غلبہ پالے گا اور انہیں سیدھی راہ سے بہکا دے گا۔

۲۔ نماز باجماعت کا اہتمام لازم ہے بصورت دیگر ہمیشہ انفرادی طور پر نماز پڑھنے والا ہلاکت کے کنارے کھڑا ہے۔ جیسے ریوڑ سے علیحدہ ہو جانے والی بکری کی ہلاکت یقینی ہوتی ہے۔

(١٤٨٦) صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب التشديد فی ترك الجماعة، حديث: ٥٤٧ـ سنن نسائی: ٨٤٨ـ مسند احمد: ٥/ ١٩٦ـ صحيح ابن حبان: ٢٠٩٨.

۱۳..... بَابُ صَلَاةَ الْمَرِيْضِ فِيْ مَنْزِلِهِ جَمَاعَةً إِذَا لَمْ يُمْكِنْهُ شُهُوْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ حَادِثَةٍ

بیمار شخص کا اپنے گھر میں نماز باجماعت پڑھنے کا بیان، جبکہ کسی علت کی وجہ سے وہ مسجد میں حاضر نہ ہوسکتا ہو

۱۴۸۷ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا قَبِيْصَةُ، ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَثَبَتْ رِجْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَاهُ جَالِسًا فِيْ حُجْرَةٍ لَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ غُرْفَةٌ، قَالَ: فَصَلّٰى جَالِساً فَقُمْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْساً، وَإِذَا صَلَّيْتُ قَائِماً صَلُّوْا قِيَاماً، وَلَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ فَارِسُ لِجَبَّارِيْهَا وَمُلُوْكِهَا.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹانگ (تکلیف یا درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے) رک گئی تو ہم آپ کے پاس (تیمارداری کے لیے) گئے۔ ہم نے آپ کو بالا خانے کے سامنے آپ کے حجرہ مبارک میں بیٹھے ہوئے پایا۔ فرماتے ہیں: پھر آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: جب میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرو، اور جب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو، اور تم (میرے گرد) اس طرح کھڑے نہ ہوا کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے سرداروں اور بادشاہوں کے لیے (دست بستہ) کھڑے ہوتے ہیں۔''

فوائد:......اگر امام مریض ہو اور عیادت کرنے والے عیادت کے لیے جائیں، اس دوران نماز کا وقت ہو جائے تو امام کے گھر میں نماز باجماعت کا اہتمام کرنا جائز ہے۔ اس حدیث کی بقیہ توضیح حدیث ۱۴۸۶ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرو۔ یہ مسئلہ بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں نماز پڑھائی تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

(۱۴۸۷) مسند احمد: ۳/ ۳۹۵.

۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِيْضِ فِيْ تَرْكِ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ

بیمار شخص کے لیے نماز باجماعت ادا نہ کرنے کی رخصت ہے

١٤٨٨ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، نَا عَبْدُالْوَارِثِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ -.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ، فَمَا رَأَيْنَا مَنْظَرًا أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْهُ حَيْثُ وَضَحَ لَنَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ تَقَدَّمْ، وَأَرْخَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ نُوْصَلْ إِلَيْهِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْإِشَارَةَ الْمَفْهُوْمَةَ مِنَ النَّاطِقِ قَدْ تَقُوْمُ مَقَامَ الْمَنْطِقِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَمَ الصِّدِّيْقَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَمَرَهُ بِالْإِمَامَةِ فَاكْتَفَى بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ عِنْدَ النُّطْقِ بِأَمْرِهِ بِالْإِقَامَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک (نماز پڑھانے کے لیے) ہمارے پاس تشریف نہ لائے، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے، (اسی دوران میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے نظر آنے والے منظر سے زیادہ پسندیدہ منظر ہم نے نہیں دیکھا۔'' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ آگے بڑھو (اور نماز پڑھاؤ) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ لٹکایا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ کے پاس نہیں پہنچ سکے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ سمجھا جانے والا اشارہ کبھی کلام کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارے سے سمجھا دیا کہ آپ انہیں امامت کرانے کا حکم دے رہے ہیں۔ لہٰذا آپ نے بول کر نماز پڑھانے کا حکم دینے کی بجائے صرف اشارے کو کافی سمجھا ہے۔''

فوائد:......١۔ شدید مرض کی وجہ سے نماز باجماعت ترک کرنا اور گھر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

٢۔ خارج از نماز کا نماز میں مشغول شخص کی طرف اشارہ کرنا جائز ہے۔

(١٤٨٨) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة، حدیث: ٦٨١ - صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استخلاف الامام، حدیث: ٤١٩ - مسند احمد: ٣/ ٢١١.

۳۔ معمولی التفات نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

۱۵..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجَمَاعَةِ مُتَوَضِّياً وَمَا يُرْجَى فِيهِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

جماعت کے لیے وضو کر کے جانے کی فضیلت اور اس میں گناہوں کی مغفرت کی امید کا بیان

۱۴۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ، قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مکمل وضو کیا پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے گیا اور اسے امام کے ساتھ (با جماعت) ادا کرے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

فوائد :..... مکرر حدیث ۲۔ نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ گھر سے باوضو ہو کر نماز با جماعت میں شامل ہونے کے ارادے سے گھر سے چلنے والے شخص کے تمام صغیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اس لیے نماز با جماعت میں شامل ہونے کے لیے گھر سے وضو کر کے جانا افضل ہے۔

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ مُتَوَضِّياً

نماز کے لیے باوضو ہو کر جانے سے گناہوں کی بخشش اور درجات کی بلندی کا بیان

۱۴۹۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَا، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ..........

(۱۴۸۹) صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالی ﴿یا ایھا الناس ان وعد اللہ حق﴾ حدیث: ۶۴۳۳۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ، حدیث: ۳۳۲۱۔ سنن نسائی: ۸۵۷۔ مسند احمد: ۱/۶۷۔

(۱۴۹۰) صحیح بخاری: کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مسجد السوق، حدیث: ۴۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الصلاۃ المکتوبۃ فی جماعۃ، حدیث: ۲۷۳/ ۶۴۹۔ سنن ابی داود: ۵۵۹۔ سنن ترمذی: ۶۰۳۔ سنن ابن ماجہ: ۷۷۳۔ ۷۸۶۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۲۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً . وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُرِيدُ غَيْرَهَا، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً . هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ . وَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَوْ حُطَّ عَنْهُ . وَقَالَ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَ الدَّوْرَقِيُّ: وَحَطَّ عَنْهُ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کی جماعت کے ساتھ نماز، اس کی اپنے گھر یا بازار میں اکیلے کی نماز سے پچیس سے زائد درجے فضیلت رکھتی ہے۔ اور یہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی شخص جب وضو کرتا ہے تو بہترین وضو کرتا ہے۔ پھر وہ صرف نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے، وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں، اور ایک گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔'' یہ بندار کی حدیث ہے۔ ابو موسیٰ کی روایت میں ہے:'' یا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' جناب بشر بن خالد، مسلم بن جنادہ اور الدورقی کی روایت میں'' اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے:'' حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں باوضو ہو کر نماز با جماعت کے ارادے سے مسجد میں جانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس صورت میں ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا ہر قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے، یوں مسجد تک پہنچنے میں اس کے کئی درجات بلند ہوتے اور کیا برائیاں محو ہوتی ہیں۔

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ فَرَحِ الرَّبِّ تَعَالٰى بِمَشْيِ عَبْدِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ مُتَوَضِّيًا

مسجد کی طرف وضو کر کے آنے سے رب تعالیٰ کے خوش ہونے کا بیان

۱٤۹۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ، ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُسْبِغُهُ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ إِلَيْهِ كَمَا

'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بہترین مکمل وضو کرتا ہے، پھر وہ مسجد میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (کی آمد) سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح غائب

(۱٤۹۱) اسناده صحيح، مسند احمد: ۲/ ۳۰۷، ۳٤۰۔ وقد تقدم برقم: ۳٥۹.

يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهِ .

(سفر وغیرہ پر گئے ہوئے) شخص کے گھر والے اس کی آمد پر خوش ہوتے ہیں۔"

فوائد:......مکرر ۳۵۹۔

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْحَسَنَاتِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے سے نیکیوں کے لکھے جانے کا بیان

۱۴۹۲ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ عَشَّانَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ مَرَّ إِلَى الْمَسْجِدِ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبُهُ۔ أَوْ كَاتِبَاهُ۔ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يَرْعَى لِلصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ .

"حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کر کے نماز کا اہتمام کرتے ہوئے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کی نیکیاں لکھنے والا کاتب اس کے مسجد کی طرف بڑھنے والے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور بیٹھ کر نماز کا انتظار اور اہتمام کرنے والا شخص خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ اسے گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر واپس لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔"

فوائد:......۱۔ باوضو ہو کر نماز کے لیے مسجد میں جانے والے کو ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

۲۔ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کو قیام نماز کے برابر اجر ملتا ہے۔ لہٰذا نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۳۔ نماز کے لیے مسجد میں جانے والا نماز میں رہتا ہے اور اسے نماز کے برابر ثواب ملتا ہے جب تک وہ مسجد میں رہے اور واپس گھر کا رخ نہ کرے۔

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الصَّدَقَةِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے کو صدقہ لکھا جانے کا بیان

۱۴۹۳ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُوْنُسَ۔ وَهُوَ سَلِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ ۔ حَدَّثَهُ.........

(۱۴۹۲) اسناده صحيح، مسند احمد: ۴/ ۱۵۹۔ (۱۴۹۳) اسناده صحيح، مسند احمد: ۲/ ۳۵۰۔ وانظر الحديث الآتي.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ نَفْسٍ كُتِبَ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ كُلَّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ، فَمِنْ ذٰلِكَ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَأَنْ تُعِيْنَ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَتُمِيْطَ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، وَمِنْ ذٰلِكَ أَنْ تُعِيْنَ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهِ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا وَتَرْفَعَ مَتَاعَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْ بِهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام نفوس پر ہر اس دن میں صدقہ فرض کر دیا گیا جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک یہ بھی ہے کہ تم دو افراد کے درمیان عدل و انصاف کرو یہ صدقہ ہے۔ اور تم آدمی کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دو تو یہ بھی صدقہ ہو گا تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو تو یہ بھی صدقہ ہو گا۔ اس میں سے یہ بھی ہے کہ تم کسی آدمی کو اس کی سواری پر سوار کرنے اور اس کا سامان اس پر لادنے میں مدد دو تو یہ بھی صدقہ ہو گا۔ پاکیزہ بول بولنا بھی صدقہ ہے۔ اور نماز کے لیے چل کر جانے والا تیرا ہر قدم صدقہ ہے۔''

۱۴۹۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ............

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پاکیزہ بول بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو تم چل کر نماز کے لیے جاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے۔''

فوائد :......ان احادیث میں نماز کے لیے مسجد میں جانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ جیسے دیگر نیک اعمال اجر و ثواب کے ساتھ صدقہ بھی ہیں۔ اسی طرح نماز کے لیے مسجد میں جانا اجر و ثواب کا باعث بھی ہے اور یہ عمل صدقہ بھی ہے۔

۲۰..... بَابُ ضَمَانِ اللّٰهِ الْغَادِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ

صبح و شام مسجد کی طرف جانے والے کو اللہ کی ضمانت کے حصول کا بیان

۱۴۹۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيْمِ بْنِ أَعْيَنَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا أَبِيْ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ.........

(۱۴۹۴) صحیح بخاری: کتاب الجهاد، باب من اخذ بالركاب ونحوه، حدیث: ۲۹۸۹۔ صحیح مسلم: کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة يقع......، حدیث: ۱۰۰۹۔ مسند احمد: ۲/ ۳۱۲۔ صحیح ابن حبان: ۴۷۲۔

(۱۴۹۵) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۵/ ۲۴۱۔ باختلاف، السنة لابن ابی عاصم: ۱۰۲۱۔ صحیح ابن حبان: ۳۷۳۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۱۲۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى بَابِهِ يُشِيْرُ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ ؟ قَالَ: وَمَا لِيْ أَيُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ أَنْ يُلْهِيَنِيْ عَنْ كَلَامٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُكَابِدُ دَهْرَكَ الْاٰنَ فِيْ بَيْتِكَ أَلَا تَخْرُجَ إِلَى الْمَجْلِسِ فَتُحَدَّثَ، فَأَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى إِمَامٍ يَعُوْدُهُ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ أَحَدًا بِسُوْءٍ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، فَيُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ أَنْ يُخْرِجَنِيْ مِنْ بَيْتِيْ إِلَى الْمَجْلِسِ.

''عبدالرحمٰن بن جبیر روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے دروازے پر کھڑے اپنے ہاتھ سے اشارے کر رہے تھے گویا کہ وہ خود سے باتیں کر رہے ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اور مجھے کیا ہوا ہے، کیا اللہ کا دشمن (شیطان) مجھے اس کلام سے غافل کر دینا چاہتا ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ وہ کہتا ہے: ''آپ کافی عرصے سے گھر میں بیٹھے مشکلات برداشت کر رہے ہیں، کیا آپ مجلس میں جا کر گفتگو نہیں کریں گے۔'' جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کی ضمانت اللہ کے ذمے ہے۔ اور جس شخص نے بیمار آدمی کی تیمارداری کی وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ اور جو شخص مسجد کی طرف صبح کے وقت گیا یا شام کے وقت گیا تو اللہ کے ذمے میں ہے۔ اور جو شخص امام کی بیمار پرسی کے لیے گیا تو اس کی ضمانت اللہ پر ہے۔ اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہا اس نے کسی شخص کی برائی کے ساتھ غیبت نہ کی تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔'' تو یہ اللہ کا دشمن (ابلیس) مجھے میرے گھر سے نکال کر مجلس میں لے جانا چاہتا ہے۔''

فوائد :...... جہاد فی سبیل، بیمار کی تیمارداری کرنا، صبح وشام مسجد میں جانا، حاکم کی عیادت کرنا اور اس خوف سے گھر پر بیٹھنا کہ باہر جانے سے کسی کی غیبت ہوگی، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال ہیں اور اس قسم کے اعمال کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ومحافظ ہے۔

۲۱..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ مِنَ النُّزُلِ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ

مسجد کی طرف صبح وشام جانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں مہمانی کا سامان تیار کر رکھا ہے اس کا بیان

۱۴۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْرَاحَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی تیار کر دیتے ہیں، جب بھی وہ صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے۔

فوائد :......۱۔ مسجد میں مطلق داخل ہونا فضیلت کا باعث ہے۔ لیکن یہاں مقصود بالخصوص عبادت کے لیے مسجد میں داخل ہونا ہے اور نماز راس العبادات ہے۔ (فتح الباری: ۲/ ۱۰۳)

۲۔ عبادت کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے جنت میں مہمانی تیار کی جاتی ہے، خواہ وہ کسی بھی وقت مسجد میں داخل ہو۔

۲۲..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابِهِ أَجْرَ الْمُصَلِّيْ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے سے نمازی کے اجر و ثواب کے لکھے جانے کا بیان

۱۴۹۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ۔ الْمُتَّهَمُ فِيْ رَأْيِهِ الثِّقَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ۔ ثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ وَالْوَلِيْدُ بْنُ أَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلٰى كُلِّ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْتَنَا بِهِ. قَالَ: أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کے ہر عضو پر ہر روز صدقہ واجب ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یہ سخت ترین حکم ہے جو آپ نے ہمیں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور

(۱۴۹۶) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب فضل من غدا الی المسجد، حدیث: ۶۶۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشي الی الصلاة تمحی به الخطایا، حدیث: ۱۴۹۶۔ مسند احمد: ۲/ ۵۰۸.

(۱۴۹۷) اسناده ضعیف، الولید بن ابی ثور ضعیف ہے نیز سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (الضعیفة: ۱۰۷۶)

صَلاَةٌ، وَحَمْلُكَ عَنِ الضَّعِيفِ صَلاَةٌ، وَانْحَاءُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيقِ صَلاَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَلاَةٌ.

برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ کمزور آدمی کا بوجھ اٹھانا تیرے لیے صدقہ ہے۔ تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ اور ہر قدم جسے تم نماز کی طرف اٹھاتے ہو وہ صدقہ ہے۔"

۲۳..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلاَةِ فِي الظَّلاَمِ بِاللَّيْلِ

رات کے اندھیرے میں نماز کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

۱۴۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُلَبِيُّ الْبَصْرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشِّيرَازِيُّ۔ كَانَ ثِقَةً، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ يُثْنِي عَلَيْهِ - قَالَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُبَشَّرِ الْمَشَّاؤُنَ فِي الظَّلاَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

"حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اندھیرے میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوش خبری دی جاتی ہے۔"

۱۴۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظَّلاَمِ بِالنُّورِ التَّامِّ.

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اندھیروں میں (مساجد کی طرف نماز کیلئے) چل کر جانے والوں کو مکمل نور کی خوشخبری دے دو۔"

فوائد:......۱۔ ایسے نمازی جو سخت اندھیرے نماز فجر وعشاء میں چل کر نماز کے لیے مسجد میں پہنچتے ہیں، انہیں اس مشقت کے عوض روز قیامت پل صراط پر اندھیرے کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور پل صراط پر ان کی تمام جہات نور سے منور کر دی جائیں گی، جس سے وہ با آسانی پل صراط عبور کر لیں گے۔

۲۔ ان احادیث میں سخت اندھیرے میں نماز کے لیے مسجد میں داخل ہونے کی فضیلت کا بیان ہے۔

۲۴..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُتَبَاعِدَةِ مِنَ الْمَسَاجِدِ لِكَثْرَةِ الْخُطَى

مساجد سے دور گھروں سے زیادہ قدم چل کر مساجد میں آنے کی فضیلت کا بیان

(۱۴۹۸) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاۃ، حدیث: ۷۸۰.

(۱۴۹۹) انظر الحدیث السابق.

١٥٠٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ، نَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ.........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبَّادٍ: قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصٰى بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَجَّعْتُ لَهُ، فَقُلْتُ يَا فُلَانُ: لَوْ إِنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيْكَ الرَّمْضَ، وَيَرْفَعُكَ مِنَ الْمَوْقِعِ، وَيَقِيْكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ. فَقَالَ: إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِيْ مُطْنِبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَحَمَلْتُ بِهِ حَمْلًا، حَتّٰى أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُوْ فِيْ أَمْرِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ. وَفِيْ حَدِيْثِ الصَّنْعَانِيِّ: فَأَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكَيْمَا يُكْتَبَ أَثَرِيْ وَرُجُوْعِيْ إِلٰى أَهْلِيْ وَإِقْبَالِيْ إِلَيْهِ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَأَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ، أَوْ كَمَا قَالَ.

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا گھر مدینہ منورہ میں سب گھروں سے دور تھا۔ مگر اس کے باجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوتی تھی، تو مجھے اس پر بڑا ترس آیا (کہ اتنی مشقت برداشت کرتا ہے) میں نے (اس سے) کہا: اے فلاں! اگر تم ایک گدھا خرید لو، جو تمہیں گرمی کی تپش سے بچائے، پتھروں سے زخمی ہونے سے تمہیں محفوظ کرے اور تمہیں زمینی زہریلے کیڑے مکوڑوں سے بچا لے (تو یہ کام بہت اچھا ہے) اس نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ متصل ہو۔ حضرت ابی کہتے ہیں! یہ بات مجھ پر بڑی گراں گزری، حتی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات ذکر کر دی۔ آپ نے اسے بلا کر اس بارے میں پوچھا تو اس نے آپ کو بھی وہی بات کہی۔ اور یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے اس کام میں اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: بے شک تمہیں تمہاری نیت کے مطابق اجر و ثواب ملے گا۔'' ''جناب صنعانی کی روایت میں ہے: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی چنانچہ آپ نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (میں یہ کام اس لیے کرتا ہوں) تاکہ میرے قدموں کے آثار لکھیں جائیں، اور میرا

(١٥٠٠) تقدم تخريجه برقم: ٤٥٠.

اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنا اور میرا (مسجد کی طرف) آنا لکھا جائے، یا جس طرح اس نے کہا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب کچھ عطا کریں گے۔ اور جس چیز کی تم نے نیت کی اللہ تمہیں وہ سب بھی عطا فرمائے۔ یا جیسے آپ نے فرمایا۔''

فوائد:...... مکرر ٤٥٠۔

١٥٠١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَا، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.........

عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ. جَمِيْعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا.

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً نماز میں سب سے عظیم اجر وثواب کا حق دار وہ شخص ہے جو اُن سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے، پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ اسے امام کے ساتھ باجماعت ادا کرتا ہے، اس شخص سے بڑے اجر وثواب کا مالک ہے جو نماز (اکیلا) پڑھ کر سو جاتا ہے۔'' دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

فوائد:...... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۵۱ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

٢٥..... بَابُ الشَّهَادَةِ بِالْإِيْمَانِ لِعُمَّارِ الْمَسَاجِدِ بِإِتْيَانِهَا وَالصَّلَاةِ فِيْهَا

مساجد میں آ کر اور ان میں نماز پڑھ کر مساجد کو آباد کرنے والوں کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دینے کا بیان

١٥٠٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.........

(١٥٠١) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب فضل صلاة الفجر فی جماعة، حديث: ٦٥١۔ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب فضل كثرة الخطا الی المساجد، حديث: ٦٦٢.

(١٥٠٢) اسناده ضعيف: دراج کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ سنن ترمذی: كتاب الايمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة، حديث: ٢٦١٧۔ سنن ابن ماجه: ٨٠٢۔ مسند احمد: ٣/ ٦٨۔ سنن الدارمی: ١٢٢٣.

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا عَلَيْهِ بِالْإِيمَانِ. قَالَ اللَّهُ: ﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد (میں آتے، نماز پڑھنے اور اس کی دیکھ بھال کرنے) کا عادی ہو تو اس کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دے دو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾. (التوبة: ١٨) ”یقیناً مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔“

٢٦..... بَابُ فَضْلِ إِيطَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ فِيهَا

نماز کے لیے مساجد کو ٹھکانہ بنانے کی فضیلت

١٥٠٣۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يُوَطِّنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللَّهُ بِهِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص بھی مساجد کو نماز کے لیے اپنا ٹھکانہ بنالیتا ہے تو اس کے گھر سے نکلنے کے وقت اللہ تعالیٰ اس سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح غیر موجود شخص کی آمد پر اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔“

فوائد:...... مکرر ٣٥٩۔

(١٥٠٣) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، حديث: ٨٠٠۔ مسند احمد: ٢/٣٢٨۔ صحيح ابن حبان: ١٦٠٧.

۲۷..... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارًا لِصَلَاةِ، وَذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْيُحْدِثُ فِيهِ

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان اور فرشتوں کا اس شخص کے لیے دعا اور استغفار کرنے کا بیان، جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ دے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے

١٥٠٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالاَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ سَلْمٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لاَ يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، فَيَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، وَمَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کر کے مسجد جاتا ہے، وہ اسے صرف نماز ہی اٹھاتی ہے وہ صرف نماز ہی کے لیے آتا ہے چنانچہ جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے ان الفاظ میں دعا کرتے رہتے ہیں: ''اے اللہ! اس شخص کو معاف فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، جب تک وہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دے، جب تک وہ اس میں بے وضو نہ ہو۔''

فوائد:...... مکرر ۳۵۱۔

(١٥٠٤) تقدم تخريجه، برقم: ١٤٩٠.

سلسلہ احادیث صحیحہ
السنۃ
خصائل نبوی
شمائل ترمذی
الصحیفۃ الصحیحۃ
صحیفہ ہمام بن منبہ
سنن دارمی
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
اسلامی اکادمی
الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587